وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

شکر ایزد متعال کہ کتاب مثال اعنی شرح دیوان ذوق الموسوم بہ

ضیاء الشمس

از تصنیفات

جناب مولوی سید احمد شاہ صاحب جالندہری شارح درۂ نادرہ

کہ جسپر ہمیشہ طلبا بکرا امتحان منشی عالم و منشی فاضل

یونیورسٹی پنجاب مین کامیاب ہوئے ہین

[illegible] ن ۱۸۸۹ع وقت اختتام

بون [illegible]ع

مطبع ریاض ہند امرتسر مین چھپی

قیمت مجلد بلا محصول عمر - محصولڈاک ا ر

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ

[illegible] یزد متعال کہ کتاب بی مثال اعنی

شرح دیوان ذوق

(الموسوم بہ)

ضیاء الشمس

از تصنیفات

جناب مولوی سید احمد شاہ صاحب جالندھری شارح درہ نادرہ

[illegible] جسکے ذریعہ طلبا پڑھکر امتحان منشی عالم و منشی فاضل یونیورسٹی پنجاب میں

کامیاب ہوتے ہیں

وقت آغاز اشاعت ۲۷ جون سنہ ۱۸۸۹ء وقت اختتام ماہ جون سنہ ۱۸۹۰ء

بمطبع ریاض ہند امرتسر مطبوع گردید

دفعہ اول - ایک ہزار - رجسٹری شدہ ہے جسیر
بجز مولف یا برادر سید محمد شاہ نہ ہوگی مال مسروقہ متصور ہوگا

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب دل حمد خدا کی عشق میں محو ہوا تو میرا الف الحمد کے سرو سہی پر قمری وار
فدا ہو کر کو کو کرنے لگا کہ اس شمار سے حمد کے گلدستے اوس درگاہ پاک پروردگار
میں باندھوں کہ جسکی قدرت سے خاندہ مشرق صبح اجالے سے زرد نکو مکانوں بنگلے کے
جھروکھوں میں چمکاتا ہے اور جای حمد کی گل رنگین مشق میں بلبل کردار سینہ ہو
یوں چہچہانے لگا کہ اس تکرار سے ثنا کے گل اوس پروردگار کی جناب میں
نثار کروں تبلکہ جسکی صنعت قدرت سے آفتاب عالمتاب ریگستان میں ذرے دمکاتا ہے
اور میرا قدم صراط عشق وال الحمد میں ایسا ثابت قدم ہے اگر تو اس پر آتش کدہ ہویدا
کردے تو میرا الہوا اوسکی دم شمشیر پر چمکر یوں پکارے کہ چمن چمن یہ ستائش
قادر برحق اوس حساب سے بھی لایق تر ہے جو بحر و بر کے بخارات انتشار زمہریر سے
قطرات باران بنگاتے ہیں سمن سمن شکر اس شکریہ میں کہ میرا سینہ خالق
دشت لق و دق بنے بیقیاس سپاس کے ذوق میں تکیر خار زار دشت
غم ہو کر یہہ نوبت پہنچی کہ میرا دم پانچوں انگشتہ ہو کر لب پہ آیا سبحان اللہ
میں وہ گیسوے موج محیط اعظم وحشت ہوں کہ جسکے پیچ و خم میں تمام ...
محیط ہے تسپر بھی اوس باغبان حقیقی کے سپاس بیقیاس میں ...
راسخ الاعتقاد ہے کہ وہ خالق ارض و سما اوس سپاس سے بھی برتر

کہ جسکو ذی روح مقیاس قیاس اور مکیال خیال مین تول سکین بلکہ اوس کے لفظون کے نقطے بھی کئی ایک دفاتر زمین و آسمان و ما فیہما مین نسمائین مثلاً کہ اگر نشان بے رواجی اپنا زور دکھلائے تو سیم النقش درم دیدۂ صراف کی جھپک سے مٹ جائے تو پھر کیونکر رائج ہوگا پس ایسا ہی حال خداوند لایزال کی نعت نگاری مین ہے کہ اگر منشیان بلاغت نشان روئے زمین کے درختون سے قلمین تراشین اور زمین و آسمان کے دریاؤن کے پانی کی روشنائی کرین تو بھی جمیع کائنات کے ورقون اور درختون کے پتون پر سر مو نہ لکھہ سکین اور فصاحت بیان اپنی ہزار داستان زبان نکات بیان کے گلے مین سرمہ ڈالین کیونکہ اس جناب مین دقیقہ سنج دوربین کی نظر کا شاہباز چشم دوختہ ہے اور نکتہ اس خوردبین کے خیال کا عنقا پروبال سوختہ ہے اور آتش زبان کے وہم کا خنگ برق آہنگ لنگڑایا ہے زبان آوری کے شہسوارون نے نارسائی کا خدنگ کھایا ہے اسکے بعد مین وہ رہ نورد شوق ہون کہ میرے دل کا نقش قدم برنگ سایہ مرغ ہوا میرے ساتھہ جاتا ہے کہ اوس نہر پر پہنچون جو آب دیدار خداوند لایزال کے پیاسون کا لب ترکرے اوس کوثر مین غسل لون جو تردامنون کو غسل مغفرت دے ایسے محیط مین غوطہ مارون جو بحر عصمت کے غواصون کو مناصب بہشت کی تخت نشینی بخشے اور ویسے دریا مین تیرون جو پیار عفت کے شکاریون کو مدارج برتری کا ماہی مراتب

عطا فرما کر روضۂ جاوید بہار جنت مین سرفرازی بخشے اوس آب
حیات سے سیراب ہون جو بادیۂ گمراہی کے مُردون کو حیات
ابدی عنایت کرے اوس رہنما سے فیضیاب ہون کہ صراط مستقیم
کے بھولون کو علم الیقین کا رستہ بتا دے اوسکے قدمون لگون
کہ ضلالت کے گڑھے سے نکال کر عین الیقین کے راہ مین چلا دے
اوس پیشوا کا مرید ہون جو صادق یقین کے ارادتمندون کو حق
الیقین کے درجہ مین پہنچا دے اوس سبزہ زار مین سیر کرون کہ جسکے
طفیل باغبان حقیقی بہشت نزہت سرشت کی سکونت کا حکم فرما دے
اوس بہی قامت کے قدم چومون جو ریحان قدس کی خوشبو سونگھنے
والے اوس سرو قد پر قمری کی مانند خونین جگر ہین اوس گل اندام کی
محبت مین مرون کہ جسکی رنگینی مین حریفان خمخانۂ الست بلبل کیطرح
نوحہ گر ہین اور ایسی کلام پاک کا وظیفہ کرون کہ جب کوئی اوسکی
الفاظ جعد مسلسل غیرت سنبل کو زبان و دہن کے شانہ سے
آراستہ کر کے پڑہے تو مخلبند نخلستان موجودات اوسکو ہفت
رحمت سے دس بار سنوارتے ہین اور اوس مضمون کو ادا کرون کہ
جو کوئی اوسکی سطور کی عروس زلف کو نطق کی مشاطہ سے حسن قرات
سے سنگار کر دس دفعہ ادا کرے تو بانی دبستان کائنات اوسکو سو
مرتبہ رحمت سے یاد فرماتے ہین اوس مطلوب کے دیدار سے
فیضیاب ہون جو شمس منیر کی طرح افق خوبی سے طلوع کر کے جہانیون
کے دل و جان کو روشن کردے اوس محبوب کو دیکھون کہ جسکے
نقش طفیل کے پرتوے سے مشتاقون کے دل کی آنکھین صبح د

شام مقصد تجلیات خاور شرق ہوتی ہین اوس مقصود کو
پاون کہ جسکے تصور سے وقت اہل مراقبہ کو ضیائے بیضا کے انوار
حاصل ہوتے ہین اوس معشوق سے ملون کہ جسکی یاد سے مہجوران بادیہ
وصال قدس کے سینہ مین نالہ شبگیر کے اثر سے تجلی طور سینا کی
نورانیت جلوہ مین ہے اوس عصا کو ہاتھہ مین پکڑون کہ جسکی ہیبت
سے نفس امارہ کے اوہام باطلہ کے اژدہا فرعون اور ہامان کیطرح
رود نیل ہستی کے کفچہ مار مین ڈوب جاتے ہین او جسکے یمن سے
سامری وشون کے سحر ایک دم مین نیست ہوتے ہین یعنی درود
خاتم النبیین سید المرسلین امام المتقین رسول رب العالمین
شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر ہے گلدستہ بندی حمد وصلوۃ کے بعد مدعا کے گل ولالہ
کہ جنکی خوشبوئے عنبر بو سے منصف مزاجون کا دماغ معطر ہو
انجمن بیان مین رکہکر سرود باربدی انصاف کا گوش بر آواز ہون
کہ جو بہار سخندانی اور سبزہ زار سحر بیانی سے چمن چمن تعریف
وتوصیف کے پہول دستار فضیلت آثار پر رکہتے ہین اور جادو
بیانی سے پروین ونثرہ نثار اور بوستان معانی مین بہی سرو ہین
اور جنکی نکتہ آمیزی سے دل کا غنچہ شگفتہ ہے اور شیرین بیانی
کے ذوق سے نرگس کی طرح آنکھہ کہلی ہے ایسے تر زبانون پر
روشن ہے کہ طیور اشعار دیوان ذوق ایسے بلند پرواز نہین کہ
جنکو طلبا کا شاہین نظر اول ہی پرواز مین شکار کرے اونکے
مطلب ومعنی کے طعمہ ادراک سے حوصلہ بہرے بلکہ باز نظر

نانی اور شاہباز ملاحظہ ثالث شکاری ہو تو پہر فہم کے پنجہ
مین پکڑین گے اسلئے نخچیر مدارس کے شکاریون کو چاہئے کہ
اپنے عقاب دیدہ سے الفاظ کے مرغون کو شکارگاہ دیوان ذوق
سے صید کر کے دیکہین کہ یقیناً وہی شکار ہے کہ جسکے کباب معنی
و مطلب لذیذ ہین اگرچہ زغ وہم شک مین ہو کہ دراصل وہ شکار
نہین اس صورت مین فکر کے باشہ کو صیدگاہ شرح مین چہوڑ
دین پہر تو جزورسی مطلب کے کباب بنا کر بخوشی تمام کہائینگے ورنہ
مایوسی کی حالت مین رسائی کی آنکہہ سیکر عدم رسی مطلب کے
گہونسلے مین چہپ رہین جب یہہ حال ہے تو گل چینان گلشن
مدارس کو چاہئے کہ ساز و برگ شرح کا مہیا کرین کہ جس سے دامن
مقصود مطلب فہمی کے پہولون سے بہرین اور بازار سخندانی
کے جوہری مروارید بیان مولف کو رشتہ ملاحظہ مین پروکر
عین عنایت سے دیکہین کہ کچہہ مچ بیان ہیچمدان کو اسبات
کا یارا نہین کہ ایسے دریائے ذخار مین غواصی کر کے شرح کا موتی
ہاتہہ مین لاکر جوہر شناسون مین ہم ترازو ہو محض بغرض آسانی
طلبا یہہ سفینہ تیار ہوا کہ ساحل مراد پر پہنچکر مذنب مولف یعنی احمد شاہ
خلف مولوی صاحب سید بدرالدین ابن مولویصاحب سید
شمس الدین من خاندان حضرت سید کبیر جالندہری غفراللہ
ذنبی و نور مرقدہم کے حق مین جواہر زواہر دعائے خیر کی لڑیان
پروئین یہہ بہی مبصرون ضمنیر مہر تنویر پر روشن ہو کہ
تالیف شرح دیوان ذوق موسومہ بہ ضیاء الشمس سے اتنا افتخار

آمود نہیں کہ جسقدر تصنیف کتاب مستطاب انوار الاسلام سے
ہے کیونکہ شرح دیوان ذوق مایۂ گرانبہائے دنیا ہے اور وہ دولت
روز افزون سرمایۂ بے بہائے خیر العاقبت ہے کیونکہ کتاب
انوار الاسلام کی انجمن ہین گلدستۂ گلدستہ حسن چمن فوایددینی کے
گل ولالہ رکھے ہوئے ہین اور طرز تحریر عبارت آرائی اس نہج پر ہے
کہ اگر شایقین فن انشا دیکھین تو باور ہے کہ غنچہ سخن گلزار تحسین
مین شگفتہ کرین اور یہی گلبن مدعا لہراکر ہزار داستان مطلب کو
موسیقار وصف نغمہ سرا کرتا ہون کہ انوار الاسلام کی خوبی کے
ہم پلہ ایک اور دینی کتاب یعنی اعجاز احمدی تالیف کے
باران سے بجواب رہبر اسلام سرسبز کی ہے بعون خالق
باغ وبہار کونین اس شرح کے بعد شایع ہوکر فرحت افزائے
چشم نظارگیان ہوگی اور شرح درہ نادرہ نرگس کی طرح
چشم براہ ہے کہ مین بھی اولوالابصار کے مدنظر ہون بعونہ
تعالی اوسکے حسب ایما اول وقایع تسخیر ہندوستان
شایع ہوگا جب سکن ومولد راقم ملک پنجاب میں خاص
بلدۂ فاخرہ جالندہر ہے اس صورت مین اگر زاغ سہو و
خطا گلستان شرح دیوان ذوق مین بیٹھا ہو تو جائے گرفت
نہین کیونکہ دیوان ذوق مین بلبلان اصطلاح زبان اردو
نغمہ سرا ہین کہ جن سے باشندگان پنجاب ہمزبان نہین
اس حال مین اگر طائران سہو وخطا اوڑتے ہون تو عندلیب
اصلاح کو نغمہ مین لاکر رونق افزائے باغ وبہار معانی صحیحہ

سے ہون اور طاؤس قلم نگارین رقم نکتہ چینون
سے باغ حسد مین اسطرح جلوہ کرتا ہے

نہوبے وقر ترک سجدۂ ابلیس سے آدم ✤ عدو کی سرکشی سے ذوق کب تبہ ہو کم میرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوا حمد خدا مین تقدیر شعر جب میرا دل رقم حمد خدا مین مصروف ہوا تو گویا میرا قلم الف الحمد کا سا بن گیا یعنی حمد کی برکت سے الف کی مانند قلم سیدہا ہو گیا اسلیئے رقم اشعار او مضمون بندی مین سیدہا ہو نکلا یا یہہ توجیہ کہ رسم خط الف مین شروع الف کی دہنی طرف کو بعض عربی نویس قدرے ٹہڑا لکہتے ہین اوسکی یہہ صورت ہے (ا) اگر الف سے یہہ الف مراد ہو تو مطلب ایسا ہوا کہ اداے حمد مین قلم کا مُنہہ ٹہڑا ہو گیا لکہنے سے معذور ہوا اے لکہنہ سکا خصوصیت ذکر الف الحمد مین باعتبار موقع ذکر حمد ہے والا ہر جگہہ ہر دو صورت کا الف ہوتا ہے صراط عشق پر تقدیر شعر جب میرا قدم صراط عشق پر ازبسکہ ثابت ہی تو اسلیئے میرا خون دم شمشیر قاتل پر بہی جم جاتا ہے یعنی جب میرے سراپا تن مین ثابت ہے اور خون جو بمنزلہ جان تن ہے تو اسمین بہی وہی ثابت قدمی ہے پہر کیونکر دم شمشیر سے الگ ہو چنانچہ حضرت منصور کا خون انا الحق کے پکارنے مین شاہد حال مقال ہے کیونکہ جب آپ کو دار پر کہینچا تہا تو جو لہو بدن سے نکلتا تہا تو انا الحق کی آواز دیتا تہا ہوا یہہ سینہ تقدیر شعر یہہ میرا سینہ یکسر خارزار دشت غم ہوا کیونکہ میرا دم پا بخون آغشتہ ہو کر لب پہ آیا ظاہر ہے کہ جب کوئی خارزار مین ہو کر نکلے تو پاون خلش خار سے زخمی ہو گا چونکہ سینہ خارزار ہے اور دم کا گذر اسی رستہ سے ہے تو اسلیئے دم جو لب پر آیا پا بخون آلودہ ہو کر نکلا پا بخون صحیح او رپان جون محض غلط

وہ ہوں میں تقدیر شعر میں وہ گیسوئے موج محیط اعظم وحشت ہوں کہ میرا پیچ
وخم روئے زمین کو گھیرے ہوئے ہے گیسو چہرے کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں
اور دریائے شور نے اطراف زمین کو گھیرا ہوا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ میں دریائے
شور وحشت کا گیسو ہوں کیونکہ میرا پیچ وخم تمامی زمین کو گھیر رہا ہے یعنی میری وحشت
کا اثر تمامی روئے زمین پر پھیل رہا ہے رعایت لفظ گیسو موج پیچ خم ظاہر **نشان**
بے رواجی تقدیر شعر بطرز اول اگر نشان بے رواجی کا اپنا زور دکھائے
تو میر النقش درم دیدۂ صراف کی جھپک سے مٹ جائے یعنی فی زمانہ ایسی بے رواجی ہے
کہ میری کلام شعری کیطرف کوئی توجہ نکرے زور دکھائے کا فاعل نشان بے رواجی
ہے بے رواجی یعنی سخن کی بے رواجی صراف مراد جو اہل علم ہیں میر النقش درم یعنی
میری سخن جو شعر ہیں مگر یہہ معنی اشعار اول و مابعد سے برخلاف ہیں کیونکہ یہاں
اشعار کی تعریف وغیرہ کا ذکر نہیں تقدیر ثانی گر میر النقش درم نشان بے رواجی دکھائے
تو دیدۂ صراف کی جھپک سے زود مٹ جائے یعنی میرے درم کا نقش بعد محو ہوا یا بود ہے کہ
دیدۂ صراف کی نظر میں نہ آوے نقش درم سے مراد وجود ہے اس شعر کی دو تقدیر
اور نہیں **وہ ہوں میں** تقدیر شعر میں وہ رہ نورد شوق ہوں کہ میر النقش قدم برنگ
سایۂ مرغ ہوا میرے ساتھ جاتا ہے یعنی جیسے مرغ ہوا کا سایہ زمین پر برابر اوڑے
جایا کرتا ہے ایسا ہی میر النقش قدم میرے ہمراہ جاتا ہی مراد یہہ کہ اسقدر تیز رو ہوں کہ
قدم زمین پر نہیں جمتا جب قدم نہ جما تو قدم کا سایہ بباعث اونچے رہنے قدم کے
جانوروں کے سایہ کی طرح ضرور ساتھ جائیگا **نہو بے وقر** تقدیر شعر حضرت آدم
ترک سجدۂ ابلیس سے بے وقر نہوا ایسا ہی اے ذوق میرا رتبہ عدو کی سرکشی سے کب کم ہو

ردیف الف غزل ۲

شوق نظارہ جب سے اوس رخ پر نور کا شوق نظارہ ہے کو میرا مرغ نظر پروانہ

شمع طور کا ہے یعنی رخ محبوب بشکل شمع طور[1] آیا ہے اور مین اوسپر پروانہ یعنی فدا ہون اے
صنم کیا مطلب یہہ کہ محبوب نے عاشق کا حال دریافت کیا عاشق نے
اسطرح جواب دیا کہ اے صنم تو اس رنجور کا حال کیا پوچھتا ہے مین تو یہہ کہتا ہون
کہ اسد کسی بیقدر کو کسی محبوب کی محبت مین گرفتار نہ کرے بیقدر وہ جیسے
غریب امیر کے سامنے ایک نسخہ مین اے صنم گر واقع ہے مگر اے صنم کیا صحیح
کتاب مین ہے لطف جاتا ہے سیندور چیز ہے سرخ برنگ شنگرف جو رحم
مین ڈالتے ہین اور اوسکے کہانیسے گلا پکڑا جاتا ہے مطلب ظاہر تیرے
کوچہ مین کاروان مور وہ جو رستون مین پراباندہے چلا کرتے ہین مور یعنی
چیونٹیون کی رفتار قدم سے غبار اوٹھتا معلوم نہین ہوتا کیونکہ بقدر طاقت قدم
غبار اوٹہا کرتا ہے جیسا چیونٹی کا قدم شکل مو باریک ہی ویسے قدم ضعیف عاشق
کہتا ہے کہ میرا بھی تن لاغر مثل غبار کاروان مور ہے جو بباعث رنجوری یہانتک
لاغر ہو گیا کہ اے محبوب تیرے کوچہ مین ہے لاکن نظر سے گم باندہون
مین زمین شور وہ جو قابل زراعت نہو اوسکی مٹی ذائقہ مین مثل شورہ بار دت
نمکین ہوتی ہے زمین شعر یعنی مضمون و طرح معین شوربخت بدنصیب کہتا ہے کہ مین
ایسا بدنصیب ہون کہ میرے حق مین زمین شعر زمین شور ہو جاتی ہے
کہ جس سے مجھے کوئی ثمر حاصل نہین ہوتا مین وہ ہون ساطور چھرا جس سے
قصاب ذبح کرتے ہین تقریر ظاہر اس نز آکت پرستے پرستا ایک قسم کی
پہنسی ہے کہ جسکو بال سے باندہ کر کاٹتے ہین مسے کی عربی ثولول ہے
تقریر ظاہر دل کا یہہ احوال دانہ انگور سے دل کی تشبیہ محض بلحاظ
شکل ہے والا ہر چیز مرجہائی ہوئی خراب ہو جاتی ہے تفتہ دل
جو بادہ جا یعنی گرم مادہ سے دنبل وغیرہ آغاز کرتا ہے اوسکے واسطے مرہم کافوری

[1] شمع طور سے مراد وہ تجلی ہے جو کوہ طور پر حضرت موسیٰ پر چمکی تھی

سفید ہوتی ہے عاشق کہتا ہے کہ میرا داغ ایسا سوزان ہے کہ جس
سے اول مرہم گرم ہو جاتی ہے پھر مرہم کی گرمی سے کافور کی
برودت اوڑ جاتی ہے گر ترے نامہ پیچیدہ سے وہ پیچ مراد ہی
کہ جو بشکل الغوزہ خالی اندر لپیٹتے ہین **حق تو یون ہے** انانیت
یعنی خودی غماز سخن چین یعنی حضرت منصورؒ سے انا الحق کے دعوی سے
خودی اور مین پن ظاہر ہوا پس یہی دعوی سخن چین ہو کر سر دار پر قصہ
لے گیا یعنی آپ کو سولی چڑہایا **زخم میرا ہے** تقدیر شعر
میرا زخم وہ ایذا دوست ہے کہ اگر جراح کے منہ سے انگور کا نام سن
پائے تو خون رونے لگے یعنی مین ایذا کو ایسا دوست رکہتا ہون کہ
انگور کے نام سنے سے خون روتا ہون خلاصہ یہہ کہ زخم کا اچھا
ہونا پسند نہین یار کی محبت مین خون رونا مرغوب الطبع ہے کیونکہ عشق
مین راحت طلب نہین ہون **جھانکتے تھے** اس شعر مین ایک
قسم کی فقط مضمون بندی ہے والا زنبوروں کا دفع کرنا گو نہ دشوار نہین
دفن ہے جس سرد مہر یعنی مہر نہ کرنے والا مطلب یہہ ہے کہ محبوب
کی سرد مہری ایسی موثر ہے کہ اوسکے کشتے کی قبر پر درخت کافور
اوگتا ہے **تو ہو بعد از مرگ** تقدیر شعر اے محبت اگر تو بعد از مرگ
بہی دستگیر ہو تو میرے استخوان سے تیرے ساطور کا دستہ ہو
دستے ہو نیسے یہہ غرض ہے کہ اسی ذریعہ سے میرے استخوان کو دست
بوسی محبوب حاصل ہو **بل بے وحشت** بل بے بل بفتح توانائی و قوت
اردو مین بل بے تعریف کے مقام مین استعمال کرتے ہین مثلاً آفرین
شاباش واہ واہ مرحبا شاخ آہو کی طرح واضح ہو کہ ہرن کے سینگ مین

سلہ شبلی سوال کرد بر حضرت جنید ... مقصود ... مقدار ... دوست * ہر کس کہ ...

سلہ ایذا دوست ... مشبہ ... کرنے والا انگور ... اصطلاح مین

سلہ ساطور ... دستہ ...

پیچ و خم ہوتے ہین مطلب ظاہر **ترے قامت** سے تقدیر شعر جب
تیرے قامت سے سرو قیامت ہرپا ہو تو فریاد قمری منقار سے صور کا کام لے
جانا چاہیے کہ صور اسرافیل کی آواز سے پہلے سب خلقت مر جائیگی پہر
دوسری آواز سے جی اوٹہیگی یعنی جب قمری سرو کا ایسا حال دیکہے تو اوسکی
کی منقار سے بباعث گرفتاری سرو صور جیسی سخت آوازین نکلین **ذوق**
راہ عشق اس شعر مین عشق کے رستہ کی تعریف ہے باقی مطلب ظاہر

ردیف الف غزل ۳

لکہاوے سے خط یعنی مینے یہہ چاہا کہ اوسکو خط مین لکہون کہ آپ ظلم نہ
کرین لیکن کیا کرون کہ ہاتہون مین اسقدر ضعف ہے کہ ہاتہہ سے قلم
اوٹہہ نہین سکتا ہے یا یہہ لکہون کہ مین ستم کو اوٹہا نہین سکتا ہون یعنی
ضعف کے باعث ستم کی برداشت نہین **بیمار تیر اتصور نہالی** کیا اوٹہے
یعنی جب بستر غم کا سر اوٹہہ نہین سکتا تو مین کسطرح اوٹہون یا یہہ کہ بستر سے
غم سے سر اوٹہہ نہین سکتا **جون دانہ** تقدیر شعر ہمارا سر زیر گران بار
الم سے جون دانہ رویدہ تہ سنگ اوٹہہ نہین سکتا یعنی جیسے کوئی
دانہ کہیت وغیرہ مین پتہر کے نیچے اوگے اوسکا سر باہر نہین نکل سکتا ایسا
ہی میرا سر گران بار الم سے اوٹہہ نہین سکتا **اتنا ہون تیری** یعنی
مین تیری تیغ کے احسان کا کہ جان فدا کو مصایب سے رہا کیا اتنا زیر منت
ہون کہ سر اوٹہا نہین سکتا **والا** تیرے قدمون پر سر رکہدون **پردہ**
در کعبہ سے اس شعر مین کمال استغنائی محبوب بیان ہے **کیون**
اتنا تقدیر شعر اے راہ رو ملک عدم تو کیون اتنا گرانبار ہے جو رخت سفر ہی

قیامت برپا ہو اور پیر ... ہوا ۱۲
عشق مین گرفتار ... سے
... یعنی ...
... اوٹہا ... ۱۲
... یعنی غم ...
... یعنی ...
غلط ۱۲

اوٹھہ نہین سکتا یعنی جب کہ ملک عدم درپیش ہے تو گرانباری اسباب دنیاوی سے کیا فایدہ چنانچہ اس شعر کی تائید اسی مضمون کا یہہ مقطع ذیل کہا ہے **دنیا کا زر و مال** تقدیر شعر اسے ذوق دنیا کا زر و مال جمع کیا تو کیا فایدہ کیونکہ بے دست کرم کچھہ فایدہ اوٹھہ نہین سکتا

ردیف الف غزل ۴

واہ کیا مرہم بنا بصیغہ ماضی آب سے یعنی تیزی سے حاصل یہ کہ نشتر جو صحت یابی کے واسطے لگائی تھی اوسکی آب بجائے تیزاب ہوگئی بس میرے زخم کے واسطے تیزاب جا بجائے مرہم ہوگیا مگر منزل عشق مین جو نام مشہور ہے **بنا** بصیغہ امر مقصود ظاہر **دل بیتاب کو** تقدیر شعر ہم سینے مین ٹھہرا لے کیونکہ گردہ تجکو اسے شعلہ خود دیکھتے ہی سیماب بنا ظاہر ہے کہ آگ کے سامنے سیماب بیقرار ہوتا ہے **تیرہ روزی نے** تیرہ روز بد نصیب۔ بد قسمت کرمک شب تاب یعنی کیڑا چمکنا جو برسات کی موسم مین رات کو چمکا کرتا ہے اسکا لوزیقدر ہے مضمون ظاہر ہے سرمہ چشم **عزیزان** تقدیر شعر اسے چرخ مین سرمہ چشم عزیزان نہ بنا کیا بنا یعنی خاک غبار دل احباب بنا خلاصہ یہہ ہے کہ عزیزان یعنی دوستون کی آنکھہ کے لیے سرمہ نہ بنا بلکہ غبار دل بنا یعنی دوستون نے بباعث رسوائی عشق دوستی چھوڑ دی اور غبار دل یعنی رنجیدگی اختیار کی نہ بنا ماضی نہ ہنا مین غلط اور غبار دل سے معنی رنجیدگی اور دل کی کدورت کے بھی آتی ہین **آیت سجدہ ہے** میرے حق مین ہر جوہر تیغ آیت سجدہ ہے کیونکہ گو بظاہر فقط خم تیغ ہے لاکن محبوب کے ہاتھہ مین کیا خوب خم محراب

بنا اسلیئے تیغ کا ہر جوہر آیت سجدہ ہے پس تیغ کے آگے سر جھکا دیتا ہون
خال عارض تیرا تقدیر شعر اے کافر جب تیرا خال عارض ہندو اور بلا
ہے تو اسلیئے تیرے مخون کے لئے تو قصاب بنا ہے کافر اغلب فامحبوب
ہندو بمعنی سیاہ **تو اگر آپ کو** حاصل یہہ ہے کہ مین اسقدر رو یا ہون
کہ پانی جمع ہو گیا اور مین چہرہ نظر آیا اے محبوب آپ بھی میرے پانیکے
آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھین صحیح مطلب یہ ہے کہ اے محبوب تو اگر اپنے آپ
کو دیکھنا چاہتا ہے یعنی اپنے حسن خدا داد اور ادائے دلفریب کو
دیکھنا چاہتا ہے تو یہہ اپنی آنکھہ سے یا کسی غیر کی آنکھہ سے جیسے تیری محبت
ہنین غیر ممکن ہے بلکہ تو اوسے میری آنکھہ سے دیکھہ اور میری آنکھہ کو جو
بسبب اشکون کے یکگونہ آئینہ کی مشابہت ہو گئی ہے اوسکو شیشہ
بنا مثل مشہور ہے کہ لیلی را بدیدہ مجنون باید دید **نہ بچے اشک**
تقدیر شعر میری سوزش دل اشک کے دریا سے نہ بچے گرچہ شعلہ جوالہ
کو گرداب بنا دے یعنی گرداب بنانا یہہ کہ شعلہ جوالہ پہرنے والا ہوتا ہے
ایک جگہ قرار نہین پکڑتا پس اگر دریائے اشک ایسے شعلہ کو گرداب یعنی
اپنے پانی کے زور سے گرداب بنا دے یعنی وہ شعلہ پہکر پانی کی گرداب
بنجائے تو بہی سوزش دل نہ بچے گی رعایت گرداب اور شعلہ جوالہ میں
بلحاظ گردش ہے اور گرداب بنانا یعنی شعلہ کا پہکر بصفت گرداب
پانی ہونا ہے

ردیف الف غزل ۵

اوسے ہمنے کہوج اپنا تپایا یعنی آپ کو نیست و نابود کردیا جس انسان
کو یعنی جس انسان کو طالب دنیا اور حریص بنایا اوسکے رتبہ کے مساوی فرشتہ

ہنین الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب **مقدر ہے یہ** تقدیر شعر گریہ سود و زیان مقدر ہے تو ہمنے یان نہ کچھہ کھویا نہ پایا مطلب ظاہر **لحد مین بہی** پایا یا نپایا یعنی پاونگا یا نہ پاونگا **سراغ عمر رفتہ** تقدیر شعر اگر سراغ عمر رفتہ ہو تو کیونکر ہو کیونکہ جسکا نشان پا کہین نپایا یعنی عمر رفتہ کا نشان نہیں ملتا رہ **گم گشتگی مین** مطلب یہہ ہے کہ ہمنے رہ گم گشتگی مین اپنا غبار راہ عنقا بہی نپایا یعنی غبار راہ جو عنقا صفت ہی نپایا یعنی ایسا رستہ بہولا کہ غبار راہ بہی معلوم نہ ہوا صحیح تقریر یہہ ہے کہ اے عنقا تو ابہی گم گشتگی پر کیا نازان ہے کیونکہ ہمنی اس رستہ مین اپنا غبار راہ خود ہی نہین پایا **رہا سر پٹکتا** یعنی جو شخص کج فہم ہوتا ہے وہ ہمیشہ پٹکتا ہی رہتا ہے **جہان دیکہا** یعنی اگر اکیلا ہوتا تو کچھہ بات چیت عرض کرتا **چراغ دل داغ** خلاصہ یہہ کہ چراغ داغ لیکر دل مین ڈہونڈا پر صبر و طاقت کا نشان نپایا یعنی مجھہ مین صبر و طاقت نہین

ردیف الف غزل ۶

نام آئیون پستی مین یعنی نام محرم عشق کو جو پست رتبہ سمجھتے ہین اس پستی مین ہم عشاق کا نام بالاتر ہوگیا چنانچہ گہرے کنوئین کی پانیکو پاتال کہتے ہین یعنی ایسے پانیکی تعریف تہ کے باعث کرتے ہین ویسا ہی باعتبار بلندی امیر رتبہ باعتبار شوق بلند ہوگیا **میرے نالون سے** حاصل یہہ کہ جب میرے نالون کی سوزش سی سنگ خارا پانی ہوگیا تو وہ کوہ کی چشمو نکا ہر آنسو بطریق اولی شرارہ ہوگیا خلاصہ شعر یہہ ہوکہ میرے نالوں سے سخت پتہر پانی ہوجاتا ہی لیکن محبوب کا دل ایسا سخت ہی کہ اوسکو کچھہ بہی اثر نہین ہوتا اور عناصر کا استحالہ یعنی پانیکا بخار ہوکر کرہ نار مین جا ملنا علی ہذا القیاس عنصر کا تغیر ہونا مفرح القلوب وغیرہ مین دیکھو دوسری تقریر یعنی میرے نالون سے جو سنگ خارا پانی ہوگیا تو پہاڑ کی شرارہ پانی ہوکر آنسوؤن کی شکل پر ہوگیا یعنی پہاڑ کو نہایت افسوس ہے اگرچہ رونے لگا ذکر دشنیا تقدیر شعر کردنیا الغرض وہ کو مارا الحیات ہوگیا

پہر سیماب مرکے پہر دوبارہ زندہ ہوگیا خلاصہ یہہ کہ بعد مرگ جسکا ذکر دنیا مین رہگیا وہ شخص دوبارہ زندہ ہوا اسکی مثال یہہ کہ سیماب کا کشتہ دوبارہ زندہ ہوجاتا ہی واضح ہو کہ جملہ فلزات کا کشتہ زندہ ہوجاتا ہی تخصیص کیوں کہ سیماب محض باعتبار نسبت مقیم اری جو عاشق مین پہنچ گیا ہر اور یہہ بہی تقریر ہو کہ نفس مردہ کو دنیائے غدار کا ذکر مار الحیات کا کام دیتا ہی یعنی آدمی زندہ رہکے پہر اپنی طرف رجوع کرلیتا ہی گویا سیماب کا کشتہ ہوکے پہر زندہ ہوگیا شاعر دنیا کی ہجو کرتا ہے اور دنیا کا ذکر بہی برا ہے کہ اسی سے ہی عابد اور بادشاہ دنیا کیطرف رجوع ہوجاتے ہین ہی **مقام زندگی** تقدیر شعر زیر دم شمشیر مرگ مقام زندگی ہی جسطرح کوئی رم ہوگیا گذارا ہوگیا **رشک اوس** تقدیر شعر اوس الف کی رشک سے رشک ہی کیا ایکسر تاوہ خون ہے بلکہ عنبر بہی جلکر سارا سوختہ ہوگیا مطلب ظاہر **ظلمت عصیان** تقدیر شعر تیری ظلمت عصیان سے روز حشر شب ہوگیا آگ نیزہ پر آفتاب تم دار ہوگیا **دی شہادت** جب چشم یار نے سرخی آدریشہ کی شہادت دی تو اپنا خون بہانا رہا آشکار ہوگیا یعنی اپنا قتل ہوا جو محبت کو ہاتہ سے ہوا تہہ ظاہر ہوگیا اسلئے کہ محبوب کی آنکہیں شب کی باعث سرخ نہ تہین بلکہ قتل کے باعث کیونکہ خونی کی آنکہین سرخ ہوجایا کرتی ہین **ذوق این بحر** یعنی جہان عمر ختم ہوئی یا جسقدر ہوئی وہی کنارہ ہے

ردیف الف غزل ۷

ہے بحر میں مصرع ثانی مین یعنی ہوہی چکا تہا ست مراد مرگیا ہوتا ہے محاورہ اسیطرح استعمال اہل زبان ہے **ہوتا جو نہ ہوتا** تقدیر شعر اگر تیری گلی مین میری زمین کا پیوند ہوتا آدیہ دل زیر زمین آسودہ ہوہی چکا تہا **جو خط مین لکہا** یعنی جو محبوب ہے خط مین لکہا ہے تقدیر میری لوح جبین پر پہلے ہی لکہہ رکہا ہے **مے بدرقہ** مرا بہ رندہ جمائت نگاہ بانان اور محافظ ہوکر نالہ کی رہبر ہو مطلب ظاہر **گیا ہوتا** یعنی میری برائی مین میرے دشمن کا سخن دلپذیر نہ نشین ہی چکا تہا اسکو اگر بشر دوست ادسی جا سمجہتے تو کیا ہوتا یعنی کیا خوش ہوتا یہ مطلب ہے کہ کیا ہوتا یعنی

تمام ہوا عنبر سارا اور سی
بے تکلف الفاظ اور معنی
عنبر کا یہہ خوشبو کا نام
ع کیسے سمجہنی لگا
ٹ نرم ہو کا
ع ہو ہوئی چکا ہے
قسم کا
ت وہ کی ہوتا ۱۲۱۲

دوستون کا سمجھانا بیفایدہ ہے کیونکہ دشمن کا سخن محبوب کے ذہن نشین ہوی پکا ہی پہر گیا فایدہ کیا گرم فریاد یعنی جب مین نے شنجر کمین ہے رلے دہوی چکا تہا تو تیرے آگے گرم تپش کیا ہوتا جو کچھہ کہ ہوا تقدیر شعر جب ذوق حکم ازلی یون ہی ہو ہی چکا تہا تو جو کچھہ کہ ہمسے ہوا وہ کسطرح نہ ہوتا یعنی تقدیر پلٹ نہین سکتی

ردیف الف غزل ۸

ہم مین اور یعنی جب تیرے کوچے کی دیوارون کے سایہ مین بیٹہا ہون تو ہم بھی گنہگارونکا کام جنت مین کیا ہے یعنی ہم سے گنہگار دنگار کی مانند مین گنہگارون کا کام محتسب گرچہ یعنی تیری یاری مین محتسب کی دل آزاری کا کچہہ ڈر نہین کیونکہ اگر ای محبوب محتسب کو اک جام دیوین تو ابہی یار ہونگا یار ہوجائے آتنا تو سوز تقدیر شعر اگر اے بلبل چمن مین سوز فغان ہو تو اتنا ہو کہ خرمن گل کی جگہہ انگار دنگا ڈہیر ہو یعنی جیسے مین سوز فغان کے محبوب کے سامنے انگارونکا ڈہیر لگاتا ہون اے بلبل تو بہی لگا پہر دعوی عشق سزاوار ہے ہون رگین تقدیر شعر اگر تجہے فوارونکا تماشا منظور ہو تو ہمارے حلق بریدہ کی رگین خونبار ہون اس شعر مین شرط موخر جزا مقدم ہے کمانداری تقدیر شعر ای محبوب تیرے تیر قرہ کشتہ خون ہین اسلیے سوفارونکا منہ کہلا رہتا ہی کماندار ہے سیاہی نہ تقدیر شعر اے ذوق قلم کا کام بے سیاہی نہ چلا کیونکہ سگیرہ و نگاسیہ سامان روسیاہی ہے یعنی جیسے قلم کا کام بے سیاہی نہین چلتا اسیطرح میرا کام بہی ہوئے سیاہ کاری اور روسیاہی کے نہین چلنا کیونکہ عشق مین سوا رسوائی پردہ دری کے کوئی اور کام نہین جو بظاہر گناہ ہی ہو

ردیف الف غزل ۹

نالہ اس شور سے مطلب ہے کہ حبیب فلک کو ہمیشہ وہ ہم مستغنی المزاج کہتے ہین اور کسی کی فریاد رسی کا خیال نہین کرتا اسلیے فلک کو بوجہ طنز بہرا قرار دیا اور اپنا رتبہ آسمان پر بیان کیا چنانچہ دوسرے شعر مین بیان ہے کہ آنکھہ کے تل یعنی دیدہ کی ہین جو بہت چہوٹی ہے آسمان دکہائی دیتا ہے اس اعتبار سے انسان کا رتبہ بڑا ہے گو بظاہر انسان چہوٹا ہے روش اشک تقدیر شعر ہمارا آنکھون سے یہی سمجھائی دیتا ہے کہ اک دن روش اشک نظر سے گرادیگی یعنی روتے روتے یہہ نوبت پہنچے گی کہ آنکھون مین آنسو نہ ہونگا دوسرا یہہ مطلب ہے کہ اشکون کی طرح یہ آنکھین

مجھے بھی کبھی ذلیل کریگی یعنی جیسے اشکون کو نکال کر زمین پر پھینک دیا ہے اسیطرح مجھے بھی پھینک دیگی **کون گھر آئینہ کے** اگر وہ ہر مین خاکساری جاذب صفائی نہ تیا تو آئینہ کے گھر کون جاتا آئینہ کے گھر جانا اوسکے دیکھنے سے مراد ہے اگر وہ گھر مین یعنی آئینہ اپنے جرم کو حاصل یہہ کہ آئینہ نے گویا خاکساری سے اپنی صفائی حاصل کی ہے اسلئے ہر کوئی آئینہ کے گھر جاتا ہے یعنی دیکھتا ہی السیاہی جو اہل صفا مین سب کا اونکی طرف رجوع ہے **خوگر ناز ہون** تقدیر کسکا خوگر ناز ہون اگر مجھے ساغر مے بے چشم نمائی بوسہ لب نہین دیتا یعنی ایسا کبھی نہین ہوا کہ پینے پیالے کی لب سے لب ملائی ہو اور یاد نے ڈانٹا اور دہمکایا نہو یا یہہ تقریر کہ مین کسکا خوگر ناز ہون یعنی مین کسکا ناز اوٹھانے اوٹھاتے ایسا ہوگیا ہون کہ ساغر بھی جب منہ سے لگتا ہے تو پہلے چشم نمائی کر لیتا ہے ساغر کا چشم نمائی کرنا یہہ ہے کہ پینے والے کا عکس جب اوسمین پڑتا ہے تو ایک شخص اپنی طرف دیکھتا ہوا دکھائی دیتا ہے **دیکھہ کر دیکھنا ہے** تقدیر شعر گرا ے ذوق وہ پردہ نشین دیکھنا ہے تو دیکھہ کہ دیدۂ روزن دل سے دکھائی دیتا ہے یعنی بنظر معنوی اگر حقیقی یعنی باعتبار معرفت لئے جاوین تو تقریر یہہ ہوگی کہ عارفان بالسد دیدۂ دل سے نور جمال حقیقی سے مشرف ہوتے ہین کیونکہ مجاہدہ فی العبادت سے سویدا جو ایک نقطہ سیاہ دل مین ہوتا ہے وہ عبادت کی برکت سے روشن ہوجاتا ہے پھر دل پر گذرگاہ جلیل اکبر سنت کا ظہور ہوتا ہے

ردیف الف غزل ۱۰

جو دل پر آرزو ایک ہنگامہ تھا یعنی نالہ بنگیا **جوش** تقدیر شعر ہمارے سینہ مین تیر کسکا ہے جو ہر جوش محبت سے ماہی دریا خون بنگیا یعنی سینے جوش محبت سے پیکان کو ماہی بنا سمجھا اور خون بقدر طغیانی سے بہا کہ پیکان تیر لگا اسکا تیر نام نحو الطبع ہوا **تپ غم** ہی بحران

۱۱ خاکساری غزل ۱۲
۱۲ کسکا مراد او دسکا ۱۲
۱۳ چشم نمائی دہمکانا ۔
۱۴ دیرانسا ۱۲ ۱۵ جو ہر پیکان کی تیزی مراد ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

بالضم تپ کی بیماری میں ایک سخت تغیر ہوتا ہے صحت اور مرض میں لڑائی ہوتی
ہے صحت کو بادشاہ اور مرض کو دشمن سے تشبیہ دیتے ہیں اور بدن کو ملک سے بحران کے
دن کو جنگ کا دن کہتے ہیں اگر اس روز ہمیں سلطان جو طبیعت ہے دشمن مرض کو ملک سے
شکست دے کر نکالدے تو اوسکو بحران جید کہتے ہیں اگر دشمن غالب ہوا اور سلطان کو
شکست دی ملک چھین لیا بحران تام ردی نام رکہتے ہیں نعوذ باللہ منہا اے
اجل آن یعنی ناز و ادائے محبوب کو کہا اے **ذوق** لا کہا یعنی سرخی جو
کتھہ سے پان میں پیدا ہوتی ہے ۔

ردیف الف غزل ۱۱

کسی بیکس کو بیکس وہ جو کوئی ذریعہ اور مددگار نہ رکہتا ہو پس ایسے محتاج
کو جو ناتوان اور ضعیف ہو اور آپ ہی مر رہا ہو اگر اس صورت میں محبوب نے
مارا تو کیا فائدہ **نہ مارا آپ کو اکسیر گر** یعنی کیمیاگر نے اپنے آپ کو نہ مارا جو مارا
ہو کر خود اکسیر بن جاتا یعنی بقائے ابدی اور معرفت سرمدی حاصل کرتا **خطا تو**
دل کی یعنی اگر محبوب کی زلفون نے مشکیں باندھکر دل کو مارا تو کیا مارا یعنی کچھہ
سزا نہ دی کیونکہ دل کی خطا بہت مار کہانے کے قابل تھی نسخہ بجائے قاتل قابل بہتر
ہے **نہیں وجہ قول** دستور ہے کہ جب عہد و پیمان لیا کرتے ہیں تو ہاتھہ پر ہاتھہ مار کر
لیتے ہیں پس تقریر ظاہر **ہنسی** سے مطلب یہہ کہ اے بے خبر اگر مثل قلقل مینا قہقہہ
مارا تو کیا مارا کیونکہ یہان دنیا میں ہنسی کے ساتھہ رونا ہے یعنی جو کوئی ہنستا ہے
اوسکو رونا بھی حاصل ہوتا ہے اور بجائے رونا ہے رونا یعنی گریہ صحیح ہے **میرے**
آنسو تو نے گہر مارا یعنی اے موتی تو نے اگر پانی میں غوطہ مارا تو کیا مارا ظاہر ہے
کہ لعل سرخ ہوتا ہے اور موتی سفید پانی میں غرق ہوتا ہے پس کہتا ہے کہ میرے آنسو بر
لعل غرق خون ہیں اسلئے موتی کا آب میں غرق ہونا میرے آنسو کے برابر نہیں

کیونکہ خون اور پانی مین بہت فرق ہے **جگر و دل** مشار الیہ ادہر کا دل ہے باعتبار ضمیر قریب اور ادوہر کا جگر باعتبار مرجع بعید مطلب یہہ کہ کیا جانین یعنی مین نہین جانتا ہون کہ دل کو مارا تو کس ادا کے ہتہیار سے مارا ہے اور جگر کو کونسے ہتہیار ناز سے مارا ہے جو دونون زخمی لاعلاج ہو گئے ہین او سنے یعنی محبوب نے

دل سنگین خسرو یعنی دل سنگین خسرو پر بہی ضرب اے کوہکن پہنچا امر کا صیغہ ہے اگر تو نے سر کہسار پر تیشہ مارا تو کیا فایدہ کیونکہ خسرو کا دل متاثر نہوا جو فرہاد پر رحم کر شیرین کا دہیان چہوڑتا اور فرہاد کو وصل سے کامیاب کرتا مختصر یہہ تقریر ہے کہ اے کوہکن تو نے پہاڑ کو چیرا تو کیا فایدہ خسرو کے دل پر ضرب مارتا کہ تجہے مطلب ملے **گیا شیطان** یعنی ایک سجدہ کے نکرنے مین شیطان مارا گیا اگر شیطان نے لاکہون برس سجدہ مین سر مارا تو کیا فایدہ حاصل یہہ کہ نافرمانی نے بسبب اس خواری و ذلت کو پہنچائی ہے **دل بد خواہ مین** اگر اے ذوق تیر آہ فلک پر مارا تو کیا مارا کیونکہ دل بد خواہ مین یا چشم بد بین مین مارنا تہا خلاصہ یہہ کہ اگر فلک پر مارا تو دشمن قایم رہا اگر دشمن کو مارا تو بباعث عبرت اور کوئی فلک کے دہوکہ مین آکر دشمنی عداوت نکرے گا

ردیف الف غزل ۱۲

ہنگامہ گرم یعنی ہستی ناپایدار کا ہنگامہ گرم آہ برق کی چشمک یا شرار کا تبسم ہے یعنی جیسے برق اور شرار آنکہہ جہپکنے کی دیر مین گم ہو جاتے ہین ویسا ہی ہم نیا ناپایدار ہے اسکی ہستی بر باد ہو جاتی ہے **جو شہید** یعنی مین جو لب خندان یار کا شہید ہو گیا تو شہادت کے درجہ کے باعث میرے مزار پر بہت چراغ جلتے ہین کیا کیا یعنی بہت چراغ کا ہنسنا اور کہلا ہوا گرنا آرزو وہی تقریر ہے کہ جو لب خندان کا شہید ہون تو ہنسنے کے اثر سے میرے چراغ مرقد کیا کیا ہنستا ہے **ہوا راز دل** تقدیر شعر جو دل ہے گیا غبار کا پردہ نہو تو راز دل یار سے یار کا

پوشیدہ ہو یعنی محبوب کی ناحق رنجیدگی اتفاق کو مانع ہے **ہو پاکدامنون**
تقدیر شعر پاکدامنون کو خلش گر سے کیا خطر ہو کیونکہ مژگان کے خار کا نگاہ کو کہٹکا
نہین یعنی جیسے مژگان آنکھہ کو ایذا نہین دے سکتی ہین ویسے ہی بیگناہون
کو کسی کی تکلیف دہی کا کچھہ خوف نہین اس مضمون کا اشارہ محبوب کی
طرف ہے یعنی عاشق صادق کو کچھہ خوف نہین مصرع اول اسطرح صحیح ہے
ہو پاکدامنون کو خلش گر سے کیا خطر خلشگر چہپانیوالا **پوچھے ہے** تقدیر
شعر حلاوت تلخابۂ رشک کیا پوچھے ہے کیونکہ باغ خلد برین کے انار کا شربت
ہے **ہے عین وصل** لیکا یعنی عادت مطلب ظاہر آنکھہ سوے دریا
در راہ منتظر ہونیسے مراد ہے **ہے دل کی داو** ٹٹی وہ پردہ جو خس و
خاشاک اور رسے باندہ کر بجائے پردہ استعمال کرتے ہین اور شکاری
بہی ایسا پردہ بنا کر اوسکی اوٹ مین بیٹھکر شکار مارتے ہین یعنی چشم یار مژگان سے
دل کی داو گہات مین ہے گویا ٹٹی کے اوجہل شکار کا قصد کرتی ہی حاصل یہ کہ چشم
شکاری اور مژگان بجائے ٹٹی ہے **بجہنے کی دل کی** تقدیر شعر دل کی
آگ زیر خاک ہی بجہنے کی نہین کیونکہ میری گور پر چنار کا درخت ہوگا چنار ولایت
مین ایک بڑا درخت ہوتا ہے اسکے پتے بشکل پنجہ انسان ہوتے ہین اس سے
رات کیوقت اخگر برستے ہین مطلب ظاہر **اسے ذوق** ہوشیار وہ جو خدا رسیدہ
ہو یہہ صوفیائے کرام کی اصطلاح مین ہے اور اہل دنیا ہوشیار اوسکو کہتے ہین جو دنیا
کے کام مین ہمہ دان ہو پس کہتا ہے کہ اسے ذوق اگر تجھکو ہوش ہی تو دنیا سے
بہاگ جا کیونکہ اس میکدہ دنیا مین ہوشیار یعنی خدا رسیدہ کا کام نہین واضح
ہے کہ میکدہ مین ہوشیار یعنی باعقل شراب پیکر باہوش نہین رہتا

ردیف الف غزل ۱۳

جذب ہے خون سے تقدیر شعر ہمارے دل پائمال کے خون سے کیسا جذب ہے اور وہ دامن سنبھال کے کیسا چلا ہے یعنی باوجود طغیانی خون دل عاشق کی محبوب رحم کر کے کھڑا نہوا اور اپنا دامن خون سے بچا کر باہر نکل گیا واضح ہو کہ دوسرے نسخہ میں مصرع اول یون ہے کہ جذب ہے خون سے دل پائمال سے کیسا اور یہی صحیح ہے اور تقریر مطابق حاشیہ کرین **خجل سے لیگئے** مرع یعنی ظاہر آنکھیں نکالکر یعنی بحالت غصہ گیا یعنی انجان ہو کر پوچھا کہ کیسا دل تھا جو کوئی چھین لیگیا یا یہہ کہ کیسا دون یعنی نہیں دیتا ہون **نہین ہے جوگی** تقدیر شعر اگر چشم یار جوگی نہین ہے تو اوسکے گرد مژگان کے بالکے کیسا ہجوم کرتے ہیں جوگی جو عشق مین فقیری بھیس کرتے ہین بالکے بالکا یعنی چیلا اہل اسلام رہنما کو مرشد کہتے ہین ہنود جوگی علی ہذا القیاس ہا انکا مرشد کا اور چیلا جوگی کا ہوا کیسا یعنی کسلئے اور کسواسطے ہجوم کرتے ہین حاصل یہہ کہ مژگان بھی فدا ہین **نمود خال کی** تقدیر شعر اگر زیر ابروئے یار خال کی نمود دیکھو تو ہلال کے نیچے کیسا ستارا نکلا ہے **ہماری نعش** یعنی خون بہا قتل کے بارے مین جھگڑا تھا وہ فیصل ہوا اب بعد انفصال مقدمہ یہ کیسا قصہ اوٹھا ہے یعنی پیدا ہوا ہے **شب فراق مین** تقدیر شعر اوس مہ جبین کی شب فراق مین مجھے انجم چرخ آنکھین نکالکے کیا ڈراتے ہین خلاصہ یہہ کہ مصیبت پر ایک مصیبت ہے **ہزار دم ہین** ہزار دم مراد ہزار فریب

ردیف الف غزل نمبر ۱

مین کہان یعنی پہسلنا بہتر نہین کہ سنگ در دروازہ یار سے ٹل جاؤن اور کیا وہ بہتر نہین صحیح ہے **سرد مہرون سے** تقدیر شعر اے فلک سرد مہرون سے بالا نڈال کہ مین آگ نخل سرمازدہ کی طرح جل جاؤنگا یعنی او نکی سرد مہری سے بچا **ادایی کہتا ہے** مچل یعنی نافرمان خود رو گستاخ دہیشہ اسجگہ اخیر معنی ہے مراد ہی مچلنا اوسکو کہتے ہین

اگر لڑکے کو کہین لیجانا چاہین اور اوسکی مرضی جانیکی نہو تو وہ رو رو کر زمین پر بیٹھ جاے اور نہ جاوے **جنبش برگ** تقدیر شعر اگر اے ذوق باغ جہان مین جنبش برگ صفت کچہہ ہاتہہ نہ آیگا تو ہاتہہ تو مل جاونگا یعنی جیسے درخت کا پتا ہلتا ہی اوسکو کچہہ حاصل نہین ہوتا ایسا ہی اگر مجکو حرکت یعنی سعی کرنے سے کچہہ حاصل نہوگا تو افسوس مین ہاتہہ ملتا ہوا چلا جاونگا **اس سے تو وہ** تقدیر شعر[۲] وہ بیداد اس سے تو اور آگ ہوگیا کہ اب میرا دل آہ آتشین سے سرد ہوگیا یعنی مجہہ سے محبوب اسقدر غصہ مین آیا کہ اوسکی تیزی سے مینے ناامید ہوکر اپنی آہ آتشین کو باعث خوف چہوڑ دیا **سینہ مین بوالہوس** تقدیر شعر[۳] بوالہوس کے سینہ مین ہی آبلہ تہا مگر نشتر کا نام سنتے ہی اوسکا منہہ زرد ہوگیا یعنی بوالہوس کو محبوب کی محبت سے سینہ مین آبلہ پیدا ہوا نشتر کا نام سنکر بہاگ گیا کیونکہ اوسکی محبت ہوس کی جہت سے ہتی اسلئے مصائب عشق گوارا نہ کر سکا اور میرا عشق صادق ہے ایسی نشترون کا کیا خوف **لڑنے کو** نرد چوسر کی گوٹ یعنی جیسے چوسر کی نرد مر کر پہر کہڑی ہوجاتی ہے ایسا ہی میرا حال ہے کہ کئی بار جیتا مرتا ہون **مجنون بہی** گردباد بگولا گرد ہوگیا[۴] یعنی فی الواقع مجنون گردباد کی مانند دشت گرد تہا لیکن جب ہمنے خاک اوڑائی تو مجنون بباعث رشک گرد اوڑانے مین ہیچ اور ناچیز ہوگیا **وان رخ** وان اشارہ بجانب محبوب ہے گل ورد گلاب کا پہول یان اشارہ بجانب عاشق ہے یعنی رو رتے موصوف و صفت مبتدا گل موصوف و صفت خبر یعنی محبوب خوشی کے باعث سرخرو ہے اور مین غم سے زرد ہو گیا **پیر مغان سے** تقدیر شعر اے ذوق پیر مغان[۵] کے پاس وہ دارو ہے کہ جس سے نامرد مرد خوانمرد ہوگیا بس حاشیہ کے الفاظ کی تحقیق سے مطالب شعر ظاہر ہے

ردیف الف غزل ۱۶

پانی طبیب بجھا ہوا وہ پانی جو طبیب چاندی کو آگ مین گرم کر کے پانی مین کئی بار ڈالکر سرد کر کے مریض کو پلایا کرتے ہین اوس مرض کو مفید ہوتا ہی کہتا ہے کہ طبیب کسلئے ایسا پانی پلاتا ہے کیونکہ ہمارا دل زندگی ہی بجھا ہوا یعنی سرد اور بیزار ہے **کہتے تھے** جسے آفتاب قیامت کہتے تھے سو وہ اپنا داغ دل کا چراغ بجھا ہوا نکلا یعنی میرا داغ دل جو آتش عشق سے جلا ہوا ہی آفتاب قیامت ہے **پھر دل مین** واضح ہو کہ شروع مین آہین گرم ہوتی ہین کثرت کی جہت سے انجام سرد نکلا کرتی ہین پھر جب آہون سے صبر کیا یعنی آرام لیکر آہ کو شروع کیا تو پھر گرم ہو جاتی ہین اسلئے ایسا کہا ہے ثانی مصرع مین بجائے تو پھر بھڑک تو پھر بھڑک صحیح ہے **پہلے نشانہ** یعنی سب سے پہلے مین نشانہ ہوتا **ہم آپ جل بجھے** یعنی جل کر مر گئے مگر دل کی آگ کو سینہ مین بجھا نہ پایا

ردیف الف غزل ۱۷

جدا ہون ہم یار سے جدا ہون اور رقیب جدا نہ ہون اسمین یہہ بہید ہے کہ اپنا اپنا مقدر جدا اور نصیب جدا ہے **تری گلی سے** یعنی جب مین تیری گلی سے نکلا او سیوقت دم نکل گیا اور یہہ مقام تعجب ہے کہ عندلیب گلستان سے علیحدہ ہو کر جیتی ہے **جدا نہ درد** اے طبیب اگر میرے اعضا حروف درد کی صورت جدا ہون تو بھی درد جدائی ہر گز جدا ہو مطلب ظاہر ہے **ہے اور علم مکتب** محبت مین علم و ادب اور ہی ہے کہ وہان کا معلم جدا ادیب جدا ہے یعنی معلم اور ادیب تعلیم علم سے شاگردون کو علم پڑہا کر اعلی درجہ پر پہنچاتے ہین کہ جسکے باعث خلقت تعظیم و تکریم سے پیش آتی ہے اور مدرسہ عشق کے معلم اپنے تلمیذون کو پڑہا کر

خوار اور گرفتار مصائب کراتے ہین کہ شب ستارے شماری اور دن اشک باری
مین بسر کرتے ہین چنانکہ مجنون فرہاد وغیرہ کے قصہ سے عیان ہے ہجوم اشک
اشک کی تشبیہ فوج سے اور نالہ کی مشابہت نقیب سے ہے لطافت شعر یہ
ہے کہ جیسے نقیب باواز بلند بولا کرتا ہے نالہ بھی باواز بلند ہوا کرتا ہے فراق
خلد سے ابتک گندم فراق خلد سے سینہ چاک ہے آہی کوئی غریب وطن سے
جدا ہو کرین جدائی اے ذوق ہم کس کس کی جدائی کا رنج کرین کہ عنقریب
سب ہمسے جدا ہونے والے ہین

ردیف الف غزل ۱۸

رہا پامال رہ عشق کی تربت کا نشان پامال رہا جو اوسپر نقش کف پانے تعویذ رکھا
یعنی میری تربت کو لوگ اسواسطے پامال کرتے ہین یعنی تربت پر رستہ بنالیا ہے
کیونکہ پہلے محبوب نے قبر پر اپنے کف پا کا نقش بجائے تعویذ رکھدیا یہہ بات
صحیح ہے کہ لوگ نشان قدم دیکھہ کر رستہ چلا کرتے ہین اور یہہ بھی تقریر ہے
کہ پامال رہ عشق باضافت پامال پڑہا جائے مطلب یہہ کہ پامال رہ عشق
یعنی کسینے عاشق کی تربت بنائی ہی نہ تھی صرف محبوب نے وہان ایک پاؤن
رکھدیا تھا اوس پاؤن کا نقش بجائے تعویذ ہے یہہ بھی غنیمت ہوا کیونکہ اسی سے
تربت کا نشان رہگیا تلخکامی کا تقدیر شعر بعد فنا بھی تلخکامی کا یہہ اثر رہا کہ
ہمانے میرے استخوان کو باقی نہ رکھا یعنی کھالیا مشہور ہے کہ ہما کی غذا استخوان ہے
اور دوسرا مصرع اسطرح بہی ہے کہ استخوان کو میرے موہنہ پر ہمانے رکھا اس
مصرع کے مطابق یہہ مطلب ہے کہ میری تلخکامی کا مرنے کے بعد بھی یہہ اثر رہا
کہ ہمانے میری ہڈیون کو نہ کھایا موہنہ پر نہ رکھنا ہرگز نہ کھانے سے کنایہ ہے
آنکھین دید المطلب شعر یہہ ہے کہ قبر پر پھول یا گلدستہ رکھتے ہین اور نرگس

کرتے ہین اور نرگس ایک پہول کا نام ہے جسکو آنکھہ سے تشبیہ دیتے ہین پس کہتا
ہے کہ میری آنکھین جو دیدار طلب ہین قبر مین بھی بند نہین ہین یعنی گور مین سے نرگس ہو کر
نکل آئی ہین انکو نرگس کا دستہ نہ سمجھین **پئی ناواقف** مطلب شعر یہہ ہے کہ
ناواقف کے واسطے راہ بتانے والا چاہئے جو رستہ چل سکے اور اکثر بوڑہا آدمی ہاتہہ
میں لکڑی رکھا کرتا ہے کیونکہ بباعث ناتوانی بلا مدد چہڑی پیر ضعیف کے واسطے رستہ
چلنا مشکل ہوتا ہی اور بذریعہ عصا چلنا گویا علامت بڑہاپے کی ہے اسواسطے
کہتا ہے کہ دیکہو گور سے آگے عصا نے قدم رکھا ہے یعنی ایسا ناتوان ہوگیا ہون
کہ ہاتہہ مین عصا لیکر چلتا ہون پس یہہ عصا رکھنا اول علامت گور یعنی مرنیکی ہے
اسلئے عصا گور مین جانیکے لئے رہبر ہے **ناتوان بین** وہ شخص جو حالت ضعف
اور ناتوانی مین انسان کو دیکہکر خوش ہو ایسے شخص سے عشاق محبوب سے مراد
لیتے ہین جو عاشق کو زار و نزار دیکہکر خوش ہوتا ہے مطلب شعر یہہ ہوا کہ جب
محبوب نے مجکو بنظر ناتوان بینی دیکہا تو اوسکو میرا بدن بباعث کمال لاغری نظر
نہ پڑا جب میرا بدن بال برابر باریک قبا کے اندر نظر پڑا تو محبوب نے یہہ سمجہا
کہ قبا کی تار لٹکتی ہے اس دہوکہ مین آگیا اگر دہوکہ مین نہ آتا تو کچہہ مونہہ سے بولتا
اور خوش ہوتا اور اوسکو ناتوان بینی کا مقصد حاصل ہوتا یا ناتوان بین سے مراد
حاسد اور رقیب سے بھی ہو سکتی ہے کہ اسکو میرے بال جیسے لاغر بدن نے دہوکہ
مین رکھا اور اوسکو خوشی حاصل نہ ہوئی **نہ رکھے خوبی** یعنی جیسے آئینہ
خوبی اور زشتی کا لحاظ نہین رکہتا کیونکہ اوسمین سب کا چہرہ بلا برابر نظر آتا ہے
اسیطرح جو اہل صفا ہوتے ہین ہر ایک مہمان کی تواضع کرتے ہین خواہ کیسا
ہو **شربت مرگ سے** آب تھا آب حیات مطلب یہہ ہے کہ عشاق
کے نزدیک محبوب کے ہجر مین مرنا قیامت تک کی زندگی سے بہتر ہے

نگیا مرگے بھی مطلب یہہ ہے کہ حسب وصیت جو میرے سرہانے قرآن مجید رکھا گیا یہہ غرض تہی کہ قبر مین بہی قرآن مجید کی زیارت سے مصحف رخسار محبوب کا شوق لاحق حال رہے **بے نشان پہلے فنا سے** پہلے بے نشان ہو جو تجکو بقا ہو ورنہ اے ذوق فنا نے کسکا نشان رکھا ہی یعنی مرنے سے اول مرنا چاہیئے جو بقا ابدی حاصل ہو اگر یہہ رتبہ حاصل ہوا تو بتاؤ کہ فنا نے کسکا نام ونشان باقی رکھا ہے غرض کہ جو عشق مین فنا نہین ہوا اوسکا کوئی نام نہین لیتا دیکھو کہ مجنون فرہاد وغیرہ عشاق کا افسانہ دنیا مین زبان زد خاص وعام ہے

ردیف الف غزل ۱۹

نشہ دولت بداطوار وہ جو منہیات مین مصروف ہو یعنی پہلے بداطوار خود شیطان تہا جب دولت کا غرور پیدا ہوا تو شیطان پر ایک اور شیطان چڑہا حاصل یہہ کہ بداطوار کے سب افعال شیطانی ہین **مینے دیکھا** جب مینے مہ نو کو دیکھا تو اوس ابرو کا خیال وہین میری چہاتی پر خنجر لیکے آن چڑہا یعنی محبوب کے ابرو کا خیال جو میرے دماغ مین تہا خنجر لیکر مانع ہوا کہ ایسے ابرو رشک مہ نو کو چہوڑ کر کیون اودہر متوجہ ہوتا ہے تلازمات شعر الفاظ خنجر وہلال مین بصورت ٹہہراپن ہے اور چڑہا مین یہہ کہ جب مہ نو طلوع کیا کرتا ہے تو بتلایا کرتے ہین کہ دیکھو وہ چڑہا **دیکھیئے ملت و دین** باؤ کے گہوڑے پہ باؤ باد کا ترجمہ ہے باؤ کا گہوڑا مراد تکبری اور رعونت کے گہوڑے پر چڑہکر تیز اور دوا دو آنا ہے کیونکہ باد تیز رفتار ہے چنانچہ باد نخوت **مصحف رخ** پہ سونا سر قرآن چڑہا یعنی محبوب کے رخ کے سنہری رنگ کی التمثیل ایسی ہے کہ شروع قرآن مجید پر خوشنمائی کے لئے سونا

ص منہیات منع شراب زنا کسب حرام

چڑہاتے ہین اس سوناچڑہانے کو لوح کہتے ہین جب لڑی جب تیری
آنکھہ لڑی میرے دل کے سوا فوج مژگان کے مونہہ پر سرسید ان کوئی نہ چڑہا
ناز سے تان کے ابرو سے تان کے تیر نگاہ ناز سے لگا تیرے قربان
اپنی کمان پر جلد چلہ چڑہا یعنی اے محبوب مین تیرے قربان ہوجاؤن کہ
کمان پر چلہ چڑہاکر اوسمین تیر رکہکر ناز یعنی ادائے محبوبانہ زور سے کہینچکر ایسا
تیر لگا جو جان فدا کر سکے منزل مقصود پر پہنچون اشک آئے نہین
یعنی ابہی میری پلکون پر آنسو آئے ہی نہین کہ یارون نے طوفان باندہ
کے یعنی جہوٹہی بات بناکے سو نیزے پانی چڑہا دیا یعنی باتین بنانے لگے کہ
فلان شخص اشارہ اکہ سو نیزے پانی چڑہ گیا حضرت عشق کی سب
گبر و مسلمان چڑہا یعنی بوجہ چڑہاوہ چڑہا دیتے ہین

ردیف الف غزل ۲۰

تیر چٹکی مین لیا چٹکی دو انگلیون کے سر کو ملاکر کسی چیز کو اوٹہانا یا پکڑنا
اور پیچ دیکر آواز نکالنا چٹکی لینا یعنی دو ناخنون سے ایک عضو کو ایسا پکڑے
کہ اوس جوڑ کو درد پہنچے پس تقریر یہہ ہوئی کہ جب محبوب نے دشمن کے
مارنے کے لئے چٹکی مین تیر لیا تو میرے دل مین رشک کیا کیا یعنی بہت
چٹکیان لینے لگا اور رشک کے باعث دل کو نہائت درد و رنج پہنچا
نام میرا سنکے جمائی بید مجنون انگڑائیان واضح ہوکہ جمائی اور انگڑائی
سستی اور کاہلی کے سوا غم اور فکر سے بہی آجاتی ہے اسواسطے تقریر یہہ
ہوئی کہ جب میرا نام مجنون نے سنا تو اوسکو جمائی آگئی اور بید مجنون سنکر انگڑائیان
لینے لگا یعنی ان دونون کو حسرت اور رشک سے غم والم پیدا ہوا کیون کہ
مجنون نے تصور کیا کہ میرا عشق اوسکے برابر نہین اور بید مجنون کو سوجہا کہ

کہ میری شاخون کی پریشانی اور پراگندگی اوسکے مساوی نہین ہے **جو غنچون کا** اے باغبان یہہ جو غنچونکا چٹکنا[۵۰] اونگلیون کی سی چٹک ہے اس صورت مین یہہ باغ کسکی بلائین لینے لگا واضح ہو کہ بعض مرد و عورت جب بچے بچی کو کہلایا کرتے ہین تو پیار کے وقت چٹکیان بجا کر محبت کے الفاظ بولا کرتے ہین اسکو بلائین لینا کہتے ہین اور ہندوستانی عورات کی عادت ہے کہ جب کسی اپنے سے چہوٹے سے ملتی ہین تو اپنے دونون ہاتہون کو اوسکے منہہ پر پہیر کر اونگلیون کو پشت کی طرف سے کنپٹیون پر رکہہ کر دباتی ہین اور اوسوقت اونگلیون کی جڑ سے چٹ چٹ آواز نکلتی ہے اسے بلائین لینا کہتے ہین تو شاعر کہتا ہے کہ غنچے جو چٹکتے ہین اور ویسی آواز نکلتی ہے تو گویا باغ کسکی بلائین لیتا ہے پس یہہ کسکی بلائین لیتا ہے پس گویا عاشق باغبان سے دریافت کرتا ہے کہ یہہ جو اسوقت غنچے اونگلیونکی چٹک جیسے کہل رہے ہین اس صورت مین یہہ باغ کسکی بلائین لیتا ہے اس کلام کا نتیجہ یہہ ہے کہ محبوب کا اتفاق باغ کی سیر کے واسطے ہوا تہا عاشق نے غنچون کو شگفتہ ہوتے دیکہکر باغبان سے دریافت کیا تہا چنانچہ مضمون مذکورہ شعر مسطورہ مین ادا کیا کہ محبوب کی بلائین باغ غنچون سے لیتا ہے **جس مے کی** بیعت[۵۲] سبو پیر مغان الفاظ کی تحقیق سے مطلب ظاہر ہے **تیز جو کرنے لگا** فسان[۵۳] مطلب یہہ ہے کہ جب محبوب عشاق پر تیغ نگاہ تیز کرنے لگا یعنی غصے کی آنکہون سے دیکہنے لگا اور اوسوقت غصہ کی حالت مین جو آنکہون نے پہرنا شروع کیا تو گویا آنکہونکا پہرنا تیغ نگاہ کے لئے فسان ہوگیا **حسن سے ہے** تقدیر شعر جو یعنی جب گلگیر منہہ مین شمع کی زبان لینے لگا تو حسن سے تا دل آہنین بہی گرم اختلاط[۵۴] ہے یعنی معشوق کے سامنے جو شمع روشن

تہی اوسوقت گلگیر جو شمع کے منہ کو کاٹتا تہا محض بخیال محبت محبوب
اس خدمت مین موجود تہا یا اسلیئے تراشتا تہا کہ شمع خوب روشن ہو اور
محبوب کے حسن کو دیکہکر نوریاب ہو کر مسرور ہو حاصل یہہ کہ جب حسن کی
جہت سے آہن کے دل تک اثر محبت ہی تو اسلیئے آہن بہی ایسی شرف خدمت
مین ہوشیار رہے اد صحیح تقریر یہہ ہی ہے کہ حسن کا اثر لوہے کے دل تک
بہی ہے دیکہو شمع جو ایک خوشنما اور خوبصورت چیز ہے گلگیر جو لوہے کا ہی
وہ بہی اوسکے حسن کے سبب اوسکی زبان چوستا ہی اور محبت کرتا ہے **موت**
اوسکو تقدیر شعر جو تیرا بیمار غم یون ہچکیان لینے لگا خدا جانے اوسکو موت
یاد کرتی ہی کہ گور کاف بیان بجائے عطف ہے یعنی یا گور مطلب ظاہر اور ہندوستانی
عورات مین مشہور ہے کہ ہچکیون کا سبب کسی دوست کا یاد کرنا ہے **رات**
لو تقدیر شعر لوا ے ذوق کہ رات اوسکی نوک مژگان کا خیال میرے تن پہ سر
مو سے کارستان لینے لگا لو اردو مین اسکے معنی کلام کرنیکے وقت کسیکو اپنی
طرف متوجہ کرنے کے ہین جو متکلم کیطرف تعلق خاطر کرے اور لو کے معنی اور
بہی ہین لیکن یہان یہی مراد ہی جو لکہا گیا سنان بہالا نیزہ مطلب ظاہر

ردیف الف غزل ۲۱

پہونچا آب تیغ آب تیغ سے مراد چمک اور تیزی ہے ظاہر ہے کہ جو کوئی
بیمار ہوتا ہے صحت پانے کے بعد غسل کیا کرتا ہے اسکو غسل صحت کہتے ہین
اور عاشق کی بیماری مفارقت محبوب اور عشق مین جو مصائب لاحق ہوتی ہین پس
کہتا ہے کہ اے دل آب تیغ قاتل تا بسر پہونچا اچہا ہوا یعنی خوب ہوا کہ اس پانی
سے ہجر محبوب سے مخلصی ہوئی اب اے دل جب تو نے زخم مفارقت سے رہائی
پائی گویا تو اچہا ہوا یعنی صحت یاب ہوا اسلیئے چاہیئے کہ تو غسل لے تے تو غسل کر

یعنی تو غسل کرلے کم ہو اوس یعنی خنجر کی تیزی کم ہو کیونکہ ہمارا حلق کا گر
خون سے تر کردیا یہہ تر کرنا بہت اچہا ہوا کیونکہ یہی مقصود تہا کہ محبوب کے
ہاتہہ سے مارا جاؤن آرہیگا دشت مین تقدیر شعر اے لیلی جو مجنون
سوکہکر کانٹا ہوگیا ہے تو تیرے ناقے کے کام دشت مین آرہیگا اچہا ہوا
کانٹا مراد لاغر کیونکہ لاغر کو کانٹا ہوگیا ہے کہا کرتے ہین ناقے کے کام دشت
مین یعنی ناقے کی خدمتگاری مین آرہیگا یعنی مجنون کا کام انجام اور تمام ہو
جائیگا یہہ بات واضح ہو کہ کام مین آنیسے مراد ہلاکی سے ہوا کرتی ہی اور جو کانٹے
سے مراد خوراک ناقہ خیال کیا کرے تو یہہ درست نہین کیونکہ ناقے کی خورش
سوکھے کانٹے نہین تقریر وہی ہے جو لکہی گئی لیکن شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے قول
سے کانٹا ہی خوراک ہے چنانچہ فرمایا کہ بیچارہ خار میخورد و بار میبرد مطلب یہہ ہے
کہ چونکہ وہ کانٹا ہوگیا ہے اور اونٹ کی خوراک کانٹا ہی ہے گو سوکہا ہو یا تازہ
اوسکے کام آجائیگا مطلب ظاہر ہے روز کہتا تھا روز کہتا تہا اسکا فاعل
دل ہے اوس نے محبوب نے تو آن یعنی نمک مطلب ظاہر سنگ مجنون نے
شوریدہ سر- دیوانہ اور سودائی سے مراد ہے اچہا ہوا یعنی عشق مین بدرجہ اعلی
بڑہگیا بندہگیا اوس جبکہ اوس موئے کمر کا مضمون بندہگیا تو مضمون مین
دقت ہوگئی پر یعنی لیکن شعر اچہا ہوا یعنی خوب بنا بندہگیا مراد طیار ہوگیا اور
لفظ بندہگیا کمر کے مناسب حال ہے کیونکہ کمر کو باندہ کر کار کیا کرتے ہین دقت
بمعنی باریکی مجازا تکلیف یعنی جب محبوب کی کمر کی تعریف مین شعر لکہا تو مضمون
مین دقت ہوگئی یعنی مضمون مین ایسی باریکی ہوگئی کہ اوسکا مضمون سمجہنا مشکل
ہوگیا پس جب شعر کا مضمون معلوم نہوا تو کمر محبوب کیونکر معلوم ہو اور نظر مین
آسکے مجہکو صدقے یعنی تقدیر شعر اگر تیرا مزاج بدمزا ہے تو مجہکو صدقے کر کیونکہ

سلہ در کار کسی آمدن مراد مردن ۱۲

سلہ موئے کمر از محبوب ۱۲

یہہ تونے ادہر صدقے دیا اودہر اچہا ہوا بدمزا بیمار صدقہ خیرات یہہ سے مراد
عاشق ہے واضح ہو کہ جب کوئی بیمار ہوا کرتا ہے تو صدقہ دیا کرتا ہے یعنی کہتا ہے
کہ اگر محبوب بیمار ہے تو عاشق کو خیرات کردیوی کرنیکہ جسوقت ادہر عاشق کو بجائے
صدقہ دیا گیا اودہر محبوب فی الحال اچہا ہو جائیگا **ہاتہہ تو ہلکا** تقدیر شعر
یار کی شمشیر کا ہاتہہ تو ہلکا پڑا تہا پر یعنی لیکن میری نیکقسمت سے کارگر اچہا ہوا
یعنی کاری زخم لگا **کہینچ گیا** تقدیر شعر میری طرف سے اوس دلبر کا دل اور
کہینچ گیا واہ واجذب محبت کا اثر اچہا ہوا **قتل کرتا ہے** تقدیر شعر میرا سبمل
سے یہہ کہا قتل کرتا ہی کہ لو اب تو اچہا ہوا کہ لہو سے دامن ہی تر ہوا **نامہ بر**
جاتا تقدیر شعر اے جان حزین نامہ بر جاتا ہے تو ہی جلدی چلی جا دیر مت کر
کیونکہ تیرے ساتہہ ہمسفر اچہا ہوا مطلب ظاہر اور یہہ صحیح تقریر ہے یعنی اے
نامہ بر اگر تو جاتا ہے تو جلدی جا میری تو جان ہی چلی دیر نکر تیرے ساتہہ ہمسفر
یعنی میری جان حزین اچہا ہو **آئینہ خانہ مین** عالم کے آئینہ خانہ مین یہہ
مثال سمجہہ لے تا تجہے جانین کہ یہہ صاحب نظر اچہا ہوا خلاصہ یہہ ہے کہ شیشہ
مین جیسی صورت ہوگی ویسی ہی نظر پڑے گی جہان مین ہی مثال ہے کہ
اگر نیک آدمی ہے وہ جسکو دیکہیگا نیک نظر سے دیکہیگا اور جو برا ہوگا اوسکو سب
برے معلوم ہوتے ہین چنانکہ اس شعر کا بیان یہہ دوسرا شعر ہے **ہے برا**
تو ہی اگر تجکو برا نظر آیا تو تو ہی برا ہے اگر تجہے اچہا معلوم ہوا تو تو ہی اچہا ہے
مطلب ظاہر

ردیف الف غزل ۲۲

وہ مست ناز شیشہ یعنی آئینہ حلب شہر کا نام ہے اس شہر کا آئینہ مشہور
ہے چنانکہ آئینہ حلبی کرکے مشہور ہے اس شہر مین لوہے کا آئینہ خوب بنتا ہے

نتیجہ کہتے ہین اور شعر مین یہہ مثال سے مراد شعر ثانی ہے کیونکہ یہہ دونون شعر قطعہ بند ہین ۱۲

نوید اے **تشنہ** نوید خوشخبری تشنہ کامی بارے **تامل کیجیو** اے ذوق تامل کیجیو کر دیکھیے تپیدن کیا ہو کہ قاتل کو اب تک ذبح کرنیکا ڈہب نہین آیا مرادیہہ کہ اے ذوق دیکہا چاہیے کہ کسقدر تڑپنا ہوتا ہے کیونکہ قاتل کو ابتک ذبح کرنیکا ڈہب نہین آیا صاف مطلب یہہ ہے کہ تامل کر یعنی ٹہر دیکہہ کیا ہوا یہی تو اوسکو قتل کا ڈہب ہی نہین آتا کیا جانے تڑپا کر مارے یا جلدی سے سر جدا کر دے اور تڑپنے کا مزا بالکل نہ آئے

ردیف الف غزل ۲۳

عبث جان منتظر جان منتظر ہو تو نیہ عبث ہے کیونکہ وہ شوخ کب آیا یعنی نہین آویگا اگر جہلم کو بہی آیا تو ہم جانینگے اب آیا مطلب ظاہر **نوشتہ سے** یعنی تقدیر سے اک حرف بہی بیش و کم ہوا کیونکہ جو تقدیر نے پیشانی پر لکہا تہا وہی سب پیش آیا **برنگ غنچہ** اس گلستان مین خونین دل بر غنچہ کیا ہنسے گر اک تبسم زیر لب آیا تو منہ مین خون بہر آیا یعنی عشاق کو دنیا مین کسیطرح اسباب عیش مہیا نہین **وہ آئین** یعنی وہ آئین یا نہ آئین اون سے رنجیدہ دل نہین ہون مگر یہہ رنج ہے کہ اونسے بے سبب کیون رنج آیا یعنی بلاسبب محبوب نے رنج کیون کیا **لگائی زلف کو** رہ تو سہی او بے ادب یعنی کہڑا رہ مطلب یہ ہے کہ جب شانہ نے انگلی زلف کو لگائی تو دل نے پکار کر کہا کہ میان کہڑا رہ کیونکہ مین آیا یعنی مین آتا ہون اور اس گستاخی کے عوض تجہکو آگر بتاتا ہون **مین اپنے ذوق** مین اپنے ذوق کے قربان ہون کہ محبت کی مستی مین جب آیا ہون تو بے طلب آیا ہون حالانکہ کسی نے نہین بلایا مطلب ظاہر

ردیف الف غزل ۲۴

تشنہ کام وہ جو آب تیغ کا محروم ہو مراد عاشق کی نگاہ اور یہان تشنہ کامی کو مخاطب ٹہرایا ہے جو عاشق کا لازمہ ہے قاتل کی بارہ بکر نوید ابجاد دکہہ تکیہ کلام تامل خیال کرنا تپیدن تڑپنا ... گرم ہونا کیا ہو ... منتظر جان ... عبث ... بیشتر ... ساتہ ... آئین یا نہ آئین ... زلف ... سمجہنا ... بلایا

اوتارا تو نے ارے تو نے تو اس شامت کے مارے کا تن سے سر اوتارا
مین سر سے تنکا اوتار نیکا احسان مانون تقریر یہہ کہ جو شخص میرے سر سے تنکا اوتار
دیتا ہے تو اوسکا مرہون احسان ہوتا ہون اور تو نے میرے تن سے سر اوتار دیا
کیونکر ممنون احسان نہون جو اصل مراد کو پہنچا ہون **ستارے دیکھکر**
تمہارے گوشوارے کا موتی دیکھکر ستارے کہین کہ ہمکو یہہ تو اس ستارے کا صدقہ
ملا الفاظ کی تحقیقات سے مطلب ظاہر **جیسے کہتے ہین** ازل جبکا شروع نہو ابد جسکی
انتہا نہو آس کنار یکا اوس کنار یکا دریا کے گذر کی دونون طرف سے مراد ہے
خلاصہ یہہ کہ جب بحر عشق کے دونون کنار یکا ابتدا اور انتہا نہین لہذا عاشق
گرداب بلا مین مبتلا رہتا ہے **ملے اکسیر گر** گر اس کشتہ و خون سے اکسیر
ملے تو مین ہرگز نہ لون کیونکہ میرے مذہب مین پارے کا کشتہ کرنا خون کرنا ہے
واضح ہو کہ کیمیا گر پار یکے کشتہ سے اکسیر بناتے ہین عاشق کہتا ہے کہ مجھکو اکسیر کی
کچھہ ضرورت نہین کیونکہ میرے مذہب مین پار یکا مارنا بھی خون کرنا ہے
نہ پکڑین حضرت خضر اور الیاس دریاؤن پر متصرف ہونا مشہور ہے مطلب ظاہر
میری منزل مین وہ مہوش ماہ سریع السیر ہے اور اوسکا دشمنون کے گھر
مین قطب تار یکا خواص ہے واضح ہو کہ تارے دو قسم ہین ایک کو سیارے
کہتے ہین اور دوسر یکو ثوابت سیارے وہ جو کہ گردش مین ہین ثوابت وہ جو
میخ کی مانند ایک ہی جگہ جڑے ہوئے ہین اور سیارون کے لئے منزلین معین
ہین جو اون منازل کو رات دن طے کرتے ہین سب مین سے چاند تیز رو
ہے قطب بہی ثوابت مین سے ہے عاشق کہتا ہے کہ میری منزل مین سے
محبوب چاند کی طرح جلد نکلجاتا ہے اور میرے دشمنون کے گھر مین قطب
تارے کا خواص رکھتا ہے یعنی ایسا دل لگا کر بیٹھا ہے کہ وہان سے ہلنیکا

مقصد نہین کرتا سر راہ فنا مین یعنی سرِ راہ فنا مین مہیائے سفر ہون لیکن
برنگ اشک مژگان اک اشارے کا منتظر ہون عاشق گویا ہے کہ مین
اب مرنے کی تیاری مین ہون لیکن جان کے قبض ہونے مین اتنی دیر ہے
کہ جسوقت محبوب نے اک اشارہ کیا اور یہی میرا مقصد ہے جب یہہ مقصد
حاصل ہوا تو اوسی وقت روح قبض ہو جائیگی اور اشک کی تشبیہ اک اشارہ
اسلیئے ہے کہ اشک ایک ایک قطرہ مژگان سے ٹپکا کرتا ہے **خریدار**
اوسکی چھڑک کر چھڑکنا بکسر اول او بفتح رائے مہملہ فارسی مین آب پاشیدن
اور آب زدن کے معنی ہین اور خشک شے کو انگلیونکے سر سے پکڑ کر گرا دینا اسکو
بھی چھڑکنا کہتے ہین مطلب یہہ ہے کہ خدا تعالے کی رحمت جنس عصیان کی
خریدار ہے یعنی جو کوئی گناہ کی باعث ڈر کر روتا ہے اوسکی رحمت گناہ کو عفو کرتی
ہے پس کہتا ہے کہ مین جنس عصیان کو گریہ سے چھڑک کر نفع پر بیچتا ہون
اور گریہ سے یہہ کلمہ مربوط بمصرع ثانی ہے یعنی گریہ سے چھڑک کر بیچتا ہون واضح
ہو کہ بعض اشیا کو پانی چھڑک کر بیچا کرتے ہین اس نیت سے کہ گران وزن
ہو جائے چونکہ گریہ کا بہت درجہ ہے اسلیئے شاعر نے یہہ مضمون ادا کیا
ڈھلکتا ہے مثال ڈھلکنا بفتح اول ولام وسکون کاف اسکے معنی فارسی
مین ریختہ شدن رقیق چیز کے ہین مثل پانی اور سوا اسکے جو پتلی چیز ہو اور بضم اول
بمعنی غلطیدن یعنی لڑھکنا اور لڑھکانا لازمی اور متعدی دونون گے آتے
ہین یہان بفتح اول سے مراد ہے منکا یعنی تسبیح کا دانہ اور سن جی کو بھی کہتے ہین
استخارہ لغت مین خدا سے بہتر چاہنا اور اصطلاح مین غیب سے آگاہی ڈھونڈنا
اہل سنت والجماعت کے نزدیک استخارہ کے کئی دستور مین مختصر یہہ ہے کہ دعائے
قنوت یا دور کوئی دعا پڑھکر سو رہنا جو کچھ ہونا ہوتا ہے خواب مین معلوم ہوجاتا ہے

اور شیعہ اسطرح استخارہ کرتے ہین کہ پڑہنے کے بعد آنکھین بند کر کے تخمیناً
تیسرا حصہ تسبیح کا دو انگلیون سے پکڑ کر دو جگہ سے امام تسبیح تک دو دو منکے
کی طرح کرتے ہین پہر آخر مین اگر ایک دانہ رہا علامت نیک سمجہتے ہین اگر دو
رہجائین علامت بد جانتے ہین تقریر مطلب یہہ ہوا کہ میرے من کا یعنی جی
کا دانہ مثال دانہ تسبیح کیون ڈہلکتا ہے کیونکہ جب دنیا سے انجام سفر ٹہرا
تو استخارہ کا کیا کام ہے جو دعا پڑہکر تسبیح سے استخارہ کرون یعنی جب محبت
محبوب مین فنا متصور ہے تو استخارہ کی کیا ضرورت ہے صحیح تقریر یہہ ہے کہ
ڈہلکنا بالفتح کسی چیز کا ڈہیلا ہو کر لٹک پڑنا ہے اور منکا ڈہلکنا محاورہ مین
جان کنی کے وقت گردن کے فقرات سست ہوجانے کے سبب لٹک آنے
اور غرغرہ بولنے کو کہتے ہین مطلب یہہ ہے کہ مرنے کے وقت تسبیح کے دانے
کی طرح گردن کے فقرات کیون ڈہلک جاتے ہین اور اس ضروری سفر
مین استخارے کا کیا کام ہے **فقط تار نفس** تار نفس سانس سے مراد ہے
خط لکیر جسمین صرف طول ہو عرض اور عمق نہو جادہ رستہ اور خط جادہ یعنی رستہ
چلنے کی پگ ڈنڈی جیسے سڑک یعنی اے ذوق تار نفس کا خط جادہ کافی ہے
اور پئے عمر روان گذار یکا رستہ اور کیا چاہئے یعنی یہہ جو سانس کی آمد و رفت
اندرونی بیرونی ہے یہی علامت موت کی ہے انجام سانس ختم ہو کر انسان
مرجاتا ہے اگر عشق مین مرنا ہو تو اس سے اور کوئی رستہ بہتر نہین ہے کہ
عشق مین سانس کا رستہ ختم ہو

ردیف الف غزل ۲۵

نالہ ہے اون اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ یہہ کام قاصد کا تہا کہ میرے
احوال ہجران کا حال محبوب کے پاس پیغام لیجاتا لیکن میرا نالہ جو ایک تیر ہوائی

ہے اسنے قاصد کا کام اختیار کیا ہے یعنی قاصد نے نالہ کا حال بیان کرنا تھا
خود نالہ ہی محبوب کے پاس جاکر درد جدائی کا حال بیان کیا کرتا ہے **پنجہ شانہ
کو** حاصل یہہ ہے کہ ظاہر مین شانہ کے فقط دندانے ہوتے ہین اون مین
ناخنون کی صورت نہین باوصفیکہ شانہ ناخن نہین رکہتا تسپر بہی زلف اور بالون
کی گرہ کشائی کرتا ہے اگر شانے کے ناخن بہی ہوتے تو صفائی زیادہ کرتا
خلاصہ یہہ ہے کہ جسکے لئے یہہ رتبہ ہو کہ مطالب اور مقاصد خاص و عام کی گرہ
کشائی کرتا ہے فلک اوسکے مخالف ہے **خاک آئینہ سے** ایسے محل مین
لفظ خاک تحقیر کے لئے بولا جاتا ہے سب سے اول سلطان سکندر نے آئینہ بنایا
ہے مطلب ظاہر **نہین گوش شنوا** ہر برگ ہے یان نغمہ سرائی کرتا اسکے
ثبوت مین یہ کلام ہے۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ٭ ہر ورق دفتریست
معرفت کردگار ٭ مطلب ظاہر **بند آنکہین کئے** مطلب یہہ ہے کہ جسطرح
تیرا قدم بلا لحاظ گورستان وغیرہ مین پڑتا ہے اور تجہکو ذرا خوف خدا نہین
دیکہہ تیرا ہی قدم تجہکو چشم نمائی کرتا ہے کہ ایک روز تجہہ پر سے بہی اسیطرح
لوگ گذر کرینگے **سوز دل** انسان کی طبیعت کا یہہ خاصہ ہے کہ وقت
مصیبت رو کر صبر حاصل کیا کرتا ہے اگر اشک جاری ہون تو دل منقبض
رہا کرتا ہے پس کہتا ہے کہ میرے سوز دل کو اشک بجہاتے تھے یعنی رونے کے
باعث صبر آجاتا تہا اب دل مین پانی باقی نہین رہا جو آنکہونسے اشک جاری
ہون بعد ازین جو بجائے اشک خون جگر کارروائی کر رہا ہی غنیمت ہے
بیٹہہ رہیئے تو اگر بیٹہہ رہئے تو آرام کی جائے قفس عجب ہے پر ہمین شوق
رہائی بیچین کرتا ہے **ذوق اوس** اے ذوق جب اوس پائے نگارین کا
وصف لکہنا ہے اسلیئے کاغذ کو اشک خونی سے حنائی کرتا ہے واضح ہو کہ

اکثر خوشنویس کاغذ کو حنائی کرکے بھی کتابت کیا کرتے ہین پس کہتا ہے کہ مین محبوب کے عشق مین جو اشعار وصف محبوب مین تحریر کرتا ہون پہلے اشک خونی سے کاغذ کو رنگ دیکر لکھتا ہون کاغذ رنگین کرنے سے یہہ مناسبت ہے کہ محبوب کے پاؤن رنگین ہین اونکی وصف بہی رنگین قرطاس پر مناسب ہے

ردیف الف غزل ۲۶

کہے ہے مرغ دل مرغ دل کہے ہے اے کاش مین زاغ کمان ہوتا کہ تا اونکی شاخ کمان پر میرا آشیان ہوتا تقریر یہہ کہ بوجہ حسرت کہتا ہے کہ کوئی صورت مقاربت یار کی متصور نہین کاش اگر میرا مرغ دل زاغ ہوتا تو دلبر کی کمان پر تصویر ہی ہو جاتا اور اس ذریعہ سے اوسی شاخ کمان پر میرا آشیان ہوتا لیکن افسوس کہ یہہ بہی حاصل نہ ہوا **عزاداری مین** یہہ چرخ کسکی عزاداری مین ماتمی جامہ ہے کہ خط کہکشان جیب چاک کی صورت ہوتا ہے حاشیہ کی تحقیق سے مطلب ظاہر ہے **نہ رکہتا گر نہ رکہتا ہو نہ یہ دانہ یہہ مریض غم * مگر تیرا میسر بوسہ خال دہان ہوتا *** اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ خواہ مجھکو دانہ کہانیکو ملتا یا نہ ملتا مگر تیرا بوسہ خال دہان بجائے دانہ میسر ہوتا کیونکہ تمنائے عاشق یہی ہے **جو روتا کہو لکر جو** یعنی اگر عاشق تنگنائے دہر مین جی کہولکر روتا تو فلک پر بہی جوئے کہکشان مین خون روان ہوتا حاصل یہہ کہ عاشق کو استقدر صبر ہی سے جو جی کہولکر نہین روتا ہے و الا طغیانی خون عاشق کی آسمان تک پہنچتی **بگولا گر نہوتا** وادی وحشت اس شعر مین مجنون سے یا تو عاشق مراد ہے یا یہہ عاشق مجنون سے باہم ملکر عشق کی مصایب بیان کرتے ہین پس کہتا ہے کہ اے مجنون اگر ہماری وادی وحشت مین بگولا سر پر نہوتا تو ہمسے سرگشتون کی تربت پر گنبذ کہان ہوتا حاصل یہہ کہ لوگ تربتون پر گنبذ بناتے ہین ہماری قبر پر بگولے کا گنبذ ہے کہ ایک ملامت

عشق کے مارون کی ہے تیرے خونی جگر کی خوبی جگر حاصل یہہ کہ اگر عاشق کی قبر پر سبزہ اوگتا تو مژگان کی یعنی جیسے زندگی مین مژگان سے خون ٹپکتا تہا قبر مین بہی اوس مژگان کے خون کے اثر سے سبزہ سے بہی خون چکان ہوتا نگرتا ضبط ظاہر ہے کہ گہڑیال کا کٹورا ایک گہنٹے کے بعد پانی مین ڈوب جایا کرتا ہے پہر گہڑیالی گہڑیال بجادیا کرتا ہے تقریر ظاہر

ردیف الف غزل ۲۷

جو چشم کہ بے نم چشم بے نم سے وہ چشم مراد ہے جو عشق کے باعث روتی ہو بے داغ یعنی جسکو سوزش عشق ہو تاثیر محبت عمل دو قسم ہے یعنی حب اور بغض عمل حب اس سے محبت مین گرفتار کر لیتے ہین اور بغض سے عداوت ڈالدیتے ہین یار پہ یعنی محبوب پر فرقت سے نکل جائے تو اچہا یعنی مرجائے تو اچہا ہو کہے ہے خنجر الخ محاورہ مین لہو پینا اور حلوا کہانا ایک قسم ہے یعنی اگر تو فلانا کام نکرے تو ہمارا ہی لہو پئے یا ہمارا ہی حلوا کہائے قسم اسطرح کہ اگر کام نکریگا تو اوسکو اسکا لہو پینا پڑے گا پس گلوئے مقتول خنجر قاتل سے کہتا ہے کہ قاتل قتل کرنے لگا ہے اگر تو کمی کرے تو ہمارا ہی لہو پئے پہنچا گردن ہائے کلمہ ہے کہ مصیبت کے وقت بولا جاتا ہے کہتا ہے کہ میرا دست آرزو لوٹکر میری گلیمن پڑ گیا اور گردن جانان تک نہ پہونچا بر رنگ آئینہ اصل مین آئینہ زنگ کی تشبیہ تیغ کی صفائی پر دیا کرتے ہین یہان چشم پر آب کی آئینہ سے تشبیہ دی ہے کیونکہ اصطلاح مین آئینہ پر جو سیماب پہیرتے ہین اوسکو پانی دینا کہتے ہین اور آنکھوںمین پانی کا ہونا ظاہر ہے اور آئینہ مین سے پانی نہین نکلا کرتا ہے اسلئے کہتا ہے کہ آئینہ کی طرح چشم پر آب سے پانی نہ گرا اس پانی نہ گرنیسے میرا پاس آبرو کیا کیونکہ اگر رو دیتا یا تو مین بیصبری کے باعث عشاق مین ضرب المثل ہوتا یا میرا

خونی جگر ۔۔ عاشق سے مراد ہے

پردہ اور محبوب کا پردہ فاش ہوجاتا ہمیشہ میں ہون رام یعنی فرمانبردار کے ہین اور رام کے لفظ کے لانے مین یہہ لطافت ہے کہ رام مین رم کا بہی لفظ ہے رم کے معنی غزال و پلنگ وغیرہ حیوانات کے بہاگنے کے ہین

ردیف الف غزل ۲۹

نہوا آب اس شعر کا یہہ مطلب ہے کہ جو گلو آب شہادت سے تر نہوا گویا وہ دنیا مین پیدا ہی نہین ہوا ایسے میرے اعتقاد پر جب وہ قاتل مستعد قتل ہوا تو ہائے اوسکے ہاتہہ خنجر **نہوا اجل کے مین** واضح ہو کہ محاورہ مین جب کسی بات کے ہونیکی تاکید کرتے ہین تو کہتے ہین کہ فلان بات ہوئی پر ہوئی عاشق کہتا ہے کہ مین تو آتش عشق سے جلکر خاک ہی ہو گیا مگر میرا دل بیقرار ہی رہا یہہ ایسا سیماب ہے کہ کسیطرح کشتہ نہوا **بے چراغ** اوسکو مصرع ثانی مین بجائے دیوانہ ویرانہ صحیح ہے مطلب ظاہر **کسب صبا** جامہ سے باہر ہونا کمال خوشی سے مراد ہے اور حباب کا جامہ سے باہر ہونا یعنی پانی سے باہر اونچا ہو کر بصورت خود ظاہر ہونا ہے **خون گہائے** دوسرے مصرع کے معنی بقاعدہ استفہام کے کرین **عشق یہہ معجزہ** اس شعر کے معنی یہہ ہین کہ سر کٹ گیا لیکن گفتگو اور کلام کرنے سے باز نرہا اور یہہ بہی مطلب ہے کہ عشق کی تپش سے خون جل گیا ہے اور رگین سکڑ گئین پس سر کاٹنے کے بعد اوسکی گردن سے جلا ہوا اور سیاہ خون باریک رگون سے جو نکلا تو بالون کیطرح معلوم ہوا پس کہتا ہے کہ یہہ کیسا معجزہ ہے کہ سر تو کٹ گیا اور گلے سے بال نکل آئے **بعد مردن بھی** چشم فتان فتان بالفتح وتشدید فوقانی فتنہ انگیز اور چشم فتان یعنی چشم فتنہ انگیز دلربا کی آنکھہ سے مراد ہے غزالان چونکہ محبوب کی چشم کو غزال کی چشم سے تشبیہ دیتے ہین اسلئے وقف غزالان

کہا کیونکہ عاشق کو غزال بسملہ مین **پستۂ قندی** مطلب یہہ کہ وہ لعل لب یعنی معشوق کی لب غیر کے کام مین بمنزلہ پستۂ قندی ہے اور میرے حق مین سنگ زیر دندان ہے یعنی غیرون سے نہایت شیرین کلام اور گرم محبت ہے اور مجہہ سے سخت گو اور تلخ مزاج ہے **بندہ سکا نہ** دستور ہے کہ کان فکر مین انسان ٹہوڑی کے نیچے ہاتہہ رکہکر متفکر ہوا کرتا ہے حاصل یہہ کہ مین فکر مین حیران ہو گیا اور مضمون نہ بندہ سکا یعنی محبوب کا دہن اسقدر تنگ ہے کہ فکر مین نہ آسکا **جاہل سنکر بوجہل** جسکو ابوجہل کہتے ہین رسول خدا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سخت عداوت رکہتا تہا وہ بوجہل کفر کی حالت مین مرکر جہنم مین داخل ہوا چونکہ ابوجہل مین لفظ جہل بہرا ہوا ہے اسی جہل کے اثر سے ایمان سے بہرہ ور ہوا جہولت ایسی بری شے ہے کہ جسکے باعث آدمی معجزہ اور کرامت اولیا سے منکر ہو جاتا ہے نعوذ باللہ منہا **پانوکب نکلے** واضح ہو کہ کبہی ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ سوار گھوڑے پر سے گر پڑتا ہے اور رکاب کے اندر پاؤن پہنسکر جایا کرتا ہے اوسوقت گھوڑا بے اختیار دوڑنا شروع کرتا ہی انجام اوس حالت مین انسان مرجاتا ہے کوئی جان بر ہوتا ہوگا اسلئے کہتا ہے کہ میرا پاؤن رکاب حلقۂ زنجیر عشق مین پہنسا ہوا ہے اسلئے ہمارا توسن وحشت گرم جولان ہے **کب لباس دنیوی** روشنضمیر یعنی جو اولیا اللہ ہوتے ہین گو اولیا آپ کو چہپائین چہپتے نہین ہین ایسا ہی عشاق کا حال ہے خامہ فانوس غلط جامہ فانوس صحیح **حلقہ گیسو مین** گیسو زلف سر در گریبان کے معنی فکر کرنے کے ہین حاصل یہہ کہ چاند جو ہالہ کے اندر حالت فکر اور حیرانی مین ہورہا ہے کسی محبوب کے رخساروں کی تاب کو زلفون کے اندر دیکہا ہے اسلئے حیران ہے کیونکہ چاند شرم زدہ اس امر مین ہے کہ میری روشنی کی چمک

ایسی نہین یا بحالت عشق محبوب حیران ہے **سبکو دیکھا** کہتا ہے کہ آنکھون کی نگاہ سے سبکو دیکھا جاتا ہے مگر اپنی آنکھہ کی نگاہ کو کوئی نہین دیکھہ سکتا ہے اسطرح اس سے سبکو دیکھا یعنی سب اسکے ہمراہ ہین مگر اوسکو یعنی جسکے وہ ہمراہ ہین وہ لوگ اوسکو نہین دیکھہ سکتے ہین یہہ شعر کلام تصوف کی نہج پر تالیف ہوا ہے چنانکہ - ہرچہ بینی بدانکہ مظہر اوست - لیکن جس ذات کی دنیا مظہر ہے اوسکو کوئی نہین دیکھہ سکتا ہے لہذا کہا ہے کہ یہہ عجب قدرت ہے **آگے زلفین کافرستان** اسلئے بیان کیا کہ پہلے دل مین زلفین بستی تہین اسکے بعد آنکھون کی آبادی کا تصرف ہوا یہہ سب آبادی عاشق کے حق مین کافر ہین اسلئے کافرستان کہا ہے **مجھہ مین او سمین** کہتا ہے کہ میرا محبوب سے ربط مثل بوے گل ہے یعنی جیسے کہ گل مین بو ہوتی ہے اور باہر نکلتی رہتی ہے ایسا ہی محبوب کا حال ہے بغل مین رہتا ہے لیکن ہر آن گریزان ہی رہتا ہے

ردیف الف غزل ۱۳۱

طلسم طرفہ ترا اے مردمان میرے آنسو نے طرفہ تر طلسم باندھا کہ اک اک گرہ مین صد بحر و کان کا حاصل باندھا ہے حاصل یہہ کہ میرے آنسو جو فراق یار مین جاری ہین اونکا ایک ایک قطرہ صد بحر و کان کی قیمت سے زیادہ ہین اشکون کو فضیلت قیمت جواہر پر اسلئے دی ہے کہ اشک کو مروارید سے تشبیہ دیتے ہین دوسرا مطلب چونکہ عاشق کے آنسو پانی اور خون جگر دونون سے ملے ہوتے ہین اسلئے کہتا ہے کہ میری آنکھون نے عجب طلسم باندھا ہے کہ میرے آنسوؤن مین موتی اور یاقوت جو بحر و کان کے حاصل ہین دونون موجود ہین **ترے جوڑے کے** جوڑا ہوا او معروف اوسکو کہتے ہین کہ سر کے بال جو لنبے ہوا کرتے ہین اونکو لپیٹ کر گردن پر رکھا کرتے ہین کہتا ہے کہ جب

محبوب نے جوڑے کو کہولا تو حسب تقدیر عجیب کیفیت پیدا ہوئی یعنی
اودہر محبوب نے جوڑا کہولا اور یہان دلپر عقدہ عشق باندہا گیا یہہ **بہتان گسنے**
دستور ہے کہ جب انسان مرجایا کرتا ہے او سوقت میت کا منہہ کپڑے سے
باندہ دیا کرتے ہین کہتا ہے کہ جب عاشق مرگیا او سوقت دلربا نے اپنے ہاتہہ
سے عاشق کے منہہ کو باندہ دیا اسلئے کہ کسی نے محبوب سے لوجہ بہتان کہدیا
تہا کہ جب عاشق مرجائیگا تو او سوقت اپنے عشق کا قصہ لوگونسے بیان کریگا
ہوئی تشہیر تقدیر شعر جبکہ اس ناتوان کی تشہیر لاش ہوئی تو بجائے ریسمان کوئی
تار نگاہ مور باندہا یعنی مین اسقدر ناتوان تہا کہ رسی یا تاگا ہی باندہ کر تشہیر نعش
ممکن نتھی جب تار نگاہ مور پاؤن مین باندہا تو تشہیر لاش ہوئی تشہیر کسی گناہ
کے سبب مشہور اور رسوا کرنا جیسے گدہے پر سوار کرکے شہر مین پہیرنا یہان عاشق
کی تشہیر پاؤن کو کوئی تار نگاہ مور یعنی تار ونین سے باریک تار باندہکر کی
کیا مجنون مجہے مرغ شانہ سر[۱] **ترا ہنسنا جو یاد آیا** قہقہ کہلکہلا کر ہنسنا
مینا شیشہ شراب یعنی شراب کی بوتل جب بوتل سے پیالہ مین شراب ڈالتے
ہین او سوقت جو بوتل سے شراب نکالنے کے وقت آواز نکلا کرتی ہے اوسکو
قہقہہ مینا کہتے ہین ہچکیان، ہچکی اسکی عربی فواق ہے اکثر رونے کی حالت مین
گلیمین گرہ پڑکر یہہ آواز نکلا کرتی ہے اور رونیکے سوا ہی سانس رک کر ہچکی
کی حالت ہوا کرتی ہے **تڑپ کر دامن** حاصل یہہ کہ اے محبوب تونے صید
نیم جان کو سرفتراک[۲] سے کیون باندہا کیونکہ ایسا ہو کر تڑپ کر دامن زین کو خون سے
آلودہ کردے **نہ جہاڑا غیر کو** نہ جہاڑ یعنی نہ گہر کا جہاڑ ہو کر جہاڑ بمعنی درخت
بسیار درہم و کلان اسکو درخت کا جہرسٹ بولتے ہین جو ایسا درخت ہو اوسکی تعریف
مین کہا کرتے ہین کہ کیا جہرسٹ باندہا ہے اور جو شیشہ سے بصورت درخت

[۱] مرغ شانہ سر شانہ سر ہدہد کا نام ہے اسکو مرغ سلیمان بہی کہتے ہین کیونکہ شہر سبا مین بلقیس شہزادی کے پاس حضرت سلیمان ع کی جانب سے پیغام لیجاتا تہا اور اس جانور نے مجنون کے سر پر جنگل مین آشیانہ تیار کیا تہا ۱۲

[۲] فتراک تسمہ جو زین سے لٹکا رہتا ہے اور اس سے شکار کو باندہ لیتے ہین ۱۲

× × × × × ×

درہم کی بناتے ہین اور اوسمین فتیلے روشن کر کے مکان کی چھت سے لٹکاتے ہین
گالیون کا جہاڑ گالیونکی کثرت سے مراد ہے کہ جو پے در پے وی جاوین پس
مطلب ظاہر **وہ ہون ناکام** یہہ بات ظاہر ہے کہ کسی اولیا اللہ کی قبر پر
جو چلہ باندھا کرتے ہین تو حصول مرام و مراد کے لیے ہوتا ہے پس عاشق کہتا ہے
کہ مین ایسا ناکام ہون کہ جس شخص کی مراد ہی نامرادی ہو وہ میری مزار پر چلہ
باندہتا ہے یعنی چونکہ مین خود ناکام ہون میری مرقد سے ناکامی کے سوا کچھہ
فیض نہین پس جو ناکامی چاہتا ہو وہی چلہ باندہے **فلک وارستہ** وارستہ
حاصل یہہ کہ جو پر خروش یعنی عاشق ہین اونکو اے فلک کوئی ٹہرنے نہین دیتا
ہے استفہام ہے اس بات کی یہہ مثال ہے کہ جب ہاتہی مست ہو جایا کرتا ہے تو
اوسکو زنجیر سے باندہ دیا کرتے ہین **ہلا ہون مضطرب** مین بہی ایک
مضطرب بلا ہون کہ مجھسے برق لینے دب کرا ہے گرد ایک شعلہ جوالہ سا ان
باندہا ہے **میرا دل آگے** یعنی جب پہلے ہی میرا دل محبوب کی محبت سے
پہوڑا سا پکتا ہے تو اب خیال خط سبز یار نے برگ پان کیون باندہا ہے یعنی
میرے دل مین جو خط سبزہ یار کا خیال ہے گویا برگ پان باندہتا ہے کہ جس سے
پہوڑیکا زخم زیادہ ہوتا ہے پہوڑے پر پان کی یہی تاثیر ہے **پر طاوس**
اس میرے دل مجروح پر حسرت کا داغ نہ سمجھو بلکہ اے دوستان اس زخمی نے
پر طاوس باندہا ہے حاصل یہہ کہ میرے دل مجروح پر حسرت کا داغ نہین بلکہ
پہول رکھا ہوا ہے یعنی جیسے پہولون کے رکھنے سے روح خوش ہوا کرتی ہے
ایسا ہی مین اس داغ سے جو محبوب کی محبت سے حاصل ہے خوش و خورم
ہون یا یہہ کہ پر طاوس زینت کے لیئے رکھتے ہین گویا میرا داغ میرے دلکی
زینت ہے **کہان دل بہاگ** اے سرور وان دل کہان بہاگ کر جائے

[illegible]

کیونکہ تیرے خط نے اک گردنامہ تیری نخل قامت کے ساتھ عجیب باندہا ہے یعنی محبوب کے رخساروں کے گرد جو خط سبز ہے وہ عاشق کے حق مین ایک گردنامہ ہے **تپ سوز محبت** قمری کی گردن پہ ایک خط نیلگون ہوتا ہے اور تپ کے رفع کے لئے نیلا تاگا یا گنڈا کرکے بیمار کی گردن مین باندہ دیا کرتے ہین اور قمری سرو کی عاشق ہے عاشق کہتا ہی کہ اے قمری تو بھی میری طرح اپنے محبوب سرو پر عاشق ہے مینے ایسے نیلے گنڈے کئی ایک عاملون سے کراکر گلے مین ڈالے ہین بہلا تیرے ایک گنڈے سے کیونکر تپ عشق محبوب رفع ہوگی یقین جان لے کہ عشق ایک تپ دق ہے اس سے انجام بچاؤ متصور نہین

ردیف الف غزل ۳۲

بھڑکتا کیا کہون معلوم ہے کہ پنبہ کو آگ پر رکھنے سے آگ زیادہ بھڑک جاتی ہے بنظر ترقی کہتا ہے کہ میرے ہر داغ پر بجائے پنبہ شعلہ جہنم رکھا ہوا ہے **جہان مین** مصرع اول اسطرح ہے جہان مین عرصہ عشرت سے سوا دہ چند غم ہیگا۔ جہان مین عرصہ عشرت سے غم کا عرصہ سوا دہ چند ہے یعنی اگر جہان مین ایک خوشی ہے تو دس گنہ غم لاحق حال ہے چنانچہ عید کا ایک دن آتا ہی اور غم کے دن عشرہ محرم کے دس دن ہین الغرض عاشق کو جہان مین عیش و عشرت حاصل نہین **تیرے رخسار پر** چشمک زنی معلوم ہو کہ آفتاب کی گرمی کے باعث شبنم پڑا کرتی ہے کہتا ہے کہ اگر محبوب کا پرتو عارض گل پر پڑے تو ہر قطرہ شبنم کا خورشید پر چشمک زنی کرے یعنی تمسخر اور ہنسی سے یون کہے کہ اے آفتاب تیری تاثیر سے جو میرا ہر قطرہ گل پر پیدا ہوا اسکی آب و تاب معشوق کے رخسارہ کے قطرہ کے برابر نہین **سمجھے جاتے** ہین حضرت عیسیٰ کا معجزہ مردونکو زندہ کرنا اور بیمار زخمیون وغیرہ کو تندرست کرنا تھا کہتا

ہے کہ اگر سوزن[1] عیسیٰ سے میرے زخم سے جائین تو اس سوزن کا بخیہ بہی کہل
جائے اور کسیکا کیا حال **دلیران محبت** لکہا ہے کہ شغاد برادر رستم نے سات
کنوئین کہدوا کر اونمین اسلحہ بہر دئے مثلا نیزہ تلوار سنان برپا کر کے کنوؤن کو
کمزور چہت سے بند کر دیا اور گہاس وغیرہ سبزہ بو دیا بعدش شغاد رستم پہلوان
کو بحیلہ شکار وہان لیگیا جب اول کنوئین پر رستم کے گہوڑے کا قدم پہونچا
کنوئین مین گرا اندر سے گہوڑا زخم کہا کر کود کر دوسرے کنوئین مین جا پڑا اسی
طرح ساتون کنوئین طی کئے مگر ساتوین کنوئین مین گہوڑے کے اگلے پاؤن[2]
لب گڑہے پر پڑے اور پچہلے اندر لٹکے پہر اولٹ کر اوسمین گرا توانائی جست کی
باقی نرہی انجام رستم اوسی مین ملک بقا مین پہنچا لکہا ہے کہ اوس حال مین رستم
نے برادر سے کہا کہ جو مشیت ایزدی ہے اوس سے گریز نہین لیکن اے بہائی یہہ جو تیرے
پاس تیر و کمان ہے میرے حوالہ کر دے کیونکہ جو دم باقی ہے اس سے دلکو بہلاؤن شغاد
نے کمان و ترکش دیدی رستم نے برادر کو باتون مین لگا کر ایسا دہوکہ دیکر تیر چوڑ
کر شغاد پر چہوڑا کہ لب معشوق پر پہنچا لگتے ہی رستم کے پہلے شغاد مر گیا چاہ کندہ
را چاہ در پیش مطلب شعر واضح ہوا شہید اے **ذوق** اے میرے
سینہ مین لاکہون حسرتین شہید ہو گئی ہین اور جو میری آہ ہے گویا وہ اک ماتم کا
محمل ہے

ردیف الف غزل ۳۳

گل ہوس زخم رسیدون مین عشاق سے مراد ہے **کیا جانے تیغ**
بوالہوس جسکو ہوس زیادہ ہو عشاق حقیقی کے نزدیک وہ شخص مراد ہے جو عشق
حقیقی سے بہرہ ور نہو اور نفس امارہ کی تابع ہوکر عشق مجازی مین پہنس کر شہوت
پرست ہوا کرے **اس شکل سے ہوا** دہ مشار الیہ وہ کا آئینہ ہے صاف

یعنی بالکل ندیدہ اوس حریص کو کہتے ہین جو ایک اچھی شے کیطرف ٹکٹکی باندہکے
کمال حرص کے ساتہہ دیکھے خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ باوجودیکہ آئینہ جلا اور صفائی
مین بے نظیر ہے مگر محبوب کے چہرے کو دیکھکر ایسا حریص ہوا کہ ندیدون مین ملگیا
یعنی محبوب کے دیکھنے سے سیر نہین ہوتا **حسب حسین ذوق** حر روایت
ہے کہ یزید کی جانب سے عبد اللہ بن زیاد کوفہ کا حاکم تہا اس بدنہاد کی طرف
سے عمر سعد حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقابلہ مین جنگ کے لئے نکلا عمر
سعد کے لشکر کے سپہ سالار حضرت حر تہے جب خداوند تعالی جل جلالہ نے
لشکر یزید مین سے حضرت حر کو خدمت آل عبا مین رتبہ شہادت کرامت کرنا
تہا جنگ کے وقت حضرت حر مع برادر اصعب او پسر جو علی نام تہا او غلام
جو عزہ تہا لشکر عمر سعد سے نکل آئے حضرت امام شاہ شہیدان کی خدمت با
برکت مین حاضر ہوکر داد شجاعت دیکر رتبہ شہادت کو پہنچے سبحان اللہ عربی
مین حُر کے معنی آزاد اور اصیل کے ہین جو اوسکے مقابل لفظ بردہ عبد غلام ہے پس حر
وہ ہوا جو پاک اور اصیل ہو جب آپ کے نام مین آزادی تھی اسلئے دوزخ
سے آزاد رہے بہشت نزہت سرشت کی نعمت کے حق دار ہوکر واصل جنت
ہوئے مطلب شعر ظاہر

ردلیف الف غزل ۳۴

پڑہتا نہین خط حاصل یہہ کہ جب مین بخدمت محبوب خط بہیجتا ہون وہان
وہان یعنی جب محبوب کے سامنے غیر آدمی خط پڑہتا ہے تو پہلے اوسمین اپنا
تصرف کرتا ہے یعنی مضمون خط کو کسی اور مضمون مین بدلکر سنا دیتا ہے اُس
سبب سے محبوب خفا ہو جاتا ہے **کچھ اور گمان** حاصل یہہ کہ محبوب کو یہہ
گمان نہ ہو کہ اب یہہ حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق ہو گیا ہے یا یہہ حضرت

کو مجہسے زیادہ حسین جانتا ہے اسلئے مین سورہ یوسف یاد نہین کرتا ہون
سورہ یوسف قرآن شریف مین ایک سورہ ہے جسمین حضرت یوسف ؑ کا
مفصل قصہ ہے **محفل مین شور قلقل** پیالہ مین شراب ڈالنے کے وقت بوتل
سے آواز نکلتی ہے اوسکو قلقل کہتے ہین مینائے مُل شراب کی بوتل قل اوسکو
کہتے ہین جو کسیکے مرنیکے بعد تیسرے دن سیوم یعنی قل کیا کرتے ہین کیونکہ قل سے
مراد سورۃ قل ہو اللہ ہے جب ختم پڑہنے مین سورہ قل ہو اللہ لازمی ہے اسلئے
قل نام رکہا گیا حاصل یہہ کہ توبہ کا انتقال ہوا یعنی توبہ مرگئی لہذا اب کچہہ
خوف نہین رہا اسواسطے ساقی کو کہتا ہے کہ لاساقیا پیالہ **دریائے غم**
سے ظاہر ہے کہ جب تیغ پر سے گذر ہو انسان قتل ہو جاتا ہے اسلئے کہتا ہی
کہ جب مین تیغ یار سے مرگیا تو گویا دریائے غم سے اس پل پر سے گذر
گیا یعنی غم نہ رہا **پروانہ بہی تہا** حاصل یہہ ہی کہ پروانہ عشق کی تپش سے جان
فدا ہے مگر اوسنے اپنا راز عشق عوغا کرکے ظاہر نکیا چپکا ہوکر جلکر مرگیا بلبل
کی تنگ حوصلگی یہہ ہے کہ غل مچاتی ہے غرض وہ عاشق کامل ہے جو صبر
وشکیبائی ہین اوقات مستعار بسر کرے **آئی تہی درون کی** تہی درون
خالی اندر اصطلاح مین مہمل ور لغو آدمی کو کہتے ہین اور جب مہمل ور لغو ہوا تو اوسکی
بات بے سری بے تکی ہوتی ہے کچہہ سمجہہ مین نہین آتی اور ڈہل تہی درون ہے
الا آواز بلند ہے اور کچہہ سمجہہ مین نہین آتا کہ کیا کہتا ہے اس شعر مین فقط لغو آدمی
کی مذمت ہے **بندہ نوازیان** یعنی اللہ تعالی کی بندہ نوازیان ہین
کہ آدمی جزو ضعیف ہے لیکن محرم اسرار کل ہوا چنانچہ آیہ کریمہ شاہد حال مقال
ہے قولہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ
اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا

جہوٹ گا ۔ تحقیق ہمنے امانت کو آسمانون اور زمین اور پہاڑون کے سامنے پیش کیا پس قبول نکیا کہ امانت کو اوٹہالین اور اوسکے اوٹہانیسے ڈر گئے اور اوسکو آدمی نے اوٹہالیا بیشک آدمی ستمگار نادان ہے حاصل یہہ کہ آدمی محرم اسرار کل ہوا جسنے خدا کی امانت کو جو بہید ہین اوٹہالیا **اوس بن رہا** اے ذوق ہنس بن چمن مین دلخراش رہا اسلئے مجہے ہر برگ گل ناخن سے بہی تیز تر ہوا

ردیف الف غزل ۳۶

آسمان درد آسمان آبلہ دل ہوتا ہے اسلئے آسمان کو آبلہ سے تشبیہ دی ہے کہ آسمان بصورت آبلہ ہے **چہوڑتا ہرگز بسمل شوق** سے مراد شایق ہے عاشق کہتا ہے کہ اگر قاتل کا دامن مثل برق تیز ہوتا تو بہی مین ہرگز ہاتہہ سے نہ چہوڑتا لیکن کیا کرون کہ ہاتہہ کو دامن تک رسائی نہین **چین پیشانی** تقدیر شعر اے محبوب اگر تیری چین پیشانی زنجیر نہوتی تو مقید نہوتا کیونکہ نالہ جو پا بسلاسل ہوتا دیوانہ تہا یعنی نہین تہا یعنی محبوب کی چین پیشانی خود زنجیر ہے جسمین نالہ مقید ہے پہر اس صورتمین اگر زنجیر مین نالہ پا بجولان ہوتا تو نالہ کی بیوقوفی تہی حالانکہ میرا نالہ بیوقوف نہین ہے جو ایسے زنجیر چین محبوب کو چہوڑ کر زنجیر مین مقید ہو ظاہر ہے کہ دیوانون کو پا بزنجیر کر دیا کرتے ہین **ذبح ہونے کا حرم** گرداگرد مکہ معظمہ کے زمین مبارک کا نام ہے جو ایک حد معین ہے اوس حد تک شکار حرام ہے اسلئے خانہ کعبہ کا نام بیت الحرام بہی ہے اور اوس زمین متقدس مین کسیکو ایذا دینا بہی جایز نہین مطلب ظاہر **گر سیہ بخت** سیہ بخت نامراد سے مراد ہے ظاہر ہے کہ زلف اور خال سیاہ ہوتا ہے **آپ آئینہ ہستی** اس شعر مین کلمہ آب بجائے

موحدہ عربی غلط اور آپ بیائے فارسی بمعنی خود صحیح ہے حریف بمعنی مقابل
ودوست و آشنا آئینۂ ہستی خود ہستی سے مراد ہے مطلب یہہ کہ اے
محبوب تو خود ہی آئینۂ ہستی مین اپنا حریف ہے یہان غیر کون ہی جو تیرا
حریف ہوتا خلاصہ یہہ کہ مسئلہ ہمہ اوست کو بیان کیا اور مسئلہ ہمہ اوست کا
یہان گنجایش نہین رکھتا اسکی تفصیل چاہئے **دل گرفتون کی** یعنی اگر
عاشق کی خاک چمن مین ہوتی تو بجائے غنچہ دل اُگتے دل کی غنچہ سے تشبیہ
محض بلحاظ منقبض ہونے غنچہ کے ہے **ہوئی گرہ عقدہ** ید اللہ مراد
ذات پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اس دلیل سے
کہ جب آنحضرت سید کونینؐ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بیعت کیا تھا
اوسوقت آیت شریف ذیل نازل ہوئی تہی قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ
اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ترجمہ اے محمد جن لوگون
نے آپ سے بیعت کی اسکے سوا اور بات نہین کہ اصل مین اللہ سے بیعت
کی ہے اون کے ہاتھون پر اللہ کا ہاتھ ہے پس ید اللہ سے مراد آن
حضرت ہوئے

ردیف الف غزل ۳۷

جو نہ رنگ مطلب یہہ کہ خالق زمین و آسمان نے پہلے ہی سے دنیا
مین رنگ رنج و ماتم پیدا کیا ہے یعنی زمین کو زرد رنگ کیا اور آسمان نیلا
تاکہ معلوم ہو جائے کہ دنیا رنج و ماتم کا گھر ہے عیش و عشرت کا نہین **کسی
رنجکش کو رنجکش مریض** یعنی اے کافر تیرا دل سخت جون تہہر ہے کاش
حجر الیہود ہی ہوتا کہ کسی مریض ہی کو اوس سے فایدہ ہوتا اب کس مرض
کی دوا ہے محض بے فایدہ ہے بلکہ تکلیف دینے والا عاشق کا ہے **تمری**

بزم مین عود خوشبو دار لکڑی ہوتی ہے اوسکو بدنظری کی دفع کے لئے جلایا کرتے ہین تقریر یہہ کہ عاشق تمنا آرزو سے کہتا ہے کہ اے محبوب اگر میری قسمت مین جلنا ہی لکہا تہا تو کاش مین عود ہی ہوتا کہ تیری بزم مین جاتا کہ تجہہ تک بلا ہی ہو کے پہنچتا **لب نازک** کہو یعنی بیان کرو کبود معلوم ہے کہ جسکے بدن پر کوئی صدمہ یا سخت چوٹ لگا کرتی ہے وہ جگہ ضرب کے باعث نیلی ہو جایا کرتی ہے تقریر یہہ ہوئی کہ لب نازک محبوب لفظ کے بولنے کا کسطرح بوجہہ اوٹہا سکے کہ جو لب تبسم کے صدمہ سے کبود ہو جائے اس شعر مین محبوب کی نازک بدنی کی تعریف ہے **حیات چند** سد راہ سد کے معنی دیوار کے ہین سد راہ کے معنی روکنے والے کے کیونکہ دیوار روک اور حفاظت کے واسطے ہوتی ہے لہذا کہتا ہے کہ مجہکو زندگی نے مرنے سے روک رکہا ہے کیونکہ زندگی دنیا مین ایک ایسی شے ہے کہ جب تک اوقات مستعار زیست پورے ہون اوسمین انسان پابند ہے اگر زندگی نہ ہوتی تو عرصہ گاہ عدم اور وجود ایک ہوتا یعنی میرے نزدیک جینا مرنا ایکسان ہوتا عدم کو بخوشی اختیار کر لیتا جو مصایب عشق سے مخلصی پا کر چین و آرام مین رہتا **تیرے در کی** واضح ہو کہ اگر کوئی شخص حالت گریہ و زاری مین سجدات کرے تو وہان آنسو گرینگے اسلئے کہتا ہے کہ اگر میرے اشکون کو تیرے در کی جبہ سائی حاصل ہوئی تو اے محبوب تجہکو اون اشکون کے نشان سے معلوم ہو جاتا کہ یہان عاشق نے رونے کی حالت مین سجدے کئے ہین لیکن کیا کرون کہ یہہ اختیار حاصل نہین **کوئی زہر نوش** زقوم تہوہر کا درخت اسمین زہر کا اثر ہوتا ہے یہہ درخت دوزخیون کی خوراک ہوگی کہتا ہے کہ اگر مجہسا کوئی زہر نوش دوزخ مین پہنچ جاتا زقوم کے درختون کا دودہ پی جاتا تو زقوم خشک لکڑی رہجاتی فقط

بلا اس لفظ کا محاورہ ایسے موقع پر ہے کہ جسکو ادنی اور بری چیز سمجہکر دور کرے قبول نہ کرے کیونکہ بلا کے معنی آفت اور مصیبت کے ہین لہذا کوئی آدمی بلا قبول باختیار خود نہین کرتا اسلئے کہا کرتے ہین

جلانیکے کام آتی جس سے صرف دھوان نکلتا اوسکے کھانیسے دوزخی بچ جاتے واضح ہوکہ ایسے مضمون ایک خیال بندی شاعروان کی ہے واقعی امر نہین چنانچہ خیالی پلاؤ ایسے مضمون کی بازپرس ذمہ شاعر ہے

ردیف الف غزل ۳۸

اوس نے جب مال رد بفتح اول و دوم مشدد لغت عربی معنی بازگردانیدن اردو مین چیز کا موڑ دینا فارسی اردو مین مجازاً قے کے معنی ہین یہان اول سے مراد ہے اور رد کرنا باطل کرنیکے بھی معنی ہین بدل معنی تبدیل یعنی ایک چیز کے بدل سے دوسری لینا ردوبدل اکثر مستعمل خرید و فروخت مین واقع ہوتا ہے مارا ماضی مارنا مصدر اسکی استعمال کئی طرح پر ہے مثلا مارنا اردو زدن فارسی کا ہے اگر کوئی شخص فریب دیکر سے کسیکا مال یا کوئی چیز مفت لیجائے اسکو بھی مارا کہتے ہین اگر آدمی کسی چیز کو بغل مین لیچلے اوسکو نیز مارا مارنا بولتے ہین اور چیز کے چھپا لینے کے معنون مین بھی مستعمل ہے قتل کے معنی پر بھی استعمال ہے چنانچہ تبلایا کرتے ہین کہ فلانا شخص مارا گیا زور لگانیکے معنون مین اخذ کرتے ہین لغت کی تحقیق بعد ہر ایک شعر کے متعلق جو معنی آتے ہین معلوم کرو **اوسنے جب** یعنی محبوب نے ردوبدل یعنی عوض معاوضہ مین بہت مال مفت اوڑا لیا اسلئے ہمنے اپنا دل بغل مین چھپا لیا کیونکہ دل کے متعلق محبت محبوب سے اگر یہہ بھی پاس نہ رہا تو محبت محبوب کس چیز سے ہوگی کیونکہ سوائے دل یہہ رتبہ کسی عضو کو حاصل نہین چنانچہ مثال ہے دل گذرگاہ جلیل اکبر ست **آنکھہ** سے آنکھہ جنگ۔ وجدل مارا یعنی قتل نہو **دل کو اوس بل** بفتح اول و سکون دوم یعنی توانائی اور معنی کجی و پیچ یہان بل سے وہ بات مراد ہے

جو اوسکو واضح کر کے بیان نہ کرے اوسمین کوئی بات پوشیدہ رکھے حاصل یہہ کہ دل نے کاکل پیچان سے بل کیا یعنی اوسکی الفت مین پوشیدہ بستہ رہا ظاہر نکیا اسلیئے اپنے ہی بل مین مارا گیا یعنی اپنے پیچ مین مارا گیا جو دل کی بات کہولی

چرخ بدمین نہ ہوئی یعنی اندہا ہوا زحل مین مارا یعنی لگایا اوس لب و چشم جلایا یعنی زندہ کیا پل مین مارا یعنی دم بہر مین قتل کیا ہوا پر ہوا پر ترجمہ لیکن۔ مگر کا ہے تقدیر شعراے ذوق یارون نے غزل مین بہت زور لگایا لیکن میر کا انداز نصیب ہوا جب میر کا انداز نصیب ہوا تو گویا کچھہ بہی ہوا

ردیف الف غزل ۳۹

جاتی رہے زلفون تلک وہ مرض جو جنون یا آسیب کے قسم سے ہو لٹکا وہ علاج جو مختصر سریع التاثیر ہو کلمہ جاتی بیائے معروف رہے بیائے مجہول خلاصہ مطلب یہہ کہ زلفون کی جہت سے جو گرفتار مرض ہون مخلصی پائن لیکن افسوس ہے کہ کچھہ ایسا ہمین سریع التاثیر علاج نہین آتا ہی آئے تو کہان اس شعر مین تعلق الفاظ اسطرح پر ہے یعنی جب تک اوسے یعنی محبوب کو غصہ نہین آتا تو عاشق کے پاس نہین آتا اگر آئے یعنی غصہ آئے تو جب تک کوئی جی سے نہ جائے یعنی مرنجائے تو کہان جائے یعنی غصہ کہان جائے یعنی نجائے مطلب یہہ کہ جب تک محبوب کو غصہ نہین آتا نہین آتا اگر غصہ آجائے تو جب تک کسیکو جان سے نہ کہولے غصہ نہین جاتا قسمت ہی سے طاق بمعنی محراب۔ دیوار مین خمدار جگہ بنائی ہوئی۔ روئی دار جبہ۔ تنہا یفرد یہان یگانہ آدمی سے مراد ہے جو ہنر مین ثانی نہ رکہتا ہو یا ہنر مین کامل ہو

ردیف الف غزل ۴۰

ساتھہ آہ کے یعنی دلکا نکلنا بہت مشکل تھا مگر جب دل مین تیر محبوب کی پیکان رہگئی اوسکے ہمراہ آہ نکلی اس آہ کے زور سے دل مع پیکان باہر نکل آیا **شب ہمنے تھیہ** یعنی طیاری و سامان مطلب یہہ کہ اے ساقی جب ہمنے رات کو ارادہ کیا کہ صبح کو توبہ کرینگے جب صبح ہوئی تو جانب مغرب سے بوقت سحر سورج نکل آیا توبہ کا دروازہ بند ہوگیا پھر توبہ کیا کرے کیونکہ قرب قیامت مین جسدن صبح کے وقت مغرب سے سورج نکلیگا تو توبہ کا دروازہ بند ہوجائیگا پھر کسیکی توبہ قبول ہنوگی مشرق جائے طلوع آفتاب مغرب جائے غروب آفتاب **عصمت ہی** عِصمتؐ گناہ سے باز رہنا الگ یعنی صاف نکل آیا مطلب ظاہر **نہ مُنہ ڈال** یہہ ساغر مئے کہربائی کا جھوٹھا — آبلہ کو ساغر سے تشبیہ باعتبار مدوری اور پانی سے پر ہونیکے دی ہے - مئے کہربائی کہربا بمعنی گھاس اوٹھانے والا یہہ ایک قسم کا گوند زرد رنگ ہوتا ہے اوسکی یہہ خاصیت ہے اگر اُسکو گھس کر گھاس کے تنکے کے سامنے کہیں تو اوسکو کھینچ لیتا ہے اور آبلہ کو ساغر مئے کہربائی اسلئے ہی کہا ہے کہ کہربا زرد رنگ ہوتا ہے اور آبلہ کے اندر کا پانی ہی زرد ہوتا ہے اسلئے ساغر مئے کہربائی کہا ہے لہذا کہتا ہے کہ اے خار تو ایسے آبلہ مین منہہ نڈال کیونکہ یہہ پیالہ جھوٹھا ہوجائیگا مین جانتا ہون کہ یہہ پیالہ بھرا رہے کوئی اوسکو جھوٹھا نکرے خلاصہ یہہ کہ جھوٹھا نکرنیسے عاشق کا یہہ مطلب ہے کہ آبلہ کی پیپ نکل نہ جائے کہ جس سے صحت کا ہونا متصور ہے یہہ بات عاشق کو منظور نہین کیونکہ منزل عشق مین جائے طعن ہے **خدا جانے** خلاصہ مطلب یہہ کہ خدا جانے ذوق معاملات مین جھوٹھا یا کہ سچّا ہے لیکن مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ آشنائی کا ہرگز جھوٹھا نہین

ردیف الف غزل ۴۲

سرمہ ہے **سفاک** خونریز قتل کرنے والا حاصل یہہ کہ یہہ شہرہ ہے کہ نگاہ یار قاتل ہے لیکن دراصل قاتل سرمہ ہے ثانی مصرع مثالیہ ہے **کوچۂ زلف** شعر کا مطلب یہہ کہ اے لوگو تم جو پوچہتے ہو کہ دلکا کہان ٹہکانا ہے جواب مین کہتا ہے کہ کہین کوچۂ زلف تبان مین پڑا ہوگا وہان جاکر ڈہونڈ لو **چاندنی نے** مطلب یہہ کہ محبوب کے سوا چاندنی مین بیٹھنا گویا دہوپ مین بیٹھنا ہے یعنی چاندنی تیزی مین بمنزلہ دہوپ کے ہے کیونکہ محبوب کے ساتہہ چاندنی مین بیٹہنا موجب عیش ونشاط ہے اور سوائے محبوب چاندنی بمنزلہ دہوپ کے ہے **کیا طبع مین** کیا ترجمہ چہ کا ہے اس کلمہ استفہامیہ کو تعریف کے معنی پر تعجب کے طور پر بہی لاتے ہین چنانچہ اس شعر مین لایا ہے جودت تیزی چٹ اس کلمہ کے بعد اگر لفظ پٹ کو مقدر سمجہین یا نہ سمجہین یعنی چٹ پٹ بہر دو صورت اسکے معنی ناگاہ اور بغتۃً بیک نگاہ اور یکایک یک بیک کے ہین یعنی بہت جلدی اوڑ جانا اڑنا مصدر لازمی بضم اول وسکون دوم ونون بالف کشیدہ بمعنی پریدن مرغ اوڑانا متعدی اور لفظ اُڑا جانا کے معنی اصطلاح مین چہین لینے اور بات کے پاجانے اور بلا شاگردی کے کسیکو کام کرتے دیکہکر صنعت وغیرہ **کام کو** سمجہہ لینے کی بہی معنی آتے ہین اس شعر مین بات کے سمجہنے اور بات کے پاجانیسے مراد ہے تقدیر شعر یون ہے معشوق کی طبع مین کیا جودت ہے کہ دلکی بات کو چٹ پٹ سمجہہ جانا چنانچہ یہان ہونٹونکا ہلنا اور وہان بات کا پاجانا واضح ہو کہ دوسرا مصرع مثال کے طور پر بیان کیا ہے **کرون درد** تقدیر شعر مین کیونکر اپنا سا دل احباب درد آشنا کرون بلا سے جیسا مین ہون اپنا

امتنابی یعنی تابی ایک ... کو کہتے ہین یہہ بکان صحن ... اور ... چاندنی کی سیر کیا کرتے ہین اور جس مکان پر چاندنی بچہی ہو اوسکو بہی امتنابی اور ماہتابی کہتے ہین ۱۲ اردو ... بفتح ... وسکون ... یعنی اول و دوم عربی و فتح فوقانی ... فارسی لفظ ہے ... یہان ہونٹونکا ہلنا یعنی عاشق کے ہونٹونکا ... بات کا پاجانا یعنی محبوب کے پاجانا ۱۲ درد آشنا یعنی درد آلود ... اپنا ... ۱۲

سایا بتیاب ڈھونڈلون وہ دیکھین تقدیر شعر کہ جو تیرا عاشق تیری صورت
دیکھکر جیتا ہوا اے محبوب پھر ہم اوستی عاشق کو دیکھین کہ روز فرقت
دیکھکر کسطرح جیتا ہے یعنی زندہ نرہیگا ہم برہنہ پا کہتا ہے کہ اے
جنون ہم تیرے سبب سے برہنہ پا ہین اور گرم پتھر زیر پا اور وقت
دوپہر ہے کہ جس سے سایہ بھی زیر پا دبکر بیٹھا ہے اور ہمین مثل سایہ کی
بھی سایہ میسر نہین بلکہ گرم پتھر زیر پا ہے یعنی سایہ دوپہر کے وقت پاؤن
کی پناہ مین دبکر بیٹھا ہے جس نے اوسے گرمی سے امن ہے میرا یہہ
حال ہے کہ پاؤن کے نیچے گرم پتھر ہے **نخل گل** دستور ہے کہ مٹکے
کو اوپر کی طرف سے آدھا پھوڑکر پھولون کا بوٹا بویا کرتے ہین عاشق
کہتا ہے کہ اے محبوب نصف سبو مین یعنی مٹکے کو آدھا پھوڑکر نخل گل
مہندی نہ لگا تو میرا کاسہ سر پاؤن کے نیچے رکھکر کھڑا ہو یہی مہندی کا
بوٹا ہے خصوصیت نخل گل مہندی اسلئے مذکور ہے کہ گل مہندی کے
پھول سرخ ہوتے ہین اور معشوقون کے ہاتھہ پاؤن مین مہندی لگی
ہوتی ہے ہونٹون پر پان کی سرخی ہوتی ہر پا تھے پر قشقہ ہوتا ہے
اس سبب سے معشوق کو نخل گل مہندی کہا ہے **کیا کہین اوس**
واضح ہو کہ جب کسیکا کوئی ارادہ معلوم کرنا چاہا کرتا ہے تو پہلے معلوم
کرنے والا اپنا ارادہ کہا کرتا ہے کہ اوس شخص کا ارادہ معلوم کرین اور
میرے محبوب کی ایسی جودت طبع ہے کہ اپنے ارادہ کرنیکے سوا دوسریکا
ارادہ معلوم کرلیتا ہی اس صورت مین اپنے اظہار ارادہ کا محبوب کی سامنے
کچھہ فایدہ نہین علاوہ اسکے وہ محبوب ہمسے زیادہ جانتا ہے یعنی جس
بات کو ہم ظاہر کرنا چاہتے ہین اوس سے بڑھکر حقیقت حال کو جانتا ہے

ہے سایہ چھپا پاؤں

پہر اوس سے کیا کہین **کیون تکبر** محاورہ مین بڑے بول کو قاضی کا
پیادہ اسلئے کہتے ہین کہ جب کسی سے کچہہ قصور ہوتا ہی تو قاضی کا پیادہ
پکڑنے کو آکھڑا ہوتا ہے اسی طرح انسان کا بڑا بول اسکے آگے آجاتا ہے
یعنی اُسکے تکبر کی اوسکو سزا ملجاتی ہی پس بندہ محکوم القضا اگر مآل کار جانتا تو
کبہی تکبر نکرتا قضا بالفتح حکم کرنا محکوم القضا جسپر خدا کی قضا کا حکم ہو۔
مژہ پیکان تری ئے جس سے تیر بناتے ہین مراد تیر **یا تمک**
عدو شکاریون کا قاعدہ ہی کہ شیر کو شکار کرکے شیر کا مُنہ جہلس دیتے ہین
اسنے دعوی کیا ہے کہ زمانہ مرد دلیر کا ایسا دشمن ہی کہ بعد مرنیکے بہی دشمنی
کرتا ہے اسکی دلیل یہہ ہے کہ شیر بہادر ہے اسکو مار کے اسکا منہ جہلس
دیتے ہین ایسا ہی اگر مرد دلیر شیر کا بہی شکار کرتا ہی باوجود اس شجاعت کے کہ اسکے
برابر اور کوئی بہادری نہین شیر ہی اوس مرد بہادر کا مُنہ جہلستے ہین
یعنی داغدار اور معیوب کرلیتے ہین پس زمانہ مین کسی ادنی وصف کا کیا
حال **جسکے سبب لڑائی** ساہی سینہ اسکی فارسی خارپشت ہی
یہہ جانور لومڑی کی مانند ہوتا ہے زمین مین موش کیطرح گھر بنا کر رہتا ہے
اسکی پیٹہہ اور دم پر سوت کاتنے کے تکلے کی مانند لنبے کانٹے ہوتے ہین
مشہور ہے کہ جسکے گھر مین ساہی کا تکلا ہو اوس گھر مین اکثر لڑائی فساد رہا
کرتا ہی جس گھر مین بہت لڑائی رہا کرتی ہی لوگ کہا کرتے ہین کہ کیا اس
گھر مین سینہ کا تکلا گاڑا ہوا ہے گل کنیر کنیر ایک جنگلی بوٹہ ہی ہر کوئی
جانتا ہی اسکے کانٹے بہت باریک ہوتے ہین اور کنیر کے پہول کی بہی سینہ
کے کانٹے کی سی خاصیت ہی معلوم ہو کہ اس شعر مین اوس آدمی بیوقوف
کی بُرائی بیان کی ہے کہ جسکے فساد کے باعث گھر مین لڑائی ہو گویا فسادی

جہلستے ہین جہلسنا بمعنی جلانا جہلسنا جہونسنا کرنا لگانا داغدار کرنا داغی کرنا یعنی عیبدار کرنا ... سے معنی ہین
جہلستین ہین یعنی داغی کرنے ... ہین ۱۲

آدمی کی مذمت کی ہی محبوب کی طرف اشارہ نہین جو کوئی تقریر کرے کہ محبوب
کی جہت سے لڑائی ہوا کرتی ہی اسلئے یہہ مضمون لکہا ہی **بل بے گریہ** بَل
بفتح اول وسکون دوم بمعنی توانائی وقوت ونیز بَل بے یہہ کلمہ محل تعریف وقوت
وزور مین لاتے ہین مثلاً شاباش - آفرین - مرحبا - واہ جی **گل** بکسر مٹی
کیچڑ قدم گڑنے لگا یعنی قدم پہسل کر گڑنے لگا بہنور اسکی فارسی گرداب ہے
اسکی یہہ صورت ہی کہ دریا مین ایک جگہ چار طرف سے زور سے پانی آکر
گہوما کرتا ہے اگر کوئی شخص اوس پانی کی چکر مین پڑجاتا ہی تو وہان سے نکلنا
دشوار ہوتا ہی اُسکو بہنور کہتے ہین مطلب یہہ ہی کہ گریہ کی تعریف کرتا ہے
کہ اے میرے گریہ تیری طغیانی کی کیا طاقت اور زور ہے کہ پہلے کثرت
آب گریہ سے زمین کیچڑ ہوگئی قدم گڑنے لگا یعنی گڑ گیا جب اوکہڑا یعنی
اوٹہا یعنی کیچڑ مین سے پہنسا ہوا نکلا تو نشیب کی وہان بہنور پڑنے لگا
دریا مین جہان نشیب ہوتا ہے وہان بہنور پڑتا ہے اور یہان نشیب
کی وہ جگہ ہے کہ جہان سے قدم نکلا ہے **ضبط گریہ نے** یعنی ہمکو
گریہ کے ضبط نے طرفہ تر تماشا دکہلا دیا باقی مطلب ظاہر **نالہ**
جب دل سے چلا یہہ اسلئے کہا ہے کہ اول دل کو حرکت
ہوا کرتی ہی بعدش گریہ آنکہون سے جاری ہوا کرتا ہی **یا تہہ آگر** دل وحشی
اے دل عاشق صیاد معشوق سے مراد ہے **ہے قفس سے**
فریاد کا اے عاشق کی فریاد کا یعنی عاشق کو جو گلشن کے آنے سے تمنا
ہے اسلئے گویا قفس مین بند ہے اور اپنی جگہ سے اسقدر بآواز بلند
فریاد کرتا ہی کہ جسکا شور گلشن تک پہنچتا ہی پس عاشق کی فریاد کے شور سے
یہہ سمجہو کہ صیاد یعنی محبوب نے ایک عجیب طوطا پالا ہے جو بہار کے

دنون مین گلشن کی مفارقت کے باعث باتین کرتا ہے مین ہوا چکی آسیا و آسیاب آٹا پیسنے کی چکی آسیاباد جان لین کہ آسیاباد اوس چکی کو کہتے ہین جو ہوا کے زور سے پہری ہو چنانچہ آسیائے آب پانی کے زور سے اور آسیاوست ہاتھہ کے زور سے پہرتی ہی مطلب ظاہر لگا ہے تر سو فار تیر کا منھہ پیکان تیر کی بہال اور برچہی کی دل کہان یعنی میرے سینہ مین دل کہان ہے یعنی اسکو دل نہ سمجہو کہ جسپر گمان غنچہ تصویر ہو بلکہ بجائے دل سینہ مین پیکان تیر خون آلودہ ہی غنچہ تصویر دل کی تشبیہ غنچہ تصویر سے باعتبار انقباض ہے اور پیکان کی ہی شکل دل اور غنچہ کی سی ہے چشم ونگہ آے مرنا محاورہ مین تہمت لگانے کو کہتے ہین اور جب قتل کر دیے قاتل بدنام مشہور ہوتا ہے تو اسلئے عاشق کہتا ہے کہ گو تیری چشم ونگہ نے مجہے مارا ہے مگر مین تیری چشم ونگہ کو بدنام نکرونگا بلکہ یہہ کہون گا کہ مرگ و قضا نے مجہے مارا ہے یعنی مارنیکی تہمت مرگ و قضا پر لگاون گا

ردیف بائے موحدہ غزل اول

پی بھی جا ہٹیں وپس کرنا یعنی پیچہے ہٹا دینا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ تیرے دل مین تو ہوس جام شراب ہے باوجود اسکے جب ساقی شراب آگی کرتا ہی تو تونے توبہ توبہ کر کے پیچہے ہٹا دیا ہے اس زبانی توبہ سے کیا فایدہ ہے کیونکہ جب دل مین ہوس ہے تو پی جا لب تک او سکے دسترس یعنی پہنچ - قدرت - توانگری واضح ہو کہ اکثر اوقات اہل شرب کی اشیا پر مکس بیٹھ جاتی ہی خال اور مکہی رنگت مین سیاہ ہین اسلئے خال لب معشوق کو مگس سے تشبیہ دی ہے خلاصہ یہہ کہ جب

محبوب نے پیالہ سے لب کو ملایا تو اوسوقت عکس خال لب صاف
شراب مین مگس معلوم ہوا جب مکہی کا کہانے پینے کی شے پر بیٹہنا کراہت
رکہتا ہے اسلئے دوسرے شعر مین کراہت کرنے کا مضمون ادا کیا
چنانچہ دوسرے شعر کی تقدیر یہہ ہے۔ جو یعنی جب اپنا عکس خال
مگس جام شراب سمجہا تو وہ صاحب ہوس جام شراب ہستی مین
جہجکا جہجکنا مصدر بمعنی چونکنا یعنی ہوشیار ہونا اور بہڑکنا جیسے سوتے
ہوئے کوئی دفعۃً اور اچانک جاگ اوٹہتا ہے **بازگشت اپنی**
بازگشت لوٹنا۔ پہر کر آنا۔ لوٹ کر آنا۔ اور بازپس کے بہی یہی معنی
ہین جانب قسام ازل اسکے تین مطلب ہوسکتے ہین اول یہہ کہ جو قسام ازل
نے قسمت مین مقدر کر دیا اوسپر صبر و شکر ہے یا یہہ کہ ہمیشہ قسام
ازل کی جانب رجوع ہے یا یہہ کہ بعد مرگ قیامت مین پہر خدا کی
طرف رجوع ہونا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَھُمْ
ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ تحقیق طرف ہماری ہی پہر آنا اونکا
پہر تحقیق اوپر ہمارے ہے حساب لینا اونکا اور خدا تعالیٰ نے فرمایا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہین اور تحقیق
ہم طرف اوسکی رجوع کرنے والے ہین مولف نے اس شعر مین خدا
کی جناب مین اپنا اعتقاد بیان کیا ہے اور محبوب کی طرف فقط یہ
اشارہ ہے کہ عشق مین رنج و راحت ہی اپنا مقدر سمجہا ہوا ہے محبوب کو
کچہہ نہین کہتا ہون **دست بدست** بدست ستوالا جو نشہ سے مست
ہو ٹوٹ کے ٹوٹ پڑنا اسکے یہہ معنی ہین کہ دفعۃً چہار طرف سے کسی چیز
پر جمع ہوکر پڑنا ٹوٹکے یعنی بڑکتہ ڈالکر بیشکر اور ٹوٹنا بمعنی شکستن کے

بہی ہین محاورہ مین یہہ بہی معنی ہین کہ آپ کو توڑ کر یعنی رعونت اور تکبری سرکشی بڑائی کو دور کر کے کسیکے آگے عاجزی فروتنی یعنی گڑگڑا کے بیان کرنا اور یہان ٹوٹنگے بمعنی شکستہ ہو کے مراد ہے فریادرس فریاد مدد مانگنے کے لئے غل دُہائی دینا فریادرس فریاد کے پہنچنے والا کہتا ہی جب وست بدست سے جام شراب گر کے ٹوٹ گیا تو جام نے بہت فریاد کی مگر کسی نے نہ سنی **جوش مستی** تقدیر شعر جوش مستی عجب قافلہ ہے کہ جسمین بے شکست ایک صدائے جرس جام شراب نہین خلاصہ یہہ کہ شراب کی مستی کا ایسا قافلہ ہے کہ جب تک اوسمین کوئی پیالہ نہین ٹوٹتا ہے مطلقاً آواز نہین نکلتی ہے لیکن وہی آواز نکلتی ہی کہ جس وقت مستی سے پیالہ توڑ دیتے ہین غرض کہ چپ چاپ دورساغر چلتا ہی کہ کسیکو خبر نہو **محتسب شعلہ** ظاہر ہے کہ مثلاً پتھر یا اینٹ پختہ علی ہذا القیاس جام پختہ کو ضرب سے توڑ دیا جاوے تو اوسمین کسیوقت شعلہ نکلا کرتا ہے کہتا ہے کہ اے محتسب جام شراب کا دل جو ایک آتشین نفس ہے اگر تو نے اسکو توڑ دیا تو اوسکے شعلہ آواز سے جل جاؤ نگا ذرا رحم کر جلے ہوؤن کو کیون جلاتا ہے **رات میخانہ مین** یہہ کا دستور ہے کہ بوتل کو خس سے باندہ دیا کرتے ہین اس لحاظ سے کہ ٹہوکر لگ کر کہین ٹوٹ نہ جائے چنانچہ عطارون کی دوکانون مین شیشون کو دیکھا ہو گا یعنی مستی مین بوتل کی خس کو دیکھہ کر یہہ سمجھا کہ پیالے مین تنکا پڑ گیا ہے اسکی یہہ مثال ہے کہ جیسا کہ افیونی پیشاب کو سانپ سمجھہ لیتا ہی **مرغ دل** تقدیر مرغ دل نرگس میگون کی مژگان مین اسیر ہے اگر اس مژگان میگون کو قفس جام شراب باندہون تو یہہ ایک تازہ

۵۱ محتسب ظاہر ہے کہ محتسب شراب خوارون کو شراب پینے سے سخت ممانعت کیا کرتے ہین اور پیالہ وغیرہ توڑ دیا کرتے ہین اسلئے یہہ مضمون شعر مین ادا کیا ہے ۱۲

۵۲ تبسم سنگیون محبوب کی چشم سرمگین سے مراد ہے سنگیون اسلئے کہا کہ جیسے ... کی ... مست ہوتی ہے اور تازہ مضمون ہے کہ تبسم سنگیون اسواسطے ... نے کو قفس جام شراب بنا دیا کہ جسمین عاشق بند ہے ۱۲

مضمون ہے کہ جو آجتک کسی شاعر نے نہین باندہا **دل شکستہ**
ہون اکثر لوگ اپنا نام برتنون پر لکھدیا کرتے ہین اسلیے کہ ملکیت
سمجہی جاوے کہتا ہی کہ مین ایسا دل شکستہ ہون کہ اگر کوئی شخص میرا
نام جام شراب پر لکھدے تو میرے نام کے اثر سے جام شراب
کے سو ٹکڑے ہو جائین اسم بامسمی کے یہی معنی ہین کہ جو مسمی یعنی
بدن مین وصف ہو ویسی ہی نام مین ہونا چاہیے **ساقی اس دور**
مین کب آنکہہ چرا سکتا ہی + رات بہر گشت کرے ہے عسس جام شراب +
تقریر پہلے سمجہنا چاہیے کہ عسس یعنی کوتوال مے نوشی کے مخالف ہوتا ہی
یہان اس مخالفت کے مضمون سے کنارہ کرکے یہہ مضمون باندہا
ہے کہ جام شراب کو عسس بنایا ظاہر ہے کہ جب رات بہر عسس گشت
کریگا تو ساقی آپ کو چہپا نہ سکیگا پس کہتا ہے کہ جب عسس جام شراب کا
گشت کرے تو ساقی پوشیدہ یعنی چہپ نہین سکتا ہی خلاصہ یہہ کہ جبتک
عسس جام شراب ہو تو دور جام چلتا ہی رہیگا اور ساقی آنکہہ چرائیگا
نوشدارو سے تقدیر شعر - اے ساقی دم رنج خمار شربت فریادرس
جام شراب نوشدارو سے بہی بہتر ہے مطلب یہہ ہے کہ وقت خمار یعنی
جب خمار کے وقت رنج حاصل ہو تو ایسے وقت مین شربت فریادرس
جام شراب کا یعنی مے کا ہونا نوشدارو سے ہی بہتر ہے **بیخبر قافلہ**
جب وہان جرس جام شراب بیزبان ہے یعنی چپ چاپ ہے تو اسواسطے
قافلۂ عیش بے خبر گذر جاتا ہی حاصل یہہ کہ جام کی آواز عاشق کو نہین پہنچتی
[illegible] آواز سنکر شریک محفل عیش محبوب ہوتا اور یہہ ہی تقریر ہو سکتی ہی کہ جب
جام کی آواز خاموش ہے تو جو قافلہ عیش ہے بیخبر گذر جاتا ہی یعنی کوئی

محفل محفل عیش مین دخل نہین پاسکتا دستور ہے کہ جب قافلہ بلا آواز چلا جائیگا تو رہزنون وغیرہ سے امن رہیگا **ابلق چشم سیاہ** ابلق عموماً دو رنگ کو کہتے ہین اور خصوصاً اوس گھوڑے کو کہتے ہین کہ جسکے دست و پا سفید ہون سیہ مست اور سیاہ مست بدمست کے معنی ہین جو نشے سے بہت مست ہو یعنی متوالا ہو فرس اسجگہ ابلق گھوڑے سے مراد ہے کہتا ہے کہ ہمنے اب تک یہہ نہین سنا تہا کہ جام شراب کو ابلق گھوڑا کہتے ہین حاصل یہہ کہ جب اے محبوب تیری چشم سیہ مست کو ابلق دیکھا تو ثابت ہو گیا کہ بلاشک محبوب کی آنکھہ فرس جام شراب ہے **بادہ صاف مین** یہہ شعر جواب و سوال مین واقع ہی محبوب سوال کرتا ہی کہ بادہ صاف مین کہان سے تنکا پڑ گیا ہے عاشق جواب مین کہتا ہی کہ اے ستمکش تیری مژگان کا عکس ہے کہ جو خس جام شراب دکہائی دیتا ہے

ردیف بائے موحدہ غزل ۲

ماہی ہو یا ہو ماہی مچھلی ماہ چاند وہ دے یعنی فلک تقدیر مصرع ثانی دست فلک سے بے داغ درم نصیب نہ ہون مولف نے ماہی اور ماہ کے لئے درم دینا مقرر کیا اسلئے کہ زر ماہی اور درم ماہی فلس ماہی کو کہتے ہین جو مچھلی کے بدن پر بصورت فلوس علیحدہ علیحدہ سخت چمڑا نمایان ہوتا ہے اور چاند کی مشابہت درم سے باعتبار سفیدی اور گولائی کے ظاہر ہے چاند مین سیاہ داغ ہی مچھلی کے فلوس خود مائل بسیاہی ہین یعنی فلک جسکو درم وغیرہ دیتا ہی اوسکے لئے داغ ضرور ہے بلا داغ نہین یعنی اگر دولت حاصل ہے تو رنج والم اوسکے لاحق حال ہے حاصل یہہ کہ مثلاً ماہی مین ہزار داغ باعتبار فلوس ماہی ہین اور چاند مین ایک داغ ہی پس دست

فلک سے کوئی بیدا ع نہین **غافل جو دم** یعنی انسان کے وجو د
مین جو سانس اندر باہر آتا جاتا ہے اگر اس آمد و رفت مین خدا کی یاد سے
غافل نہو تو اس ذکر پاس انفاس کی برکت سے انسان کو رتبۂ سیر وجود و
عدم نصیب ہو سیر وجود یعنی ثبوت ہستی خود اور سیر عدم جو فنا فی اللہ
کا درجہ ہے **دے جسکو جم** جمشید بادشاہ سے مراد ہے جام جم[1]
اسی بادشاہ کا مشہور ہے کہتا ہے کہ اے ساقی محبوب نے جسکو
ایک پیالہ می کا عطا کر دیا گویا اوسے خدا نے مثل جمشید بادشاہ
کے نصیب دئے

ردیف بائے موحدہ غزل ۳

دل سلگ جائے تقدیر شعر - اے قلیان کش جب تک محبت
کا دل نہ سلگ جائے اور جان نہ بھڑک جائے تب تک سوز محبت
کی طلب کم نہو حاصل یہہ کہ جب تک حقہ مین تماکو نہین سلگتا حقہ پینے
والے کی طلب پوری نہین ہوتی ہے ایسا ہی عاشق کا حال ہے کہ
جب تک وصال محبوب حاصل نہین ہوتا تبتک سوز محبت کی طلب
مین رہتا ہے **ہو مبارک** اس شعر کا مصرع ثانی یون صحیح ہے
ع ہے ہمین آب دم تیغ شہادت کی طلب * خلاصہ یہہ کہ حضرت
خضر کو سر چشمۂ آب حیات مبارک ہو کہ جسکے پینے سے اونکی قیامت
تک زندگی ہوگی ہمین تو فقط آب دم تیغ شہادت کی طلب ہے کہ
جس سے حیات جاودان نصیب ہو **دور رہ** تقدیر شعر - اے محبوب
اگر تجھکو شہر مین اپنی شہرت کی طلب ہے تو مثل ہلال سامنے دور کھڑا رہ
اور دیر تک مت رہ ہلال کی شہرت باعتبار عیدین وغیرہ ماہہائے اسلامیہ

[1] واضح ہو کہ جام جم سے مراد جام جہان نما ہے [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible] اور فقط لفظ جم سے جمشید مراد ہوا کرتی ہے ۱۲

واضح ہے اور ہلال کا مطلع پر دور رہنا ہی روشن ہی دور رہنے مین شہرت
زیادہ ہوتی ہے **جو حلاوت** تقدیر شعر جو شخص زندگی کی حلاوت
چرخ سے چاہتا ہے اوسکی یہہ مثال ہے کہ کاسۂ زہر آب سے شربت
کی طلب کرتا ہی واضح ہے کہ جو زہر ہے شربت نہین ہوسکتا خلاصہ
یہہ کہ آسمان سے کوئی شخص آسائش وراحت کی امید نہ رکھے **کرے**
ہے واضح ہو کہ اول مصرع مین لفظ حرام غلط اور مدام صحیح یعنی مدام
شراب درست پاس نمک کو باضافت پڑھنا چاہئے یعنی پاس کے
سین کو کسرہ دیکر کرے ہے کا فاعل شراب پاس نمک شرع مضاف
اور مضاف الیہا ملکر مفعول مصرع ثانی کی ترکیب ہے فعل ناقص شراب
مبتدا حرام خبر یعنی شراب حرام ہے لیکن کلمہ استدراک نہین ہی فعل
ناقص نمک مبتدا حرام خبر یعنی نمک حرام نہین اسکے بعد معلوم ہو کہ
شراب اصل مین حرام نہین یعنی اصل شراب کا حرام نہین اسلئے کہ شیرہ
انگور ہے ہان بسبب نشہ کے حرام ہے جب شراب مین نمک ڈالدو
تو اوسکا نشہ زائل ہو جاتا ہے پھر اوسپر حرام کا حکم نہین مطلب یہہ ہے
کہ شراب ہمیشہ شرع کے نمک کا پاس کرتی ہے اور پاس کرنے سے یہہ مراد ہی
کہ نمک کے پڑنے سے حرام نہین یہی شرع کا پاس کرنا ہے اگرچہ شراب حرام
ہے لیکن نمک حرام نہین یعنی حلال ہے خلاصہ مطلب شعر یہہ ہے
کہ شراب نمک ڈالنے سے حرام نہین [1] رہتی **یہہ ایسا ماہ تا ماہ صیام**
یعنی روزون کا مہینہ کار سعید نیک کام کلمہ یہہ جو اول ہے اسکا مشار
الیہ ماہ صیام ہے یہہ ایسا کار سعید مراد ہے نوشی مطلب یہہ کہ ماہ صیام مبارک
ہے اور مے نوشی کار سعید تو اس کار سعید کو یہہ ماہ مبارک دیکھکر شروع

کرنا چاہئے **عوض ہے** تقدیر شعر اے ذوق نشۂ دنیا کا عوض
عقبی پر ہے کیونکہ اس میکدہ مین شراب وام دوام بکتی ہے حاصل یہہ کہ
اس دنیا مین جو کوئی شراب　پیئے گا عقبی مین اوسکا عوض بہت ملیگا
پس چاہئے کہ اس میکدہ یعنی دنیا مین جو ہمیشہ شراب اودہار ملتی ہے
تو ہر کوئی لیکر نوش کرلے واضح ہو کہ جو کوئی کسی سے بطریق قرض لیا کرتا
ہے وہ اپنی گرہ سے مقررہ وعدہ پر اوسکی قیمت ادا کیا کرتا ہے شراب
کا پینا بطریق وام البسا ہے کہ عقبی مین برخلاف ادائے نسیہ پینے والے کو
اور بہت کچھہ ملیگا شراب سے مراد شراب شوق ہے **اوس بت** اس
مصرع مین لفظ اپنا غلط اثنا صحیح ایک کم سو اسمائے الہی مین سے ایک
اسم رقیب ہے ورد اوسکو کہتے ہین جو قبل نماز یا بعد نماز کسی کلام یا
خدا کے نامون سے کسی نام کا وظیفہ کیا کرے یعنی مقرر کرکے پڑہا کرے
مثلاً سو مرتبہ یا زیادہ یا کم اسکو ورد وظیفہ کہتے ہین تقدیر شعر اوس بت
نامہربان کو رقیب اتنا پسند ہے کہ اگر ورد اسمائے الہی مین سے
ہی ہے تو یا رقیب کا ورد ہے پس عاشق ایک حسرت اور افسوس سے
کہتا ہے کہ معشوق کو رقیب اتنا پسند ہے کہ اسمائے الہی مین سے ہی
کسی اسم کا ورد کرتا ہے تو یا رقیب ہی کا کرتا ہے

ردیف تائے مثناۃ فوقانیہ غزل اول

ہین داغ اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ اے خواہش انعام محبت
تو جو انعام محبت کی خواہش کرتا ہے تجہکو مژدہ ہو کہ یہہ تیرے دل پر
داغ محبت کے نقش ہین یہہ ہی درم و دام محبت کے ہین **ہر روز**
اوڑا اسیر قفس و دام محبت عاشق سے مراد ہے مطلب یہہ ہے کہ

کبھی ایک عاشق قفس اور دام محبت مین آکر مقید ہوتے ہین مگر محبوب
ہر روز دو چار کو اوڑا دیتا ہے خلاصہ یہہ کہ ہر روز بہت لوگ عاشق
ہوتے ہین لیکن معشوق کی نظر توجہ سے مایوس ہو کر پھر جاتے ہین
مانند کباب تقدیر شعر اے محبوب تیرے دل سوز محبت مانند
کباب آگ پر ہمیشہ بستر آرام کرتے ہین خلاصہ یہہ کہ سب لوگ بستر نرم
وغیرہ پر آرام وچین سے رات دن سوتے ہین ہم عشاق کا بستر کباب سیخ
کی مانند ہمیشہ آگ پر ہے **کاسے مین فلک** فلک کو کاسہ یعنی
پیالہ اعتبار کلائی اور مدور ہونیکے مقرر کیا اور اس اعتبار سے کہ جو مصائب
لاحق حال عشاق ہوتے ہین فلک کی طرف نسبت کرتے ہین اسلئے کہتا
ہے کہ اگر تشنہ لب جام محبت یعنی عاشق کو رسائی ہو تو ہاتھہ پر دہر کر
ایسا کھینچے یعنی نوش جان کر جاوے کہ فلک کے کاسہ مین نام کو بھی زہر آب
نرہے مگر کیا کرین کہ فلک تک رسائی نہین **شوق حرم** کہتا ہے کہ
قائل کے کوچہ حرم مین مرکر جو کفن حاصل ہو ہم اوسکو جامہ احرام محبت
سمجھتے ہین **ایمان کو دیگر گرویدہ** اسلام محبت یہہ جانین کہ ایسے اشعار
کے ظاہری معنی نہ لینا چاہیے کیونکہ بروئے حقیقت اسلام سے انکار
نہین ہوتا ان معنون کو اہل معنی سمجھتے ہین اس مضمون کے شعر فقط
واسطے تردید اہل ظاہر کے ہوا کرتے ہین مثلا جو ناصح اور واعظ
حقیقت سے بیخبر دا[illegible] نہین عشاق کو برا کہتے ہین اور باطن مین یہہ لوگ
اس شعر کے مضمون مین داخل ہین خواجہ فقط فرماتے ہین واعظان کین جلوہ
در محراب و منبر میکنند چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند حقیقی
معنی کو ایک مثال سے سمجھاتا ہون چنانچہ قایل کہتا ہی۔ اسلام چھوڑ کفر لیا تو

گرویدہ اسلام گرویدن تصدیق کرنا قبول اور یقین کرنا اس قیاس پر گرویدہ اور گروندہ کو سمجھو گرویدہ اسلام محبت یعنی عاشق ور محبت کو اسلام مقرر کیا ہے

پہر گفتگو کیا۔ اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ناصح اور واعظ عشاق کے حق مین
جو بظاہر یہہ عشاق خلاف شرع معلوم ہوتے ہین اور اونکی کلام عوام سمجہہ
نہین سکتے ہین واعظ انکو یون کہا کرتے ہین کہ انہون نے اسلام چہوڑ دیا
اور کفر مین مبتلا ہین پس عشاق واعظون کے الفاظ پکڑ کر اسطرح کہتے
ہین یعنی اگر اسلام چہوڑ دیا کافر نہین ہوگا پہر تو وہ واعظ اور بہڑک کر اونکو
برا کہتے ہین خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ گرویدہ اسلام محبت یعنی عاشق اگر
ایمان دیکر بہی کفر مول لے تب بہی وہ کافر نہین ہوتا جیسے حالت جوش
مستی مین حضرت منصور نے انا الحق کہا یا حضرت بایزید بسطامی نے
سبحانی ما اعظم شانی فرمایا مگر یہہ حالت اون حضرات کے لئے خصوصیت
رکہتی ہے کہتی تہی **وفا** نعش مردہ کے جسم کو کہتے ہین ناکام محبت جو محبت
مین مقصودیاب نہو مراد عاشق مطلب یہہ ہے کہ وفا میری نعش پر بجالت
نوحہ کہتی تہی کہ اے ناکام محبت تو نے مجہے کسکی سپرد کیا ایسا وفادار کہ جیسا
تو تہا اور دنیا مین کون ہے کہ جسکے پاس مین رہون یہہ ظاہر ہے کہ عاشق
باوفا ہوتا ہے **معراج سمجہہ** معراج نردبان یعنی سیڑہی یہان
بلند مرتبہ سے مراد ہے سنان بمعنی بہالا نیزہ زینہ بمعنی سیڑہی مطلب
ظاہر **مجنون نے** مجنون مراد عاشق خارپشت بمعنی ساہی سینہ بہر
دو نام مشہور جانور ہے اوسکی تفصیل وا آچکی ہے مطلب ظاہر **حورون**
کے مطلب یہہ کہ اگر حورون کے پنجۂ مژگان سے اوس پری کی
پشت کے لئے پشت خار ہو تو ہرگز پنجۂ مژگان سے پشت نہ کہجلائے
پشت خار اسجگہ پشت خار اوس پنجۂ مصنوعی سے مراد ہے جو آہن کا
پنجہ بنا کر پشت کو کہجلی ہونے کے وقت کہجلایا کرتے ہین خلاصہ یہہ کہ

ط حورون زنان
جنت جو خوبی مین
بے مثل ہین
مراد حسن پری
مراد محبوب ۱۲

باوجود نزاکت حوران جو بے مثل ہے میرا محبوب حوروں کے مژگان سے
بہی پشت خار بنائے کیونکہ پری کی پشت نہایت نازک ہے **ماہی**
سے تا بماہ ظاہر ہے کہ چاند مین داغ ہین اور ماہی زمین مین ہے
اوسکی پشت پر داغ یعنی فلوس ماہی ہین یہہ سب دستِ فلک کی تاثیر
ہے ایسا ہی عاشق معشوق کے ہاتہہ سے داغ بدل ہین وآن یعنی آسمان
مین یا آن یعنی زمین مین **بار زمانہ** مطلب یہہ ہے کہ فلک ایسا سخت دل
اور سختی کش ہے کہ حالانکہ زمانہ کا بوجہ اوٹہائے ہوئے ہے یعنی مردمان
زمانہ کا روبار کا وزن اسکی پیٹہہ پر ہے اور انسان خصوصاً عشاق کے
حق مین غم والم دینے مین لگا رہتا ہے تسپر بہی بشر کی طرح **فلک** نے کبہی
ایک بار پشت سید ہی نکی پشت سید ہی کرنے سے یہہ مراد ہوتی ہے
کہ بوجہہ کو رکہکر ذرا آرام لیکر پہر بوجہہ اوٹہایا کرتے ہین لیکن فلک نے
کبہی آرام نکیا کہ اس آن مین مصائب آلود مردمان قدرے افاقہ پاتے
مگر فلک سے یہہ امید کہان **ہوجائے ہے** مطلب یہہ ہے کہ جوانی
مین انسان گناہون کا بوجہہ جمع کرتا ہے اسلئے بڑہاپے مین انسان کبڑا
ہوجاتا ہے والا کیون **ہو سینہ سپر** تقدیر شعر۔ جو تیغ نگاہ کے منہ پہ سینہ
سپر ہین اسلئے وہ کبہی آئینہ[۱] وار پشت نہین دکہلاتے مطلب یہہ کہ عشاق
محبوب کے سامنے سپر سینہ پر تیغ کہاتے ہین اور یعنی آئینہ کی طرح پیٹہہ
نہین دکہلاتے سامنے رہتے ہین ظاہر ہے کہ آئینہ مُنہ کے روبرو ہوتا ہی
وہ مثل ہے پہلا مصرع جواب وسوال ہے اسطرح کہ کوئی سوال کرتا ہے
کہ ناؤ کسنے ڈبوئی دوسرا جواب مین کہتا ہے کہ خضر نے اور عاشق کہتا ہے
کہ ہماری بہی یہی مثل ہے کہ کسی نے سوال کیا کہ دل کو سوئے گرداب کون کہینچ لیگیا

[۱] یعنی آئینہ کی مانند ۱۲ / آئینہ دار

عاشق جواب مین کہتا ہے کہ دل کو گرداب کی طرف خط[۱۵] ذقن محبوب لیگیا ہے

ردیف حائے حطی غزل اول

فرقت کی رات بعض اہل اسلام بعد دفن مردہ کے قبر پر اذان[۲۹] کہا کرتے ہین **پر نور ہے** صبوحی کشان صبح یعنی مانند صبوحی کشان صبح صبوحی وہ شراب جو فجر کے وقت پیتے ہین **ریش سفید** نگر چاندنی اوسکو کہتے ہین کہ رات مین ابر پیدا ہو تو اوسمین چاند کی چاندنی معلوم ہو وہ چاندنی بصورت وقت صبح صادق معلوم ہوا کرتی ہے اسلئے مسافر وغیرہ غلطی مین پڑ جاتے ہین

ردیف حائے حطی غزل ۲

منظور چشم تقدیر شعر - جب منظور چشم یار سبب عین مصلحت ہے تو بلاکشون کی نسبت کسی سے بلا صلاح پوچھے مطلب یہہ کہ جب چشم یار کو بلاکشون پر مصیبت کا ہونا پسند ہی تو پہر انکی رفاہیت کے لئے کسی سے کیونکر صلاح دریافت کرے **سیدہے ہی** اس شعر مین صلاح یعنی مشورت یعنی ارادہ **اوس چشم مست** خراباب جائے فسق و فجور جیسے میخانہ خراباتی جو شراب خانہ مین شراب پئے خلاصہ یہہ کہ ہم اوس چشم مست کے خراباتیون مین سے ہین یعنی جب خراباتیون یعنی محبوب کے عاشقون سے ہون تو تقوی اور پرہیزگاری کہان **اوس بدمعاملہ** دلا صلاح یعنی اے دل کسنے صلاح دی بدمعاملہ وہ شخص جو داد وستد مین دہوکہ دیوے اور معاملہ کسی کے ساتھہ خرید وفروخت کرتا ہے **رہتا ہے صلاح** مشورت **زاہد** یہ صلاح مشورت **گرتی خراب** باصلاح نکوئی کی ساتھہ

یارب ہو یارب بمعنی اے پروردگار۔ اس کلمہ پاک کو محل دعا اور تعجب مین استعمال کرتے ہین یہان مقام دعا مین واقع ہے صلاح مشورت **منظور گر** تو کلمہ خطاب اور مصرع ثانی مین ہین صلاح کے دونو لفظ بمعنی مشورت ہین **قلابی آسمان** قلاب بتشدید لام لوہے کا کانٹا جس سے مچھلی کا شکار کرتے ہین زمین و آسمان کا قلابہ ملانا طاقت سے باہر کام کرنا بے فائدہ اور لاحاصل سے مراد ہے قلابہ کی آسمان سے تشبیہ باعتبار خمیدگی ہے اور قلابہ زمین و آسمان مراد گوشہ زمین و آسمان سے ہے پس حاصل تقریر یہہ کہ اے ناصح تو زمین و آسمان کے گوشے ملا یعنی یہہ تیری کلام مشعر نصیحت عشق کے رفع مین ایسی ہے کہ جیسے زمین و آسمان کے گوشے ملانے ہین اس سے یہہ بہتر ہے کہ محبوب سے ملنے کی تدبیر بتلا ہے **زلف** تقدیر شعر۔ تیری زلف سنبل صحن چمن کی شاخ ہے پر یعنی لیکن عرق کے قطرون سے یاسمن کی شاخ بنی ہے **ناف اوس** صبیح خوبصورت سفید رنگ سیکی جو باریک بالون کی لکیر سینہ سے ناف تک ہوتی ہے **ہے فیض سے وقار** وقار حلم۔ و مرتبہ و گرانباری مطلب یہہ ہے کہ اہل کمال کو فیض رسانی کی باعث ایسا باوقار جانتا ہون کہ جیسے ثمردار شاخ سولا کہہ من کی شاخ ہو **بدخصلتون کو** مطلب یہہ کہ فلک بدخصلتون کو ایسا بالانشین کرتا ہے دیکھو زاغ و زغن کے آشیانہ کی شاخ اونچی ہوتی ہے ظاہر ہے کہ یہہ جانور اونچی شاخ پر آشیانہ بناتے ہین اسمین یہہ بھی ایما ہے کہ جانورون مین زاغ و زغن کمینہ ہین چنانکہ آدمیون مین رذیل رہتے ہین **کشمکش** مطلب یہہ ہے کہ دنیا مین گردن کشمکش یعنی لڑائی مین رہتے ہین پس

ثمر بہ یاسمن ایک پھول خوشبودار پھول ہے ۱۲ بالانشین بلند مرتبہ ۱۲

مرگ آخر کو کرگدن کی شاخ آرہ کے نیچے آکر کٹ جاتی ہے حاصل یہہ کہ
جفاکاروں سے بعد مرگ بہی بدلہ لیا جاتا ہے دیکہو کہ کرگدن کی شاخ
بعد مرگ آرہ سے کٹ جاتی ہے کرگدن گینڈا سیاہ رنگ بقد ور نگ
شبیہ بگاومیش یعنی بہینس اور اسکے ماتھے پر ایک سینگ ہوتا ہی کہ جس سے
لڑتا ہی کشمکش بمعنی اینچا تانی مرگ پر جفا ترکیب توصیفی ہے

ردیف خائے معجمہ اشعار مجموعہ

کہنی تہی چوب تقدیر شعر تیشہ کی چوب کہتی تہی کہ میری طرح ایک
دن نخل آرزو کوہکن کی شاخ سوکہیگی مطلب یہہ کہ جسوقت فرہاد نے
تیشہ کو پکڑ کر نہر کہودنی شروع کی تو اوسوقت تیشہ نے بزبان حال
کہا کہ جسطرح میری لکڑی سوکہی ہوئی ہے اسیطرح فرہاد کی نخل آرزو کی
شاخ سوکہہ جائیگی یعنی مراد کو نہ پہنچیگا بیمار چشم دلبر شاخین یعنی سینگی معلوم
ہو کہ آنکہوں کے رفع آزار کے واسطے سینگی لگایا کرتے ہین خلاصہ مطلب
یہہ کہ اگر چشم بیمار دلبر آہو نگاہ پر سینگی لگائین تو ہرن کی شاخ کی سینگی ہون
کیونکہ اسمین بہی حسن و خوبی محبوب بڑہکر متصور ہو ہرن کی شاخ ہونے مین
یہہ ایما ہے کہ ہرن کی آنکہہ سے محبوب کی آنکہہ کو تشبیہ دیتے ہین چنانچہ آہو
چشم ہر صید کی کمر سے جس گہڑی کلمہ شرط مربوط بمصرع ثانی یعنی
جس گہڑی دلبر ناوک فگن کی کمان کی شاخ ٹوٹی یہہ جملہ فعل شرط ہوا
تو ہر صید کی کمر سے ٹوٹ گئی یہہ جملہ جزائے شرط تو ہر صید کی کمر سی ٹوٹنا سی
بیائے معروف کلمہ تشبیہ بمعنی مانند یعنی جسوقت معشوق کی کمان کی شاخ ٹوٹی تو ہر
صید کی کمر سی ٹوٹ گئی یعنی کمال افسوس سے ان کو اپنے شکار ہونے
سے نا امیدی ہو گئی کمر سی ٹوٹنا جیسے کہا کرتے ہین کہ فلانے کی غم سے کمر ٹوٹ گئی ہے

نخل درخت
[illegible]
[illegible]
[illegible] منثور

تاثیر بیکسی بتقدیر شعر جو یعنی اگر اس بے کفن کی نعش پہ شاخ سایہ ڈالے تو میری بیکسی کی تاثیر سے سارا درخت خشک ہو مطلب یہہ ظاہر **شاخ نبات کو** شاخ نبات لکڑی کی شاخین جو مصری کے کوزہ مین باندھتے ہین اور خواجہ حافظ صاحب کی محبوبہ کا نام مشہور رہے ہے تنے قلیان وے تنباکو نیچہ جو حقہ مین لگاتے ہین مصاحبت باہم صحبت کرنا اور نزدیک ہونا

اشعار قصیدہ

گلگون سے مطلب یہہ کہ معشوق کا گھوڑا اسقدر تیز دو ہے کہ اگر درخت چمن کی ٹہنی کوڑے کی سی چوٹ لگاکر صبا کو ہانکے تو صبا آگے نہ بڑھ سکے **کر دے جو تو** تقدیر شعر جو یعنی اگر تو نہال کر دے تو گاو سپہر کہن کی شاخ ابہی پروین کا خوشہ نکال لائے کہتا ہے کہ اگر محبوب نظر توجہ سے برج ثور کو خوش کر دے تو گویا اوسکی شاخ یعنی سینگ تر و تازہ ہو کر اوسپر ثریا کا خوشہ مثل انگور اوسیوقت لگجاے **گولی گھڑی** ایک دیوان مین ایک گھڑی دو گھڑی کے بعد دیکھا پہلی گھڑی کے بجاے کڑی صحیح ہے کیونکہ دوسرے نسخہ سے معلوم ہوا اور کڑی کے معنی سخت بات سے مراد ہے ضد ملائم جو مصرع اول میں ہے **اوس لعل لب** یعنی بوسے لیتے لیتے دانتون کی مسی کی دھڑی دو گھڑی مین اوڑادی **اللہ رے ضعف** چڑہی اسقدر ضعف ہے کہ سینہ سے آہ بے اثر لب تک دو گھڑی مین چڑہی اور چڑہی کا ترجمہ برآمدن یعنی دو گھڑی کے عرصہ مین لب تک آئی اس شعر

گلگون یعنی سرخ رنگ و نام اسپ شیرین کہ معشوقہ فرہاد و معشوقہ خسرو پرویز ہی و بجانا اسپ ہر کو گلگون کہتے ہین صبا دہ ہوا جو مشرق سے چلتی ہے اس سے گل و غنچہ کہلتی ہے
نہال کر دے نہال درخت اگ خوش کر دینے سے مراد ہے ... سپہر ... یعنی ... پروین کا ... یعنی ثریا جو آسمان پر ... ہیں ... برج سنبلہ ... یعنی ... مضمون ... مسی کی دہڑی ... نشان ہین ... نکال ...

مین کمال ضعف سینہ بیان کیا ہے **کل اوس سے کل نہ پڑی** یعنی
چین نہ پڑا **کہتا رہا عدو** یعنی میرا دشمن **اور جڑی** یعنی دشمن میری نسبت
عداوت ڈالنے کی باتین معشوق کو کہتا رہا تھا غماز نے آکر علاوہ دشمن اور
بات جڑی یعنی لگائی **تھے دو گھڑی سے** یعنی شیخ جی مجھہ عاشق کو
نصیحت کر رہے تھے جب دو گھڑی کے بعد محبوب کو دیکھا تو شیخ جی کی
ساری شیخی جھڑی یعنی گر گئی **کیا جانئے** یعنی اے ذوق یہہ معلوم نہین
کہ وہ محبوب میرے پاس کسطرح رہے ہین جب دو گھڑی گذرین تو
محبوب پاؤ گھڑی بہی نہ ٹہیرے مصرع ثانی مین پاؤن غلط اور پاؤ گھڑی
صحیح جو گہڑی کا چوتہا حصہ ہے **جہومر کا نظر** تقدیر شعر جب اے محبوب
تیرا وعدہ چڑھے چاند کا تہا اب تو تیرے سر پر جہومر[1] کا چاند نظر پڑا ہے
تو بوسہ لا کیونکہ چاند چڑہ گیا **ہے آئینہ خانہ بہی** یہہ شعر فرد ہے یعنی
جہومر والے شعر سے جو پہلے اسکے ہے **الگ ہے** ثانی مصرع مین صحیح نسخہ دیوان
سے معلوم ہوا کہ بجائے درِ اہل صفا۔ چاند درِ اہل صفا ہے صحیح ہے اہل صفا
جسکا سینہ اور دل صفا یعنی روشن ہو تقریر یہہ ہے کہ جیسا کہ آئینہ خانہ
گذرگاہ نیک و بد ہے یعنی آئینہ مین بری بہلی صورت دکہائی دیتی ہے
اسی طرح اہل صفا کا دروازہ بند نہین یعنی ہر ایک نیک و بد کو دخل ہے
یعنی کسی سے عداوت و بغض کا خیال نہین جو کوئی آیا اوسکے حال پر
نوازش فرمائی **مژدہ قتل سے** تقدیر شعر اوس عہد شکن کا کاغذ
مژدۂ[2] قتل سے میری روح کو آزادیِ تن[3] کا کاغذ ہے مطلب یہ کہ جسوقت محبوب
کے نامہ سے مژدۂ قتل کا مضمون پڑہا گیا تو میری روح کو تن سے آزاد
ہونے کے لئے سند مل گئی **گو رہین عیش** یہہ بات ظاہر ہے کہ اہل

[1] جہومر ایک زیور ہے جو عورتیں سر پر لگاتی ہیں ۱۲
[2] مژدۂ قتل سے یعنی قتل کی خوشخبری سے کاغذ یعنی جو عاشق کے حق مین مژدہ ہے
[3] آزادی تن کا کاغذ یعنی سند آزادی تن ۱۲

سرشتہ یعنی دیوان کے منشی دفتر کو یعنی اشتلجات ملکی و مالی کو سردفتر کے
آگے صحت و غلط معاینہ کے واسطے پیش کیا کرتے ہین پس کہتا ہے
کہ میرا دفتر تن جب گور مین منکر و نکیر کے سامنے پیش ہوگا تو منکر و نکیر
کے سیاہہ کے لیئے یعنی میرے اعمال کے حساب کے لیئے سفیدی کفن
کا کاغذ ہوگا **بنگیا عکس** تقدیر شعر اوس شوخ گلستان رو کے عکس سے
صفحہ چمن کا کاغذ آئینہ تصویر بنگیا یعنی جسوقت محبوب کا عکس چہرہ چمن
کے گل و ریحان پر پڑا تو اونکے ہر پتون مین محبوب کی شکل جسطرح آئینہ
مین نظر آتی ہے آتی تہی یعنی محبوب کی صفائی چہرہ سے چمن کو مثل آئینہ
صفائی حاصل ہوئی **کیا کرے** یعنی بادشاہ کا خانہ گیتی پر دعوی کرنا بے
فائدہ ہے اس لیئے کہ اس قصر کہنہ کا کاغذ کسی کے نام بوجہ وثیقہ تحریر
نہین ہوا جو ابدالآباد تک ایک کے نام قایم و دائم رہے پس دعوی لا
حاصل ہے **لکہین اوس** تقدیر شعر گر اوس وحشی کی چشم کے لیئے تعویذ
لکہین تو اہل تکسیر ہرن کے پوست کا کاغذ کرین **رقعہ شادی**
شہادت پہبن زیب دار سوہنا سجنا اچہا لگنا بن بیٹہنا **سینہ**
صافون کو شکن یعنی پیچ و تاب تقدیر مصرع ثانی کاغذ صفائی سے
شکن کا سزاوار ہے کاغذ مبتدا شکن کا سزاوار خبر مطلب یہہ ہے کہ
سینہ صافون کو زمانہ کے ہاتہہ سے شکست ہے اور دوسرا مصرع
مصدق دعوی ہے کہ دیکہو کاغذ صفا ہے وہ شکن کا سزاوار ہے
یعنی کاغذ مین شکن ضرور ڈالا جاتا ہے **ورق چرخ ہو** تقدیر شعر
سرمہ چشم سیم بدن کا کاغذ ورق چرخ ہو گو نسخہ آشوب نہو حاصل
یہہ کہ محبوب کے سرمہ رکہنے کا ورق یعنی کاغذ کہ جسمین سرمہ رکہا جاتا

ہے ورق چرخ ہو یعنی محبوب کا یہہ رتبہ ہے کہ اوسکے سرمہ رکھنے کے لئے ورق چرخ چاہیئے اور نسخۂ آشوب کی کچہہ ضرورت نہین کیونکہ محبوب کی خود چشم مست ہے کہ جسکو بیمار چشم کہتے ہین محبوب کی بیمار چشمی کے واسطے نسخۂ آشوب کی ضرورت نہین کیونکہ اوسکی بیمار چشم خوبی ہے اور یہہ بہی تقریر ہے کہ نہو کی ضمیر ورق چرخ کی طرف ہے یعنی اگر ورق چرخ ہی نسخۂ آشوب متصور نہو تو ورق چرخ بجائے قرطاس سرمہ کے لئے تو ضرور ہے **یون اسیران** اسیران قفس حاصل یہہ کہ اسیران قفس تک گلبرگ کا پہنچنا ایسا ہے جیساکہ مسافری مین دوستون کا خط پہنچا حاصل یہہ کہ عاشق اسیقدر محبوب کی توجہ سے خوش ہوجاتے ہین **ظاہر آرا** آتشمین لباس کرنا دوزخ مین جانے سے مراد ہے **جعلسازی** پہ مطلب یہہ کہ یہہ جو چاند مین سیاہی دکہائی دیتی ہے بمنزلہ مُہر ہے اور سادہ یعنی جسقدر باقی چاند کا صاف ہوتا ہے یہہ دو لو رنگ چاند کے زمانہ کی جعلسازی پر گواہی دے رہے ہین جعلساز سے مراد زمانہ ہے یا اہل زمانہ اور چاند اور کاغذ جعلی مین یہہ مشابہت ہی کہ جعلساز اول سادہ کاغذ پر مُہر لگاکر رکھہ چہوڑتے ہین عند التنازع مقدمہ سند آحاکم کے حضور مین پیش کیا کرتے ہین لہذا کہتا ہی کہ چاند جعلسازونکو اس شکل سے اپنی صورت دکہلاتا ہی کہ تم لوگ اسطرح جعلی کاغذ بنایا کرتے ہو پس جعلسازون کو چاند کی طرف دیکہکر شرم اوٹہانی چاہیئے کہ ہمارا عیب ظاہر کرکے دکہلایا ہے مگر جعلساز کب عبر کرتے ہین آخر مقید ہوتے ہین **مُہر دہ کرتا ہی** یعنی محبوب جب خط پر مُہر کرتا ہی تو خط محبوب کی دہن کا لعاب چوستا ہے

ردیف رائے مہملہ غزل اول

نگہ نہین تقدیر مصرع ثانی جو آنکھونکی راہ نکل کر آیا تو خدنگ ہو کر دل مین بیٹھا مطلب یہہ ہے کہ جو میرے دل مین خدنگ ہو کر بیٹھا اسکو خدنگ نگاہ نہ سمجھین بلکہ ایک حرف محبوب کے دل مین بیٹھا تھا پس جب یہہ حرف محبوب کے دہن کی تنگی کے باعث تنگ ہو کر نکلا تو میری آنکھون کے رستہ ہو کر دل مین جا بیٹھا دہن کی تنگی سے تنگ ہونا اسواسطے کہ دہن کی راہ سے دلکو بیرونی ہوا پہنچتی ہے جو مفرح دل ہے اگر دلکو ہوا نہ پہنچے تو دل منقبض ہو جاتا ہے جب برخلاف قاعدہ بالا کے بباعث تنگی دہن یعنی اسقدر معشوق کا منہہ چھوٹا ہے کہ اوسمین ہوا داخل نہوئی اسلیئے وہ دلکا حرف بباعث گرمی گھبرایا نکلکر میرے دل مین بیٹھا **صفاے دل** مطلب یہہ کہ دل کے صفا رکہنے کی یہی صورت ہے کہ دل مین کدورت نہ آنے دے اگر کدورت اگئی تو دل کے آئینہ مین ضرور زنگ ہو کر بیٹھہ جائیگی مصرع ثانی مین بجائے نیرنگ زنگ صحیح ہے **غزال رم** تقدیر شعر جو خواب میری آنکھون مین ہے اگر یہہ خواب غزال رم دیدہ بنجاہی تو بجا ہے کیونکہ تجھہ بن پلنگ پلنگ ہو کر پہاڑ کھانیکو دوڑتا ہی مطلب ظاہر **جو یکرنگ** اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ جو لوگ جہان مین یکرنگ ہوئے یعنی ظاہر باطن مین کچہہ تفاوت نہین اونکو اصلا رعونت زیبا نہین کیونکہ دیکھنا چاہیے کہ گل نے اس چمن مین دورنگ ہو کر نام رعنا پایا ہے کہ جس مین رعونت کا لفظ مندمج ہے یہہ صریح عیب ہے پھر دورنگی کیونکر زیبا ہو **حلاوت وشرم** تقدیر شعر اے ذوق جہان مین حلاوت وشرم اور پاسداری رنج وخواری ہے لیکن اگر کسی کے بے نام ونگ ہو کر عمر گذاری تو مزے سے گذری مطلب ظاہر

خواب بنند جسکو سوجانا کہتے ہین یعنی سونا پلنگ اول یعنی چارپائی پلنگ ثانی یعنی درندہ جسکو چیتا کہتے ہین یہہ درندہ ہرن کا شکار کرتا ہی اسلیئے غزال رم کے تلازم ہے

حلاوت شیرینی کسی کا بے نام

ونگ ہو کر عاشق ہو کر بے عزت ہو کر

ردیف راے مہملہ غزل ۲

خوب روئے بید مجنون ایک درخت ہے مطلب واضح **اوڑ گئے**

اک بابل ایک شہر ہے جو درمیان عراق دریائے فرات پر شرق کی
طرف معروف ہے اس شہر کے نواح مین چاہ بابل ہے اوسمین ہاروت
وماروت یہہ دو فرشتہ اولٹے مقید لٹکتے ہین انکا یہہ قصہ ہے کہ آسمان سے
زمین پر آکر ایک طوائف زہرہ نام پر عاشق ہوگئے اس عورت نے اونکو
شراب پلایا اور وعدۂ وصل اسطرح قرار پایا کہ جسکے ذریعہ سے آسمان پر
اوتر آئے ہو وہ علم بتادو اونہون نے اسم اعظم سکہادیا یہہ لولی اسم اعظم
کی برکت سے آسمان پر اوڑ گئی خدا نے اوسکو ستارا بنادیا کہ جسکا نام
زہرہ ہے اگر کوئی شخص بارادہ جادو سیکہنے کے اوس کوئین پر جاتا ہے
تو فرشتے اوسکو جادو سکہادیتے ہین مگر وہ سیکہنے والا کافر ہوجاتا ہے یہہ
فرشتے اوس کوئین مین قیامت تک مقید رہین گے پس مطلب شعر یہہ
ہوا کہ اے معشوق تیری چشم پر افسون کو دیکہکر جادوئے بابل کے دہوئین
یعنی جادوئے بابل کی کچہہ اصل نہ رہی **دیکہکر** مطلب یہہ کہ جب مینے معشوق
کو غیرون کے ساتہہ مہتابی[1] پر بیٹھے دیکہا تو مینے گردون کو دیکہہ ایک
آہ دل سے بوجہ افسوس کی کہ فلک نے مجہکو محبوب سے مایوس رکہا **تیغ**
کہا ہے آگے کالے کے یعنی سانپ کے سامنے مطلب روشن **بل**
بے مرے افلاطون کا قصہ مشہور ہے کہ زمین مین گڑہا کہدوا کر
اوسمین منگار کہکر آپ اوسمین دم حبس کرکے بیٹہہ گیا شاگردون نے
حسب وصیت زمین کو ہموار کردیا جب سلطان سکندر شہنشاہ ہوئے
تو افلاطون کا حال سنکر تفحص کی ایک زمیندار کی نشاندہی سے جو اسکو

[1] مہتاب اور مہتابی اونچی عمارت سطح بے سقف جو چاندنی یا [illegible] [illegible]

اپنے بڑون کی زبانی معلوم تہا اوس نواح مین زمین کو کہدوانا شروع کیا حتی کہ وہ موقع پایا حکیم کو نکالا سانس بہرتا تہا وزرائے حکمائے جلیل القدر سلطانی مین ہم سلک ہوا اور بروئے استعمال خم شراب کے مٹکے کو کہتی مین اس قصہ کے مطابق خم فلاطون مشہور ہے مطلب واضح آگئین اونکو یعنی میری نوک مژگان پر اشک جگرگون دیکہکر محبوب کے اونگلیون مین مہندی لگائی آگئین قتل کو کسکے تقدیر مصرع ثانی میرے زخمون کی آنکہونمین دیکہکر خون اوترے ہے یعنی بباعث خوف روان ہوا زخم کی آنکہہ یعنی زخم کا منہہ

ردیف رائے مہملہ غزل ۳

کہا ہے تنگ پتنگ پروانہ دار سولی مطلب روشن میرے خیال

تقدیر وہ چشم فتنہ گر میرے خیال پر چڑہکر گویا گھر چڑہکر لڑنے آئی ہے پس یہہ خانہ جنگ ہے یعنی کسی کے گھرمین آکر گھر والے سے لڑنا خانہ جنگی یعنی تعدی اور زبردستی ہے **ستمگرون کی** ستمگر مراد محبوب کشاکش اینچا تانی یعنی عاشق کے حق مین جو محبوب کی جانب سے ستم اور اور ایذا پہونچتی ہے دوسرا مصرع مثالیہ ہے کہتا ہے چنانچہ تیغ سان پر چڑہکر تیز تر ہوتی ہے ایسا ہی عاشق کی ستم کشی محبوب کے ہاتہہ سے عاشق کی آبرو سوا ہے سوا یعنی زیادہ یہہ بات ظاہر ہے کہ جب تلوار کو سان پر کشاکش یعنی تلوار کو پہیر کر تیز کرتے ہین اوسوقت تلوار کے جرم مین سے پہلے قدرے گہستا ہے تو پہر تیز ہوتی ہے ایسا ہی عاشق جو صدمات ستم محبوب اوٹہاتا ہے اوسکی عزت ہے **الٰہی خیر** بادپا باؤ کا گہوڑا باؤ سکے گہوڑے پر چڑہکر آنا محاورہ مین تیز و تند آنا **ہنر شناس**

جگرگون یعنی اشک سرخ رنگ فندق ایک سرخ رنگ میوہ ولایت کا مشہور ہے بیر کے برابر ہوتا ہے اور سرانگشت پیل سے مشابہ ہوتا ہے اور اوسکو کبھی بمعنی معشوق سے کنایہ کرتے ہو ہے اور کبھی سرانگشت حنابستہ تشبیہ دیتے ہین ۱۲

صحیح مصرع اول ہنر شناس کو دکہلا ہنر کہ خوبی نہ رکہین فلک پر جہومر نام زیور جو پیشانی پر لگاتے ہین دوم کہینچنا باعتبار فخر اپنی بڑائی کرنا اور بلند مرتبہ ہونے سے مراد ہے سر چڑہنا سر سے لگنا یہان بہی مراد ہے اور سر چڑہنا کسی کے ذمہ لگانے کو بہی کہتے ہین تقریر ظاہر جو مارے نفس کو واضح ہو کہ جو صاحب نفس کو مار کر یعنی دنیا کی حرص و ہوا کو چہوڑ کر خدا کی طرف رجوع ہوئے وہ ایسے بزرگ ولی اللہ اہل تصرف ہوتے ہین کہ ہاتہہ مین سانپ لیکر شیر پر چڑہ کر سواری کیا کرتے تہے لکہا ہے کہ ایک بزرگ اسیصورت سواری مین آتے تہے اور ایک بزرگ اوسوقت دیوار پر بیٹہے تہے جب اونہون نے شیر سوار دیکہا تو آپ نے دیوار کو حکم دیا دیوار مثل سواری چلی پہر باہم ملاقات ہوئی حاصل یہہ کہ سانپ کاٹنے والا ہے اور شیر بہی ایسا ہی ہے پس سانپ کا چابک بنانا گویا سانپ کا مطیع کرنا ہے

ردیف راے مہملہ غزل ۴

جان ہوائیون گٹکا کہتے ہین کہ پچہلے زمانے مین جوگی فقیر کسی ترکیب سے پارے وغیرہ فلزات کو گرہ کر کے گولی بناتے تہے اوسکو منہہ مین رکہہ کر اوڑا کرتے تہے پس خال محبوب عاشق کے واسطے گٹکے کی تاثیر رکہتا ہے اور جان کا ہوا ہونا یہان مرنے سے مراد ہے تیرا بیمار تقدیر شعر جو تیرا بیمار سنبہالا لیکر نہ سنبہلا تو اسلئے مسیحا دم کو لیکر یعنی شرمندہ ہو کر چپ کے ہی بیٹہہ رہے ذبح کرنے کو نام خدا مراد بسم اللہ اللہ اکبر سے ہے جو ذبح کرنیکی تکبیر ہے کہینچتی ہے روز قیامت سے دور کہینچنا اپنے آپ کو فخر و تکبر سے بہت اچہا سمجہنا اور قیامت کا دن پچاس ہزار

سال دنیا کے برابر ہوگا حاصل یہہ کہ شب یلدا محبوب کی زلفون کی بلائیں لیکر فخر سے اپنے کو روز قیامت سے بہت لمبا کرتی ہے حاصل یہہ ہے کہ شب یلدا بہت سیاہ ہے لیکن محبوب کی زلفون پر قربان ہے کیونکہ محبوب کی زلفون کی خوبی سیاہی مین شب یلدا سے زیادہ ہے اسلیئے ان زلفون کی بلائین لیتی ہے **مجہسا مشتاق** کہتا ہے کہ اے محبوب اگر آپ اپنا چراغ رخ لیکر مجہسا مشتاق جمال تلاش کروگے تب بہی نہ پاؤگے یعنی اپنا منہہ ہر جگہ ہر کسی کو دکہاتے پہروگے مجہسا مشتاق نہ ملیگا **جب یہہ دیکہا** مطلب یہہ ہے کہ جب قاصد محبوب کا خط لیکر میرے پاس آیا تو قاصد کو مجہہ مین میرا کہین پتا نہ ملا یعنی مین عاشق بباعث یقینا عشق ایسا ضعیف ناتوان لاغر ودبلا ہوگیا کہ قاصد کو میرا وجود نظر نہ پڑا اسلیئے نامہ بر خط کو لیکر الٹا پہر گیا یعنی جدہر سے آیا تہا اودہر کو واپس پہر گیا یعنی محبوب کی طرف **رہ گیا اپنا** تقدیر شعر اے آئینہ رو جب تیری تصویر کو یوسف نے لیکر دیکہا تو وہ یعنی یوسف اپنا منہہ لیکے رہگیا یعنی شرمندہ ہوگیا واضح ہو کہ شاعر جو حضرت یوسف علیہ السلام پر ترجیح دیتے ہین ایک مضمون بندی ہے والا چہ نسبت خاک را با عالم پاک **وان سے یان** مطلب یہہ کہ اے ذوق جب عدم سے دنیا مین آئے تہے کچہہ بہی مکان عدم سے نہین لائے تہے اور جب دنیا سے مرکر جائینگے تو محبوب کی طرف سے لاکہہ تمنا بحالت مایوسی لیکر جائینگے

ردیف رائے مہملہ غزل ۵

جسنے ہو تقدیر مصرع اول جسنے زخم تیغ عشق کی لذت اوٹہائی ہو مطلب ظاہر **صید دل** کو واضح ہو کہ نصف ہاتہہ بند کرکے مہندی لگاتے

ے یلدا تاریک — بلائیں لینا قربان ہونا اور تصدق ہونا محبت کا کلمات سے ہے جو کہ وقت محبت کے کہا کرتے ہیں بجز ہر زبان

ے آئینہ رو یعنی صفائی — منہہ لیکے رہنا یعنی شرمندہ ہونا

ہین اور جسمین کچھہ لکیرین سفید رہجاتی ہین اوسکو مچھلی دار مہندی کہتے ہین
پس کہتا ہے کہ جب تو دست حنائی ہین مچھلیان دکہاتا ہے تو صید دل
کو کب چھوڑتا ہے تقدیر شعر اے میری جان جبکہ تو دست حنائی ہین
مچھلیان چھوڑ کر دکھلائے ہے تو میرے صید دل کو کیونکر چھوڑیگا
واضح ہو کہ یہہ مضمون اس لحاظ سے باندہا ہے کہ مچھلی پکڑ کر رکہنے کے
واسطے پانی ہین چھوڑ دیا کرتے ہین سرد مہری سے تقدیر شعر اے
ابر بہاران کسی کی سرد مہری سے آگے ہی دل سرد ہے پس اے ابر ذرا مہربانی
کر کے دہوپ چھوڑ کر آگے سے ہٹ جائے دل اوسکے تقدیر مصرع
ثانی ورنہ اے نادان دل تو یہہ ساتھہ چھوڑ کر پچہتائیگا مطلب ظاہر
کیون نہ ایسے وحشی ہو تیرے یعنی تیرے ایسے وحشی ہے سے سرخی
پان تسبیح مرجان کا چھوڑنا اس لحاظ سے کہ مرجان کی سرخی دندان
پان خوردہ کے برابر نہین پیش خیمہ تقدیر شعر جب میری جان تنکو چھوڑ
کر سرگرم یعنی مستعد سفر ہے تو اسلئے مین عاشق پیش خیمہ محبوب گردباد
یعنی دود آہ کا بگولا لیکر نکلا جب بگولا طولانی وکلانی مین گھومتا ہوا
نکلتا ہے اور طولانی مین مانند نشان ہوتا ہے اسلئے آہ کو اوس سے
تشبیہ دی کیونکہ پیش خیمہ نشان یعنی جھنڈے کا ہونا جیسے پیش خیمہ لشکر
مین ہوتا ہے سو جب زیب و زینت ہے اور باعتبار طولانی وکلانی
کثرت آہ مفہوم ہے گر خدا دیوے ماہ یکہفتہ آدھی روٹی کی
صورت ہوتا ہے اور دو ہفتہ یعنی چودھوین رات کا چاند ساری روٹی
کی شکل ہوتا ہے پس کہتا ہے کہ اگر خدا انسان کو قناعت یعنی صبر دیوے
تو انسان آدھی روٹی چھوڑ کر ساری کی طرف کبھی نہ دوڑے سا غر

ساغر دل ست گرون وہ جنس ہوتی جو کسی کا ندر بازاری کی ہو کوئی خانگی بیچنے والا ہو وہ سستی ملجاتی ہی **پڑھ غزل** یعنی شعر ذوق اب تو کوئی گرم غزل سا پڑھ او زجا مضمون نغتہ جانان چھوڑ کر

ردیف رائے مہملہ غزل ۶

اور کہین بجا ہے **مین وہ مجنون** کنج زندان گوشۂ زندان خلاصہ مطلب یہہ کہ مین وہ مجنون ہون کہ جب زندان کو چھوڑ کر نکل جاؤن تو سنگ طفلون کا کہانا چھوڑ کر سیب جنت کا کہانا پسند نہ کرون ظاہر ہی کہ دیوانون عشاق کو لڑکے پتھر وغیرہ مارا کرتے ہین **پیوے میرا ہی** یعنی شعر اگر اوس شوخ کی تصویر لب خون شہیدان چھوڑ کر شنگرف سے کھینچے تو میرا ہی لہو پیوے میرا لہو پیوے اسکا استعمال بجائے قسم ہے ایسا ہی میرا حلوا کہائے ان دونون کے معنی قسم کے ہین یعنی ماں کو قسم ہی کہ اگر لب محبوب کی تصویر کہینچے تو خون شہیدان سے کہینچے مانی مصور مشہور ہے **سایۂ سرو چمن** ظاہر ہے کہ جو درخت لب آب پر ہوتا ہے اوسکا سایہ پانی مین دکہلائی دیا کرتا ہے اور سانپ کی تشبیہ فقط اس لحاظ سے ہے کہ پانی مین درخت کا سایہ سانپ کی طرح پیچ وخم کہا کر حرکت کیا کرتا ہے **ہوگیا طفلی** تیر کا ترازو ہونا نشانہ پر لگنے سے مراد ہوتی ہے اوراق میزان یعنی میزان الصرف کے اوراق یہہ صرف کی ابتدائی کتاب ہے اور میزان و ترازو مترادف لفظ ہین مطلب ظاہر **اہل جوہر کو** اہل جوہر یعنی اہل ہنر اس رنگ سے یعنی اس طرح سے بدخشان مین لعل کی کان ہے **شوق ہے** عاشق کہتا ہے کہ لوگ عشاق کے نالون کو پسند نہین کرتے اہہ محبوب کو طرز نالۂ عشاق کا شوق ہے چنانچہ منہہ سے دو دو قلیان دمبدم چہوڑتا ہی بس یہی طرز نالۂ عشاق ہے **دل تو**

[۱] کوئی گرم صحیح گرم گوئی غلط جا بجا طرف نغتۂ جانان
یعنی ہوئی جا بجا مراد عشاق مطلب ظاہر ۱۲
[۲] وہ یعنی ایسا

متضمن بیان ...
ضبط یعنی ... ہے ۱۲

لگتے مطلب یہہ ہے کہ دنیا سے پریان یعنی مین عاشق محبوب کو چھوڑکر
چلا ہون اب دل لگتے ہی لگیگا یعنی رفتہ رفتہ دل لگیگا گویا عاشق یہہ بات
بطریق حسرت وافسوس کے بیان کرتا ہے۔

ردیف رائے مہملہ غزل ۷

کیا ڈہوے یعنی جب میرا سراغ عنقا کو معلوم نہین تو اور کوئی کسطرح
میرا پتہ لگا سکیگا اوس **مرغ** راغ بمعنی دامن کوہ دبن کوہ وصحرا و باغ
وکشت مطلب ظاہر **ساقی بط شراب** بط شراب صراحی ایاغ پیالہ
شکستہ پر باعتبار لفظ بط کہا ہے کیونکہ بط کے پر ہوتے ہین جب بط شراب
پیالے سے دور ہے گویا شکستہ پر ہے **خود اوڑکے** تقدیر شعر جاوس
شوخ خوش دماغ سے مرغ نامہ بر دردادر شکستہ پر ہو تو نامہ خود اوڑ کے
پہنچے خلاصہ یہہ کہ نامہ اسلئے نہین اوڑ تا کہ مرغ نامہ بر موجود ہے والا
خود بخود اوڑکر پہنچے **کرتا ہے دل کا** تقدیر شعر تیر اکماندار دل کا قصد
کرتا ہے پر یعنی لیکن تیر نشان داغ سے دور اور شکستہ پر ہے کماندار وہ
شخص کہ جسکے پاس کمان ہو یہان باعتبار ابرو محبوب سے مراد ہے تیرا کماندار یعنی
تیرا محبوب ضمیر تیرا **عاشق** کی طرف راجع ہے مطلب واضح
شرح بخت برگشتہ پھر کر یعنی دوبارہ مراد کثرت تیر بازگشتی یعنی کمان
سے چھوٹ کر پھر کمان کی طرف لوٹ آوے یہہ ناممکن امر ہے مطلب یہہ
ہے کہ اگر دوبارہ بخت برگشتہ کی شرح لکھون تو پھر قلم کا ہاتھ مین ہونا تیر بازگشتی کی
مانند ہے خلاصہ یہہ کہ بخت برگشتہ کا بیان دوبارہ بے فائدہ ہے کیونکہ نا
ممکن ہے اور یا یہہ کہ تیر بازگشتی وہ کہ جو حریف کی جانب سے لوٹکر آوے
پس پھر قلم کا ہاتھ مین ہونا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے **تو نے گل کو**

ل مرغ نامہ بر سے کبوتر مراد ہے
سنتے ہین جو ... پہلے زمانہ
مین کبوتر کے گلے پر
نامہ باندھ دیتے
(۱۵) ایک شہر
دو شہر ... لیجاتا تھا

تقدیر شعر جب تو نے چمن مین گل کو توڑ کر سر پر رکہا تو غنچہ نے منہہ پہوڑ کر یہہ کہا کہ مین بہی حاضر ہون منہہ پہوڑ کر کہنا گستاخانہ کہنا اور نیز غنچہ کا منہہ پہوڑنا کہل جانیسے مراد ہے جب محبوب کو گل پسند آیا تو غنچہ نے بہی گل بنکر اور دوڑ کر کہا کہ مین بہی حاضر ہون **وہ کہے کون** تقدیر شعر وہ کہے کہ میرے اس چہتون پر کون قربان ہے تو مین یہہ کہون کہ **مین تو کہے** یعنی محبوب کہے کہ مین کی گردن پر چہری ہے مطلب یہہ ہے کہ اگر محبوب پوچہے کہ میرے چہتون پر کون عاشق ہے مین عاشق جواب مین کہون کہ مین پہر محبوب کہتا ہے یعنی جواب دیتا ہے کہ مین کی گردن پر چہری ہے واضح ہو کہ لوگ بوجہ تمثیل کہا کرتے ہین کہ مین کے گلی پر چہری ہے کیونکہ بکری کی آواز مین مین کا کلمہ سمجہا جاتا ہے اور بہت بولنے والی بکری ہوتی ہے اوسکے حق مین یہی کہا کرتے ہین پس مصنف دیوان نے مین کا کلمہ اس مثال مذکورہ سے نکالا ہے **تیرے دندان** مطلب یہہ ہے کہ اے محبوب جب دندان مسی زیب کی بہار[2] دیکہی تو اوس سی پڑ گئی یعنی گل سوسن سرد ہو گیا کہ جو خوبی اسمین ہے مجہہ مین نہیں اوس شبنم سی کلمہ تشبیہ اور اوس کے پڑنے سے درخت جل بہی جایا کرتی ہین **بعد مردن آچکے** مطلب یہہ ہے کہ اے محبوب جب میری حیاتی مین بہدعا سے کہتے ہو کہ تیری صورت در گور دور رہو تو بعد مردن گور کو دور سنکر رونے کو آچکے یعنی نہین آوگے **روکش بال** مطلب یہہ ہے کہ جن جانورون کو تیرے تیر دنکے پر لگ گئے ہین وہ جانور ہما کو رشک دیتے ہین یعنی ہما کے سایہ مین ایسی برکت نہین جیسے کہ جانوران تیر خوردہ کی ہے اونکو بے پر تقدیر مصرع اول اونکو مرید عرش اعظم

[1] پہتون یعنی ابرو ۱۲

[2] بہار یعنی رونق واضح ہو کہ سوسن کا نیلا رنگ ہوتا ہے اور مسی بہی سیاہ ہوتی ہے پس گل سوسن محبوب کی مسی دندان زیب کی بہار سے سرد ہو گیا یعنی رشک مین آیا ۱۲

[3] [illegible]

پر بے پر اوڑاتے ہین اونکو یعنی پیرون کو مطلب یہہ ہے کہ بعض پیر کہ جنکو حرص و ہوائے دنیا نے گہیرا ہوا ہے دنیاوی طمع کے لئے آپ کو بظاہر بصورت پارسائی دکہاتے ہین ایسے پیرون مین یہہ ہمین نہین ہوتا کہ خود اپنے تصرف ولایت سے خلقت کو مطیع کرین مگر اونکے مرید اونکو ایسا اوڑاتے ہین کہ ہمارے پیر عرش عظیم کی خبرین دیتے ہین اسصورت مین اگر پیرون مین دراصل ہون یعنی کچھہ کرامت بہی رکہتے ہون تو خدا جانے کہ یہہ پیر کیا غضب لائین یعنی کہان تک دعوی کذب بیان کرین بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ لامکانی کی خبر دینے کا دعوی کذب کرین یہہ شعر اس مضمون مین لکھا ہے کہ - پیران نمیپرند مریدان ہمے پرانند - اور لائین کا فاعل مرید بہی ہوسکتے ہین یعنی اگر پیرون مین کچھہ ہو بہی تو خدا جانے مرید کیا غضب لامین یعنی نسبت اولیائی پیرون کی کیا کیا کچھہ بیان کرین **مجھہ مین کیا باقی** عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب آپ کو دور سے دیکھکر یہہ یقین ہوا کہ عاشق مین کچھہ بھی باقی نہین باوجود اسکے پاس آکر دیکہتے ہو پس اسے بدگمان وہم کی دارو تو لقمان کے پاس بہی نہین **چمن سے بُعد** بعد یعنی دوری سین و قاف لفظ قفس مین دوری ہے کیونکہ فا کے درمیان ہونیسے قاف اور سین آپسمین دور پڑے ہین پس عاشق اس شعر مین اپنی دو حالت بیان کرتا ہی ایک یہہ کہ جیسے قاف اور سین قفس مین دور ہین اسیطرح مین چمن سے دور ہون دوسرا یہہ کہ جیسا فا قفس کی ناف یعنی درمیان بندہے ویسا ہی مین پنجرے مین مقید ہون

ردیف صاد مہملہ

سب مذاہب میں مذاہب جمع مذہب خلاصہ مطلب یہہ کہ جملہ مذہبون مین یہہ قاعدہ مسلم الثبوت ہے کہ جہان عام ہون وہان خاص ہونا باعتبار شرف رتبت ضروری ہے مثلاً رعیت مین بادشاہ علی ہذا القیاس باقی اہل رتبت اسیطرح عشاق مین محبوب خاص ہے جب یہہ ہے تو عشاق پر اعتراض عائد نہین ہوسکتا ہے کہ کیون محبوب کو خاص ٹھہرایا **خضر باتین** خلاصہ یہہ کہ اے خضر یہہ کہنے کی باتین ہین کہ چشمۂ حیوان جان بخش ہے بلکہ اے خضر یہہ خاصیت جو بیان کرتے ہو محبوب کی دشنام دہی مین خاص ہے کہ جسکو گالی دیتا ہے اوسکو حیات ابدی حاصل ہوجاتی ہے **شیخ صاحب** یعنی شیخ صاحب کے نزدیک وہ لوگ خاصان خدا یعنی خدا رسیدہ ہین جو زمرۂ خدام شیخ صاحب مین خاص خدمت گذار ہین اسیطرح عشاق مین وہ خاص ہے جو بدل وجان فدا ہوکر خدمتگذار محبوب ہو **عشق کا جوش** اس شعر مین عشق مجازی سے مراد ہے لہذا جسکو جوانی مین عشق کا غلبہ ہوا وہ عشق مجازی مذموم ہوتا ہے اور جو عاشقان حقیقی ہین تادم زیست ہنوز روز اول سمجھکر ثابت قدم رہتے ہین

ردیف ضاد معجمہ

پرکترنے کو اے اس شعر مین عاشق نے آپ کو صید مفرر کیا ہے اور محبوب صیاد اسکے سوا اور کوئی مراد نہین **بحر و بر مین** مطلب یہہ ہے کہ دنیا مین ہرکسیکو قطع و برید کی ہوس ہے یعنی ہر کوئی مستعد ایذا دہی ہے چنانکہ دیکھو کہ بر یعنی جنگل مین ناخن شیر مثل خنجر ہے اور بحر یعنی دریا مین دم ماہی مقراض ہے **محضر خون** محضر بمعنی قاضی یعنی حکم نامۂ قاضی

محضر خون جو قاضی نے حکمنامہ قصاص کا لکھا خلاصہ یہہ کہ جب
محبوب نے میرا سارا محضر خون کتر کر پھینک دیا تو مقراض اس
ظلم کی محشر مین گواہی دیگی پاس گیا مطلب یہہ ہے کہ قطع تعلق
مین کیا پاس ہے کیونکہ مقراض قطع کسوت درویشی اور شاہی کو یکسان
سمجھتی ہے یعنی بلا لحاظ پاسداری سب کے پارچات کو کتر ڈالتی
ہے **رشتۂ عمر** یہہ بات ظاہر ہے کہ مقراض شمع کے گل کو کترتی
رہتی ہے مگر مقراض شمع کے دل کی سیاہی دور نکر سکی خلاصہ یہہ
کہ دل کی سیاہی دور کرنا یعنی صفائی حاصل کرنا بس محال ہے

ردیف کاف تازی

جو کھلکر اونکا جوڑا اوسکو کہتے ہین جو سر کے بال لپیٹ کر گردن
پر رکھا کرتے ہین مشہور ہے کہ بلا کو سیاہ اور ایذا رسان گنتے ہین
باوجودیکہ بلا کی یہہ وصف ہے اگر اس صورت مین محبوب اپنے جوڑے
کو کھولکر لٹکا دے تو بلائین اگر محبوب کے جوڑے کی سو سو بلائین
لین یعنی محبوب کے جوڑے پر تصدق ہون یہہ **جتنے سرو ہین**
تقریر یہہ ہے کہ چمن مین جسقدر سرو ہین محبوب کے قد پر زہر یعنی رشک
کھاتے ہین اسلیئے یہ سرو سر سے پاؤن تک سبز ہین **میرا دل ایک** تقدیر شعر وان[۱۲] سر سے پاؤن تک ادائین ہی ادائین ہین
اور میرا ایک دل ہی تو اس صورت مین مین ایک دل کو اوس خوش
ادا کی کس ادا کو دون مطلب ظاہر **سراپا شوق** کمال حسرت اور
افسوس سے کہتا ہی کہ ہم جنکے جلسے مین شوق مجسم ہو کر سر کے بل جائین

۱۲ وان یعنی محبوب کے جسم مین ۱۲

وہ ہمکو مثل شمع سر سے پاؤن تک جلائین یہہ بڑا ستم ہے **ہنہون**
بے تقدیر شعر خواہ بے پردہ ہون لیکن توبہی چلون مین درپردہ
ہوہو کے شوخی سے سر سے پاؤن تک پہن دکہائین چونکہ عاشق کو دیدار
نصیب نہین ہوتا اسلئے ایسا بطریق آرزو اسیطرح اپنا اشتیاق ظاہر
کیاہے یا یہہ مطلب کہ درپردہ چلون مین کہڑے ہوہو کے اپنے آپ
کو دکہلاتے ہین **سراپا پاک** پاک مراد صاف یعنی کسیطرح سے آلودہ
نہین دنیا سے ہاتہہ دہونا ترک دنیا سے مراد ہے دوسرے مصرع مین
مراد غسل کرنیسے ہے **صفحۂ** دہر پہ ایک سے ایک یعنی ایک آدمی
دوسرے سے یکدل نہ ہوا مصرع ثانی مصدق دعوی ہے کہ جب دل
کے دو حرف الگ ہین توایک کیونکر ہوسکین اس شعر مین بے اتفاقی
کا ذکر ہے

ردیف لام غزل اول

بغل مین خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ محبوب کے ہجر مین دل بیقرار ہے
لہذا نکلجانے پر مستعد رہتا ہے ظاہر ہے کہ جب دلکی یہہ حقیقت ہو
توانسان کو آرام نہین ہوتا پس بغل کا دشمن ہونا یہی ہے اور دل کی
خصوصیت بغل سے باعتبار بغل مین ہونے کے ہے کیونکہ دل بائین پستان
کے نیچے ہوتا ہے **نکل نجائے** کہتا ہے کہ مین جو دم اضطراب
شعلہ باری کرتا ہون ایسا ہو کہ برنگ شعلہ یعنی شعلہ کیطرح کہین دل
بہی نکلجائے دل کا باقی رہنا اسلئے مطلوب ہے کہ معاملات عشقیہ دل
کے متعلق ہین **ہمیشہ روزن** کہتا ہے کہ اگر میرا دل کسی مہوش کی
انتظاری مین نہین ہے تو دل ہمیشہ روزن سینہ سے کیون چشم براہ ہے

جب یہہ ہے تو معلوم ہوا کہ کسی مہوش کی انتظاری مین ہے تیر ا
سنگار کہہ یعنی ہوتی مطلب ظاہر برنگ غنچہ اول پیکان کی غنچہ سے
یا غنچہ کی پیکان سے تشبیہ باعتبار ہم شکلی کے ہے دوسرا کہ جب پیکان بدن
مین گہس جاتی ہے تو زخم سے خون بہا کرتا ہے اس جہت سے رنگت
مین بہی مشابہت پیدا ہوئی غنچہ تصویر خود غنچہ ظاہر ہے کہ غنچہ اور پیکان
مقبض صورت مین مطلب ظاہر **فلک کے رنگ** خلاصہ مطلب
یہہ ہے کہ جب فلک بصورت لباس ماتمی ہے تو اس نیلگون حصار مین
کیو اپنا دل خوش ہو فلک کے ماتمی لباس ہونے سے اپنے دل کا
ناخوش ہونا اسلئے ہے کہ راحت و رنج وغیرہ فلک کے اختیار مین
گنتے ہین پس جب خود فلک ماتمی لباس ہے تو اوروں کے دل کو کیونکر
خوش کریگا **برنگ بیضۂ نوروز** نوروز شمسی سال کے پہلے دن
کو کہتے ہین یہہ دن شاہان فارس کے جشن کا ہے اوسدن شوقین ہزار
مرغیوں کے انڈے جو بہ نسبت اور انڈوں کے سخت ہوتے ہین لڑایا کرتے
ہین اوسمین جیت ہار بہی ہوتی ہے جسکا انڈا ٹوٹ گیا وہ ہار گیا اور
سبزوار مرغی کا انڈہ نوک دار اور لنبا ہوتا ہے اسمین دل کی مشابہت
بہی ہے پس قایل کہتا ہے کہ تو نے مثل بیضۂ نوروز ہزاروں دل
توڑے ہمارا آپ دل کس گنتی مین ہے اور بجائے قطار شمار صحیح ہے
ہزار دشمن جان مطلب یہہ ہے کہ ایک جان کے ہزار دشمن
ہوں یہہ ہزار دشمن اوس ایک بڑے دوست سے اچہے ہین یعنی
اوس دل سے کہ جو دل ہزار مین مبتلا ہو دل کا ہزار مین ہونا یہہ کہ
محبوب کی محبت مین اور وںکا بہی خیال رکہے کیونکہ یہہ بات عشق کے

لے نیلگون حصار یعنی فلک ۱۲

برخلاف ہے یا یہہ تقریر ہے کہ جو کوئی مجھہ سے پوچھے کہ وہ دوست کون ہے تو
مین ہزار آدمیون مین یہہ کہون گا کہ میرا دل ہے نہو تین خلد مطلب
یہہ ہے کہ جب خلد مین حورین ہین تو اسلئے ہر ایک کا دل خلد مین رہنے
کو چاہتا ہے پس اسی بات سے سمجھہ لو کہ ہم عشاق کا بہی دل خوبئ حسن
کے باعث صحبت خوبان گلعذار مین لگتا ہے یہہ جسم زار ہے
مصرع اول مین بجائے دل تار صحیح ہے بطریق استفہام کہتا ہے کہ میرے
پیرہن مین جسم یا کہ تار ہے اور تار مین گرہ ہے یا کہ جسم زار مین دل
یعنی مصایب عشق سے اسقدر زار یعنی لاغر ہو گیا ہون کہ یہہ تمیز نہین
کر سکتا ہون کہ پیرہن مین جسم ہے یا کہ تار اور جسم مین گرہ اوٹھا
تو لائے کہتا ہے کہ مجھکو میرے ہمنشین کوچہ یار سے اوٹھا تو لائے ہین
لیکن میرے عوض کوئے یار مین میرا دل رہیگا خلاصہ یہہ کہ میرے وجود
کے اوٹھانے سے کیا فایدہ کیونکہ جب میرا دل وہان لگا ہوا ہے تو
جسم کے اوٹھانے سے کیا مفاد

ردیف لام غزل ۲

ازل سے یون اس شعر مین عاشق کا رتبہ بیان کیا ہے یعنی عاشق
کا دل نور کی قندیل[1] ہے اس دل کا نور کی قندیل کی تشبیہ اور اور مانند
ہونا یہہ ہے کہ جیسے عرش خدائے غفور کی قندیل ہے **سمجھہ وہ**
در موئی بناگوش کا بہی لو نشور زندہ ہونا صبح نشور یعنی قیامت کی صبح
اختر صبح نشور سے مراد آفتاب صبح قیامت ہے کہ اوس دن بہت
روشن ہوگا مطلب یہہ کہ کہتا ہے کہ تو یہہ بات سمجھہ کہ در بناگوش محبوب
ایسی قندیل ہے کہ جسکے سامنے اختر صبح نشور خجل ہے ہمارے

---

[1] قندیل فانوس جسمین چراغ اور موم کی بتی جلاتے ہین عرش خدا عرش تخت چہت عرش خدا جو ساتوین آسمان اور اسکے سب سے اوپر سمجھتے ہین در وہ جو سیپ سے اور سمین نورانی قندیلین روشن ہین عفور گناہون کے بخشنے والا یہہ خدا کی صفت ہے

ازل جسکا شروع اور ابتدا نہو یہہ خدا کی صفت ہے

عہ خلد یعنی بہشت حورین جمع حور یعنی بہشت کی خوبصورت عورتین جو وہان رہتی ہین

حسن یعنی خوبی حسن محبوبان

کعبہ کعبہ شریف مین بہی قندیلین روشن ہوتی ہین کہتا ہے کہ ہمارے کعبۂ دل مین کسی کی تاب کمال ظہور کی قندیل ہمیشہ روشن ہے مطلب یہہ ہوا کہ ہمارے کعبۂ دل مین اہل کمال کی روشنی کی قندیل ہمیشہ روشن ہے یعنی اونکے پرتو فیض تجلیات کے اثر سے ہمارا دل بہی روشن ہی کیونکہ اونکے مرید اور معتقد ہین اور دوسرے نسخہ مین بجاے تاب باب ہے باب کا لفظ بہی مناسب ہے کیونکہ دروازہ پر قندیل لٹکاتے ہین جہان ہے اس شعر مین طالبان دنیا کا ذکر ہے کہتا ہے کہ جہان خانۂ عشرت ہے پس اس گہر مین اوس صورت مین فروغ ہوگا کہ اس مین جسکے سر پر غرور کی قندیل لٹکے کیونکہ عیش و عشرت وہی کرتا ہے جو تکبر اور خدا سے غافل ہوتا ہے رہے ہے جون یہہ شعر گناہگارون کی مذمت مین لکہا ہے مطلب یہہ کہ جیسا چاند گہن لگنے سے سیاہ ہوجاتا ہے ایسا ہی ماہ منخسف کی مانند بدبختون کی بالین قبر کی قندیل سدا بے نور رہتی ہے یعنی ایسے بے نصیب اور بہرہ ہین کہ بعد مرگ اونکی قبر پر کوئی چراغ بہی نہین جلاتا پڑے ہے جو عکس مطلب یہہ ہے کہ اگر محبوب کے چہرے کا عکس جام مین پڑجائے تو تجلی چہرۂ محبوب سے حباب بادہ طور کی قندیل ہوجائے یعنی حباب ایسا روشن ہو جائے کہ جیسے کوہ طور کی تجلی عیان ہے روز سیاہ روز بدظاہر ہے کہ شب مین دور سے قندیل مندہم معلوم ہوا کرتی ہے اور روز سیاہ مین آفتاب کا بے نور معلوم ہونا اسلئے ہے کہ جو شخص کمال غم مین مبتلا ہوا کرتا ہے اوسکی آنکہون کے آگے جہان سیاہ دکہائی دیا کرتا ہے مطلب یہہ ہوا کہ میرا ایسا روز سیاہ ہے کہ آفتاب بہی بے نور

۹۱ تاب چمک ـ روشنی کمال ظہور اولیا اور اہل صفا سے مراد ہے جو اونکے دل روشنی تجلیات الٰہی سے منور ہوئے ہین یا کمال ظہور سے روشنی حسن محبوب مراد ہے جو ہمارے کعبۂ دل مین ہمیشہ روشن ہے ۱۲ ماہ منخسف یعنی گہن لگا چاند ۱۲

۹۳ حباب کہ پانی پر جابر ظاہر ہوتے ہین بادہ بہی رقیق ہوتا ہی اور اوس پر بہی حباب پڑجاتا ہی اور حباب کو قندیل سے بہی تشبیہ دیتے ہین قندیل کہا طور کی قندیل وہ روشنی جو شعلۂ طور پر چمکی تہی وہ نور ذات خدا تہا ۱۲

کوہ طور سے ۱۲

معلوم ہوتا ہے **سواے دل سے گے** بچے سنگترہ کو اوپر سے تھوڑا
ساگول کاٹ کر پہانکون سے خالی کر کے قندیل بنایا کرتے ہین تو کہتا
ہے کہ اگر نارنج باغ خلد کی بہی قندیل بنائین تو جب بہی اوس رشک حور
کو دل عاشق کی قندیل کے سوا وہ قندیل پسند نہ آئے **اوڑے**
جو قندیل ہونا محاورہ مین آسمان کی طرف بہت اونچا ہوئے کو کہتے ہین
صورت طیور یعنی مانند طیور مطلب یہہ کہ جو یعنی جب میرے پارہ دل
آہ سے ہمراہ اوڑ گئے تو ہوا مین مثل طیور کی بہت بلند ہو گئے **وہ**
تیر مین کہتا ہے کہ یہہ میرے نالے قیامت زا وہ تیر ہین جو اونکے رکہنے
کو صور کی قندیل لازم ہے حاشیہ کی تحقیق سے مطلب ظاہر ہے
نسیم کیا ہے کہتا ہے کہ نسیم یعنی ہوا کی کیا حقیقت ہے کہ روضۂ
تفتہ جانون کی قندیلین بجہاوے کیونکہ یہہ قندیل آواز صور اسرافیل
کی باد سے گل نہ ہو روایت ہے کہ صور حضرت اسرافیل کی آواز سخت ہوگی
کہ اوسکے صدمہ سے خلقت مر جائیگی

ردیف لام غزل ۳

اوس گل مین یعنی محبوب مین **ہے روشنی** اس شعر مین بنا
بنون غلط بتا بتائے فوقانی صحیح ہے یعنی کافر تو بتا **پیکان تو دل**
کہتا ہے کہ یہہ پیکان جو دل دوز اور سوفار باہر ہے ان دونون کی
شکل درون غنچہ ہے اور برون گل ہے اس دلیل سے کہ پیکان
بصورت غنچہ ہوتی ہے اسنے اندر گہس کر غنچہ کی شکل پکڑی ہے اور سوفار
کی صورت باعتبار بردن کے بصورت گل شگفتہ ہے اسنے باہر رہکر گل شگفتہ
کی تصویر پکڑی اور سوفار گل شگفتہ اسلئے ہوا کہ زخم کے اندر سے خون نکلکر سوفار خون آلود ہو گیا۔

۵ قیامت زا کے معنی قیامت کے پیدا کرنے والا تیر مین یہہ اسلئے [illegible] پارہ ہای قندیل تیر [illegible] میان ہی کو کہتے ہین [illegible] صور مراد جو اسرافیل [illegible] قیامت کے دن [illegible] اوسکی آواز [illegible] دل فنا ہو جائینگے [illegible]

[illegible]

ردیف میم غزل اول

پابند جون دخان دخان کا پریشان ہونا اسکا پیچ و تاب مین ہونا
ہے مطلب **روشن ہوئی نہ یاد** (دیوان) مطلب یہہ کہ جب ہمکو زلف محبوب
یاد اور اوسکے سلسلۂ محبت مین پابند ہین تو اسلیے شکل الف خطون کی
پیشانی پر خط شکستہ مین لکہدیتے ہین کیونکہ خط شکستہ اور زلف پیچیدہ کی
مین ہم شکل ہے خلاصہ یہہ کہ زلف کی یاد بہر صورت اور ہر جگہ ہے
زنجیر مین بہی جولان بفتح دوڑنا اور بضم زنجیر جو قیدیون کے پاؤن
مین ڈالتے ہین مطلب یہہ ہے کہ زنجیر مین بہی یعنی قید مین بہی مثل نالۂ بر زنجیر
جوش جنون سے جولانیون مین رہتے ہین یعنی دوڑتے او چہلتے کودتے
رہتے ہین اور آواز زنجیر یا جو یکہ زنجیر مین ہی باہر نکلجاتی ہی پس یہی
ہماری حالت ہی **پائی نہ تیغ** کہتا ہے کہ قرب حرم مین شکار کی ممانعت
ہے لیکن ہمکو تیغ عشق سے قرب حرم مین بہی امن نہین قربانی ہوتے ہین
دوزخ بہی جائے کہتا ہے کہ اگر ہم آہ کو شرر افشان کرین تو دوزخ
نعرۂ ہل من مزید بہول جائے حاصل یہہ کہ دوزخ کے شرار عاشق کی آہ
شرر افشان کے برابر نہین اسلیے نعرۂ ہل من مزید بہول جائے یعنی اپنی
تیزی کا دعوی چہوڑ دے یا باعث خوف بہول جائے **پاکوبیون کو**
پاکوب رقص کرنیوالا عاشق سے مراد ہے اکثر عاشق کو ایسی حالت
لاحق ہوتی ہی سلسلہ جنبان وہ جو پہلے بات کو شروع کردے کہ اسکے
ذریعہ سے فیما بین گفتگو شروع ہو **تم بہی نہین جگر** بتقدیر شعر ہم
اسقدر سوز عشق کی مہمانیون مین سرگرم رہے ہے کہ تم بہی جگر نہین رہے
تمام خشک ہوگیا **مطلب سے اپنے** واضح ہو کہ ہر ایک آدمی

کی پیشانی مین جو اوسکے مقسوم مین ہے پہلے ہی مالکان قضا و قدر نے لکھدیا
ہے اور اوس لکہی کو کوئی نہین پڑہ سکتا ہی پس عاشق کہتا ہے کہ ہم ہی مثل
سر نوشت پیشانیون کی ہین کیونکہ ہم عشاق کے مطلب عشق سے سوائے
خدا اور کوئی آگاہ نہین اگر آگاہ ہون تو کوئی ہمکو براہ کیے ہین آئینہ
مین تقدیر شعر ہم آئینہ رو کے سامنے حیرانیون مین جیساکہ آئینہ مین صورت
تصویر آئینہ حیران ہوتا ہے اور صورت تصویر آئینہ وہ جو آئینہ مین دکہائی
دیتی ہی حاصل یہہ کہ جیسے آئینہ مین تصویر آئینہ حیران ہوتی ہے ایسا ہی میں
حیرانیون مین پڑا ہون آئینہ کی تصویر کی حیرانی یہہ ہے کہ عکس چہرہ شیشہ میں
بے حس و حرکت ہوتا ہے حاصل یہہ کہ محبوب کے سامنے بے حس و حرکت
ہین ہو وہ عزیز تقدیر شعر اگر ہم تیری شبیہ کو کنعانیون مین رکہدین
تو وہ شبیہ سورہ یوسف سے ہی ہو یعنی زیادہ عزیز ہو یعنی مرغوب پیاری
ارجمند کیا جانے ہم معلوم ہو کہ یہہ شعر اس نہج پر تالیف ہوا کہ جیسے
دو شخص فیما بین جہگڑتے ہون یا کوئی کسی مسئلہ مختلف اعتقادیہ مین دریافت
کرتا ہو ان ہر دو کی بحث مین ثالث اپنی راے اور اعتقاد بیان کرے عاشق
کہتا ہے کہ کیا جانے یعنی ہمکو زمانے کے حادث یا قدیم ہونے مین کوئی
بحث اور تکرار نہین زمانہ کچہہ ہی ہو ہماری بلا سے مگر یہہ واقعی امر ہے
کہ ہم فانیون مین ہین جانا چاہیے کہ مصنف نے لفظ فانی میں رعایت تغلیب ہے سبب
حقہ یعنی زمانے کے حادث ہونے کی رکہی ہے کیونکہ قدیم کو فنا کا لگنا
عیب ہے پوشیدہ ان ان گناہون ہم ان گناہون مین رات دن سر
خوش ہین کہ نصرانیون مین پوشیدہ ہو کر شرب الیہود کرتے ہین شرب الیہود
پوشیدہ اور کم پینے شراب سے مراد ہے کیونکہ یہودی لوگ مسلمانون کے

قدیم کہنہ و دیرینہ جو ہمیشہ سے ہی پیدا ہوا ہو یہہ حادث کی ضد ہے معلوم ہو کہ بعض حکما زمانہ کو قدیم کہتے ہین یعنی حدوث زمانے کے منکر ہین انکا اعتقاد ہے کہ خدا کی طرح

ڈر سے پوشیدہ شراب کہاتے ہین تاکہ مستی ظاہر نہو اول مصرع مین
لگاہون غلط گناہون صحیح سرخوش وہ آدمی جو شراب کے نشہ سے خوشحال
ہو دکہلائین روایت ہے کہ قیامت کادن پنجاہ ہزار سال لنبا ہوگا کہتاہے
کہ حالانکہ قیامت کادن اتنا بڑا لنبا ہے اور ہم اس قیامت کے دن کو اپنے
سیاہ نامہ کی طولانیون مین دکہلائین گے یعنی ہمارا سیاہ نامہ اسقدر
لنبا ہے کہ اوس سیاہ نامہ کے بین السطور مین قیامت کادن آجاویگا
بین السطور جو دو سطرون کے درمیان سپیدی ہے سیاہ نامہ گناہ نامہ
جاسکتے ضعف مطلب یہہ کہ ناتوانی اور کمزوری کے باعث محبوب
کے کوچہ مین نہین جاسکتے کاش گریہ کی طغیانی بہاکر کوچہ جانان مین
لیجائیگی

ردیف میم غزل ۲

شمع نازان بہا یعنی بہاکر بل بے ارے آتش تقدیر شعر بل
بے اے آتش غم تو دل کو یہہ گرم کرے کہ تہ پہلوے زمین پشت سمک
تک گرم ہو مطلب یہہ کہ اے آتش غم جب کہ تو دل کو گرم کرتی ہے
تو تحت زمین کا جو سمک تک ہے گرم ہوجاتا ہے لطف بوسہ
نرہا تقدیر اے آتش خو جب تو ہم پہ گرم ہوا تو لطف بوسہ نرہا کیونکہ
یہہ تو ایسی مثال ہے کہ شربت قند دیا یہ یعنی لیکن گرم کرکے دیا ظاہر
ہے کہ شربت مصری وغیرہ دفع گرمی کے لئے ٹہنڈا پلایا کرتے ہین باقی
مطلب ظاہر تن رہا یون تقدیر شعر اے محبوب اگر میرا تن تب غم سے
یوہین گرم رہا تو سیخ آہن کی طرح بدن پر مو گرم ہوکے نیشتر جلاکے
کہتاہے کہ اے فصد کرنے والے ذرا خیال کرلینا کہ بلا لیہو آتش سودا

سے یعنی عشق کی مرض سے گرم نکلتا ہے کہین نشتر گشتہ فولاد کی طرح
جلکے خاک نہ ہو جائے ظاہر ہے کہ نشتر فولاد سے لوہے کی ہوتی
ہے اور فولاد کا کشتہ کرتے ہین **کٹ سکا صید** کہتا ہے کہ
قاتل یعنی محبوب نے چاہا کہ صید محبت کو کاٹ دے اسلئے چاقو کو
اسقدر پتھر پر تیز کرنے کے لیئے رگڑا کہ گرم ہوگیا اس سے بہی صید
محبت کا نکانہ کٹا صید محبت مراد عاشق ہے **آتش دل سے گل**
خودرو وہ جو خود بخود اوگتا ہو رو رویدن سے ہے گل خودرو مین یہ
خوبی ہے کہ کسیکے بونے سے نہین اوگتا خود جوش آتش عشق سے
اوگتا ہے مطلب ظاہر **مہروش** قاعدہ ہے کہ بعض اوقات آئینہ
کو زانو پر رکہکر دیکہا کرتے ہین **کیا کہولن نامہ** مطلب یہہ کہ جب
نامہ کو کبوتر کے بازو پر باندہا تو نامہ کی گرمی سے جو سوز عشق کی گفتگو
پر مشتمل تہا کبوتر کا بازو گرم ہوگیا اس کبوتر کی گرمی سے نامہ جل گیا کسی
زمانہ مین سوداگر کبوتر پالتے تھے سوداگر سفر مین لیجایا کرتے تھے منزل
مقصود پر پہنچکر خط لکہکر کبوتر پر باندہ دیا کرتے تھے کبوتر خط کو لیکر گہر
آجاتا تہا ایسے کبوترون کا ایک قسم ہے جو گولے کرکے مشہور ہین
دست خورشید سپر خورشید یہی سورج کی ٹکیا ہلال ابرو مراد
محبوب ہم **تو سنتے تھے** کل حموض بارد یعنی سب کہٹی چیزون کی
تاثیر سرد ہوتی ہے یعنی بروے علم طب ثابت ہے کہ جو چیز ترش ہوگی
اوسکی تاثیر سرد ہے ترش چیز رفع گرمی کے لئے دیا کرتے ہین چنانچہ آلو
بخارا املی آنار وغیرہ اکثر پس کہتا ہے کہ جب محبوب کو ترش ابرو اور ترش رو
کہتے ہین تو اسے ذوق وہ محبوب کیون اور کس دلیل سے گرم ہوتا ہے

چاہیے تہا کہ محبوب کو ترش ابرو نہ کہین جو گرمی کی ضد ہے

ردیف نون غزل اول

بے یار روز عید شب غم کی تشبیہ اسلیئے کہ غم کی شب مشکل سے کٹا کرتی ہے دیدہ پرنم یعنی دیدہ گریان ظاہر ہے کہ شب شراب محل عیش وعشرت ہے اور گریہ جاے مصیبت خلاصہ یہہ کہ روز عید یار کے بغیر مثل شب غم ہے اور جام شراب مانند دیدہ پرنم کی ہے **دیتا ہے دور** کہتا ہے کہ دور چرخ دنیا مین کسیکو فرصت نشاط نہین دیتا ہے باوجود اسکے جسکے پاس جام شراب ہوگا وہ اب جم کے رتبے سے کم نہین ہوگا خلاصہ یہہ کہ دنیا مین جسکو فرصت شرب بادہ حاصل ہو وجمشید بادشاہ کے رتبہ کے برابر ہے **اوس زلف** خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ شانہ کا ہاتہہ بباعث کنگہا کرنے محبوب کے رتبہ ید بیضہ مریم سے کم نہین **زیبا ہے روئے خزان** سے روے زرد کی مشابہت ظاہر ہے کیونکہ خزان مین برگ درختان زرد ہوجاتی ہین اور عاشق کا رنگ بہی زرد ہوتا ہے عاشق کی خزان یہی زردی رنگ ہے مطلب شعر ظاہر **وحشی کو تیری** صحرا مین ہر غزال وحشی کو تیرہی چشم کی مژگان تیز ناخن ضیغم سے کم نہین وحشی جنگلی جانور جو آدمی سے نفرت کرتے ہین ضیغم شیر درندہ تیہہ معلوم ہے کہ محبوب کی چشم کو غزال سے تشبیہ دیتے ہین کہتا ہے کہ جب محبوب صحرا مین جاتا ہے تو محبوب کی مژگان غزالون کے حق مین مثل ناخن شیر ہے گویا غزال عشق محبوب مین گرفتار ہوجاتے ہین **سی عت** ہے تقدیر شعر جب اب بہی دل کی تپش تپ غم سے کچہہ کم نہین تو اسلیئے رگ سنگ مزار

مین سرعت نبض ہے حاصل یہہ کہ سنگ مزار کو دلکی ایسی گرمی پہنچی کہ
سنگ مزار کی رگ نبض کی طرح تیز حرکت کرتی ہے **ہوتی ہے جمع**
تقدیر شعر جب درہم کی شکل صورت درہم سے کم نہین تو اسلئے آخرش
جمع زر سے پریشانی ہوتی ہے مطلب یہہ ہوا کہ درہم بکسر اور درہم بفتح
کی بظاہر ایک صورت ہے مگر باطن مین پہلے معنی جوڑتے کے ہین اور دوسرے
معنی ابتر کے ہین باطنی مشابہت کی جہت سے انجام مال کے جمع کرنیمین
نقصان واقع ہوتا ہے اور ابتر اوسکو کہتے ہین کہ جسکی اولاد باقی نرہے
ساقی ملے ہزار کہتا ہے کہ اے ساقی ہزارون فلاطون خاک مین
ملے ہین یعنی خاک ہو گئے ہین اسصورت مین جو خم تہی آدم کے قالب سے
کم نہین یعنی رتبہ مین مساوی ہے مثلاً آدم کے بیروح قالب کو خاک
مین دفن کرتے ہین ایسا ہی خم تہی بلا شراب مثل بے روح قالب کی ہے
خلاصہ یہہ کہ خم شراب سے معمور بہتر ہے اور فلاطون حکیم تہی خم مین بیٹھکر
زمین مین چہپ گیا تہا پہر سلطان سکندر نے اسکے زمین مین ہونے
کا قصہ سنا بعد تلاش زمین مین سے نکالا فلاطون کا خم مین چہپ رہنا
سلطان سکندر کے عہد تک تہا اور خم مٹی کا ہی گویا مردون کی مٹی اوسمین
آمیز ہے **اوس حور وش** سوا یعنی جنت سے بہتر رقیب دو شخص جو
ایک معشوق پر عاشق ہون ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے مطلب
صاف **شورابہ سرشک** معلوم ہو کہ جب دلکو صدمہ پہنچتا ہی تو
دلکی حرکت سے آنکہین رویا کرتی ہین شورابہ اسلئے کہا ہے کہ آنکہون
کا پانی شور کی تاثیر رکہتا ہے لہذا سرشک کو تیزاب قرار دیا مطلب
یہہ کہ یہہ تیزاب یعنی سرشک مرہم سے کم نہین کیونکہ اس سے دل صفا

۵ درہم بفتح
پیچیدہ اور ابتر کے
معنی ہین ابتر معنی
دم بریدہ۔
دورنا فقرہ کے ہین
فارسی والے پراگندہ
اور ضائع کے معنون
مین استعمال کرتے
ہین ۱۲

ہوتا ہے **ناخنون سے** تقدیر شعر اے محبوب مجھکو تو تیرے ناخنون
سے پارۂ الماس اور زخم دل ہونا جلوۂ گل و شبنم سے کم نہین گل و
شبنم کی یہہ مناسبت ہے کہ گل سرخ ہوتا ہے جس سے زخم مشابہ
ہے اور الماس سفید ہوتا ہے اوس سے مشابہ ہے یعنی زخم دل پر الماس
کا ہونا پھول پر شبنم ہے

ردیف نون غزل ۲

تا ان تامل تامل بمعنی درنگ دم وقت چھٹنی خوب یعنی تیر ون سے
چھاتی اچھی طرح نہین چھنی اے محبوب اسلیے تیر مارنے سے درنگ
کرنا اچھا نہین **تشنۂ دشت** تشنہ دشت محبت مراد عاشق عقیق سرخ
پتھر ہے جو اوس سے لب معشوق کو تشبیہ دیتے ہین اور یمنی عقیق
کا قسم ہے جو ملک یمن مین پیدا ہوتا ہے مطلب ظاہر **گل پریشان**
گل کا پریشان ہونا افسردگی سے مراد ہے کرتے ہین خندہ زنی یعنی
شگفتہ ہونا مطلب واضح **خوبیان یون** عالم بتصویر مراد خموشی
خلاصہ یہہ کہ محبوب کی خموشی مین بہت خوبیان ہین مگر یہہ ایک ناز ہے
کم سخنی خوب نہین کیونکہ یہہ بات عاشق کو بہت ترساتی ہے **چشم**
کہتی ہے سینہ زنی یعنی پیٹنا مطلب ظاہر یہہ نہین ہین **شیشہ**
تقدیر شعر اے محتسب دیکھہ کہ یہہ شیشہ ہی نہین ہے بلکہ کسی میخوار
کا دل ہے اسصورت مین دل شکنی نکر کیونکہ یہہ بات خوب نہین
مطلب ظاہر **تاب دندان** تاب چمک کہتا ہے کہ اے محبوب
تو مجلس مین ہنس کر اپنے دندان کی چمک نہ دکھا کیونکہ ایسا ہو کہ
جب تو ہر ایک کے سامنے ہنستا ہے تو کوئی غیرت کے مارے ہیرے

لہ الماس ... دل
... ۱۲
۲ه دو دادن کنایہ
از ... کرنیکی ۱۲
۳ه کوئی مراد عاشق ۱۲

کی کسی کھا کر مر جائے یہہ بات خوب نہین بات تو ہمنے ہی خوب
نہین مراد اوسی بات سے ہے **خلش خار** یہہ بات ظاہر ہے کہ گل کے
ساتھہ کانٹے ہوتے ہین کہتا ہے کہ اے گل دعوی نازک بدنی خوب
نہین کیونکہ خلش خار کا کھٹکا بغل مین موجود ہے خلاصہ یہہ کہ کوئی اپنی
خوبی حسن پر نازان نہ ہو کیونکہ انجام کار ہر ایک کے ساتھہ خلش خار کا کھٹکا ہر
یعنی سب کے پیچھے زوال لگا ہوا ہے

ردیف نون غزل ۳

ہفتاد و دو فریق کہتا ہے کہ یہہ جو بہتر فرقہ مذاہب مین مختلف ہین
حسد کے عدد کے باعث متفرق ہو گئے ہین یعنی جب بروے حساب ابجد
حسد کے عدد مساوی عدد بہتر کے ہین اسلئے یہہ مذہب مختلف ہو گئے ہین
خلاصہ یہہ کہ ان گروہ مین حسد پڑ گیا ہے اسواسطے ہر ایک ایک دوسرے
کو بخل کی جہت سے برا کہتا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ ہمارا مذہب بہتر وان
ہے جو حسد کے لفظ سے علیحدہ ہے لہذا سب سے برگزیدہ ہے کیونکہ
کسی سے سروکار نہین واضح ہو کہ اصل مین یہہ شعر ترجیح مذہب اہل سنت
والجماعت مین کہا ہے کیونکہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
حدیث ۵۲ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی
النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ ھِیَ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ اور خواجہ حافظ
صاحب بہی اس مضمون کا شعر فرماتے ہین - جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند یعنی جب بہتر مذہب والون کو حقیقت
ہی کی خبر نہوئی اسلئے ہر ایک مذہب والا اپنے مذہب کی باتین کیا بیان

کے طور پر کہتا ہے جو جو ٹہہ ہوتی ہین **مرادہین** سیدرہ ساتوین
آسمان پر بیری کا درخت ہے اوسپر ملائکہ جانورون کی طرح رہتے
ہین جانورونکی طرح رہنا کثرت سے مراد ہے زد سے دور یعنی تیر کے
نشانہ سے الگ ہوکر آپ کو بچانا مطلب یہہ ہے کہ جو عاشق آپکو محبوب پر فدا
نہ کرے وہ مزار ہے **خورشیدوار** حاصل یہہ کہ جو روشنضمیر ہین وہ خورشید
کی طرح ہر ایک کو ایک نظر سے دیکھتے ہین اسلئے ہر ایک نیک و بد سے ملتے
ہین خواہ اون روشنضمیرون کو کوئی کیسا ہی سمجھے مگر وہ اپنے جی مین مانند
آئینہ صاف ہین **وہ مست ہون** دستور ہے کہ جب کوئی نئے
مکان کی بنیاد رکھتا ہے تو پہلے کسی نیکوکار پارسا کے ہاتھ سے دیوار کی
نیو مین اینٹ رکھوایا کرتا ہی پس کہتا ہی کہ مین ایسا شرابیون مین بڑھ کر
مست ہون کہ جب کوئی قدح یعنی شراب کے پینے والا میکدہ کی بنیاد رکھنا
چاہتا ہے تو میری لحد کی اینٹ لیکر تیمن کے خیال سے نیو مین رکھتا ہے
چشم تمر ہے تقدیر شعر جو بیوقوف اوس سروقد سے امید دوستی رکھتے
ہین اونکو سرو سے چشم ثمر ہے **دشنام دو** ردو کد یعنی جواب و سوال
برمین **خنک** خنک دل وہ کہ جسکے دل مین آتش عشق کی گرمی نہ ہو مطلب
یہہ ہے کہ جسکے دل مین عشق کی گرمی نہین اگر وہ خرقہ فقر پہنے تو اوسکی مثال یہ
ہے کہ برف مین نمد کے کپڑے جاڑے سے بچاؤ کے واسطے پہنتا ہی جو عشق
کے برخلاف ہے **ہرچند ناتوان** کہتا ہے کہ خواہ ہم بظاہر ناتوان ہین
مگر ہم عشق کی کمک اور جنون کی مدد سے دل قوی رکھتے ہین **جان
لباسیون** یعنی جو عبائے ہوش اور قبائے خرد سے عاری ہین تو ان
لباسیون کے ظاہر لباس پر نہ جا **محفوظ ہین** تقدیر شعر جو لوگ در عزو

قدر پر قاعدہ اب وجد سے ابجد کا قفل رکھتے ہین وہ محفوظ ہین خلاصہ
یہہ کہ جو لوگ اپنے باپ دادا کی راہ و رسم خاندان کو باعزت و حرمت رکھتے
ہین وہی محفوظ ہین یعنی اونکی نیک نامی اور شرافت مین فرق نہین آتا
ہے آب و جد کے قاعدے سے یعنی جیسا کہ ابجد مین چارون حرف
علی الترتیب پیش و پس آتے ہین اسیطرح ترتیب وار اب وجد کے حرف ہین
پس جنہون نے اپنے خاندان کو قایم رکھا گویا اونہون نے اپنے دروازہ
عزو قدر پر ابجد کا قفل لگا کر محفوظ رکھا کیونکہ قفل ابجد کا کہولنا سوائے قاعدہ
دان کے نہین آتا ہے حاصل یہہ کہ ایسے خاندان کی عزت مین فرق نہین آتا
اور نہ کوئی شخص اونکی عزت تک پہنچ سکتا ہے **بلائین آنکھون** آنکھون
سے بلائین لینا اسلئے کہا ہے کہ ہاتھون کی رسائی بباعث خوف محبوب
کے بدن تک حاصل نہین **ترے خرام کے** قدم لینا یعنی قدم
گرفتن کا ترجمہ ہے قدم گرفتن سے قدم پکڑنیکے معنی مراد ہین جو خادم
یا ملازم پیر و مرشد اور آقا کے قدم بلحاظ ادب و تعظیم پکڑا کرتے ہین خلاصہ
یہہ کہ جو فتنے ہین سب محبوب کے خادم نوکر ہین لہذا عاشق کو بحکم محبوب
فتنون سے خواری حاصل ہے **شب وصال** تقدیر شعر میرے نصیب
مجھسے شب وصال کے روز فراق مین کیا کیا انتقام لیتے ہین **ترے اسیر**
مطلب یہہ کہ اے صیاد اول ترے اسیر فریاد کرتے ہین اور جب وہ
جالی مین پہنس جاتے ہین تو خوف کے مارے دم بند کر لیتے ہین **جہکائے**
ہے حاصل یہہ کہ ماہ نو تعظیم کے لئے محبوب کے سامنے سر جہکاتا ہے
پر وہ یعنی لیکن وہ محبوب غرور حسن سے کسیکا سلام نہین لیتا **ہم اون**
کے زور تقدیر شعر جو دل مضطر کو عشق مین تہام لیتے ہین ہم اونکے زور

۳ کے عوض مین انتقام یعنی وصال کا بدلہ میرے نصیب سے لیتے ہین کہ جسکا بیان نہین الغرض کہ مجھکو شب وصال دکھ دیتے ہین جو پیر

کے قایل و او نہین گوشہ زور جانتے ہین کیونکہ دل مضطر کا قابو کرنا شہ زور کا کام ہے فقط قمر سے جب غلامون پر غلامی کا نشان کردیتے ہین چنانچہ حلقہ بگوش اسلئے داغی غلام کہا ہے قمر کا داغی ہونا باعتبار داغ سیاہ کے جو قمر مین ہے ظاہر ہے مطلب ظاہر

ردیف نون غزل ۴

مین وہ کیفی تقدیر شعر مین وہ کیفیؔ ہون کہ اگر خاک کے پیمانہ مین پانی ہو تو میرے جوش کیفیت سے شراب بنجائے مطلب ظاہر عشق کی تقدیر شعر یعنی محبوب کو عشق کی نشو و نماؔ کب منظور ہے ورنہ پروانہ کی خاکستر مین شمع کے اشک تخم سبز ہو ظاہر ہے کہ جب تخم سبز ہوگا تو درخت پیدا ہوگا خلاصہ یہہ کہ شمع کے اشک کا تخم سبز ہونا اور پروانہ کی خاکستر مین درخت کا اوگنا محالات سے ہے کہتا ہے کہ عشق کی ایسی شان ہے کہ اوسکے آگے امر محال سہل تر ہے برق خرمن تقدیر شعر اے انسان تیری نافہمی برقؔ خرمن سوز دانائی ہے ورنہ ہر دانے مین کیا کیا کہیت لہلہائے ہین یہہ شعر قدرت کاملہ ایجاد مخلوق مین تالیف کیا ہے یعنی خدایتعالی کی ایسی قدرت ہی کہ ہر ایک دانہ یعنی تخم سے کیا کیا کہیت سرسبز ہوتے ہین لیکن جو بیوقوف انسان ہے نادانی کی مارے اوسکی قدرت کاملہ کا معترف نہین کس نزاکت اتحاد حسن و عشق یعنی حسن کا عشق مین اثر کرنا اور عشق کا حسن مین شانے نے کہنچی یعنی جب محبوب نے زلف مین کنگہا کیا تو یہان شانے مین یعنی عاشق کے کتف مین اسکے کند ہے مین دردؔ ہوا اور شانے مین غلط اور شانے مین صحیح

ردیف نون غزل ۵

سیفی بانسہ ببان کیف ۱۲ سیفی نشہ و مستی ۱۲ صنعت ۱۲ سیف نشہ ... ہونا ... درخت کا اوگنا ... ۱۲ ... ۱۲ ... صنعت ... ۱۲ درد کا ہونا اس باعتبار ... کنگہی کی نوک ... کو درد ہوا ۱۲

رکہتا از بسکہ جیفہ حیوان مردار جسمین بدبو ہوگئی ہو ننگ رکہتا ہون یعنی شرم رکہتا ہون پارس ایک قسم کا پتہر ہے اوسکی تاثیر ہے کہ اگر اوس سے لوہا چہوجائے تو سونا ہوجاتا ہے فرداز سنگ ادنی قسم کا پتہر ہے یہہ شعر ترک دنیا کے مضمون مین لکہا ہے مطلب مین کچہہ دقت نہین **ہون وہ شگفتہ** شگفتہ دل مراد فرحان وشادان خلاصہ یہہ کہ محبوب کی محبت مین ایسا خوش دل ہون کہ دوزخ مین رہون تو وہان بہی ذرا تنگ نہون کیونکہ آہن کیطرح آگ مین بہی لالہ رنگ ہون یعنی سرخرو کیونکہ خوشی کی حالت مین انسان کا سرخ رنگ ہوجاتا ہے **محفل مین** جوسر کی بازی مین ایک حریف غلبے کی حالت مین دوسرے حریف کی ایک نگ کی نردین اوٹہادیا کرتا ہے مطلب ظاہر **پروانے مین** کہتا ہے کہ گو مین پروانہ نہین ہون لیکن شعلہ دوست ضرور ہون شعلہ دوست یہی کہ آپکو جلانا معلوم ہو کر بندوق پر مکہی ہوتی ہے وہ ایک آہنی دانہ لب بندوق پر ہوتا ہے اسکے ذریعہ سے بندوقچی صید وغیرہ پر چلانیکے وقت شست لگایا کرتا ہے خلاصہ یہہ کہ اگر مکہی ہی ہون تو بندوق کے منہہ کا خال ہون یعنی جلتا ہون **مے ملا کر ساقیان** تقدیر شعر ساقیان سامری فن آب مین مے ملا کر اپنے جادو سے آب مین آگ روشن کرتے ہین شراب کی مشابہت آگ سے باعتبار سرخ رنگ کے ہے کہتا ہے کہ بزور جادو پانی مین آگ روشن کرنی انہین ساقیون کا کام ہے خلاصہ یہہ کہ پانی مین شراب ملانا ایسی مثال ہے کہ جیسے پانی مین آگ جلتی ہو **زلف افعی** افعی بمعنی سانپ پرفن مراد محبوب تا رہزن اوس سانپ کو کہتے ہین جو رستہ روک کر آدمی وغیرہ کو کاٹتا ہو مطلب ظاہر **چشمہ آئینہ مین** مطلب یہہ کہ جیسا سنجر آئینہ مین نگاہ

ترنہیں ہوتی ہے ایسا ہی پاک دامن جو گناہوں سے پاک ہیں یعنی ولیا
اللہ دریا پر سے سوکھے پاؤں اوتر جاتے ہیں سبحان اللہ گناہوں سے
پاک ہونا عجیب رتبہ ہے جو انسان ہوا کی طرح ہلکا ہو کر فرشتہ وش پانی
پر سے بلا دہڑک نکلجاتا ہے اور جو گناہوں کے باعث ثقیل وزن
ہیں گھٹنے پانی میں ڈوب جاتے ہیں **پہرتا ہے** یعنی جو مرد دلیر ہیں
اونکا منہہ سیل حوادث سے نہیں پہرتا اس بات کی یہہ مثال ہے کہ
شیر تیرنے کیوقت پانی میں سیدہا جاتا ہے مشہور ہے کہ اگر پانی کے دکہہ
سے شیر ٹہیرا کنارے پر جا لگتا ہے تو پہر لوٹ کر از سر نو تیرتا ہوا لب دریا پر
سیدہا ہی پہنچتا ہے **صحبت صافی دلان** ہوں بواو مجہول
ترجمہ شوند و باشند کا ہے واو معروف سے نہیں مطلب یہہ ہے کہ جو
تیرہ دل یعنی گناہوں میں مبتلا ہو کر سیاہ دل ہوتے ہیں صافی دلوں کے
پاس بیٹھنے سے گہبراتے اور نفرت کرتے ہیں کیونکہ اونہوں نے اتقا
اور پرہیز کی باتیں ہدایت کر لی ہیں اور تیرہ دلوں کو باغوائے نفس امارہ
برا معلوم ہوتا ہے اسلیئے ایسے لوگ صافی دلوں کی صحبت سے مکدر اور
تیرہ دل ہوتے ہیں اور اگلے مصرع میں مثال بیان کی ہے **طاس**
قلیان طاس قلیان اوس تہال کو کہتے ہیں کہ اوسکے کنارے اونچے
ہوتے ہیں اوسمیں کپڑا بچہا کر پانی ڈالکر اوس میں حقہ رکہہ دیتے ہیں کپڑا
بچہانے سے یہہ مطلب ہوتا ہے کہ حقہ جا رہتا ہے اور ایک کپڑے کی
چار پہلو تہیلی سیکر اوسمیں اسفنج کو رکہکر پانی میں رکہدیتے ہیں اس سے
یہہ غرض ہوتی ہے کہ جب نیچہ ذرا خشک ہوا تو اسفنج کی تہیلی پانی میں
سے اوٹہا کر نیچہ کو تر کر لیتے ہیں چار پہلو تہیلی گول تہیلی ہے اسواسطے

ہوتی ہے کہ اوسکا پانی ایک جگہ سے ٹپکا کرتا ہے بخلاف کول تھیلی کے پس
خلاصہ شعر یہہ ہے کہ شاعر کہتا ہے کہ اے ابر بہمن تو غیرت سے رو رو کر ڈوب
مر کیونکہ یہہ خدمت گذاری محبوب کے حقہ کی ابر مردہ کو حاصل ہوئی اور تو
اس شرف خدمت سے باوجود کثرت ابر کے بے نصیب رہا **دیکھنا**
آبی دوپٹہ برج آبی عقرب۔ حوت۔ سرطان یہہ دوازدہ بروج
آسمان میں سے ہیں ان میں چاند سورج کا دورہ ہوتا ہے اس شعر میں محبوب کے
چہرہ کی خوبی و رونق بیان کی ہے **میں وہ ہوں** تقدیر شعر میں وہ تفسیدہ[1]
دل ہوں کہ اگر میری خاک مدفن کا ذرہ آب میں گر پڑے تو اک دریا
کو جذب کر جائے **یوں رہا** زندگی بہر یعنی ساری عمر مستسقی استسقا کی
بیماری والا یہہ بیمار پانی سے سیر نہیں ہوتا چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
نگردد چو مستسقی از دجلہ سیر مطلب ظاہر آب میں دم ہونا خواہش رکھنا سایہ
سرو شب یعنی شب میں **وعدہ ہے** پانی میں تیل ڈالنے سے کھیلے
بادلوں کی صورت معلوم ہوا کرتی ہے یہہ عاشق کا شغل دلکی تسلی اور بہلانے
کے لیئے ہے **خط کو ہم** یعنی جب ہم خط لکھنے بیٹھے تو اتنے آنسو بہے کہ
ابہی لفظ مشفق من ہی نہ لکھا تھا کہ خط بہہ گیا پس لفظ مشفق من سنا دی گئی ہے
بلکہ لکھنے کا مفعول ہے

ردیف نون غزل ۸

اس گلستان کیا گل عشرت یعنی ہر ایک گل گل عشرت ہے یہہ یعنی ہر ایک
گل عشرت تیری کی فرصت نہیں یعنی عاشق کہتا ہے کہ محبوب کے عشق میں
سیر باغ و چمن کی فرصت نہیں **خواہ پہرتا** مصرع اول میں اختلاف
کا بیان ہے اسطرح کہ بعض کہتے ہیں کہ زمین پہرتی ہے دوسرے قائل

[1] تفسیدہ۔ تفسیدن گرم ہونا۔ تپا ہونا۔ مدفن جای دفن مراد قبر ذرہ۔ یعنی خاک کا ذرہ۔

نگردد چو مستسقی از دجلہ سیر۔ جب مستسقی دریا سے سیر نہیں ہوتا یعنی پیاسا رہتا ہے [illegible]

ہین کہ فلک پہرتا ہے مطلب واضح بسمل تیغ عاشق کہتا ہے کہ
مجھہ بسمل تیغ محبت کے دل کے زخم کا ہر لب سوائے شور اور واویلا و
واحسرتا کے وا نہین ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ جب وا انکا زخم اپنی لب کہولتا
ہے تو کلمات نوحہ کے پکارتا ہے منہہ مین گرپانی کہتا ہے کہ اگر میرا
یار میری مرگ کے وقت اپنے ہاتہہ سے میرے منہہ مین پانی چواوے
تو اس مرگ مین جو تلخی جان کندن ہے اس تلخی سے کوئی شربت شیرین
تر نہین حاصل یہہ کہ اس صورت مین سکرات موت سب شربتون سے میٹھی
ہے ہے نوشتے مین حاصل یہہ کہ جب نسخہ لکہتے ہین تو دوا کا لفظ
غلط لکہا جاتا ہے مثلاً شربت شفا کو تربت شفا لکہتے ہین اسیطرح باقی
ادویہ کا حال ہے اس صورت مین صحت کہان دوسری تقریر یہہ کہ
تیرے بیمار کو صحت کہان ہوگی کیونکہ جب میرے نسخہ کی دوا کا لفظ ہی
صحیح نہین تو صحت کہان دوا کا لفظ صحیح نہین یعنی لفظ دوا مین واو
اور الف حرف علت ہین واضح ہو کہ علم صرف مین واو الف یی کو حروف
علت کہتے ہین وجہ علت ہونیکی یہہ ہے کہ علت کے معنی بیماری کے ہین
اور مرض مین تغیر تبدل ہوا کرتا ہے اور ان حروف مین بہی تغیر تبدل
ہوتا ہے جیسے قال دراصل قول تہا واو متحرک اوسکا ماقبل مفتوح واس
واو کو الف سے بدل کیا قال ہوا اسیطرح دوسرے حروف مین بہی بدل
جاری ہے وجہ تسمیہ حروف علت کی لفظ علت سے یہہ ہے کہ جیسا
عرب کہتا ہے۔ حرف علت نام کردم واو والف ویائے را + ہر کہ را
درد ے رسد ناچار گوید وائے را + کہا کے زخم یعنی جو عاشق قاتل
کی تیغ کا زخم کہا کر شکر نہ بجالاوے تو اوس عاشق سے کوئی شخص ہی

زیادہ کافر نعمت نہین کیونکہ محبوب کے ہاتہہ سے زخم کہانا عاشق کے حق
مین نعمت عظمی ہے **خاک ہوگئی ہی** خاک ہوکر اس سے دوام
مفاد مین ایک خاک ہونا مراد ضعیف و ناتوان ہونا دوسرا قبر مین مٹی
ہوکر ریگ شیشہ ساعت یعنی ریگ والی گھڑی معلوم ہے کہ سوائے
جیب گھڑی اور طاق گھڑی و گھنٹہ کی ایک ریگ گھڑی ہوئی ہے
اس گھڑی کا شمار ریت سے ہے اسطرح کہ جب ریت گرتے گرتے
گھڑی مین باقی نہین رہتی تو گھنٹہ پورا ہوجاتا ہے فی زمانہ اس گھڑی
کا کم رواج ہے زمانہ سابق مین رواج تہا مطلب **روشن خانہ ہستی**
کا تقدیر شعر جب اپنے خانہ ہستی کا صحن دشت عدم ہے اسلئے جی چاہتا
ہے کہ ہر روز چہل قدمی کریجے لیکن کیا کرون کہ عشق کی پابندی مین
رخصت نہین مطلب ظاہر **میری وحشت** خلاصہ یہہ ہے کہ اگر
میری وحشت کے پاؤن پہیلانا چاہے اور دونون جہان ایک عرصہ میدان
ہو تو میری وحشت کے آگے کچہہ وسعت نہین کیونکہ دونون جہان کے
عرصہ مین میری وحشت کے پاؤن کبہی سیدہے پہیلائے نجا نہین سکتے
دل اور عاشق کہتا ہے کہ اسد میرا ایک دل ہے اور اسپر
اتنے غم کے بوجہہ مین علاوہ اس کے اس میری طاقت پہ یعنی میری بے
طاقتی کے برابر کوئی بیطاقت نہین خلاصہ یہہ کہ مین سب سے بڑہکر بیطاقت ہون
باوجود اس وصف کے اتنے بار غم میرے دلپر رکھے جاتے ہین
ذوق اس اس صورت کدہ مراد دنیا تقدیر مصرع ثانی اپنے صورت گر
کی کوئی صورت بے صورت نہین

ردیف نون غزل ۹

وحشت آدمیون سے نفرت کرنا جیسے جانورون مین ہوتی ہے پاؤن پہیلانا پہیلانا ترجمہ کشادن جامہ وغیرہ پاؤن پہیلانا یعنی پہیلاؤ کو بیٹہکر سیدہا کرنا عرصہ دفعتہ سیدہا ... بیکہی یعنی ... پہچان

او سکے گھر اس شعر مین عاشق اپنے دل کو خانہ خراب کے لفظ سی
بدوعا کرتا ہے اسلیئے کہ مجکو دل محبوب کے گھر کیون لے چلا ہے
حرف آیا آبرو عزت۔ رتبہ۔ نیکنامی حرف آیا یعنی عیب لگا خلاصہ
یہہ کہ میری آبرو مین جو فرق آیا ہے یہہ چشم پر آب کی باتین ہین جو گریہ
کے باعث راز عشق ظاہر ہوگیا جاؤ ہوتا ہے کہتا ہے کہ اے
ناصح جاؤ کیونکہ جناب کی باتین سنکر زیادہ خفقان ہوتا ہے سنتے
ہین عتاب یعنی خفگی۔ غصہ مطلب ظاہر دیکھہ اے دل نہ چھیڑ
یعنی شروع نہ کر پیچ و تاب مراد رنج و طیش ذکر گیا جوش تقدیر
شوا ے ذوق اس بات کا گیا ذکر ہے کہ جوش عشق مین ہم سے صبر و تاب
کی باتین ہون سے ہے جی مین دو قطعہ بند شعر کا یہہ مطلب ہے کہ
کہتا ہے کہ اپنے جی مین یہہ لیاقت و طاقت و حوصلہ ہے کہ غرہ جوہر
کو توڑ دون اور خیال تکدر کے آئینہ کو توڑ دون اور مین پہاڑ کو
کاٹ دون۔ یہہ باتین تو بآسانی تمام کر سکتا ہون پر یعنی لیکن بت
کافر کو غیر سے کیونکر توڑ دون کیا دور جام کہی کہ ترجمہ گاہ ہے
کاہ ہے غلط ہے اور کہے کہ ترجمہ گوید کا ہے صحیح ہے خلاصہ مطلب یہ
کہ سر پر دور چرخ یہہ کہتا ہے کہ اگر ساغر خاک پر پہرے تو مین توا سے
توڑ دون پس اس صورت مین سمجھو کہ جب آسمان کا یہہ ارادہ ہے
تو دور مے نوشی کا کیونکر بے کھٹکہ چل سکتا ہے راہ جنون مین
جو یعنی اگر مین اپنے قدم کو راہ جنون مین جلد دوڑاؤن یعنی بہت سرعت
سے چلون تو رفیق راہ کے پاؤن اور رہبر کی ہمت کو توڑ دون یعنی ستہ
چلنے مین دونون پیچھے لٹکتے رہجاتین کیا دشمنی ہے تقدیر

کافر مراد محبوب۔ توڑ دون یعنی ملنے نہ دون ۱۲ رفیق ساتہی۔ ہم سفر۔ رہبر رہنما۔ ہادی یعنی رستہ دکہانے والا ۱۲۱۲۱۲

شعر اہل کرم سے کیا دشمنی ہے کہ چرخ کہے ہے کہ شاخ ثمر ورکو یہان تک جہکا دن
کہ توڑ دون مطلب واضح ہے **موج عشق** بتقدیر شعر بل بے اے بحر
عشق کہ تیری ہر موج کو یہہ بل اور زور ہے کہ موج کہتی ہے کہ مین دست
دریا شناور کو توڑ دون **نازک کلامیان** نازک کلام نازک بضم زا
نرم و پاکیزہ نازک کلام پاکیزہ کلام جو عیب سخن سے پاک ہو **پہر اوس
مژہ کو** بتقدیر شعر اے ذوق اگر دل اوس مژہ کو پہر یاد کرے تو مین دل
مین نشتر چہپا کر سر نشتر کو توڑ دون ظاہر ہے کہ جب سر نشتر کو چہپا کر توڑ
دیا جاوے تو نشتر کا سر دل سے بچہن رہجایگا گویا یہہ بات دل کے
لئے سزا ہے جو کبہی یاد محبوب سے نہ بہولے

ردیف نون غزل ۱۱

نچہوڑ اتار خلاصہ یہہ کہ وحشت نے جیب و دامان مین ایک ہی تار
نہ چہوڑی لیکن یہہ سمجہو کہ فقط تار نفس سینہ مین اور گریبان مین تار
چہوڑا ہے الحاصل کہ سینہ مین سانس باقی ہے اور گریبان مین وجود
مثل تار ہو گیا ہے اور یون ہی تقریر ہے یعنی ہمارے کپڑون مین سے
تو ایک ایک تار بہی نہین رہا البتہ ایک تار نفس ہے کہ اسے سینہ مین
سمجہو یا گریبان مین یعنی جیے یا جیتا سمجہو کہ ابہی سانس سینہ مین آتا ہے
یا مردہ سمجہو کہ اب دم نکل کر گریبان تک آگیا ہے **کہے ہی جائیو**
خلاصہ مطلب یہہ کہ اے دل کہ جب تک محبوب کی تیغ خنجر پیکان مین
آب یعنی تیزی باقی ہے تو تبتک اپنی تشنہ کامی کی شکایت کیے ہی
جائیو یعنی شکایت سے منہ بند نہ کرنا کیونکہ محبوب کی تیغ بیدریغ زنی
مین بڑا لطف ہے **ہدف ہے** بتقدیر شعر میرا ہر داغ دل کا

گل اوسکے تیر کا ہدف ہے تو اسلئے اوس تیر کی پیکان کی آب سے اس
گلستان مین ہمیشہ شبنم ہے جو لذت آشنا لذت آشنا وہ جو لذت
کو دوست رکھے یعنی لذت کے چاہنے والا

ردیف نون غزل ۱۲

آج اون سے مدعی یعنی عاشق کا دشمن آون سے یعنی محبوب سے
مطلب ظاہر وصف چشم تقدیر شعر جب اوس یار کا وصف چشم
اور وصف لب کہنے کو ہین تو گویا آج ہم درس اشارات و شفا کہنے کو
مستعد ہین مطلب یہہ ہوا کہ جب ہم محبوب کی چشم اور لب کا وصف کہنے کو
ہین تو گویا شفا اور اشارات کا سبق دینے کو ہین خلاصہ یہہ ہوا کہ چنانچہ
شفا اور اشارات نہایت دقیق اور مفصل کتابین ہین اور انکا پڑہنا پڑہانا
بہی مشکل ہے ایسا ہی محبوب کی چشم و لب کا وصف مشکل ٹہرا یہہ کہ اوصاف
چشم و لب ہین مثل شفا و اشارات دقائق رمز و غمزہ وغیرہ بیان کرنیکو مستعد
ہین ہین وہ ہین صل علی اسکا اصل اللھم صل علی محمد ہے ترجمہ
اے خدا وندا درود بہیج محمد پر پس اردو اور فارسی والے اوسمین سے
صل علی کا کلمہ نکال کر مقام تعجب اور تحسین مین استعمال کرتے ہین چنانچہ
سبحان اللہ مین تیرے ہاتہون واہ کلمہ تحسین بمعنی چہ خوش یعنی کیا خوش
اے بہت خوب مرحبا کہنے مرحبا گفتن کا ترجمہ ہے اسکو کسی چیز کے آگے آنے
کے وقت خوشی اور خرمی سے کہتے ہین یہہ لفظ عرب مقدس مین مہمان
کی تعظیم کے واسطے کہتے ہین مرحبا شاباش کے معنی مین بہی مستعمل ہے یہان
اسی معنی تحسین سے مراد ہے مطلب ظاہر وہ جنازے پر
اون عام معلوم ہو کہ اہل اسلام مین دستور ہے کہ جب جنازہ پڑہ چکتے ہین

تو اوسیوقت میت کا ولی کہدیا کرتا ہے کہ اذن عام ہے یعنی سب کو اجازت چلے جانے کی ہے اس سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ جسکا ارادہ چلے جانیکا ہو چلا جاوے اذن کے بعد بعض چلے جایا کرتے ہین اور باقی لوگ تا دفن مردہ ساتھہ رہا کرتے ہین اور پھر مکان اہل مردہ یا مسجد مین فاتحہ خوانی کے بعد اپنے گھرون مین چلدیتے ہین مطلب ظاہر

ردیف نون غزل ۳ اناتمام

عنقا کی طرح عنقا ایک جانور ہے خلقت سے الگ اور چھپا رہتا ہے اوسکو کسی نے نہین دیکھا لہذا کہتے ہین کہ شاعرون نے ایک فرضی جانور مقرر کرلیا ہے مطلب ظاہر **اوس در پہ** فرش زمین سارے بدن سمیت زمین پر لگجاتا ہے یا یہہ کہ فرش خاک کے معنی زمین کے ہین مراد یہہ کہ خاک میں ملگیا ہون اور سایہ کا سر سے پاؤن تک جبین ہونا سرا پا زمین سے لگنا ہے اور سجدہ کے معنی زمین پر سر رکھنے کے ہین یعنی جبین کو زمین سے بحالت فروتنی لگاتا ہے **اسا تقدیر شعر اگرچہ مین کنوئین کی تہ پہ بر نگ آب** سا ہون اور نیچے زمین ہون لیکن باعتبار رتبہ عشق میرا نام آسمان پر ہے مطلب ظاہر **ہون طایر خیال** تقدیر شعر باوجودیکہ نہ میرے پر ہین نہ بال ہین مگر مثل طائر خیال ہون یعنی لیکن تسپر بہی مین کہین سے کہین اوڑ کر جا پہونچتا ہون

ردیف نون غزل ۴ اناتمام

عجم نامہ اپنا صفحہ محشر صفحہ ورق کا ایک رخ محشر لوگون کے اکٹھا ہونیکی جگہ میدان قیامت مین صفحہ محشر یعنی میدان قیامت کے معنی ہین الغیاث یعنی فریاد دہائی **صریر آواز قلم** مطلب یہ کہ عاشق کہتا ہے کہ میرا نامہ

دلشدہ بدنیک یا بندہ یعنی بات کو خوب بٹنے ڈالا کہین سے کہین یعنی ادہر ودور از مطلب ظاہر ہے ١٢١٢١٢١٢١٣

میدان قیامت سے کم نہین کیونکہ جو قلم سے آواز نکلتی ہے وہ قلم کی آواز نہین بلکہ شور الغیاث ہے **گو اضطراب** اضطراب گھبراہٹ بیقراری رگ بسمل بسمل زخمی۔ گہائل رگ بسمل مراد رگ جان یعنی جسکے کٹنے سے مر جاتا ہے خلاصہ یہہ کہ جو میری نگاہ آنکھون سے نکلتی ہے تو زخمی اور گہائل کیطرح تڑپتی ہوئی نکلتی ہے مطلب ظاہر ہے **لوث حب** مجد درم واضح ہو کہ کتب فقہ مین مسئلہ ہے کہ ایک نجاست غلیظہ ہوتی ہے دوسری خفیفہ غلیظہ مثلاً خون۔ شراب مرغی کی بیٹھہ اور پیشاب اوس چیز کا جسکا کہانا حلال نہین خفیفہ چنانچہ پیشاب حلال چار پائے کا اور گہوڑے کا اور مردار جانورون کی بیٹھہ گدہے خچر کا آب دہن یعنی تھو اور سوئی کے سر کے برابر جو بول کی چہینٹین کپڑے پر پڑ جائین غلیظہ مین یہہ حکم ہے کہ اگر مقدار کف دست یعنی مقدار درم کے کپڑے یا بدن پر نجاست ہو اور اوس سے نماز پڑہی گئی تو معاف ہے پہر اوسکو احتیاطاً دہو ڈالے یا پانی نہین ملتا جب بہی نماز پڑہے اگر حد درم یعنی اگر مقدار درم سے زیادہ ہو تو اوسکا دہونا واجب ہے خفیفہ مین یہہ حکم ہے کہ اگر چوتہائی حصہ عضو یا کپڑے کا ناپاک ہوا تو نماز جائز ہے مثلاً کرتے کی تریز کا یا آستین کا یا دامن کا چوتہا حصہ ایسا ہی ہر عضو علیحدہ نام کا حکم ہے مطلب شعر یہ ہوا کہ میرا دامن لوث حب زر سے ایسا پاک ہے کہ اگر کبہی اتفاقاً چہینٹ بہی پڑ جاتی ہے تو درم کی حد تک نہین پہنچتی ہے خلاصہ یہہ کہ اگر باغوائے نفس حریص کبہی دنیا کی محبت کا خیال آجاتا ہے تو اوسیوقت اوس خیال کو رفع دفع کر دیتا ہون یہہ **ضبط** ضبط ہر شے کا نگاہ رکھنا اوسکی حد پر دود شمع یعنی اوس شمع کا دہوان جو سر مزار یعنی قبر کے سرہانے

جلاتے ہین کیونکہ چراغ وغیرہ قبر کے سر کی طرف جلایا کرتے ہین اور
قبر کے سر کی طرف چراغدان بناتے ہین **منصوبہ مارنیکا** منصوبہ
شطرنج بازون کی اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین جو بازی کھیلنے مین کسی چال معین سے
حریف کو مات کر دے اور حریف کو معلوم نہو **سر باز عشق**
کے سرباز یعنی سربازی سر کے فدا کرنے سے مراد ہے **دار الامان**
امن کا گھر حرم احاطہ جو گرداگرد خانہ کعبہ کے ہے معلوم ہو کہ خانہ کعبہ
مین ہر طرح سے امن ہے یعنی اوس احاطہ مین کسیکو کوئی ایذا رسانی
نہین کر سکتا ہے لیکن شمع کا سر اوس بقعہ پاک مین بھی کاٹتے ہین
اسیطرح جو سرباز ہین یعنی عشق کے میدان مین سرباز ہین انکو سربازی
سوا کہین بھی امن نہین

ردیف نون غزل ۱۵

روکاؤ خوب خلاصہ یہہ کہ جب شعر گوئی مین شاعر کی طبع روان یعنی جاری
ہو تو ایسی وصف مین طبیعت کا روکاؤ یعنی روکنا خوب نہین کیونکہ
بند کرنے سے یہہ فساد ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے بند پانی یعنی کھڑے پانی
مین فساد کی بو آتی ہے یعنی جو پانی روان نہین ہوتا وہ گندہ ہوجاتا
ہے ایسے ہی اہل علم اور شاعر کی مثال ہے کہ جب چند مدت تک شعر
کا خیال چھوڑ دیا تو طبع گند ہوجاتی ہے **وفور اشک** تقدیر شعر
اگر اپنا وفور اشک سر باوج ہو تو اشک کے پانی مین فلک برنگ گل
نیلوفر ہو تقریر یہہ کہ اگر میرے آنسوؤنکی زیادتی سر کی طرف اونچائی
مین اونچی ہوجائے تو آنسوؤن کے پانی مین آسمان نیلوفر کی مانند
معلوم ہو یعنی جیسے پانی مین نیلوفر کا پھول چھوٹا سا ہوتا ہے ایسا ہی

آسمان معلوم ہو خلاصہ یہہ کہ اشکون کا اسقدر پانی بکثرت ہو کہ آسمان سے جا ملے جب آسمان سے ملگیا تو فلک بصورت نیلوفر معلوم ہوا اسمین یہہ بہی رعائیت ہے کہ فلک اور نیلوفر رنگت مین بہی مشابہ ہین **کہانیاں ہمین** خلاصہ یہہ کہ خواہ حضرت خضر ہی ہین انجام دنیا سے کوچ ہے **نہین خضاب** تقدیر شعرا ے لوگو ہمین خضاب سے مطلب نہین بلکہ یہہ ہمارے موئے سفید ماتم جوانی مین سیاہ پوش ہین پہلے معلوم کرو کہ ولائیت مین رسم ہے کہ جسکا کوئی مرجاتا ہے اوسکے خویشاوند سیاہ لباس پہنتے ہین اسکو لباس ماتمی کہتے ہین ولائت مین ایسا لباس ماتم کی نشانی ہے اسکے بعد تقریر یہہ ہے کہ ہمین خضاب کرنے سے یہہ مطلب نہین کہ بال سیاہ کرکے جوانی کے دن ظاہر کرین بلکہ ہمارے بال جو خضاب سے سیاہ ہوئے ہین ان سفید بالون نے آپ کو اسلئے سیاہ کیا ہے کہ جوانی جو جاتی رہی ہے اس جوانی کے چلے جانے کے ماتم مین لباس ماتمی پہنا ہے **وہ سید ہے گہر دہ** یعنی محبوب ہمارے یعنی رخصت ہوئے بہٹکتے بہٹکنا ترجمہ راہ گم کردن و سرگشتہ شدن و آوارہ شدن و راہ غلط کردن کا ہے بدگمانی بدگمان وہ جو گمان بدر کہتا ہو خلاصہ یہہ کہ محبوب اپنے گہر مین سیدہے چلے گئے اور ہم اونکا کہوج نکالتے ہوئے بدگمانی کے کوچہ مین آوارہ پہرتے رہے بدگمانی یہہ کہ محبوب کہین کسی اور کے پاس نہ چلا گیا ہو **مبصرون** سے مبصر بینائی والا اسجگہ جوہر کے پرکہنے والے سے مراد ہے جو تیغ وغیرہ کی خوبی آہن اور اوسکے جوہرون کی شناخت کرتا ہو چین ابرو محاورہ ماتھے کے بل کو

کہتے ہین جو حالت غصہ مین نمودار ہو تیغ کے جوہر وہ ہوتے ہین جو ذرہ
کی طرح نظر مین خورد خورد چمکتے معلوم ہوا کرتے ہین اصفہان ملک
فارس مین ایک شہر ہے تیغ اصفہانی یہان کی تیغ مشہور ہے مطلب
ظاہر ہمیشہ ہے تقدیر شعر مجھے سرمایہ بقا مین ہمیشہ فنا ہے دمین آب
زندگانی مین حباب وار ہون بحر نثار علی تقدیر شعر اے ذوق تیری
شعر خوانی مین تیری زبان کا فدا بجز نثار علی شاہ کون جانے ہے خلاصہ
یہہ کہ اسوقت میرے اشعار کے قدردان نثار علی شاہ کے سوا اور کوئی نہین
کیونکہ مراتب شعر سے پورے واقف حال ہین تو کہے غنچہ دہڑی
اوسکو کہتے ہین کہ ہندوستان مین دانتون کے دونون لب پر مسی جماکر
نیچے سرخی لگایا کرتے ہین تو کہے غنچہ یعنی اے غنچہ تو کہے ہے باقی مطلب
ظاہر سامنے سے ہے مغز کہانا یعنی بیفایدہ باتین کرکے سردردی اپنی اور
دوسرے کی کرنا خوب نہین یعنی جب تک اچھی طرح مغز نہین کہاتا نہین ملتا
منہ چڑہے ہے تیغ منہ چڑہنا محاورہ مین بہت اختلاط کرنا جیسا کہا کرتے
ہین کہ فلانا بڑا منہہ چڑہا ہے یہہ وہان بولا کرتے ہین کہ جہان کوئی
کسی امیر حاکم سے اختلاط حاصل کرے اے بوالہوس تیرا کیا منہہ ہے
کہ تو تیغ غم عشق کے منہہ پہ چڑہے اور یہہ تیری باتین کہ مین تیغ غم
عشق کے منہ پہ چڑہ سکتا ہون یہہ بات جبہی تک ہے کہ تجہہ پہ کوئی ضرب
خوب نہین پڑی خوب رویون سے آنکہہ لڑی آنکہہ لڑانا
دوچار کا ترجمہ ہے اور دوچار کے معنی ملاقات اور مقابل کے ہین
قسمت لڑی مراد حصول مقصود سے ہے یعنی مراد کا پانا

ردیف نون غزل ۱۷

۵ سرمایہ بو بھی بقا باقی رہنا خلاصہ یہہ کہ [illegible] عشقیہ ہمیشہ [illegible] بقا ہی زندگانی مین فانی ہون یعنی زیست مثل حباب ۱۲

۶ بوالہوس جسکو ہوس [illegible] آدمی مراد ہے کہ نفس امارہ کی متابعت [illegible]

[illegible]

ہیں یہاں یعنی یہاں دنیا میں لوگ خود نمائی میں محو رہتے ہیں اور
حال یہہ ہے کہ خودی اور خدائی میں دشمنی ہے **ہو کے اک الخ**
ترش ابرو ترش رخسارہ اور ترش رو کے قسم سے ہے ان سب کے معنی
ناخوش اور بد دماغی کے ہیں بات کو کھٹائی میں ڈالنا یعنی شیریں کلامی
سے ہٹ کر تلخ کلامی کرنا یا کھٹائی میں ڈالنا بے مزہ بے لذت کرنے
سے مراد ہے مآل واحد ہے اور بات کو کھٹائی میں ڈالنا آجکل پر ٹالنا
یعنی امروز فردا کرنے سے بھی مراد ہے **نہیں نگہی** منزل ہوائی منزل
مکان - گھر - اُترنے کی جگہ منزل ہوائی مکان بالا چنانچہ مکان ماہ
بالا ہے یعنی آسمان اسیطرح محبوب کی نگہی سمجھو **ذوق ہے** رند جو شرع
سے آزاد ہو - بے قید آدمی - بیباق یہاں انہیں معنوں سے مراد ہے
شاہد باز فاسق کو کہتے ہیں جو لڑکوں اور عورتوں سے بہت صحبت
رکھتا ہو مطلب ظاہر

ردیف نون غزل ۱۸

ہم اپنے **جذبہ** جذبہ دلکا جوش یکبار کھینچا یہاں دونوں معنی لگتے
ہیں مطلب یہہ کہ ہم اپنے جوش دل یا کشش دل کی اثر کو دیکھتے ہیں کہ ہم
پہلے محبوب کو بزم میں دیکھیں کہ کدہر کو دیکھتے ہیں اگر اثر ہوا تو محبوب
ہماری ہی طرف متوجہ ہوگا **گھر کو جوہری بشر** کے دیکھنے والے یعنی
عاشق بشر کو دیکھتے ہیں یعنی محبوب کو

اشعار متفرقات غزلیات ناتمام

ہے بادہ غورگی کی تقدیر شعر جب ذوق جوش مویز غورہ گی میں
ہے بادہ ہوا تو میں کہتا ہوں کہ بے وقوف نے ناحق شباب میں توبہ کی کیونکہ

یہہ وقت لطف شراب نوشی اور مزے اوڑانے کا ہے **چار ٹکڑے کرو** تقریر یہہ کہ دل کے چار ٹکڑے کر کے بانٹ دو اور یہہ مجہسے نہین ہو سکتا کہ فقط ایک کو سارا دل دون اور دوسرے کو نہ دون کیونکہ میرے نزدیک لب رخ زلف تل سب برابر ہین **گھر ہی پاکر** گھر کرنا جمکے بیٹہنا جو وہان سے بوجہ مالکیت علیحدہ نہو ثبات سے مراد ہوئی ہے **گر ترا نور نہین** تقدیر شعر اے محبوب اگر میری چشم مین تیرا نور نہین تو اَین اور کیا ہے جب یہہ ثابت ہوا کہ تیرے پرتوے جمال کا میری چشم مین نور ہے تو اس صورت مین فیہ نظر کہنا عین خطا ہے **تو نگین توڑ** خلاصہ یہہ کہ اے محبوب مینے ترا نام اپنے نگین دل پر بڑی محنت سے کندہ کیا ہے تو اسکو اپنے نام کے لحاظ سے نہ توڑنا چاہیے **نہ ڈال آبلہ** تقریر یہہ ہے کہ اے گرمی فغان تو میرے منہ مین آبلہ نہ ڈال کیونکہ اگر تیرا مطلب آبلہ ڈالنے سے چپ کرانا ہے تو مین منہ مین گہنگنیان بہر کے چپکا بیٹہہ رہونگا گرمی گرم - تف - تفہین فغان نالہ - فریاد ظاہر ہے کہ شدت گرمی سے منہ مین چہالے پڑجایا کرتے ہین اسکے باعث انسان بات چیت سے لاچار ہوجایا کرتا ہے گہنگنیا جو گیہون یا اور دانہ کو پانی مین اوبالکر خشک کرکے کہاتے چابتے ہین منہ مین گہنگنیان بہرنا یار کہنا اس سے مراد کلام کے نہ کرنے سے ہوتی ہے کیونکہ جو شخص دانے یا گہنگنیان کہائیگا کلام نکر سکیگا **ہمارا پی سکے** سوفار تیر کا منہ حاصل یہہ کہ جب لہو پیکر سوفار کا مقصد حاصل ہوا تو یہہ یعنی ایسا چپ ہوا کہ گویا منہ مین زبان ہین مطلب منہ مین زبان نہین اس کلام کا محل تعریف مین محاورہ ہے کیونکہ جو شخص کم گو اور باادب ہوتا ہے اوسکے حق مین کہا کرتے ہین کہ دیکہو کیا خوب

ہے کیونکہ مین محبوب کا نور ہے دوسرا یہہ بہی اشارہ ہے کہ فیہ نظر کے معنی اصطلاح کتب عربیہ مین شک و اعتراض شبہہ کے

مزاج ہے کہ منہ مین زبان نہین کیون نہ لڑوائین کہتا ہے کہ
اسے ہمنشین غیر یعنی رقیب یار کو مجھسے کیون نہ لڑوائین کیونکہ جنکے
نصیب لڑ جاتے ہین وہ یہی کام ہمیشہ عاشق سے لڑوانے کا کرتے
ہین نصیب کا لڑنا نامراد کا حاصل ہونا نامراد ہوتا ہے غیر سے اسجگہ
وہی مراد ہین کہ جنکے نصیب لڑ جاتے ہین خلاصہ مطلب یہہ کہ غیر لوگ یعنی
رقیب و حاسد محبوب سے عاشق کی لڑائی کسی فریب اور دغا
بازی سے کرادیتے ہین اسیر رنج اسیر قیدی اسیر یعنی باوجود اسکے
عجب ہون یعنی مین عجب قسم کا سخت آدمی ہون جو مانگون موت
جو یعنی اگر درد ہجر کے دکھہ سے موت مانگون تو مجھکو یہہ بات زیبا
نہین کیونکہ پہلے نام عشق کا لینا اور مین بعد اسقدر بلا راحت طلب
کرنا شرم کی بات ہے خلاصہ یہہ کہ مرگ بہ نسبت ہجر بمنزلہ راحت ہے
یعنی مرنے مین آرام ہے اور ہجر مین نہین پس جب عشق کا دم بھرا تو بعد اسکے
راحت کی خواہش کرنا عشق کی منزل مین زیبا نہین اس صورت مین اگر
طالب راحت ہے تو عاشق نہین بلکہ بوالہوس ہے نیرنگ ہے کفک
نیرنگ مرکب حیلہ۔ مکر۔ سحر۔ افسون یہان نے کلمہ نفی سے مراد ہے
مجنون مجھے خلاصہ یہہ کہ مین لیلی کے ناقہ کا سراغ کف پا ہون یعنی
جیسے پاؤن حیوانات کا نشان زمین پر نقش ہوجاتا ہے اور ادس سے
پتہ لگجاتا ہے کہ ادہر گیا ہے ایساہی میرا حال ہے کہ لیلی کے ناقہ کے
پاؤن مین روندا گیا اور وہین پڑا رہگیا اسواسطے مجنون دیکھکر سمجھہ گیا کہ
لیلی کا ناقہ ادہر گیا ہے الحاصل کہ مین مجنون کے لئے بہی عشق کی
منزل مین ذریعہ ہون گویا مجنون سے رتبہ مین زیادہ ہوا کیونکہ مین

رہ مقصود مجنون ہون دوسری تقریر یہہ ہے کہ چونکہ عشق کے سبب
میرے تن لاغر کی ہڈیان جل گئین کہ صرف ایک مشت خاک رہگئی تہین
اور نہایت قلت کے سبب وہ رستہ مین پڑی ہوئی کسی جانور وغیرہ کا
نقش پا معلوم ہوتی ہین پس جب اوہر مجنون کا گذر ہوا تو چونکہ میری ہڈیون
مین سے عشق کی بو آتی تہی مجنون نے بمقتضائے ہر چہ پیدا میشود ازدور
پندارم توئی یہی سمجہا کہ یہہ میری لیلی کے ناقہ کا سراغ کف پا ہے پس شاعر
کہتا ہے کہ مین اس جہت سے چراغ رہ مقصود ہون **وہ مہر تو مین**
وہ مراد محبوب تاب گرمی - روشنی گوہر یعنی آب چمک دمک خلاصہ
یہہ کہ چنانچہ آفتاب کے ساتہہ روشنی اور موتی کے ساتہہ چمک دمک ہے
اسیطرح مین عاشق باعتبار شوق محبوب کے ہمراہ ہر آن و ہر مکان ہون
کوئی دم اوسکی یاد سے خالی نہین لہذا نہ وہ مجہسے جدا ہے اور نہ مین
اوس سے جدا ہون **کرے وحشت بیان** الخ تقدیر شعر چشم سخنگو
اوسکو کہتے ہین کہ جو وحشت بیان کرے یہہ بات لوگ سچ کہتے ہین
کیونکہ جادو اسکو کہ جو سر چڑہ بولے واضح ہو کہ پہلے مصرع مین یہ بات
ہے کہ لوگون مین مثل مشہور ہے کہ جو چشم اپنی وحشت چشم کے اشارے
سے بیان کرے اوسکو عشاق مین چشم سخن گو کہتے ہین پس اسکی تصدیق
مین دوسرا مصرع بیان کیا کہ یہہ بات سچ ہے کیونکہ جادو اوسکو کہتے ہین
کہ سر چڑہ بولے یعنی جسکو کسی نے جادو کیا اور وہ جادو اوسکے سر دماغ
مین اثر کر گیا اسلئے سحر زدہ ہذیان کرنے لگا اسکو جادو کا سر چڑہ بنا کہتے
ہین ایسا ہی عاشق کا حال سمجہو کہ جب عشق نے غلبہ کیا تو آنکہون کی
رنگت سے معلوم ہو جاتا ہے کہ عشق زدہ ہے اور دوسرا شعر بہی اسی مضمون

۵ وحشت آدہون
گفتن
جیسے جانورون
کو دیکہون سے بہاگ

کا ہے یعنی پہلے مصرع کی دوسرا تصدیق ہے **سوال بوسے** تقدیر شعر
جب محبوب نے سوال بوسے کو چین ابرو کے جواب سے ٹالا تو
اسواسطے اسکو برات عاشقان بر شاخ آہو کہتے ہین **دنبالے سے**
تقدیر شعر اے محبوب تیری آنکھین سرمے کے دنبالے سے دہوان
ہین اسلیئے مجکو ڈر لگتا ہے کہ تیری آنکھین جو سیف زبان ہین کچھہ
کہہ نہ بیٹھین سیف تلوار۔ سیف زبان وہ کہ جسکی دعا اور کلام مین تاثیر
ہو **میرے نالون سے** طوطی طوطا۔ توتا صدا یعنی آواز مرغ
خوش الحان مثلاً بلبل ہزار داستان وغیرہ مطلب ظاہر ہے **سینہ
و دل** پہر زخم کا ہنسنا مراد کہلنا چارہ گر و جمع چارہ گر چارہ گر علاج
کرنے والا یعنی کسی کا مطلب پورا کرنے والا اور یہان چارہ گر سے
مراد جراح ہے ظاہر ہے کہ جو لوگ ہنستے یعنی خندہ پیشانی ہین
اونکی آبادی ہے اور جس گھر مین لڑائی ہوتی ہو اوسکی آبادی نیز
خرابی ویرانی ہے اسکی مثال کسی ہندی نے خوب کہی ہے۔ لگڑ
جہگڑ بہری بہی باز نہ آیا گو ٭ جس گھر مین کہا گوہی باشا کس بدہ ہو ٭
اور عاشق کے زخم سے عشق کی آبادی ہے **صوفی ہو کہ** صوفی
پشم پوش۔ اون کا کپڑا پہننے والا۔ فقیر۔ پارسا۔ نیکوکار میکش شراب
پینے والا قایل میرے دونون یعنی میرے اسبات کے قایل ہین کہ
عشق مین ثابت قدم ہے پر یعنی لیکن میرے اصل مذہب و مشرب
سے دونون غافل ہین یعنی اسرار عشق سے بیخبر ہین **مر گئے پر بہی**
تغافل جان لو جہگڑا باہم غفلت کرنا تقدیر مصرع یعنی بیوفا پوچہے ہے
کہ لیجا نہین کیا دیر ہے یعنی بطور استفہام پوچہتا ہی خلاصہ یہہ کہ محبوب کا

یہہ مطلب ہے کہ اسی بات مین وقت کو ٹالدے **مین ہون جگرخون**
جسکا سارا جگر خون ہی ہو مسامات بدن کے چھوٹے چھوٹے سوراخ
جن مین سے پسینا نکلا کرتا ہے شفقی یعنی شفق رنگ مراد سرخ شفق وسکو
کہتے ہین کہ بعد غروب آفتاب جو جانب غرب سرخی پیدا ہوتی ہی اور صبح
کو جو آسمان کے کنارون پر دکھلائی دیتی ہے خلاصہ یہہ کہ مین وہ جگر
خون ہون کہ جسکے مسامات کے رستہ سے شفق رنگ خون نکلتا ہی
کہتی ہے ماہی بریان بھنا ہوا تقریر یہہ ہے کہ بھنی ہوئی ماہی زبان
حال سے کہتی ہے کہ جسکو قضا کے منشی درم دیتے ہین چند مدت بعد
اوسے داغ دیدیتے ہین کیونکہ میرے حال سے معلوم کرلو کہ پہلے مجکو
درم دے کہ جسکو فلوس ماہی کہتے ہین یعنی مچھلی کے چانے اسکے بعد
صیاد کے ہاتھ سے پکڑوا کر بھنا دیا خلاصہ یہہ کہ دولت پر عجب وغرور
نکرے کیونکہ ایک روز فقیر محتاج ہو جاتا ہے یا مرکر مال کو چھوڑ جاتا
ہے **جس جگہ** کہتا ہے کہ آج کس شخص بدنظر اور نامبارک کا منہ
دیکھہ کے سوتے اوٹھے ہین کہ جس جگہ بیٹھتے ہین پھر جب اوٹھتے ہین
تو با دیدہ نم یعنی روتے اوٹھتے ہین **کہتے تھے** تقدیر شعر عاشق کہتا
ہے کہ محبوب ہماری خاطر سے ہمارے مکان مین آنیکو برسون کے
دن کہتے تھے اس بات کو برسون یعنی بہت برسین گذر گئین لیکن
محبوب کی وہ برسون ختم نہوئی **یہ طوق اسواسطے** طوق گردن
بند۔ گول پٹہ چنانچہ قمری اور فاختہ اور کبوتر کے ہوتا ہے اجگہ طوق
سے مراد اوس طوق سے ہے جو قیدی کی گردن مین زنجیر ڈال کر
قید کرتے ہین مطلب یہہ کرتا ہے کہ یہہ طوق قمری کی گردن

مین اسواسطے چہوٹا ہے کہ بلبل کی قسمت کا تہا لیکن قمری گردن
مین پڑا اگر بلبل کی گردن مین پڑتا تو بڑا طوق ہوتا کہ جسکے پڑنے سے
بلبل اوڑ نہ سکتی جب سہو سے قمری کو پہنایا گیا تو بلاچاری چہوٹا کیا
گیا کیونکہ قمری گرفتار عشق نہ تہی اسلئے قابل طوق نہ تہی یا یہہ تقریر
کہ جانو کہ بلبل کی نسبت قمری قدوقامت مین بڑی ہے اور بلبل بباعث
عشق قابل طوق تہی مگر یہہ طوق بلبل کی قسمت کا تہا لیکن قمری
کی گردن مین پڑا اسیواسطے چہوٹا ہوا کہ قمری کے سارے گلے مین آیا
خلاصہ یہہ کہ قمری جو ملقب بلقب آزاد تہی یہہ بہی مقید عشق سرو ہوئی
اور مختصر تقریر سے یہہ مطلب ہے کہ بلبل ہمیشہ مقید رہتی ہے اور قد
مین بہی بہ نسبت قمری چہوٹی ہے اور قمری اسکے برعکس ہے اسلئے
کہتا ہے کہ طوق بلبل کو زیبا اور اسکی گردن پر درست تہا مگر چونکہ قمری
کو دیا گیا اسلئے بالضرور اوسکی گردن پر چہوٹا آیا

ردیف واو غزل اول

دانہ خرمن ہے تقدیر شعر ہمین یعنی ہمارے نزدیک ایک دانہ
بمنزلہ خرمن کے ہے اور ہمکو ایک قطرہ دریا کے برابر ہے جب یہہ بات
اسطرح ہے تو اسلئے ہمکو کل کا تماشا جزء مین نظر آئے ہے خلاصہ یہہ
کہ تہوڑی بات سے بات کی تمام حقیقت معلوم کرلیتے ہین اس
بلندی واضح ہو کہ جب کوئی آدمی بلند مکان پر چڑہکر نیچے والون
کو دیکہا کرتا ہے تو نیچے کی اشیا بہت چہوٹی معلوم ہوا کرتی ہین لہذا
کہتا ہے کہ میرا رتبہ عشق کے طفیل اسقدر بلند ہوا کہ جب اوس بلندی
پر چڑہ کر دیکہتا ہون تو آسمان تل کے برابر چہوٹا معلوم ہوتا ہے

ہم وہ مجنون ہین سویدا ایک سیاہ نقطہ ہے جو دل مین ہوتا ہی
خلاصہ یہہ کہ اپنا دل بمنزلہ صحرا ہے اور اوسمین جو سویدا ہے وہ بمنزلہ
خیمہ لیلی ہے یعنی لیلی کا تصور مثل خیمہ دل کے صحرا مین لگا ہوا ہے
اوسنے خط جو ثانی مصرع اسطرح صحیح ہے۔ لکہا ایا ہے خموشی ہے گویا
ہمکو۔ خلاصہ یہہ کہ محبوب نے جو عاشق کی طرف قلم سرمہ یعنی پنسل سے جو
سرمہ کی مانند ہوتی ہے خط لکہا تو اس لکہنے سے یہہ ایما پایا گیا کہ محبوب
کا یہہ منشا ہے کہ عاشق بجز خاموشی کبہی بات چیت نکرے اور یہہ بہی ہو
سکتا ہے کہ نہ بولنا محبوب کا بہی پایا جاتا ہے **رکھہ مکدر بس** تقدیر
شعر جب اے چرخ ہمنے جانا کہ ہمکو خاک سے پیدا کیا ہے تو بس اب ہمکو
اتنا مکدر نہ رکھہ خلاصہ یہہ کہ جب ہم اپنی انکساری اور عاجزی بیان کرتے
ہین کہ خاکی نہاد ہین اس صورت مین مکدر رکہنا نہ چاہیے **شوق ہستی**
مستی یعنی نشہ گلگشت سیر عصا لاٹھی۔ چوب دستی گر ن ڈ ر مینا بوتل کا مر مطلب ظاہر
ہو ویگا کشتی تابوت مردہ کا صندوق طوفان پانی کی رو جو ڈبو دیوے
بستگی دلکو بطور سوال پوچہتا ہے کہ اے لوگو اوس گرہ زلف کے ساتھہ
دل کو کیون بستگی ہے ہمکو معما دل بستگی کا کچھہ نہین کہلتا گرہ زلف زلف
کی پیچیدگی یعنی زلف کے پیچ وتاب ظاہر ہے کہ جو چیز باندہا کرتے ہین
گرہ دیکر باندہتے ہین اور عاشق کے دل کا محبوب کی زلف سے باندہے
جانا ہے یعنی زلف کی خوبی کی محبت مین گرفتار ہے معما چیستان پہیلی چنانچہ یہہ
کہ در محبت تو چنان گداختہ ام ✣ ہمچو عین گم شود بچہ میگردد۔ خلاصہ مطلب
اردو شعر یہہ کہ بیشک دل کی بستگی زلف کے ساتہہ اسقدر ہے کہ جسکا بیان
نہین لیکن اصل معلوم نہین ہوتا کہ وہ کیا چیز ہے کہ جس سے انسان

بے اختیار ہوکر محبوب کی زلف وغیرہ مین پہنس جاتا ہے ہم وہ مجنون
گرداوسکو کہتے ہین جو خاک اوڑتی ہو رم آہو گریختن آہو یعنی ہرن کا بہاگنا
ہرن کا تیز دوڑنا مشہور ہے مطلب یہہ ہے کہ جیساکہ ہرن کے دوڑنے
کے وقت گرد دور پیچہے رہتی ہے ایسا ہی مجہہ مجنون سے صحرا کوسون بہاگ
جاتا ہے **کس سے تدبیر جون زلف** یعنی جیسے زلف کے پیچ وتاب
سیدہے نہین ہو سکتے اسیطرح ہماری وجود کی درستی نہین ہوسکتی کیونکہ
ہمکو سراپا شکستون سے بنایا ہے ظاہر ہے کہ جب شکستون سے بنایا تو
شکستہ ہی رہیگا **جابجا نام تو** کہتا ہے کہ یہہ جو عنقا گم ہے اوسکا کچہہ
معلوم نہین ہوتا اس صورت مین ہمکو جو بادیہ گرد ہین عنقا ڈہونڈنے گیا
ہوا ہے پس کہتا ہے کہ مجہہ عاشق گم گشتہ کو عنقا خاک ڈہونڈنے گیا ہے کیونکہ
عنقا تو اپنا نام مثل نقش قدم جابجا ظاہر چہوڑ گیا ہے ظاہر ہے کہ عنقا کا نام
ہر کوئی لیتا ہے ہان اگر مجہہ عاشق کی طرح عنقا بہی گمنام ہوکر ڈہونڈنے جاتا
تو شاید سراغ پالیتا واضح ہوکہ جو کوئی گم شدہ کو ڈہونڈنے جایا کرتا ہے تو
خفیہ طور پر جاتا ہے کیونکہ گم شدہ کو متلاشی کی خبر نہو **اور ہم درد**
کہان تقدیر شعر اے حضرت دل ہمارا اور ہمارا درد کہان یعنی نہین ہے
پہر عاشق کہتا ہے کہ گو ہو نہو پس اب تمکو ہمارا درد ہو اور تمہا ہمکو **پہینک**
کر شیشہ عاشق کہتا ہے کہ وہ مست میرا شیشۂ دل ہاتہہ سے پہینک
کر کہتا ہے کہ اس شیشۂ دل کو ہاتہہ مین رکہہ کر گیا ہمنے ہتیلی کا پہپولا بنانا
تہا ہتیلی کا پہپولا بنانا اسطرح سمجہو کہ جب کسیکے ہاتہہ پر مرض کے باعث پہپولا
اوٹہا کرتا ہے تو وہ شخص باحتیاط تمام اپنے ہاتہہ کو سنبہالے لئے پہرا کرتا ہے
کہ ایسا نہو کہ کہین ٹہیس یعنی قدرے صدمہ پہنچکر درد ہو پس ہتیلی کا پہپولا بنانا

[illegible]

گر شیشہ نازک ہو تو ہاتہہ سے گرنے سے ٹوٹ جاتا ہے ایسا ہی دل بہی [illegible] ۱۲

اسطرح ہوا جب پھپولے کے پیدا ہونے مین یہہ صورت ہے تو اوسمین مثل مشہور ہوگئی کہ دیکھو کہ فلان شخص نے فلانے کو ہتیلی کا پھپولا بنا رکھا ہے یعنی ویسا بچاتا ہے کہ اوسکو کچھہ بھی مضرت نہ پہنچے اثر کفر ہے ٹیکا جو برہمن ماتھے پر لگاتے ہین مطلب ظاہر نخل خرما کھجور کا درخت معلوم ہے کہ کھجور کا درخت بیخ سے شاخ تک جسقدر ہے اوسکا پوست ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے تبر وغیرہ سے زخمی کیا ہوا ہے کیونکہ کھجور کی جسقدر نالی طول ہوتی ہے اوسمین زیروزبر زخم کی مانند شگاف معلوم ہوتے ہین اسلئے عاشق کہتا ہے کہ ہمکو باغ محبت مین نخل خرما کی طرح زخمون کی کثرت سے ایک خلعت زیبا ملا خلاصہ یہہ کہ جیسے نخل مین شگاف ہین ایسے ہی میرے بدن مین سراپا زخم ہین ایک دم تنگ تقدیر شعر وے ایک دم بغل مین تنگ آئے تھے اسیر ہمکو غم دوری سے کیا کیا تنگ کیا ہی خلاصہ یہہ کہ اتفاقاً محبوب یکدم کہین بغلمین آگیا تہا اوس آنے کی حسرت اور افسوس مین ایسا عوض لیا کہ غم دوری مین ڈال کر کئی طرح سے تنگ کیا یعنی ایسا تکلیف دیا کہ جسکا بیان نہین تن سے کیا جان تقدیر شعر بشرطیکہ اگر ہمکو تیرے آنیکا بہروسا ہو تو میرے تن سے ہرگز جان نکلنے نہ پاوے آن پہنچی سر گرداب مراد متصل گرداب جو دریا مین مشہور ہوتا ہے یعنی چار طرف سے گہری جگہ مین پانی آکر گھومتا ہوا اوس مین انسان بصد مشکل نکل سکتا ہے اکثر اوسمین ڈوبنے کا احتمال ہے کشتی عمر کا سر گرداب فنا پہنچنا آخری وقت عمر سے مراد ہے لہذا کہتا ہے کہ جب یہہ وقت آگیا ہے تو اسلئے ہمکو ہر نفس باد مخالف کا جہونکا ہے کہ انجام کشتی عمر کو لگ کر ڈوبا دے گی ہوسکے لاغری تقدیر شعر جب

۵۰ وہ مراد محبوب دم سگ یعنی ایکبارگی کی یکدمین ہی تنگ آئے تنگ فارسی کی دیم مستعمل ہو فراخ کی ضد تنگ مکان اور کوچہ تنگ فرو یا تنگ اور جیسے فراخ رزق تنگ و ننگ تنگ محبت تنگ گذران اور مثلا سینہ تنگ کرنا اور تنگ طبع دل تنگ دل تنگ باز و تنگ روزی تنگ سینہ تنگ مانند غم وغیرہ

[illegible]

۵۱ بہروسا اعتبار اور اعتماد کا ترجمہ ہے ۱۲

۵۳ نفس سانس ہر دم ہر آن جہونکا ترجمہ جلبا ندگی باد ہر چیز را ہوا اور آسیب باد کا ہو اور اوسکو باد مخالف کہتے ہین ۱۲

تیری جانب میرے اعضا بمنزلہ پر پرواز ہین تو میری لاغری اور ضعف
مانع شوق کہان ہو سکے مطلب ظاہر ہم گئے جسکی طرف
گل بازی وہ پہول جنہین ایک دوسرے کی طرف پہینک کر کہیلا کرتے
ہین جیسے آجکل صاحبان فرنگ چڑیون وغیرہ سے کہیلتے ہین پس
کہتا ہے کہ جیسا کہ گلبازی مین پہول کو ہاتہہ سے دور پہینکتے ہین ایسا
ہی ہر کوئی مجہکو پاس آنے نہین دیتا ہے دور پہینکنا یعنی پاس نہ آنے دینا
رشک تہا تقدیر شعر جب وس نوخط نے غیر کو خط لکہا اور ہمکو بہول گئے
بہیجا تو اسلئے اوس نوخط کو اپنے نوشتہ مین رشک تہا دوسری تقریر
نوشتہ بمعنی نصیب یعنی چونکہ اپنے نصیبون مین رشک ہی ہے اسلئے
اس عاشق کو ایک اور رشک ہو گیا کہ اوس نے خط غیر کو لکہا اور ہمین
بہول کر بہیجدیا اگر ہمکو نہ بہیجا تو کا ہیکو رشک کی مصیبت سہتے
ہر قدم پاؤن مین عاشق کہتا ہے کہ جب عشق کے غلبہ مین
دشت یعنی جنگل مین چلتا ہون تو کانٹے کیا کرتے ہین کہ ہر قدم کے
اوٹہانے مین دشت کے کانٹے میرے پاؤن مین سر رکہدیتے ہین پر
مطلب ظاہر ہے کہ چلتے آدمی کے پاؤن مین کانٹا رکہدیا جاوے
تو پاؤن مین گہس جائیگا اسلئے کہتا ہے کہ اے جنون تو نے تو ہمکو
کانٹون مین خوب گہسیٹا ہے کرتے جون اول سمجہو کہ پہاڑ سے
مطلقاً آواز نہین نکلا کرتی مگر جب کوئی شخص پہاڑ کے پاس کہڑا
ہو کر بلند آواز کیا کرتا ہے تو وہی آواز انسان کو سنائی دیا کرتی ہے
جیسے کنوئین اور گمبد مین آواز سنائی دیا کرتی ہے لہذا کہتا ہے کہ
ہم تو سخن مین کسی سے پہاڑ کی طرح ہمسری نہین کرتے مگر جو شخص

ہمکو کچھہ کہیگا پہاڑ کی طرح جواب سن لیگا **اپنا ہے کعبہ** کہتا ہے کہ جب
اپنا ہی گوہر دل کعبہ مقصود ہے تو اسلئے ہمکو اپنے دلکا طواف[1] گرداب
صفت چاہیے اس شعر کا مطلب وہی مرزا بیدل کے شعر کے مطابق ہے
جو پہلے لکہا ہے **لگ گئی آنکھہ** سودے مراد سودا بمعنی خیال یعنی جب
زلفون کے خیال مین آنکھہ لگ گئی تو ہمکو شب مین اوس زلفون کی
سیاہی نے کئی بار دبایا **حرف تلخ** آہ یعنی اے ناصحا تیرے سے
نہایت افسوس ہے کہ تو کچھہ خیال نہین کرتا کیونکہ جس حالت مین ہم اوس
لب شیرین سے ہر اک بات پہ حرف تلخ سنتے ہین تو اس سے صاف ظاہر ہے
کہ ہمکو کچھہ تو میٹھا ہے یعنی محبوب کی باتین ہمارے لیئے قند و نبات ہے
خاک ہے کیونکہ گل رعنا ایک دو رنگ کا پہول ہوتا ہی اندر سے
سرخ اور باہر سے زرد کسی گل کی دو رنگی یعنی ہمکو محبوب کی متلون مزاجی
نے مارا **ایک دم** یعنی دنیا کی عمر طبعی[2] کی زندگی مثل حباب ایکدم سمجھتے
ہین اسلیئے ہمکو آج یا کل کے گذارہ وغیرہ کا کچھہ فکر نہین **جتنے عاشق**
ہیون کہتا ہے کہ جسقدر جہان مین عاشق ہین انمین ایک دوسرے کو
پیارے اور رفیق اور مددگار و معاون ہین لہذا کہتا ہے کہ پروانہ بہی عشاق
مین سے ایک جانباز ہے جب اس عاشق کو شمع نے مار دیا ہے تو
اسلیئے ہمکو چاہیے کہ ہم سارے عاشق مل کر شمع پر پروانہ کے خون کا دعوی
کرین **کیا ستم ہے** خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ آسمان ہمکو بجائے پاؤن
ارہ سان یعنی ارہ کی مانند دندانہ دیتا ہے جس سے کٹنا ہی مقصود ہے یعنی
چلنے سے معذوری **دل مین تھے** انداز انار یعنی دو صورت مین ایک
تعداد مین دوسرا رنگت مین جو انار کے دانے سرخ ہوتے ہین حاصل آ

[1] طواف اوسکو کہتے ہین جو گرد اگرد خانہ کعبہ کے بارادہ تعظیم کے پہرا کرتے ہین ۱۲

[2] عمر طبعی ایک سو بیس برس کی عمر کو کہتے ہین ۱۲

کہ جب الفت باقی رہی انجام وہ خون کے چند قطرہ تھے ختم ہوگئے مل گئیں خاک حاصل یہہ کہ جو عشاق زمین میں دفن ہیں اور اونکی خاک سے جو بگولا اوٹہتا ہے ہکو وہ بگولا فانوس خیال کی طرح معلوم ہوتا ہے یعنی اوس میں عشاق کی تصویرین معلوم ہوتی ہین چنانچہ فانوس خیال میں معلوم ہوتی ہین خلاصہ یہہ کہ حالت دفن میں بھی خاک اوڑاتے ہین اور اسطرح بھی تقریر کر لو کہ جو صورتین خاک مین مل گئی ہین اونکا ہمین ہر وقت خیال رہتا ہے اسلئے بگولا جو کہ خاک کو لئے پھرتا ہے وہ بھی ہمین فانوس خیالی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اوسمین اون گم شدہ کی شکلین نظر آتی ہین ہم وہ ہین یعنی لاغری مین اس صفت کے ہین وحشی جنگلی جانور جو آدمیوں سے بھاگ جاوے دامن نگہ سے اوس آنکھہ کے نور سے مراد ہے جو بصر سے مخروطی شکل نکل کر محسوسات پر پڑ کر ساری محسوس چیز کو گھیر لیتا ہے اس بات کی یہہ صورت ہی کہ جب انسان وغیرہ کسی شے کی طرف دیکھتے ہین اول آنکھہ کا نور جو ایک مخروطی شکل تار ہوتی ہے وہ تار اوس چیز پر پڑ کر منتشر ہو جاتی ہے ساری شے کا نظر مین آنا اسی جہت سے ہے آہوئے صحرا جنگل کے ہرن واضح ہو کہ عاشق کو ہرن کی نگاہ نے دامن مین کیون چھپا لیتی ہے اس کی یہہ وجہ ہے کہ عاشق جو عشق کے مصایب مین لاغر و دبلا ہو گیا اور ہرن کی تشبیہ محبوب سے ہے کیونکہ محبوب کی چشم کو آہو کی چشم سے تشبیہ دیتے ہین بلحاظ اسکے کہ محبوب کا عاشق ہے اسلئے آہو اپنی نگاہ مین محبت کی نظر سے چھپاتے ہین اور دوسری یہہ بات ہے کہ بباعث جنگل کے رہنے کے ہرنون کو عاشق سے بہت اُنس و اختلاط پیدا ہو گیا جب عاشق کو بباعث لاغری و ضعف

۱؎ جو صورتیں یعنی عشاق کے خیال جو کوئی صورت بیداری کی حالت میں یا خواب میں دیکھیے فانوس خیالی اور فانوس خیال ایک فانوس ہوتا ہے اوسمین کاغذ کی تصویرین بنا کر رکھتے ہین اور بیچ میں چراغ روشن کر دیتے ہین اور فانوس گھومتا ہے اور تصویرین دیوار پر چراغ کے روشن ہونے سے دور سے نظر آتی ہین ۱۲

۲؎ مخروطی گاجر کی شکل کی چیز محسوسات جمع محسوس وہ شی جو احساس میں آئی ہو جو حس سے معلوم ہو سکے حس کسی شی کا معلوم کرنا ۱۲

اوٹھنے چلنے کی طاقت نرہی اور گرم و سرد جنگل کی ہوا ہلاک کرنے
لگی تو اسلیئے ہر لون نے اپنی نگاہ مین چھپالیا یا چھپا لیتے ہین سے یہہ مراد
ہے کہ مین اسقدر لاغر ہو گیا ہون کہ ہر لون کی نگاہ مین چھپ جاتا ہون
ہم نہ کہتے تھے برہم ہے یعنی پیچ کہائے ہوئے ہے یعنی غصہ مین ہے
قلق بیقراری بے آرامی

ردیف واو غزل ۲

آسمان اور آور وہ انسان یعنی اور طرحکا انسان خلاصہ مطلب
یہہ ہے کہ ہمکو آسمان اور طرحکا انسان بناتا جو خاک ہوتا مگر جب اس
ڈہب سے یعنی اسطرح کے انسان کے بنانے سے خاک مین ملانا تہا تو
اسلیئے اسی صورت کا انسان بنایا جو خاک مین ملجاتا ہے صحیح تقریر وہ انسان
بناتا ہمکو یہہ ایک محاورہ ہے جیسے کہا کرتے ہین کہ وہ کہان اور ہم کہان
یعنی اوس مین اور ہم مین کیا نسبت ہے یعنی آسمان جیسا کج رفتار اور کجرو
ہو اور ہمین انسان اور اشرف المخلوقات بنائے یہہ اوسکی دشمنی سے جو ہم سے ہے
نہایت بعید ہے مگر اسلیئے بنایا کہ اسی ڈہب سے اپنی دشمنی کو پورا کرے
اور ہمین خاک مین ملائے اور چونکہ انسان کی پیدائش خاک سے ہے
اسلیئے یہہ کہنا کہ وہ خاک مین ملانا ہمکو عمدہ تلازمات سے ہے اور
نہایت پر لطف ہے **ذبح کیون** فتراک شکار بند یعنی تسمہ
جو زین کے پس و پیش لٹکاتے ہین ٹہنڈا ہونے سے یہہ مراد ہوتی
ہے کہ جانور کے ذبح کے بعد جو تڑپ کر جان نکلجاتی ہے مطلب ظاہر ہے
باعث رشک رشک حسد۔ ڈاہ تجھہ بن دیکھے یعنی تجھکو بن دیکھے
مطلب یہہ ہوا کہ ہمکو جسنے دیکھا اوسکو غش پڑجاتی ہے حالانکہ

وفقط ہمکو دیکھتے ہین اور محبوب کو نہین دیکھے ہین اون کو اسواسطے غش
ہے کہ وہ خیال کرتے ہین کہ وہ کیسا محبوب حسین ومہ جبین ہوگا کہ جسکے فراق
وصال ہین عاشق کا یہہ حال سراسر وبال ہی جب اس سبب اونکو غش ہوتا ہی
تواسلیئے مین عاشق اپنے ہی عشق کی رشک یعنی حسد مین ہون اس لحاظ
سے کہ مجھکو لوگ دیکھہ کر کیون غش ہین ہوتے ہین کیونکہ اسمین محبوب
کی محبت کی بو پائی جاتی ہے یہہ بات صحیح ہے کہ سوائے عاشق اگر کوئی
اور محبوب سے محبت کا اشتیاق رکھی تو عاشق کو ناگوارا ہے بلکہ وہ عاشق
کا رقیب ہوا اگر کوئی تقریر کرے کہ محبوب کو غش پڑتی ہی یہہ کوئی تقریر
نہین غلط فہمی ہوگی کیونکہ محبوب مستغنی مزاج ہے اوسکو کیون غش ہوگا
اس پہ مرتے ہین یعنی ہم عاشق اس بات کی غیرت اور حسد
کرتے ہین کہ محبوب نے ہمکو مارنا تہا یہہ مارے جانے کی تمنا جو ہمکو تہی
اوسکو یعنی غیر کو نصیب ہوئی ہے وہی جنبش کس یعنی محبوب کی
تلوار کی لب تیغ تیغ کی باڑ بوسے کا یعنی چومنے کا تیغ کا چومنا زخم کہانے
سے مراد ہے لپکا عادت حاصل یہہ کہ جب ہمکو محبوب کی تیغ کے زخم کہانیکی
عادت پڑی ہوئی ہے اسواسطے بعد قتل ہی میرے زخم ہلتے رہتے ہین
ہم وہ نہین ہم وہ ہین یعنی ہم ایسے ہین جون خورشید یعنی مانند سورج اور
سورج کا گرم رو ہونا یعنی تیز چلنا سایہ کے سوا ظاہر ہے کیونکہ جہان سورج
چلتا ہے وہان فقط دہوپ ہوتی ہے سایہ یعنی چہاون نہین ہوتی عاشق
کہتا ہے کہ مین بہی سورجکی طرح راہ وفا یعنی محبت مین گرم رو ہون جو سایہ
ہی میرے ہمراہ نہین یعنی اکیلا چلتا ہون خال سرمہ کا اپنا اختر سوختہ
یعنی اپنا طالع اور نصیب سوختہ یعنی اپنے خراب نصیب یہ تو یون

یہ تو یون مضطرب یعنی دل بہت مضطرب کہتا ہے کہ جب دل بہت
بیقرار ہے اور سینہ مین لاکہون چہید پڑ گئے ہین اس صورت مین اصلا
ہمکو دل کا سینہ مین رہنا نظر نہین آتا ہے **ہنگام شگان** ٹپکے کا ڈر تہا
اسکے یہ معنی ہین کہ ٹپکا قطرہ قطرہ چکیدن کا ترجمہ ہے یعنی اسکے چکیدن
کا ڈر تہا سو وہی حال ہوا **خط توام** کہتا ہے کہ اے لوگو ہماری گور
پر خط توام سے تاریخ وفات لکہنا کیونکہ ہمکو تا مرگ وصل کی تمنا رہی ہے
یہہ اسواسطے خط تواماں کے لئے تمنا کی ہے کہ خط تواماں دولون ورقوں
کو ملا کر پڑہا کرتے ہین اسیطرح صورت وصل کی امید ہے **کون
غلطیدہ** کہ یعنی کوچہ محبوب سے دریافت کرتا ہے کہ کون تیرے
کوچہ کی خاک مین آج رات لیٹتا تہا کہ مجہکو آج رات بستر مخمل پر خواب
نہ آئی خواب کا نہ آنا دو جہت سے ہے یا تو یہہ کہ محبوب کے کوچہ مین
سب کا ہی خستہ حال ہے یا بباعث رشک خواب نہ آیا کیونکہ عشق کے
باعث عاشق کے دل کو خبر ہو گئی کہ کوئی اور غیر شخص محبوب کے کوچہ
مین بفریاد و فغان کروٹین لیتا ہی جسکی **آواز سے سوہان** یعنی ریتی
وہ لوہے کا اوزار کہ جس سے لوہا گہستے ہین اور سوہان کے رونگٹے اوکی
دانہ دانہ سلسلہ لوہے کا زنجیر جس سے قید کرتے ہین اور یہ بات ظاہر ہے
کہ سوہان سے زنجیر کٹ جاتا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ مجہکو محبت نے وہ
سلسلہ پا یا کہ جسکی یعنی اوس سلسلہ کی آواز سے سوہان کے رونگٹے
خوف کے مارے کہڑے ہون خلاصہ یہہ کہ حالانکہ سوہان زنجیر کو گہسکر
کاٹ دینے والا ہے لیکن یہہ ہی اوسکی آواز سے ڈرتا ہے کاٹنے کا
کیا ذکر اور زنجیر کی آواز اوٹہنے بیٹہنے کے وقت نکلا کرتی ہے **اگ**

سلہ خط توام و تواماں اوسکو کہتے ہین کہ دو ورق کے صفحہ کا غلاف بر سیاہی سے مختلف نقش کہینچے ہین جیب دونوں صفحون کو آپسمین ملایا کرتے ہین تو

جو لکہا ہوا ہوتا ہے خفون کی صورت سفید رنگ معلوم ہوتی ہے ۱۲

حلاوت حلاوت شیرینی - مٹھائی عداوت دشمنی اوس ظالم مراد محبوب میٹھا ہمکو یعنی ہمکو میٹھا معلوم ہوتا ہے مطلب ظاہر **دیکھا آخر کو پھوٹ بہے** یعنی پھوٹ کر بہ گئے پھوٹ بہنا محاورہ مین رونے کو کہتے ہین یعنی جیسکہ پھوڑے کا مواد نہایت جوش کے ساتھہ نکلا کرتا ہے اسیطرح میری آنکھون سے بہی آنسو جاری ہو گئے **ٹپکے ہے جائے عرق** پسینہ پیکان تیر کی پہال ہدف نشانہ جفا ظلم کہتا ہے کہ ہمکو تیر جفا کا کسنے یعنی کس ایسے ظالم نے تیر جفا کا نشانہ کیا ہے کہ جو تیر لگائے ہین سب کی پہال ہر بنِ مو مین رہ گئی ہے اسلئے بجائے عرق ہر بن مو سے پیکان ٹپکے ہے یعنی نکلے ہے **ہم سفر ہو نہ** ہم سفر جو سفر مین ساتھی ہو جادہ باریک رستہ جو جنگل مین پید لگے آنے جانے کے واسطے ہو خلاصہ یہہ کہ عاشق کا حال خوار وحشت ناک دیکھکر اوسکا ہم سفر کوئی نہوا فقط جادہ نے تا لب دریا پہنچا دیا جو عاشق دریائے عشق مین جا کودا اور عشق کی راہ مین عاشق کا کوئی شخص ہم سفر نہین ہوتا اور یہہ ظاہر ہے کہ راہ کے نشان سے انسان منزل پر پہونچ جاتا ہے **ہم وہ ہین** پنبہ مینا پنبہ مینا اسلئے کہا کہ پنبہ سے بوتل کا منہہ حفاظت کے لئے بند کیا کرتے ہین کہ بوتل خود بخود قلقل نہ کرے مطلب ظاہر **سنگ دل تین** سنگ دل مراد محبوب مطلب یہہ کہ محبوب کو کہتا ہے کہ اے سنگدل زندگی مین جو قلق بیقراری بے آرامی گذری اوسکا کچھہ شکوہ شکایت نہین مگر بعد مرگ تین دن تک گور مین بہی بہت بہاری ہے کیونکہ سیوم والے روز تیرے آنیکا ضرور دہڑکا لگا ہوا ہے کہ دیکھئے آئے یا نہ آئے

تو ہنسی سے مرتے ہین مراد کہ محبت اور عشق رکھتے ہین مطلب یہہ ہے کہ محبوب کو کہتا ہے کہ تو لطور ہنسی اور ٹھٹھہ بازی کے یہہ نہ کہہ کہ ہم بہی تیرے پر مرتے ہین یعنی ہمکو بہی تجھہ عاشق کی طرف محبت کا خیال ہے اسلیئے نہ کہہ کہ ہمکو ہمارا رشک ضرور مارہی ڈالے گا رشک اسواسطے کہ اطلاق الفاظ عشق و محبت محض عاشق کی طرف نسبت کرنا چاہیئے سوائے عاشق اور کوئی مستحق نہین **پہرتے ہی** مطلب یہہ کہ جسوقت میری آنکھہ آپ کے دیکھنے سے دوسری طرف پہری اوسیوقت میرے گلے پر خنجر پہیردو گے کیونکہ ہمکو آپ کا ایما معلوم ہو چکا ہے یا یہہ تقریر کرو کہ آنکھہ کے پہرتے ہی یعنی محبوب کی آنکھہ کے غمزہ اور کرشمہ کرنے سے گلے پر خنجر پہریگی اور یہہ بہی ہو سکتا ہے یعنی آنکھہ کا پہرنا یعنی محبوب کی عدم توجہ سے مراد ہے مثلاً مشہور ہے کہ فلان شخص نے آنکھہ پہیر لی یا بدل لی ہے **گرمی تپ سے** خجالت سے پسینہ آنا اسواسطے کہ یہہ حرف آتا ہے کہ سوز درون کو ضبط نہ کرسکا حسرت آتار تار خارا تار جو لوہے تانبے سونے چاندی کی بناتے ہین۔ اور تاگا۔ تخ اور مجازا بال کو بہی کہتے ہین چنانچہ تار زلف و گیسو۔ تار ریشم۔ تار سبحہ۔ تار شمع۔ تار مسطر۔ تار گوہر تار نقاب تار پیرہن۔ تار کفن۔ تار ساز چنانچہ چنگ و طنبور۔ قانون اور سوا اسکے ایسا ہی تار گریبان یعنی گریبان مین جو تاگے ہین رگ خارا رگ ترجمۂ عرق جو کسرے سے ہے خارا سخت پتہر رگ خارا جو پتہر مین ایک باریک خط ہوتا ہے مطلب یہہ ہے کہ عاشق افسوس سے کہتا ہے کہ اے خواری وحشت کہ ہمکو یعنی ہمارے لیئے گریبان کا تار ضعف

۱ آپکے یعنی محبوب کے آپکا یعنی محبوب کا
۲ عرق آنا ہے یعنی عیب لگتا ہے
۳ وحشت آدمیون کے نفرت ہے

چاندی دون میلی مین ہوتی ہے

بدنی کے باعث بمنزلہ رگ سنگ خارا ہوگیا ہے یعنی چنانچہ پتھر مین اوسکی
رگ دہسی ہوئی ہوتی ہے ایسا ہی میرے بدن مین گریبان کے
تاگے بدن مین دہسے ہوئے ہین ظاہر ہے کہ بہاری اور تیز چیز لکڑی
مین دہس جاتی ہے جیسے میخ مٹی لکڑی وغیرہ مین دہس جایا کرتی ہے
خلاصہ مطلب یہہ کہ وہ کہ اے خواری وحشت افسوس ہے کہ تونے
صحرا نوردی اور ہرزہ گردی کے سبب ہمین ایسا ضعیف اور ناتوان
کردیا کہ گریبان کا تار پتھر کی رگ جیسا بوجہل ہوگیا یعنی جیسے پتھر کی
رگ ہل نہین سکتی اسی طرح تار گریبان ہلا یا نہین جاتا اگر کوئی اس
طرح تار کو بہاری سمجھے یہی تقریر کرلے دونون تقریر درست ہین

کہانے پینے مطلب یہہ کہ اگر معشوق کے سوا یعنی معشوق کی
علیحدگی مین کہانے پینے کی قسم کہائی نہ ہوتی تو ہمکو زہر کا کہانا نا ہر
طرح سے گوارا ہے نہ اوٹھے تقدیر شعر ہم وہ مست ہین کہ جبتک
ہمکو لب مینا قم قم نہ کہے تو شور قیامت سے بہی نہ اوٹہین خلاصہ
یہہ کہ سوائے آواز شراب کے اوٹھہ نہین سکتے ہین۔ اسکی تصدیق یہہ
چو خیزد مبتلا خیزد چو میرد مبتلا میرد ہم تبرک ہین تقدیر شعر جب
اے مجنون ہم تبرک ہین تو اسلئے بس اب ہماری زیارت کرلے اور
تبرک اس دلیل سے ہون کہ ہمکو پا کا آبلہ سر پہ اوٹہائے لئے پہرتا ہے
یہہ بات ظاہر ہے کہ آبلہ یعنی پہپولا پیر کے نیچے ہوتا ہے اس لحاظ سے
گویا کہ آبلہ نے عاشق کو تبرک طور سر پہ اوٹہایا ہوا ہے اور یہہ بات
بہی ظاہر ہے کہ جو زیارت ہوتی ہے اوسکو سر پر اوٹہا کر زیارت کرانیکے
لئے لیجایا کرتے ہین اس شعر مین عاشق نے مجنون پر اپنا شرف ترتبت بیان

کیا ہے اور اسمین یہہ بہی ایما ہے کہ آبلہ بس نازک ہوتا ہے اس لحاظ سے سمجہو کہ عاشق بہت ہی ضعیف ہوگیا ہے کہ جسکو آبلہ اوٹہائے پہرتا ہے **وصل کا اوسکے** کیا کیا مراد بہت یا کئی طرح کے **واہ قسام** واہ بمعنی خوب اسکا استعمال محل تحسین مین ہے اور مکان تعجب مین بہی چنانچہ یہان قسام بانٹنے والا بخشش کرنیوالا قسام ازل[۵] جنے حصہ اور بخرہ سب خلقت کا حسب مراتب ازل مین مقرر کردیا ہے اور اسجگہ لفظ صدقہ کا بہی بطور تعجب اور افسوس کے واقع ہے قسمت حصہ بٹا ہوا اوسے مراد محبوب مطلب ظاہر **دل مین نشتر** تقدیر شعر جو ہمکو مدت سے کہٹکا[۶] تہا وہی پیش آیا کیونکہ نشتر نگہ یار کا دلمین آ ہی کہٹکا ہے **رہی ہر طرح صیدی** پیا ہے معروف شکاری **صید ہی مین** یعنی شکار کرنیمین صلح بہی ٹہری یعنی چہوڑ دینے کی ٹہری پہر کا پہڑکنا جالی مین پہنسنے کے وقت جانور کا طپیدن یعنی بیقرار ہونا اور کشتہ اور ذبح کئے ہوئے کو جو حالت بیقراری یعنی تڑپنے کی لاحق ہوتی ہے اوسکو بہی کہتے ہین یہان پہڑکانے سے مراد ایذا دے کر چہوڑ دینے سے ہے خلاصہ یہہ کہ شکار کرنے مین ذبح تو کرتے ہی ہین اگر ذبح نکرنے کا خیال ہو یعنی صلح کی ٹہری تو اس صورت مین بہی پہڑکا کر ہی چہوڑتا ہے **ذوق بازیگہ** اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ اس دنیا مین عموماً لوگ منزل عشق سے بے خبر ہین ان کی عقل لڑکون کی سی ہے اور ہم عشاق کو ضرورتاً ان سے بود و باش کرنا پڑا ہے گویا ہم لڑکون سے کہیل رہے ہین جو بڑی عمر والے کو لڑکون سے کہیلنا عیب ہے

[۵] ازل کہ جسکا شروع ہو چنانچہ خداوند کریم جسکا انتہا ہو یہہ باری تعالی کی ذات والا صفات ہے ۱۲

[۶] کہٹکا بمعنی ہراس ۔ خوف ۔ اندیشہ ۔ فکر ۔ تامل اور وسوسہ اور دڑ ۔ خفی نکے معنی جو لکڑی اور لکڑی کے سوا

[illegible] سے معلوم ہوا بس تقدیر شعر یہی ہوئی اول شکار کہیل سے ہی اور ذبح کر دینے اور دوسرے سے بہر و غیرہ کے معنی مراد ہین ۱۲

ردیف واو غزل ۳

رند خراب چھیڑ چھیڑنا کسیکو بے وجہ رنج کرنا اسلیئے کہ شور کرے نبیڑنا یعنی باقی نہ رکھنا اپنی نبیڑ تو یعنی اپنے عمل کا حل کرنا حسن ندے اودھیڑا او دھیڑنا چیز کو چیز سے کھولدینا یعنی الگ الگ کردینا عمر روان کا ایڑ ایڑی کی عربی عقب اور فارسی پاشنہ ہے ایڑ کرنا اور لگانا گھوڑے کو ایڑی کے اشارہ سے ہانکنا اور چلانا خلاصہ یہہ کہ جب دنیا سے عمر کا گھوڑا عدم کے میدان مین پوئیہ مین ہے اسلیئے چاہیئے کہ انسان اعمال حسنہ سے عمر کے گھوڑے پر سوار ہو کر منزل عاقبت خیر مین ڈیرا کرے اور یہہ بھی تقریر ہے کہ تجھکو عمر روان جیسا چالاک گھوڑا اسلیئے خدا نے دیا ہے کہ یہان سے جلدی بھاگکر عدم کو چلا جائے یعنی دنیا مین دل نہ لگائے اے زاہد تیر آپ کو نہ بنا یعنی آپ کو فریب سے بوڑہا نہ بنا ادھیڑ کے معنی میانہ سال یعنی ابھی تو بوڑھا نہین ہے دو رنگ وہ کہ جسکا ظاہر و باطن ایک سا نہ ہو یعنی ریاکار اس صید لتھڑ لتھیڑنا نجاست سے آلودہ کرنا خون ہی نجاست ہے جو سوئی بھیڑ سوتی درخواب شدہ کا ترجمہ ہے بھیڑ بمعنی انبوہ اور محاورہ مین سوئی بھیڑ کو جگانا فتنہ خوابیدہ کو بیدا کرنا ہی یعنی غوغا شور غل کرتا ہے کہ جو شخص بیفایدہ فتنہ پردازیان کرتا ہے ایسے شخص سے معاملہ رکھنا نہ چاہیے بلکہ ایسے شخص سے کہ یہہ ایذا رسان سگ دنیا ہے یعنی اپنی تن آسانی اور دوسرون کو دکھہ دیتا ہے ایسے آدمیون سے اپنے گھر کا دروازہ بھیڑ لینا چاہیے یعنی دروازہ کو بند کرکے ایسے آدمی کو اندر آنے ندے مرجائیگا جو جال کا پیڑا اسلیئے کہ عشق کی تاثیر سے یہہ درخت پیدا

ہوگا اور لوگون کو معلوم ہوگا کہ یہان گرفتار دام زلف کا مردہ مدفون ہے کہ اسجگہ جال کا پیڑ لگا ہے واضح ہو کہ جال ایک قسم کا درخت ہے یہہ تنگناے تنگنا تنگ کوچہ۔ گلی کہ جسمین گذر مشکل سے ہو منزل فراغ عیش کی جگہ سو گیڑ سو کیڑنا پاؤن پہیلانے کی ضد ہے دنیا مین پاؤن پہیلانا یہہ کہ دنیا کی حرص مین پڑکر ایسا غافل ہونا کہ مرنا ہی نہین اور ہمیشہ عیش و عشرت سے بافراغت گذرے کی جب ایسا نہین تو پاؤن کو سو کیڑنا یعنی اکٹھے کرنا یعنی حرص و ہوا کو چھوڑ دینا بہتر ہے **آوارگی سی** تقدیر اے ذوق کوئی محبت کی آوارگی سے نا تھہ اوٹھا کیونکہ تو یہہ کہیکڑا اوٹھا نہ سکیگا ہاتھہ اوٹھانا ترک کرنے اور چھوڑ دینے سے مراد کہ کہیکڑا یعنی جھگڑا۔ جنجال یعنی تو جھگڑا اوٹھا نہین سکتا

ردیف واو غزل ۴

موت ہی سے موت سے اسواسطے کہ اور مصائب سے چھوٹ کر ایک جگہ پڑے رہین گے اور غسل بہت غسل صحت ہی یعنی مرنیکے بعد جو غسال غسل دیگا یہ غسل صحت ہوگا یعنی گویا بیماری سے صحت پاکر غسل صحت کیا ہے واقعی بات ہی کہ جب مر گیا پہر بیماری کہان کیونکہ بیماری زندہ کو ہوتی ہے ہو **تو ہو آباد خراب**[1] آباد یعنی جو ویرانہ مین آباد ہو غارت ہو عشق کا دنیا سے غارت ہونا یہہ کہ بعد مرگ عشق باقی نہ رہے تقدیر شعر عاشق سوال کرتا ہے کہ یہہ خراب آباد دل آباد ہو تو کیونکر ہو مخاطب جواب مین کہتا ہے کہ اگر عشق غارت گر دنیا سے غارت ہو تو آباد ہو یا خود عاشق سائل اور مخاطب ہے اصل خلاصہ یہہ کہ دل تو جبہی خوش ہوگا کہ عشق نیست و نابود ہو جاے اور یہہ ممکن نہین اسلئے

[1] خراب ویران کرنا۔ ویران ضایع۔ ست۔ فقیر۔ ویرانہ غارت لوٹنا۔ لوٹ۔ مال لوٹنا۔ غارتگر لوٹنے والا۔ غارت ہو یعنی نیست و نابود ہو جاے ۱۲

دلکا آباد ہونا ہی مشکل ہے کہتے ہین شور صفیر آواز اسجگہ اوس آواز
سے مراد ہے جو حالت خواب مین گلے سے نکلتی ہے کہ جسکو خرّاٹے
کہتے ہین یہہ حالت اکثر خواب مین لاحق ہوتی ہے مطلب ظاہر گر
پڑے ہے گر پڑے ہے می افتد کا ترجمہ ہے پروانہ ساکرم
ضعیف سا کلمہ تشبیہ یعنی پروانہ جیسا کرم ضعیف یعنی پروانہ اور
آدمی سے کیا ہو یعنی آدمی سے کیا کچھہ نہین ہوسکتا یعنی سب کچھہ ہوسکتا
ہے پس آگ مین جلنا کچھہ بڑی بات نہین لیکن آدمی مین محبت یعنی
عشق ہو تو ہوسکتا ہے انتظار یار مین چشم کا سفید ہونا اندھے ہونے
سے مراد ہے مردمک آنکھہ کی پتلی مطلب یہہ کہ جو آنکھہ یار کی انتظاری
مین سفید ہوجاوے پھر اوسمین مردمک کا ہونا کہان ممکن ہو اگر ہو
تو داغ حسرت کا ہوگا داغ حسرت مراد وہ سفید خال ہے جو آنکھہ مین پہولا
پڑجاتا ہے اوسکے پڑنے سے آنکھہ کی پتلی کی بصارت نہین رہتی ہے
آدمیت سے ہے آدمیت انسانیت۔ خلق نیک ہونا خلاصہ
یہہ کہ آدمی کا بلند رتبہ انسانیت اور خلق سے ہے پس بطریق دعا اور
نصیحت کے کہتا ہے کہ یہہ انسان پست ہمت نہو گو پست قامت ہو
تو ہو آج اک پگڑی دستار فضیلت اوسکو کہتے ہین جو بعد
تحصیل علم ملا کو دیتے ہے

ردیف واو غزل ۵

تمنا نہین ہے کہتا ہے کہ میری تمنا نہین ہے کہ امداد دل کو تپش
کا صلہ ہو کہ مزد قلق ہو یعنی میری یہہ تمنا نہین کہ مجھے تپش کا
بدلہ ملے یا قلق کی مزدوری ملے لیکن اے قاتل اگر دل کی امداد

دینا چاہتے ہو تو یہی میرے دل کا حق ہے کہ یہہ بسمل تیرے پاؤن پر
جان بحق ہو کر و **دونون** دونون آنکہون طبقے واضح ہو کہ آنکھہ کے
سات طبقے ہین یعنی پردے اونکا یہہ نام ہی ملتحمہ قرنیہ عنبیہ عنکبوتیہ
شبکیہ مشیمیہ صلبیہ اور ہر دو آنکہہ کے طبقے چودہ ہوئے پس کہتا
ہے کہ اے محبوب تم رشک مہ چاردہ ہو یعنی چودہوین رات کے چاند
کو غیرت دلانے اور شرمندہ کرنے والے ہو یعنی تمہارے حسن کے سامنے
ایسا چاند شرمندہ ہے پس جب اے محبوب مینے سنا ہی کہ تم اپنے نور
کے ایک جلوہ سے چودہ[۵۱] طبق منور کرتے ہو تو یہہ میری دونو آنکہون کے طبقے
روشن کردو یہہ **کشتون کا** مانگ اوسکو کہتے ہین جو عورتین بالونکو
بحصہ مساوی سر کے دونون طرف چہوڑ کر سفید سیدہا خط لگالتی ہین اوسکو
فارسی مین فرق کہتے ہین اکثر مرد بہی مانگ نکالتے ہین تیرہ بخت بدنصیب
بدقسمت کہتا ہی کہ جب کوئی اون تیرہ بختون یعنی ہم عاشقون کے مرقد[۵۲]
پر سنگ موسی کا تعویذ رکہدے تو کہتے ہی وہ پتھر شق ہوجائے اس
شق ہونیسے اوس مانگ کی کشتون کا بیان یہہ پتہ ہے کہ یہہ جو پتھر
شق ہوگیا ہی معلوم ہوا کہ کسی محبوب کی مانگ کا کشتہ ہی میری زندگی
تہی اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ اے ستمگر یعنی اے محبوب مسیحادم
تو نے مجہکو یون سمجہکر ٹہکرایا تہا کہ عاشق ہین اگر سدرمق ہو تو جان نکل
جائے مگر ابہی میری زندگی باقی تہی کہ تیری ٹہوکر مسیحائی کرگئی یعنی زندگی ہوگئی ٹہوکر
لغزش پا کو کہتے ہین اور پشت پا اور سر پا کو کسی چیز پر مارنے کو کہتے ہین اسجگہ
یہی مراد ہے سدرمق سد دیوار رمق بقیہ جان۔ تہوڑی سی جان سدرمق
یعنی تہوڑی جان جو رہ گئی ہوئی ہو کیونکہ سد کے معنی بچانا روک کے ہین

۵۱ چودہ طبق یعنی سات زمین اور سات آسمان طبق مراد طبقہ کہ یعنی درجے جیسے کہ زمین و آسمان کے درجہ نیچے اوپر ہین اور چشم کے طبقے کی تشریح علم طب مین دیکھو

گنتی شش نہین ہے بیان یعنی پتہ [illegible]

۵۲ مرقد قبر سنگ موسی ایک سیاہ پتھر ہے جو اکثر قبرون پر ہوتا ہے اوسکا تعویذ بناتے ہین شق شگاف جیسے [illegible] کشتہ یعنی مارا ہوا

کیونکہ دیوار روک کے واسطے ہوتی ہی زندہ کرگئی کیونکہ یہہ مسیحا دم
ہونیکی تاثیر ہی اگر **رشک گلشن** تقدیر شعر اگر مجہسے رشک گلشن
یعنی محبوب باہم ہو یعنی گلشن مین میرے ساتہہ ہو تو گلشن مین یہہ مستی
کا عالم ہو وے کہ مجہکو غنچون کا چٹکنا آواز ضیغم ہو اور چمن وادی
لق ودق ہو خلاصہ یہہ کہ باوجودیکہ گلشن فرحت افزا اور سیرگاہ ناظرین
ہے بن محبوب ایک دشت خطرناک ہی رشک گلشن ہو یعنی محبوب ہو اگر
زخم سینہ سے پہاہا خورشید کو تپ سی چڑہاؤن یعنی میرے زخم کی
سوزش سے خورشید محشر کو تپ چڑہ جائے ایساہی میرے داغ دل
کے پنبہ کے دیکہنے سے صبح قیامت کا سنہ دم مین فق ہو سی کلمہ تشبیہ
یہہ **بحر و قوافی معلق** دروازہ بند کیا ہوا اور کلام کہ جسکے معنی مشکل
ہون تعقید پوشیدہ بات کہنا چنانکہ بخوبی معلوم ہو اور گرہ لگانا علم
معانی کی اصطلاح مین لفظونکا آگے پیچہے کرنا وزن شعر کی رعایت کے
واسطے اور تعقید دو قسم ہے معنوی اور لفظی معنوی وہ ہی جو کلام کا مطلب
اور معنی کا مقصود ظاہراً دلالت نہ کرے کیونکہ اسمین لغوی معنون سے
مقصودی معنی مراد ہوتے ہین اور لوازم بعیدہ اور قرینہ لفظی بہی
منتفی ہوتا ہی اور لفظی وہ ہے کہ کلام کی دلالت ظاہراً مقصودی معنی پر بباعث
تقدیم و تاخیر الفاظون کے نہو یا بباعث حذف الفاظ اور مثل اسکی
جو اوسکا معنی سمجہنا دشوار ہوتا ہی ادق بہت باریک بہت مشکل
قوافی جمع قافیہ بحر شعر کا وزن

ردیف واو غزل ۱۶

جس ہاتہہ مین خاتم لعل وہ انگوٹہی کہ جسمین لعل کا نگینہ جڑا ہوا ہو

ضیغم شیر درندہ ۱۲ پہاڑ دینے والا شیر چٹکنا یعنی غنچہ کی آواز جو شگفتگی کے وقت نکلتی ہے وادی جنگل لق ودق زمین ہموار

اور سخت گرمیمین گہاس اور درخت ہون ۱۲ فق ہو منہ کا فق ہونا چہرہ کا رنگ اوڑنا یعنی زرد ہونا ۱۲

اوس مین زلف سرکش یعنی جس ہاتہہ مین انگوٹھی پہنی ہوئی ہے اگر اوس
ہاتہہ سے زلف کو پکڑا ہو تو زلف مشابہ دست حضرت موسی ع ہوجاے
کہ جس ہاتہہ مین اخگر آتش تہا اخگر آتش اوس معجزہ حضرت موسی
علیہ السلام سے مراد ہے کہ جب آپ جیب کی راہ بغل مین ہاتہہ
لیجاکر منکران پر ظاہر کرتے تھے تو ہاتہہ مبارک مین ایسی نورانی
روشنی درخشان ہوتی تہی کہ آفتاب کی روشنی اوسکے مقابل مثل
چراغ روز روشن دکہلائی دیتی تہی اس شعر مین زلف کو ہاتہہ مقرر
کیا ہے اور لعل کو روشنی ید بیضا جو حضرت موسی ع کے معجزہ کا نام ہے
ید کے معنی ہاتہہ اور بیضا کے معنی روشن اور بیضا کے معنی آفتاب کے
ہی ہین مگر یہان روشن سے مراد ہے اے قاتل حلق جیب
یعنی گریبان کا ہی منہہ ہوتا ہے اور تنور کا ہی مطلب ظاہر ہو تیرا
سیہ رو اس شعر مین باختلاف نسخہ دوسرا مصرع دو طرح پر ہے اول
وہ کہینچون آہ الخ دوسرا کیون کہینچون آہ الخ پہلے نسخہ کے مطابق تقدیر
شعر یہہ ہے کہ اے صبح ہجران اگر مجہہ سے مہوش رخصت ہوجاے
تو تیرا روسیاہ ہو یعنی تو ہی سفید رو نہ رہے گی کیونکہ مین ایسی آہ کہینچونگا
کہ خور ہی زیر دود آہ پنہان ہوجائے اور دوسری طرح پر یہہ تقریر
ہے کہ اے صبح ہجران تیرا منہ کالا اسلیے ہو کہ مجہپہ یہہ حادثہ نازل
ہوا کہ میرا یار رخصت ہوجائے تو سفید رو ہی رہے بلکہ تیرا روسیاہی
ہوجائے تو بہتر ہے اور دوسرے مصرع کا مطلب یہہ کہ مین آہ کیون
کہینچون کہ جس سے سورج ہی دہوئین کے نیچے دب جائے یعنی تیرے
روسیاہ ہونیکی دعا کرتا ہون اور آہ نہین کہینچتا لبریز شراب ناز

تقدیر شعر اے محبوب تو ساغر چشم کافر کو لبریز شراب ناز دکھاتا ثانی مصرع
مین تائے علت ہے بمعنی کیونکہ تلوث آلودہ صوفی دم کش جو حبس دم
کرتے ہین خلاصہ یہہ کہ زاہد جو عشق سے پرہیز کرتا ہی عشق مین مبتلا ہو جائے
اور صوفی جو نشہ سے پرہیز کرتا ہی وہ میکش ہو تم وہ وہ وہ وہ کلمہ افسوس
کا ہے محل افسوس مین کہتی ہین اور محل تحسین مین بہی آتی ہین یہان مراد اول ہے عشعش بمعنی کلمہ ثنا کا لیکن ہر تش
تعریف و تحسین مین بولی لئے ہین تقدیر شعر تم میرے زخم دل پر دکہلانے کو یعنی
بظاہر وہ وہ کرتے ہو لیکن اپنے دل مین برش تیغ ناز سے عشعش کرتے ہو
خلاصہ یہہ کہ ظاہر مین میرے خوش کرنیکے لئے وہ وہ کرتے ہو کہ دل کو
زخم یہہ نچا لیکن اپنے دل مین اپنی تیغ ناز کی برش کی تعریف کرتے
ہو کہ کیا خوب زخمی کیا ہی **دل نخل** تقدیر شعر جب دل چشم کافر سے
چہپ کر جون حضرت زکریا قد کے نخل مین ہے تو اب جنبش ابرو کے ارہ سے
زیر کشاکش کیون نہو مختصر قصہ حضرت زکریا علیہ السلام کا یہہ ہے کہ کفار کے
خوف سے دولت خانہ نبوت سے باہر تشریف لیگئے درخت کو حکم کیا
اوسمین شگاف ہو گیا آپ درخت مین آگئے قضا کا پیرہن کا کنارہ درخت
کے باہر رہگیا اسکے نشان سے کفار کو معلوم ہوا کافرون نے اوس درخت
کو آرہ سے چروا دیا آپ بہی اوس درخت کے ساتھہ چر کر شہید ہوئے
عاشق کہتا ہی کہ چنانچہ حضرت زکریا علی نبینا و علیہ السلام درخت مین چہپے
اور آپ پر ارہ چلا اسیطرح میرا دل کافر سے یعنی محبوب کی چشم سے ڈر کر قد
کے درخت مین چہپا اسواسطے جنبش ابرو کے ارہ سے زیر کشاکش ہے
یعنی دل کے درخت پر ارہ کشاکش ہی یعنی مصیبتون کا ارہ چل رہا ہی
جس سے بچاؤ متصور نہین ہم صورتی کی جہت سے ارہ او ابرو مین مشابہت تام ہی

لبیک واذان لبیک اس لفظ مبارک کا عرب مقدس مین اسطرح استعمال ہے کہ جب کوئی کسیکو یون بلاتا ہی کہ یا شیخ اوسکے جواب مین لبیک کہتے ہین اسکے یہہ معنی ہین کہ مین آپ کی خدمت مین کئی دفعہ حاضر ہون اذان جو نماز کے واسطے پڑہتے ہین ناقوس سنکہ جو پوجا کے وقت ہندو بجاتے ہین جرس گہنٹہ۔ زنگلہ کی آواز خندہ قلقل پیالہ مین شراب ڈالنے کے وقت جو بوتل سے آواز نکلتی ہی نالہ نَے بانسری کی آواز کہتا ہی کہ ان آوازون مین سے جو دلکش آواز ہو وہی پسند ہے خصوصیت کا لحاظ نہین **ہن تیرے گہر کے** تقدیر شعر اے محبوب تیرے بن عاشق کے گہر کی آرایش دشمن جان ہوجاتی ہے دشمن جان کا ہونا اسطرح ہے کہ طاق کا محراب کمان بنجاتا ہی اور نرگس کا دستہ ترکش ہوجاتا ہے یہہ بات ظاہر ہے کہ جب گہر کمان و ترکش ہوگیا تو اوسکے تیرون سے کیونکر بچاؤ ہوگا **گر کلک آہ** کلک آہ یعنی آہ کی قلم پہیرون مین یعنی اوس قلم سے لکہون دود دل یعنی دلکی سیاہی دل کی یا باعتبار بخار یا جو ایک نقطہ دل مین ہے جسکا نام سویدا ہی اس سے مراد ہی خلاصہ یہہ کہ اگر قلم آہ کو حرکت دون تو دل کی سیاہی سے پہر یعنی اسکے بعد یہہ حال ہو کہ ماہ منور کا صفحہ مانند سینہ باز[۲] منقش ہوجائے یعنی دود آہ کی تاثیر چاند پر ہو کر چاند ہی سیاہ ہوجائے **جب ضعف سے** طنز ناز۔ سخریہ۔ رمز کی بات کہنا۔ طعنہ غش ہو یعنی بموجب محاورہ بہت غش مین ہو خلاصہ مطلب یہہ کہ جب مجہکو ضعف سے غش آیا تو محبوب نے طعنہ سے کہا کہ یہہ جو تم بہت غش مین ہو اس سے معلوم ہوا کہ مرنے پر مستعد ہو اور یہہ بات عاشق کے

[۱] نرگس بن ... سوائے تو ... دیوار مین بناتے ہین۔ محراب وہ جو طاق کے اوپر کی طرف ... خم دار ہوتی ہے اور یہی بات ہے کہ طاق در محراب ہیم

[۲] سینہ باز ... یعنی سینے پر ترشی ... باز شکاری خاندار ہوتا ہے ... مشہور ہے اور اسکے سفید سینے پر سیاہ ... دور ... داغ ہوتے ہین

مخالف ہے کیونکہ مصایب سے بچنے کے واسطے مرنا چاہتے ہو ایک خون جذب کھینچنا کشش کرنا ایک خون کا دریا یعنی عاشقون کے خون کا دریا مطلب ظاہر اس بحر مین خلیل و اخفش علم صرف و نحو کے امام ہوئے ہین باعتبار وزن وغیرہ کے کلمات عربیہ اور قواعد کی صحت و غلط بیان کرتے ہین

ردیف واو غزل ۷

دن کٹتا جائے کٹا جائے یہہ جائے صیغہ جمع متکلم فعل مضارع ہے مطلب یہہ کہ دن کٹ جاتا ہی یعنی تمام ہوجاتا ہی رات کدہر کاٹنے کو یعنی رات مشکل سے کٹتی ہی علاوہ اسکے یہہ بہت مشکل ہی کہ جب سے تو اے محبوب میرے پاس نہین گھر کاٹنے کو دوڑے ہے گھر کا کاٹنا یہی کہ بہت برا معلوم ہوتا ہی اپنے عاشق کو یعنی اپنے عاشق کے واسطے ہیرے کی کنی نہ کھلائے یعنی کھانیکو نہ دو کیونکہ عاشق کے آنسو ہیرے سے بہی جگر کاٹنے مین زیادہ کافی ہین یہان کاٹنے سے مراد ٹکڑے کرنے سے ہے جیساکہ چاقو چھری سے گوشت کاٹتے ہین جگر کاٹنا یعنی جگر کا خون ہو کر آنکھون سے اشک ہو کر باہر آنا

ردیف واو غزل ۸

بجا کہے جسے بجا کہے یعنی نیک او سے بجا سمجھو یعنی او سے نیک سمجھو مطلب یہہ کہ جس آدمی کو عالم یعنی جہان کے لوگ نیک کہین اوس آدمی کو نیک سمجھو کیونکہ خلق کی زبان کو خدا کا نقارہ سمجھو خدا کا نقارا یہہ کہ خداوند تعالی خلقت کے دل مین ڈالدیتے ہین لوگ اوس آدمی کو نیک کہنے لگتے ہین واضح ہو کہ یہہ مضمون حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ہین ہی ہے اور یہہ بہی تقریر ہے کہ جس بات کو سب جہان درست کہے اوسکو بجا سمجہنا چاہیے نفس کی آمد و شد نفس کی آمد و شد یعنی سانس کا نیچے اوپر کا آنا چنانچہ انسان اپنی زندگی میں رات دن سانس بہرتا رہتا ہی کہتا ہے کہ اسطرح سانس کا آنا جانا گویا اہل حیات کی نماز ہے اگر اس آمد و شد سانس مین خدا سے غافل ہوجائے تو اے غافلو اس غفلت کو قضا سمجہو واضح ہو کہ اگر پانچ وقتی نماز مین سے کوئی نماز رہجائے یعنی نمازی نہ پڑہے یا روزہ دن مین سے روزہ رہجائے تو اوسکو قضا کہتے ہین پہر اس نماز روزہ کو قضا کی نیت کرکے پڑہتے ہین اور اس شعر کا مطلب اس شعر کے مطلب سے کہلتا ہے یون شراب شوق او خوردن حلالے + دمے بے یاد او بودن حرامے + لکہتے ہین کہ ایک بزرگ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے گہر سے چلے شہر کے دروازہ پر ایک بلی دوسری سے کہتی ہے کہ بایزید نے وفات پائی وہ بزرگ مایوس ہوکر واپس چلے پہر سوچا کہ جنازہ پڑہ جاوین جب در دولت ولائت پر پہنچے تو حضرت بایزید کو زندہ پایا حیران ہوکر بلیون کا حال بیان کیا حضرت بایزید نے فرمایا کہ بلیون کی گفتگو راست ہی کیونکہ ہم اوسوقت ایک دم یاد خدا سے غافل ہوگئے تھے اسلئے عالم بالا مین ہماری مرگ کا آوازہ ہوا اسواسطے بلیون نے ایسا کہا کہ بایزید وفات پاگئے پس اس حکایت سے معلوم ہوا کہ خدا کی یاد سے ایک دم بہی غافل ہونا سالکان یزدانی کے نزدیک حرام بلکہ مرگ ہی لہذا شعر ذوق مین قضا کے معنی مرگ کرو اور اہل حیات انہین بزرگون سے مراد ہے اور لکہا ہی کہ حضرت

بایزید سوائے نماز فرض ہر روز دو ہزار نفل پڑہتے تھے پڑے
کتاب روضۃ الصفا کتاب کا نام ہے ہنسے جو وہ دیوار قہقہا
معلوم ہو کہ کسی سرحد زمین پر ایک دیوار ہے اوسکا نام دیوار قہقہا
ہے اگر کوئی شخص اوسپر چڑہکر اودہر دیوار کے دیکھے تو اوسکو بے
اختیار ہنسنا شروع ہو جاتا ہی واللہ اعلم پس دیوار گیا قدرت
ہے مشہور رہے کہ حضرت جلال الدین بخاری یعنی فضیلت و حقیقت
و معرفت مآب حضرت مخدوم الانام مخدوم جہانیان جہان گشت
قدس سرہ العزیز نے اوس دیوار پر چڑہکر دیکہا تو آپ بدستور قایم مزاج
رہے لوگون نے حال دریافت کیا فرمایا کہ ہمپر سدا ایسا حال منکشف
ہے اسکے سوا اور کچہہ ارشاد نہوا مطلب یہہ ہے کہ وہ جو یعنی جب محبوب
میرے رونے پہ ہنسے تو تم میری مژگان کو صف مژگان نہ سمجہو بلکہ
اسے دیوار قہقہا سمجہو عاشق کہتا ہے کہ جیسے دیوار قہقہا پر ہنسی آتی ہے
ایسی ہی میری مژگان مین تاثیر ہے جو محبوب نے دیکہکر ہنسدیا ہے
اور مژگان کی دیوار سے تشبیہ باعتبار ہمواری کے ہے جو برابر کہڑی ہین

ردیف واو غزل ۹

اثر ہے وہ وحشت آدمیون سے نفرت اور گریز چنانچہ جنگلی جانور
وغیرہ مین ہے مضطر بیقرار بے آرام نگین کا گہر وہ جگہہ جو حلقۂ انگشتری
مین نگینہ جڑا ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ نگین اپنے گہر سے تڑپ کر نکلجائے
یعنی وہ نگین اپنے گہر سے نکل جائے ترا مجنون تفتہ سوختہ۔
جلا ہوا۔ عاشق آتش قدم یعنی تیز قدم خار مژگان سمندر یعنی سمندر کی
مژگان کا خار بچائے حق تعالے رند آزاد۔ بیخوف۔ بیباق

آہ ہی یہ اگر سمندر ... مین ... کو ... ہے
مرجاتا ہی ... خوش ہوتا ہی ... ہونا ... ہوا

بے شرع - تسید مراد حضرت امام حسین ع خون کبوتر یعنی جیسے کبوتر وغیرہ
جانور کو ادنی سمجہکر مار دیتے ہین اسجگہ کبوتر کا لفظ اسلیے بیان کیا ہے کہ
کبوتر حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون مین رو رو کر لیٹکر خون مین
رنگین ہوگیا تہا اسکا قصہ یہہ ہے کہ ایک یہودی کی لڑکی بیمار ہوگئی تہی
اوسکی آنکہین اندہی ہوگئین اور ہاتہہ پاؤن بیکار ہوگئے اوسکے والد کا
شہر باہر ایک باغ تہا تبدیل ہوا کے لیے لڑکی کو باغ مین لیگیا باپ بہی
اوسکے پاس رہتا تہا ایک روز بضرورت شہر مین گیا کسی سبب سے رات
بہر شہر مین رہنے کا اتفاق پڑا وہ لڑکی صبح کے وقت تنہائی کے باعث
روتی تہی کیا سنتی ہی کہ ایک درخت پر ایک جانور کے رونے کی آواز آتی
ہے وہ لڑکی جسطرح ہو سکا اوس درخت کے نیچے گئی حالانکہ اندہی تہی اوسنے
سر اوٹہاکر درخت کی طرف دیکہا اتفاقاً گرم خون کا قطرہ اوسکی آنکہہ مین
پڑا اوسیوقت آنکہہ روشن ہوگئی اوسکو ایک جانور نظر پڑا کہ اوس سے خون
ٹپکتا ہے جو قطرہ گرتا تہا اپنی دوسری آنکہہ مین اور باقی جوڑون پر ملا فی الحال
صحت یاب ہوئی اور باغ مین پہرنے لگی اسی اثنا مین اوسکا باپ پہونچا
گیا دیکہتا ہے کہ ایک عورت حسین مہ جبین باغمین ٹہل رہی ہے شناخت
نہ کرسکا کہ اوسی کی لڑکی ہے پوچہا کہ تو کون عورت ہے اوسنے کہا کہ مین وہی
لڑکی بدحال ہون باپ نے دریائے حیرت مین ہوکر صحت یابی کا حال
پوچہا اوسنے مرغ کا قصہ کہہ سنایا اوسکا باپ درخت کے نیچے گیا وہ جانور
ابہی وہان موجود تہا یہودی مرغ سے بولا بقدرت خدا مرغ گویا ہوا کیونکہ
کیونکہ یہہ جانور یہودی کے اسلام کا ذریعہ تہا پرندنے فصاحت بیانی سے
قصہ سنایا کہ ہم بہت سے جانور جنگل مین دانہ کہانے گئے تھے دوپہر کے وقت

گرمی اور شدت ہوا کے باعث ایک درخت پر پتون کے سایہ مین جا بیٹھے
تھے ناگاہ غیب سے آواز گوش زد ہوئی کہ اے مرغان امام حسین بن علی
رضی اللہ عنہما آفتاب کی تاب سے کربلا مین بریان ہے اور تم چھاؤن مین
بآرام وچین بیٹھے ہو اور اہل آسمان زمین مصیبت مین ہین اور تم آب و دانہ
کی فکر مین ہو سنتے ہی الہام الٰہی سے کربلا کی طرف اوڑے جب پہنچے
تو دیکھا کہ امام زادہ شاہ شہیدان کو شہید کیا ہوا تہا اور بدن مبارک
سے خون روان تہا ہم سب گریہ وزاری کرتے تھے ہمنے خون پاک مین اپنے
پر و بال ملے یہ وہی خون شفائے علیل ہے جو میرے پرون سے ٹپکتا ہے
اس خون سے خیر و برکت حاصل ہے جب یہودی نے یہہ واقعہ ہائلہ سنا
کہا کہ اگر جد پاک حضرت امام حسینؓ حق پر نہوتے تو یہہ برکت آپکے
فرزندون مین کبہی پائی نہ جاتی پس وہ یہودی اپنی سب قوم کے ہمراہ ایمان
لایا جب لوگ یہودی سے اسلام کا باعث دریافت کرتے تھے اس حال
کو تفصیل وار بیان کرتا تہا مطلب شعر ظاہر رہائی قتل پر تقدیر شعر
گر ہم اسیرون کی رہائی قتل پر موقوف ہو تو تیغ کی روانی پابستہ زنجیر
جوہر ہو مطلب یہہ ہے کہ قتل کے بعد رہائی ہے تو اس صورت مین یہ
آرزو ہے کہ تیغ کی روانی یعنی تیغ کا چلکر قتل کرنا تیغ کے جوہرون
کے زنجیر مین قید رہے کیونکہ جب تیغ کا قتل کرنا مقید رہیگا اس صورت
مین عاشق قتل نہوگا جب قتل نہوا تو عاشق کی رہائی بہی نہوئی اسلیئے
کہتا ہے کہ مجھکو قتل ہونا منظور نہین کیونکہ جب قتل سے رہا ہوجاؤنگا یعنی
مرجاؤنگا تو وہ عشق کی لذتین جو قید ہونے مین مین جاتی رہین گی
جوہرون کی زنجیر سے تشبیہ صحیح ہے کیونکہ جوہر کے تہ و بالا زنجیر کی کڑیون

کی طرح نیچے اوپر دکھلائی دیا کرتے ہین اور یہہ بھی تقریر ہے کہ کہتا ہے
کہ ہم ایسے بے نصیب ہین کہ اگر ہماری رہائی قتل پر موقوف ہو تو تیغ کی
روانی جوہر کیسے زنجیر مین قید ہو جائے یعنی اوسکی روانی رک جائے اور
ہم قتل نہون خلاصہ یہہ کہ ہم اسیرون کی کسیطرح رہائی نہین ڈبو دین
گر سبکدوش آشنا کی صفت نہین بلکہ سبکدوش وہ ہوتے ہین جنکے پاس
موجود نہو جیسا کہ کہتے ہین کہ مین فلان کام سے سبکدوش ہو گیا ہون
مطلب یہہ کہ جو لوگ سبکدوش ہین وہ اگر اپنے دوستون کو اپنے ساتھہ
پار نہ کیا کرین اور دریا مین ڈبو دیا کرین تو لو ہا لکڑی کے ساتھہ تیر سکے
اس لیے معلوم ہوا کہ سبکدوش دوسرون کو بھی اپنی سبکدوشی کے طفیل
پار کر دیتے ہین

ردیف واو غزل ۱۰

کوسون گیا کوسون واو ثانی معروف صیغہ واحد متکلم فعل مضارع ہے
جسکا مصدر کوسنا ہے یعنی بد دعا کرنے کے ہین کہتا ہے کہ زمانہ مین سر
اوٹھانے کی جگہہ نہین اسکی تنگی کو مین کیا یعنی کونسی بد دعا دون قصد
کعبہ کا تھا اوسکے یعنی محبوب کے آستانہ کو چوم کر واپس آگئے تو
مکدر نہو تقدیر شعر اے محبوب اگر تو مکدر نہو تو ہم عشق مین خاک اوڑانے
کو ایک آندھی ہین لیکن تیرے مکدر ہونیکے باعث خاک نہین اوڑاتی ہین

ردیف واو غزل ۱۱

یہان تک لاغری چشم سوزن یعنی سوئی کا چھید خلاصہ یہہ کہ مین
اسقدر لاغر ہو گیا ہون کہ سوئی کا سوراخ میری گردن کا طوق ہے
یعنی میری گردن سوئی کے چھید مین آجاتی ہے زیادہ ہوتا ہے

سبکدوش سرا دوبتا نا کر
کیسے آرام سے
بچھے اور
۲۱۲

مکدر کدورت سے بنا ہے
گرد آلودہ ... رنجیدہ
... بیٹھی ہوئی

یہہ درست بات ہے کہ بعض لوگ بوڑہاپے مین اگر گناہون مین آلودہ
ہوجاتے ہین اور حرص مین بہی بڑہ جاتے ہین اسلئے ایسا کہا ہے یا رہزن
کو یعنی مار رہزن کے لئے اُس مار رہزن یعنی نفس امارہ کے لئے بالون کی
سفیدی بمنزلہ شیر ہے یعنی نفس امارہ کے مار رہزن کے حق مین بالون
کی سپیدی بمنزلہ دودہ کی ہے کیونکہ دودہ پلانے سے سانپ موٹا تازہ
ہوتا ہے یہہ بات ظاہر ہے کہ بعض سانپ رہزن ہوتے ہین پیری مین
رہزنی یہہ کہ نفس امارہ کے تابع ہوکر فریب کی دُکان نکال کر بزرگ
اور نیکوکار گویا اولیا اہل کرامت بن بیٹہتے ہین اور لوگون کو دام تزویر
مین لاکر لوٹتے ہین ایسے دغاباز مکارون کا دوزخ منتظر ہے کمند
نام وشہرت تقدیر شعر نام اور شہرت کی کمند مثل طوق فاختہ عنقا
کی گردن کو لپیٹ کر عدم سے بہی کہینچ لاتی ہے خلاصہ یہہ کہ دنیا
مین ہر کسی کو اپنی شہرت ایسی پسند ہے کہ باوجودیکہ عنقا باعتبار
نظر نہ آنے کے عدم مین ہے وہ بہی شہرت کے لئے دنیا مین مشہور ہوا

ردیف واو غزل ۱۲

سناگ دنیا لٹاگہانس ایک قسم کا گہانس ہے مطلب ظاہر

ردیف واو غزل ۱۳

تصور کس طرح بحالت چشم گریان تصور نکرنا گویا تصور کو باہر نکال
دینا ہے اسکی ایسی مثال ہے جیسے کہ مہمان کو بارش مین رخصت کیا
اور بحالت گریہ محبوب کا دہیان لگا رہتا ہے نکالون کس طرح
دوسرے مصرع کا اسطرح مطلب کرو کہ گویا سنگ مقناطیس اور لوہے
کی خاصیت دل وپیکان مین ہوگئی ہے

ردیف واو غزل ۱۴

پتہرا دیا جلوے پتہرانا یعنی بیہوشی کی حالت مین آنکھون کا کہلے رہنا صنم بت جو پتہر کا بناتے ہین خلاصہ مطلب یہہ کہ صنم کی آنکہین جو پتہرائی ہوئی ہین اوسکی یہہ وجہ ہے کہ محبوب کا جلوہ دیکہکر یہہ حال ہوا اور محبوب کے غمزہ نے طواف حرم سے بہی چکرا دیا یعنی بہولا دیا **کیا پوچہتا ہے** عمل بغض و محبت بغض عداوت محبت دوستی ان تعویذات دونون کا عمل پیدا کرتے ہین عمل اوسکو کہتے ہین کہ چلتا اوسکا تعویز بتاثیر کرے خواہ عداوت ڈالنے کے لئے ہو خواہ محبت کے واسطے چلتا تعویذ پر اثر تعویذ کو کہتے ہین کہتا ہے کہ اصل مین چلتا تعویذ نقش دم ہے کیونکہ اوسکے ہونے سے سب لوگ تابع ہوجاتے ہین **منزل گم گشتگان** واضح ہو کہ جہان منزل ہوگی وہان آسمان ضرور ہوگا اور یہہ بہی معلوم ہے کہ عنقا بے نشان ہے جب عنقا بے پتہ ہے تو اوسکا بیضہ یعنی انڈہ بہی ملنا ناممکن ہے اسلئے کہتا ہے کہ ہم جو گم گشتہ ہین ہماری منزل دنیا سے بالکل الگ ہو اور اوس منزل کا آسمان بیضۂ عنقا سے چاہئے کیونکہ کسیطرح ہمارا نشان معلوم نہو **اشک باری** کتنا پانی کا محاورہ کتنا حوصلہ اور کتنی طاقت کے معنی ہین مطلب یہہ ہے کہ فوارے میری مژگان کی اشکباری دیکہین تاکہ مقابلہ سے معلوم ہوجائے کہ اون مین آب پاشی کی طاقت کہان تک اور کتنی لیاقت ہے **جتنا ہی نمک** پلکون سے اوٹہانا محاورہ مین نہایت جستجو اور کوشش بعد محنت سے اوٹہانے کو کہتے ہین کہتا ہے کہ تم نمک کو گرا دو نہین بلکہ احتیاط سے سب کا سب میرے زخمون مین

بہر دو کیونکہ اگر کچھ گھر پڑیگا تو اوسکو گرے نہین رہنے دو گے کیونکہ
تمہین میری ایذا رسانی اور تکلیف دہی ہر طرح سے منظور ہے اسلیئے گرے
ہوئے کو نہایت محنت سے اوٹہاؤ گے پس دوبارہ تکلیف اوٹہانے
سے ایک دفعہ ہی کیون نہ اوٹہالو چرخ ضندی ضِند بر خلاف۔
بر عکس غرق ضندی وہ شخص جو بر خلاف ہو یعنی اسبات مین کہ بعض
شخص کی عادت اسطرح ہوتی ہے کہ اگر کوئی اوسکو کسی بات سے
مانع ہو تو وہ اوس سے باز نہین آتا اپنے ہٹ مین لگا رہتا ہے مطلب
یہہ کہ ضندی اپنی بات کو چہوڑتا نہین خواہ نفع ہو خواہ نقصان ضند
دلانا یہہ کہ جسکو نصیحت بری معلوم ہو اوسکو نصیحت کرنیسے زیادہ
مخالف کرتا رہتا ہے کہ فلک مین یہی خاصیت ہے کہ اگر فلک عود
کو غرقی مین دے تو اوسکو جلائے دیکھو یہہ بات ظاہر ہے کہ جو غرقی
یعنی ڈوبنے والا ہو اوسکو جلانا اولٹ کام کرنا ہے خلاصہ یہہ کہ
چرخ عشاق کے برخلاف ہے خبر کہ جنگ نوفل نوفل دریا
بہت بخشنے والا امرد۔ عرب کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کا
نام ہے ہامون میدان۔ جنگل گبادہ بفتح کمان نرم جو ابتدامین
سیکھنے کے وقت اوس سے استعمال کرتے ہین تبید مجنون بید بیت۔
کا درخت اور بید مجنون بید کا قسم ہے کہ اوسکی پتی باریک اور شاخین
نازک ہوتی ہین تقدیر شعر اے مجنون تو اہل ہامون کو جنگ نوفل
کی خبر کرتا یعنی کیونکہ صبا شاخ بید مجنون کو گبادہ کہیواے مولانا نظامی
قصہ لیلی مجنون مین لکہتے ہین کہ نوفل ایک بادشاہ تہا اوسنے مجنون
کی حالت پر رحم کہا کر لیلی کے خاندان کے لوگون سے لڑائی کی

بھی کہتا ہے کہ اے مجنون نوفل جو تیری محبوبہ سے لڑنے چلا ہے
تو تو اب اہل ہامون کو خبر کر اور چونکہ جنگل کے رہنے والون مین سے
صبا ہی ہے اور بید مجنون بہی اور دوسرا یہہ بہی کہ بید مجنون کی شاخ
نرمی کی باعث ذرا سی ہوا کے سرسرانے سے کمان کی طرح کج ہوجاتی
کہتا ہی کہ جنگل والون کو خبر کر تا کہ صبا بید مجنون کی نرم کمان بنائے کیونکہ مجنون
کی لڑائی مین بید مجنون کی کمان مناسب ہے اور چونکہ معشوقہ کے قبیلہ
سے لڑائی ہے اسلیئے ایسی ہی نرم کمان چاہیے تاکہ زیادہ کارگر ہو
عبث تم اپنا یہہ شعر اس مضمون مین ہے کہ کسی موقع مین انسان
اپنی ہنسی کو بزور تکلف روکا کرتا ہے اور دوسرا شخص اوسکو ہنسانیکے
لیئے یون کہا کرتا ہے کہ دیکہو وہ ہنسے دیکہو ابہی ہنستے ہو ہنس پڑے ہنس
پڑے الغرض ایسی گفتگو سے انجام وہ شخص ہنسدیا کرتا ہی اسی طرح
عاشق محبوب کو ہنساتا ہے

ردیف ہائے ہوز غزل اول

ساتہہ اپنے الم غم۔ رنج۔ دکہہ علم نیزہ کہتا ہے کہ جب اب اپنے
ساتہہ فوج الم اور زیادہ یعنی بہت ہے اسلیئے تو بہی آہ کا جہنڈا اور
زیادہ بلند کر کیونکہ سامان لشکر پورا کرنا چاہیئے **سر کٹ کے جون شاخ**
یعنی ہم شاخ کی مانند قلم ہوکر اور زیادہ بڑہے ہین واضح ہے کہ درخت
کی شاخین قلم یعنی کاٹ دینے سے زیادہ بڑہتی ہین **گر شرح**
جنون جیب قلم یعنی قلم کا شگاف مطلب ظاہر دیتا ہے **وہ دم**
دم باز فریبی۔ دغاباز فریب دینے والا دم فریب وہ دم باز یعنی محبوب
شیشہ یعنی کا پنج ظاہر ہے کہ جب کانچ سے بوتل بناتے ہین تو کانچ

پہولتا ہے یہان خوشی سے مراد ہے کچھہ کی رقم یعنی مینے جو شوقیہ
خط لکھا قاصد لیکر چلا رستہ مین میری شوقیہ تحریر کی قاصد مین تاثیر
ہوگئی اسلیئے قاصد کا قدم اور زیادہ اوٹھنے لگا دشمن کی نگاہ دشمن
کی سیاہی نگاہ یعنی اوسکی محبت کرنا یعنی دشمن کی راستی محبت کی طرف
خیال نکر کیونکہ جو سیاہی تلوار ہوتی ہے اوسمین اور دم یعنی تیزی
زیادہ ہوتی ہے خلاصہ یہہ کہ دشمن کی محبت مین فریب ہے ہو جسکو
پس گنج عدم مراد قبر اوس زلف افعی سانپ دم افعی سانپ
کے کاٹنے مراد ہے یا خود بعض سانپ کا دم یعنی سانس موثر زہر ہوتا
ہے مراد ہے چاٹے کا فاعل افعی ہے اوس شوخ جب اوس شوخ
کو میری مرگ منظور ہے تو مجھکو زہر کا نہ کہانا ہی بہت زہر ہے یعنی بلا
کہائے زہر کے زہر کا اثر ہے یا یہہ کہ زہر کا نہ کہانا زہر ہے یعنی برا ہے
کیونکہ اوسکی خواہش پوری نہین ہونیکی ہستی تنک تنک مایہ مراد کم مایہ
پہونکنا کسیکے کان مین کچھہ کہدینا اس شعر مین یہی مراد ہے دوسرے
مصرع مین اپہرے بہائے فارسی اور عربی باختلاف نسخہ ہے تال
واحد ہے مطلب یہہ ہے کہ دنیا کی ہستی نے جو تنک مایہ ہے یعنی زود زوال
ہے اس ہستی نے حباب کے کان مین بہی ایسا پہونکا ہے کہ پہولا
پہرتا ہے یعنی خوشی مین ہے حالانکہ اوسیدم محو ہو جاتا ہے وہ دلکو
یعنی جب محبوب دل کو چرا کر آنکھہ کو چرانے لگے تو اون پہ یعنی محبوب
پر یارونکا یعنی ہم عشاق کا اور زیادہ بہرم گیا یعنی یہہ بہرم ہوا کہ بیشک
محبوب نے چرایا ہے سوز محبت جب میری خاک مرقد مین سوز
محبت سے گرمی زیادہ ہے اسلیئے محبوب نے میری قبر کی مٹی سے

اور بائے فارسی
ہے
چرایا دزد ہر کا

اور قدم زیادہ یعنی جلدی سے نکل گیا ہے **روغن نفط** تقدیر اے چشم یہہ جو یون اور آتش غم زیادہ بھڑکی ہے اسواسطے کہ اب میرے گریہ مین روغن نفط[۱] ہے **نکہت[۲] ریحان کا** دماغ سونگھنے کی قوت اور طاقت سے مراد ہے ناک مین دم آنیسے مراد دم کے رک جانے اور تنگ ہونے سے ہے کیونکہ جو چیز بہت بدبو والی ہوتی ہے نطیف مزاج اوس سے گھبرا کر ناک اور دم کو بند کر لیا کرتا ہے ناک مین دم آنا اسی سے مراد ہے **پیٹ کے ہلکے** کم حوصلہ جو بات کو پوشیدہ نہ رکھہ سکین کہتے ہین کہ جنکو بات چھپا رکھنے کی عادت نہین ہوتی اگر وہ بات کو چھپا رکھین تو اونکا پیٹ پھول جایا کرتا ہے **ہمین سر خار سے** ترجمہ کانٹے کی سر کی ہمیز[۳] کے چبھنے سے وحشت کے گھوڑے کا قدم کچھہ اور زیادہ نکلا **صید دل عاشق** صید حرم حرم احاطہ جو گرداگرد خانہ کعبہ کے ہے اور خانہ کعبہ کی ایک جا بعقر رہتے جو وہان شکار کرنا درست نہین مطلب ظاہر **گر سرمہ کرے** مطلب یہہ کہ اگر صوفی خاک خرابات بجائے سرمہ آنکھون مین ڈالے تو اوسکی ایسی آنکھین روشن ہوجائین کہ اوسکو لوح و قلم کا لکھا ہوا معلوم ہوجائے **کیا قہر ہے** کیا قہر ہے یعنی کیا مقام تعجب ہے کہ جتنا محبوب رو سکے گا اوس قدر رحم محبوب کو چاہین گے **سرعت ہے** سرعت شتابی۔ جلدی رحم بہا کرنا بجلی کی سرعت سے مراد ہے مطلب ظاہر **کہتا ہے مرا تیغ دو** دم اور تیغ دو رو وہ جو ہر دو طرف سے تیز ہو دم خنجر کی باڑ مطلب ظاہر **کہتا ہے گلے** تقدیر شعر دم خنجر میرے گلے لگ کر وہ کہتا ہے یعنی کہتا ہے لے عشق کا بھرا دے سکے تو دم اور زیادہ دم خنجر تلوار کی باڑ

لفظ دو قسم کا تیل سیاہ اور سفید ہوتا ہے سفید بہتر ہے ...

ہوتے ہین خرابات شرابخانہ قمارخانہ۔ لوح و قلم وہ تختی کرسیرقلم الٰہی سب کچھہ لکھا ہوا ہے اور لکھا جاتا ہے

کہنے کا فاعل ہے گلے لگ کر یعنی گلے پر آنا دم بہرنا دعوی کرنا اوسکے عشق کا یعنی محبوب سے عشق کا پیٹے سر مبتلا تقدیر شعر بستر پہ پڑا کہان تک پاؤن پیٹے یعنی کہان تک پاؤن پیٹتا رہون رات کا پاؤن پہیلا نامراد زیادہ بڑہنے سے ہے دوسرا مصرع آسان ہے پاؤن پیٹنا محاورہ مین نہایت بیقراری کی حالت کو کہتے ہین جیسے ایڑیان رگڑنی کہتا ہی کہ رات شب غم تو اتنی بڑی نجاب مین کہان تک ایڑیان رگڑے جاون اور بیقرار رہون

ردیف ہائے ہوز غزل ۱۶

اے ذوق جگر کو روئے گا یعنی روتے روتے جگر پانی ہو کر بہ جائیگا پہر افسوس کریگا کہ اب فراق یار مین کہانسے رونا پیدا کرون روئیگا یعنی افسوس کریگا مین ناتوان صفت موصوف مبتدا غبار خاک پروانہ مضاف مضاف الیہ خبر ہون حرف ربط کہتا ہے کہ مین تو گویا پروانے کی خاک کا غبار ہون کہ ہوا کے کند ہے پر ہاتہہ رکہکر اوٹہتا ہون ظاہر ہے کہ غبار ہوا سے اوڑ آکرتا ہے خود نہین اوڑتا خاک جو زمین پر ہو اور جو خاک ہوا کے زور سے اوڑے تو اوسکو غبار کہتے ہین یہہ ظاہر ہے کہ نسیم کے باعث غبار اوڑتا ہی خط دیکے کہے کا فاعل قاصد ہے دہن پر ہاتہہ رکہنا کلام سے بند کرنا مطلب ظاہر جون پنجشاخہ پنجشاخہ روشنی کرنے کے لئے لوہے کا پنجہ بناتے ہین اوسکی پنج شاخون پر بتی باندہکر جلاتے ہین مطلب یہہ ہے کہ اے طبیب تو اپنی انگلیون کو عاشق تفتہ یعنی سوختہ جگر کی نبض پر رکہکر پنجشاخہ کی طرح نہ جلا کیونکہ اس سے ایذا پاوے گا اے شمع یعنی انجام شمع کو باد نسیم بجہا دے گی غرض کہ

محفل نشاط کو قیام نہین تا آج شمع تاج زر مراد شمع کا شعلہ چہوڑ انہ
گہر کے گہر ہو صاف تا تہہ کرنا گہر کو ویران کرنا مراد ہے اور یہان سارے
گہر سے مراد دل صبر آرام شکیب ہے چنانچہ مصرع اول مین واقعہ ہے
قاتل کبہی عاشق کہتا ہے کہ ہزار حیف ہے کہ اے محبوب تو نے میری
مزار پہ ہاتہہ نہ اوٹہائے ہاتہہ اوٹہانے سے مراد فاتحہ پڑہنے سے ہے
کشتہ تیغ نظر مراد عاشق **جو دیکہے** تقدیر شعر اے ذوق جب وہ ناز سے
سر پہ ہاتہہ رکہہ کر کہڑا ہو تو جو اوسکو دیکہے دل کو تہام کے بیٹہہ جائے

ردیف ہائے ہوز غزل ۱۷

ہوش و خرد تقدیر مصرع اول جب نگہ سحر فن کے ساتہہ ہوش و خرد گئی
تو اسلئے اب جو اچہی بات ہے سو دیوانہ پن ہے اونکی سادگی ہین زیب و آرائش
روز آفتین محن محنت کی جمع ہے مطلب ظاہر **وحشی کو** تقدیر
مصرع اول ہمنے اوس آہو نگاہ کے وحشی کو دیکہا قلانچین یعنی چوکڑی
بہرتا تہا ہرن کا چوکڑی بہرنا ہر کوئی جانتا ہے چوکڑی بہرنا اسطرح ہوتا
ہے کہ ہرن یا گہوڑا اپنے ہاتہہ پاؤن کو جمع کر کے کودتا ہوا تیز چلا
جایا کرتا ہے مطلب ظاہر **اللہ رے لاغری** اللہ رے
تعجب کے واسطے لاتے ہین ظاہر ہے کہ خوشبو کفن کو لگاتے ہین
کہتا ہے کہ جسطرح خوشبو کپڑے سے نکل کر اوڑتی پہرتی ہے
نعش بہی بو کے ساتہہ اوڑتی پہرتی ہے **دوزخ مین** اس
شعر کا مطلب یہہ ہے کہ رسی جل گئی مگر بل نہ گیا **گندم** ہے
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کا وطن اصلی بہشت ہی مطلب ظاہر
اللہ رے تاب تاب حسن یعنی خوش شکلی کی روشنی دُر موتی

۱۵ تہام کے دلکا تہامنا اسواسطے ہوتا ہے کہ جب کسیکو درد دل ہوتا ہے تو اوسکو قوت دل رہاتہہ رکہکر یعنی دل کو پکڑ کر بیٹہ جاتا ہے ہر ایک درد مین ایسا ہی حال ہوتا ہے کہ اوس عضو یعنی جوڑ کو پکڑ لیا

بلاق ایک قسم کا زیور ہے جو عورتیں ناک کے پردے میں جو
درمیان ہر دو سوراخ بینی کے ہوتا ہے لٹکاتی ہیں چشمک زنی
چشمک زدن اور دادن آنکھہ سے اشارت کرنیکے معنی ہیں خلاصہ
یہہ کہ بلاق سہیل یمن کے ساتہہ آنکھہ لڑاتا ہی یعنی باعتبار مساوی
درجہ کے جو بلاق میں روشنی اور چمک ہی سہیل نام ایک ستاریکا ہی
جو یمن کی ولایت پر طلوع کرتا ہی اوسکی تاثیر سے چمڑیکی کھالیں خوشبودار
ہوجاتی ہیں **وحشت گئی نہ** کہتا ہی کہ بعد فنا یعنی قبر میں پڑکر
بہی وحشت نہ گئی کیونکہ میرا غبار قبر پر سے اوٹہہ کر سقف سپہر کہن
کے ساتہہ باتیں کرے ہے یعنی آسمان تک پہونچا ہی **تیرے
بلاکش تیرے** بلاکش یعنی محبوب کے عاشق اژدر سانپ دوزخ
میں عذاب دینے کے واسطے سخت سانپ ہیں مطلب ظاہر

ردیف ہائے ہوز غزل ۱۸

جنون کے جیب تقدیر شعر اے جنون تو چلتے ہاتہہ کچہہ تو
سینہ سے بہی سلوک کرلے کیونکہ تیرے ہاتہہ جیب دری پر خوب
چلتے ہیں جیب دری جیب کا پہاڑنا خوب چلتے ہیں ہاتہہ کا خوب چلنا
ہاتہہ کی صفائی سے مراد ہے کہ کاٹنے پہاڑنے میں پہر حاجت نہو
اور رکاوٹ نہو کہ جیسے کہتے ہیں کہ کیا خوب صاف ہاتہہ پڑا یا چلا
یا مارا سینہ سے سلوک کرنا یعنی سینہ کا پہاڑنا سلوک مروت مصرع
ثانی میں چلتے ہاتہہ محاورہ میں ہاتہہ کی کشادگی اور وسعت دولت وغیرہ
کے معنی ہیں **ملا جو غیر سے** اوسکو یعنی محبوب کو واں یعنی اوس جگہہ
یاں یعنی جسجگہہ عاشق بیٹہا ہی مطلب یہہ کہ جب غیر نے محبوب کو عطر ملا

تو میرے ہاتھون کی لکیرین رشک کے باعث افسوس سے ہاتھ ملتے ملتے مٹ گئین اور پہلے ہاتھون پر عطر مل کر پہر بدن یا کپڑے پر ملا کرتے ہین جو چہوٹے چہیڑنا مراد ہاتھ لگانا لگا تو نہ یعنی اے عاشق تو اپنے جلتے جلتے ہاتھ نہ لگا کیونکہ تیرے ہاتھون کی سوزش بہت سخت ہے سکتے کا فاعل یعلی ہے **فقیر و جد** مین فقیر مراد عاشق وجد حالت جو صوفی کو سماع مین رقص ہوتا ہی ظاہر ہے کہ وجد مین ہاتھ اوٹہایا کرتے ہین عالم یعنی جہان سے ہاتھ اوٹہانا یعنی جہان کو ترک کر کے اور وجد مین کودا اوچہلا کرتے ہین مطلب ظاہر

متفرقات ردیف ہائے ہوز

رقعہ **چوری** سے کیونکہ جو انجان ہوتا ہی اوسکے نزدیک سب برابر معلوم ہوا کرتے ہین مطلب ظاہر **تو جان ہے** ہماری اس شعر مین ردلیف اسطرح صحیح ہی ہے تو سب کچھہ ہے تو سب کچھہ مطلب یہ ہے کہ اے محبوب ہم ایمان[۱] سے کہین گے کہ تو ہماری جان ہی اور جب تک جان ہے تو سب کچھہ ہے جیساکہ مشہور ہے جان ہی تو جہان ہے یعنی جو کچھہ جہان کی چیزین ہین سب کی سب جان کے ہونیسے خوب ہین جب مرغ روح نے پرواز کیا تو کچھہ بہی ساتھہ نہ رہا سب کچھہ پڑا کا پڑا رہجاتا ہی ایسا ہی ایمان ہے تو سب کچھہ ہی یعنی جب انسان کا ایمان کامل رہا تو زیست اور اسباب دنیا یعنی دولت وغیرہ سب کچھہ بہتر ہے جب ایمان نہ ہوا تو گویا کچھہ بہی نہوا کیونکہ قارون کے برابر کسی کے پاس دولت نہین ہوئی جب اوسکا ایمان صحیح نہ تہا دولت کا ہونا اوسکے حق مین وبال اور خسر الدنیا[۲] والعاقبت ہوا

[۱] ایمان کی کہنا یہ ایک محاورہ ہی جو بطور قسم کے بیچ بیان کسی بات کے بولتے ہین ۱۲

[۲] خسر الدنیا والعاقبت یعنی دنیا اور عاقبت دونون کا نقصان اوٹہانے والا ۱۲

یعنی ایمان کی قسم یعنی یہ ایک محاورہ ہے

نگہ وہ ترک ترک ایک قوم کا نام ہے جو ترکستان میں بستا ہے یہہ قوم ترک بن یافث کی اولاد ہے مجاز امراد معشوق اور ترکون کا زبردست اور بہادر ہونا مشہور ہے کافر فا کی کسر سے ہے اسکی جمع کفار و کفرہ ہے اسکو فتح سے بہی پڑہتے ہین سر اور زر کا قافیہ لاتے ہین اکثر کافر کا لفظ محل ظالم اور بیرحم اور شوخ مین استعمال کرتے ہین اور منکر شرع دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہین اسلئے احتیاط کی جہت سے فا کی فتح سے کافر پڑہتے ہین محبوب کو کافر اسواسطے کہتے ہین کہ عاشق کے حق مین بیرحم اور شوخ ہی خدا کی پناہ یعنی خدا کے سوا محبوب سے اور کسی کی پناہ مین بچاؤ نہین مطلب ظاہر زیادہ ہوگا توکل خدا پر بہروسا کرنا اور دنیا سے دل اوٹہانا اور خدا پر لگانا پس بطور استفہام کہتا ہی کہ توکل سے بہی کہین روزہ زیادہ ہوگا یعنی نہین ہوگا کیونکہ جو اسمین آیا یعنی ملا تو روزی ہے یعنی اوسپر قناعت ہی اور نہین روزہ یعنی توکل کے برابر اور کوئی روزہ نہین

ردیف یائے تحتانی غزل اول

ہین تیرے رشک تقدیر شعرا ے محبوب تیرے رشک خط رخسار سے آئینہ کے دل مین جوہر خار شے ہین شرح فرط حسرت فرط زیادتی۔ بہتایت۔ غلبہ حسرت ارمان یعنی افسوس کسی چیز کے نہ ملنے کے باعث طومار دفتر عاشق کہتا ہے کہ دیدار کے نہ ہونے سے میری ہر ایک نگہ جو شرح زیادتی حسرت کی باعث نہ ہونے دیدار کے کرتی ہی ہر ایک نگاہ کا شرح کرنا دفتر سے کم

کہ خار سے ہین
یعنی آئینہ کے دل مین
یعنی آئینہ کے اندر جوہر
یعنی خار ہین یعنی
اسکے خط رخسار سے آئینہ
کا جوہر گویا خار ہوئی اور روشن
خیال اور محبوب
اسکے کہ محبوب
۔۔۔ کے حسن
۔۔۔ کے برابر ہے

آئینہ کے دل مین
جو جوہر ہین گویا
خار ہین اور خار
سو سبب ایذا ہے

نہین کہائے داغ داغ آتشین ترکیب اضافی مطلب یہہ
کہ دل جو محبوب کے رخسار سے داغ آتشین کہاتا ہی یہہ دل مرغ
آتشخوار سے کم نہین مرغ آتشخوار یعنی سمندر جو ایک کیڑا آگ
کی پیدائش ہے آگ مین رہتا ہے اگر آگ سے باہر ہو تو ماہی
بے آب کی طرح مرجاتا ہی اور مرغ آتش خوار کبک کو بہی کہتے ہین
یعنی چکور کہتے ہین کہ جب چکور جوان ہوتا ہے تو آگ کہا لیتا ہے
مطلب ظاہر اُنس ہے کیا سوفار تیر کا مونہہ سوفار کی مشابہت
زخم سے اسلئے ہے کہ جیسے سوفار مین جوف ہوتا ہی یعنی خالی اندر اور
کہلا ہوتا ہی اسیطرح زخم بہی کہلا ہوا ہوتا ہی اس مشابہت کے باعث
دل کو یار کے تیر سے اُنس ہے کیونکہ ہمیشہ میرے بدن پر تیر مارتا
ہے میرے طرز یعنی ہر اور دیکہکر بلبل کا جگر چاک ہو کر اُسکی
چونچ سے لہو ٹپکتا ہے یون نگہہ نکلے خانہ خمار مراد شراب خانہ
اور محبوب کی آنکہین شرابی کیطرح مست ہوتی ہین مطلب ظاہر فرش
گل پر تار رگ گل گل کی تار رگ وہ جو گل کی پتی مین باریک
خط ہو یہہ خط خار سے کم نہین آئینہ اوس شعلہ رخسار محبوب
دکان آتش کار جیسے آہنگرون کی دکان اور شیشہ بنانے والون
کی بہٹی مطلب یہ کہ آئینہ محبوب کے رخسار کی گرمی سے بہٹی سے
ہی زیادہ گرم ہے سب بے نصیب نظر کی تار وہ جو نور بصری
مثل تار سیدہا آنکہہ سے نکل کر محسوسات پر پڑتا ہے مطلب ظاہر
مارے گر سیلی سیلی تمانچہ۔ تہپڑ۔ متکا پر عرق عرق پسینہ پر عرق
جسکو پسینہ بکثرت ہو زلف کا پسینہ سے تر ہونا خیلے خوبی ہوتی ہے

۵۷ محسوسات

دیکہی سبہی چیزین ۱۲

اور نیز سانپ کی مشابہت پیدا ہو جاتی ہے مطلب ظاہر **خنجر موج**
تبسم کی موج یعنی بہت ہنسنا تبسم کی موج کو خنجر سے مقرر کیا ہی **جگر افگار**
ہے یعنی مانند زخم جگر جگر خون کا محل ہے اور گل بہی سرخ ہوتے ہین
مطلب ظاہر **وائے قسمت** وائے کلمہ حسرت وافسوس **تلخ کام**
مقابل شیرین کام مطلب۔ مقصود۔ تالو۔ موتہہ تلخکامی سے مراد بے
مقصودی ہے کہ جبکا مطلب اور مقصود حاصل ہو **لعل شکر بار شیرین**
کلامی سے مراد ہے اور محبوب کی لب کو شیرین بہی کہتے ہین اسلئے کہ
اوسکے بوسے سے لذت حاصل ہوتی ہی مطلب ظاہر **کرتا ہے**
دست کشمکش اسکے معنی فرمائیش پے درپے کے ہین مگر اسجگہ کشاکش
کے معنی صحیح ہین یعنی چہیننا۔ چہینٹی۔ اینچا تانی **اولجہتا ہی** یعنی پہنستا ہی
نفس کی تار یعنی سانس اور سانس کا تعلق دل سے ہے اسکی تفصیل
اول ہی آچکی ہی خلاصہ یہہ کہ جی نفس کی تار مین پہنسکر باہر نکلنے کو ہوتا ہی
سنگے میری جان کہی جان کا سوت کے وقت اُکھڑنا **کوہکن** فرہاد
جو شیرین پر عاشق تہا **صدا** آواز **کہسار** پہاڑ معلوم ہو کہ جب کوئی شخص
دامن کوہ کے میدان مین پہاڑ کے پاس کہڑا ہو کر آواز کیا کرتا ہے
تو آدمی جو آواز اور کلام مونہہ سے بولا اور نکالا کرتا ہی من وعن وہی
آواز لوٹ کر اوسکو سنائی دیا کرتی ہی جیسے کنوئین اور گنبذ کی آواز کا
یہی حال ہے چنانچہ کسی نے بولا ہان ہان پہاڑ سے بہی ہان ہان
کی آواز سننے مین آویگی مطلب ظاہر یہہ بہی **اوس** بار بوجہہ
مطلب ظاہر **نقطہ خال** سودا جنون کی بیماری یعنی ہم پرکار کی
طرح ایک پاؤن کے بل جنون کے باعث چکر مارتے ہین اوڑہہ

انسان بیہوش ہوجاتا ہے جیساکہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین [illegible] ست دیوان [illegible] ذات ۱۲

چکا یعنی وہ ناتوان جو تیرے سایہ دیوار سے دب کر رہگیا وہ اوٹھہ
چکا وہ ناتوان مراد عاشق اوٹھہ چکا یعنی نہین اوٹھیگا خلاصہ یہہ کہ
عاشق ایسا ناتوان ہے کہ جیسے انسان دیوار کے نیچے آگر یعنی جسپر
دیوار گر پڑے وہ شخص اوٹھہ نہین سکتا ایسا ہی عاشق کے حق مین
دیوار کا سایہ بمنزلہ دیوار ہے **توبہ** توبہ گناہ سے پہرنا۔ باز آنا
کہتا ہے کہ میری کثرت معاصی کے باعث توبہ میرے استغفار
پڑہنے سے توبہ ہی توبہ کرتی ہے کہ کسقدر گناہون مین ملوث ہے
توبہ توبہ کا کلمہ تاکیدی ہے اسلیئے کہ کئی بار کہا کرتے ہین **اپنے**
دامن کو یعنی اے برق تو اپنے دامن کو بچا کر جائیو باقی مطلب
ظاہر چاہیئے **بسحر محبت** تیغ لنگر دار مراد تیغ خمدار جب اس
قسم کی تیغ خوب بیٹھتی اور زخم کاری کرتی ہے اور جگہ سے نہین ہلتی اسلیئے
اوسکو لنگردار کہتے ہین اور یہہ معنی مجاز النگر سے لیئے ہین کیونکہ
لنگر لوہا ہوتا ہے کہ اوسکے گرا دینے سے کشتی کو چلنے سے بند کرتے
ہین اور یہہ بہی تحقیق ہوا کہ تیغ لنگردار سنگین ثقیل گران کو کہتے ہین
کشتی اوسکی تیغ لنگردار سے یعنی محبوب کی تیغ سے چاہیئے مطلب
ظاہر **اب وہ آئے** یعنی محبوب اوسوقت آیا کہ جب میری نگاہ
کے لیئے ضعف کے باعث مژگان کی صف بمنزلہ دیوار ہے یہہ
ظاہر بات ہے کہ جب آنکہون کے سامنے دیوار ہوتی ہے تو آنکھہ
کی نظر دیوار کی اوٹ کے باعث دوسری طرف گذر نہین سکتی
پس ایسی حالت مین آنے سے کیا فائدہ کہ مین تو دیکہہ ہی نہین
سکتا **اوس دہن** کا نکتہ پاکیزہ بات جو پوشیدہ ہو اور ہر ایک

نہ سمجھہ سکے موزون سنجیدہ۔ خوش آنے والا یعنی خاطر پسند چنانچہ
طبع موزون ونکتہ موزون مخزن اسرار کتاب کا نام ہے مخزن اسرار
یعنی بہیدون کا خزانہ مطلب یہہ کہ محبوب کا دہن ایسا ہی کہ جیسے
پاکیزہ بات جو ہر ایک نہین سمجھہ سکتا اور مخزن اسرار سے نکالا ہوا
ہے اسلئے کسی کی سمجھہ مین نہین آ سکتا خلاصہ یہہ کہ دہن اسقدر
چہوٹا ہے کہ کسیکی نظر مین نہین آتا ناکسون سے ناکس کمین۔
نالائق۔ فرومایہ رنگین ترجمہ بند شوند وارستگان جو آزاد اور فارغ
دل ہون مراد عشاق دوسرا مصرع مثالیہ ہے مطلب یہہ کہ جو ناکس
یعنی عشق کی منزل سے ناواقف ہین اگر وہ وارستگان یعنی عشاق
کو عشق سے بند کرین تو کب رک سکتے ہین یعنی کبہی بند نہون
زلف کی قمچی تچی کوڑا بہوت قسم جن خلاصہ یہہ کہ میرا دل بباعث
عشق ڈرتا نہین ورنہ مار کا ایسا ڈر ہے کہ اوس مار سے بہوت بہاگ
جاتا ہے دلکو آئینہ تقدیر شعر اگر یار اپنے رخسار کی گرمی سے
آئینہ کے دل کو گداز کردے تو اوس سے یون جوہر اوٹہالین کہ جسطرح
قرطاس غلط بردار سے حرف اوٹہاتے ہین آئینہ کا جوہر سے اوٹہنا
بے جوہر ہونا یہہ دونون شعر قطعہ بند ہین بے تمیزون کو نقصان
کلمہ ہو کا اسم ہے اور لطف خبر یعنی بے تمیزون کے لئے نقصان
ہی لطف ہی ہوتا ہی جیسے طفل کا نام آدہا لیتے ہین وہ بہی ایک
لطف سے خالی نہین ہوتا تیرے کوچہ کو بیمار غم مراد عاشق
دار الشفا مثلا شفا خانہ طبیب کا گہر جسمین بیمار اگر طبیب کے علاج سے
صحت یاب ہون اجل و موت کے ایک معنے ہین مگر فرق اتنا ہی اجل

قرطاس غلط بردار
یعنی جس کاغذ پر
غلطی کو اوٹہاتے ہین ۱۲

اوس مدت کو کہتے ہین کہ جب انسان کی زلیست کی دن پورے ہوگئے
موت کا دن اور وقت آموجود ہو مرگ وہ کہ جسوقت مرغ روح
پرواز کرکے اپنے پنجرہ یعنی جہان اوس روح کا مقام ہے جاکر بسیرا
کرتا ہے جو صحیح جون مانند کا ترجمہ ہے مطلب ظاہر نگہ گیا اور
مژہ آنکہون کی پلکین بلا مصیبت آفت۔ دکہہ اور بلا اوسکو بہی کہتے ہین
کہ جو جنون کی قوم سے بدصورت بنکر دکہلائی دیتی ہو جس سے
انسان ڈر کر خوف زدہ ہوکر بےحال ہوجاتا ہی اور اوسکو چڑیل بہی
کہتے ہین آسے یعنی مژہ کو باعتبار مشار الیہ قریب اوسکو یعنی نگہ کو باعتبار
مشار الیہ بعید تیر اور مژہ مین مشابہت باعتبار سیدہی شکل اور زخم کرنے
کے ہے کیونکہ عاشق کے حق مین مژگان کا زخم تیر کے زخم کی مانند
ہے اور پر تیر اور نگہ مین مناسبت بلحاظ پلکون کے بال اور تیر کے پر
کے ہے اور یہہ بہی بات ہے کہ تیر پرواز کرتا ہے گویا تیر کا پرواز
اوسکے پرون سے ہے اور نگہ کا بہی اوڑنا ثابت ہے کیونکہ نگاہ آنکہون
سے نکلکر گویا پرواز کرکے کہین سے کہین پہنچتی ہے ایساہی تیر
کمان سے چہوٹ کر یعنی اوڑ کر دور نکلجاتا ہی اور تیر کے موہنہ مین پر ہوتے
ہین جسکا نام سوفارہ ہے مطلب ظاہر دوسری تقریر یہہ ہے آسے یعنی نگہ کو اور
اوسے یعنی مژہ کو کیونکہ نگاہ دور تک جایا کرتی ہے اسلئے تیر سے
مشابہت ثابت ہے اور چونکہ مژہ کی مدد سے نگاہ جایا کرتی ہے
اسلئے اوسکو پر تیر سے مشابہت ہوئی شہید الن محبت آئین
زیب۔ زینت۔ عادت۔ رسم۔ طریق۔ طور اسجگہ طریق اور طور کے
معنی مراد مین مطلب یہہ کہ طریق وفا یعنی عشق مین پورا تمنا شہیدان

شہیدان محبت یعنی عشاق ہی سمجھتے ہین تہا خون بہا ماضی روان شدکا
ترجمہ ہے خون بہا دیت یعنی وہ چیز جو خون کے عوض مین مقتول کے
وارثون کو دلائین مطلب یہ کہ یار کے کوچہ مین جو عاشق کا خون روان ہوا اوسکی
دیت فقط خون کا اوسکے کوچہ مین سمجھا ماہی **وہی کچھہ** تقدیر شعر اس دنیا
مین زندگانی کا مزہ وہی تلخکام کچھہ سمجھے ہے کہ جو تیغ یار کی زہر آب
کو آب بقا سمجھے ہے **ہر اک گردش** گردش دورہ انداز ڈال ڈول -
دفع ناز لاڈ پیار کا انداز مراد ادائے محبوب فتنہ ستو انداز ناز موصوف فتنہ
صفت کا فر مراد محبوب چشم سرمہ سا محبوب کی صفات چشم مین سے ایک یہی
ہے خلاصہ مطلب یہ کہ فلک جو اپنے ہر ایک دورہ مین فتنہ زاہی سوائی اسکے
اور کوئی بات نہین کہ یہ فلک کسی محبوب کی چشم سرمہ سا ہے جو اسقدر فتنہ زائی
کرتا ہے اور فلک کا سرمہ سا ہونا باعتبار نیلگون ہونیکے ظاہر ہے **ستم کو**
ہم کرم کیونکہ ستم اور جفائے محبوب عاشق کے حق مین ایک ناز و ادا کی خوبی
ہوتی ہے اسلئے عاشق کرم اور وفا سمجھتا ہی خدا سمجھے یعنی اوسکا عوض خدا لیوے
برائی مین ہماری تقدیر شعر اگر وہ محبوب ہماری برائی مین اپنا بھلا سمجھے
تو برا سمجھے یعنی ہماری برائی مین بہی محبوب کا خیال اچھا نہین **تجھے**
اے **سنگ دل** سنگدل مراد محبوب جان مبتلا یعنی بلا مین گرفتار
مطلب یہ کہ ای سنگدل تجہی جو ہمنے اپنی جان مبتلا کا آرام سمجہا تو کیا سمجھے
اسلئے ای سمجہہ پر پتھر پڑین کیونکہ ہم سمجھے تو کیا سمجھے یعنی کچہہ بہی نہ سمجھی کہ محبوب
کو آرام جان سمجھتا ہون حالانکہ آرام جان تب ہو کہ عاشق کو آرام حاصل
ہو سبب یہ نہین تو آرام جان کیونکر ہوا **تیرے کشتے** جو یون یعنی اسطرح یک
بیک دفعۃً ناگہان مطلب یہ کہ ای محبوب جسوقت تیرے کشتے خواب عدم

سے دفعۃً چونکے تو اس چونکنے کا اور کوئی سبب نہین مگر تیری آواز پاکو سنکر شور قیامت سمجھے کہ اسطرح چونک وٹھے ہین نسیم صبح گلشن نسیم نرم اور ٹھنڈی ہوا دم عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام یعنی مثل معجزۂ حضرت عیسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تہا کہ جسکو دم کرتے تھے مردہ زندہ ہو جاتا دم سانس کو کہتے ہین جب دہن سے سانس کی ہوا بیمار وغیرہ پر پہونکتے ہین اسلیئے اسکو دم کہتے ہین اگرچہ ہو دم عیسیٰ یعنی اگرچہ نسیم صبح دم عیسیٰ کی مانند ہو لیکن اے محبوب تیرا بیمار اوس نسیم کو تجہہ بن مثل سموم جانگداز سمجھتا ہے رواں ہوتا ہے تقدیر شعر یہہ معلوم کرتے ہین کہ اس بستان سرا سے کاروان گل رواں ہوتا ہے کیونکہ غنچے کی آواز چٹکنے کو صبا درا سمجھے یہ صحیح بات ہے کہ جب گل شگفتہ ہوتا ہے تو اوسیوقت اوسکو توڑ کر لے آتے ہین گویا گل کی شگفتگی کی آواز ایک کوچ ہونے کا گھڑیال ہے اسیطرح باقی خلقت کا حال سمجھو ندے رخصت نظر تقدیر شعر اے محبوب میری جانب نظر کو تغافل سے کیون رخصت ندے ہے کیا آپ اسے بہی میرا بخت نارسا سمجھے ہو خلاصہ یہ کہ عاشق کہتا ہے کہ میری جانب جو تم نظر نہین کرتے تو کیا نظر کو بہی میرا بخت سمجھے ہو کہ جیسا میرا بخت میرے پاس نہین آتا ایسا ہی نظر بہی نہین آتی حساب اصلا تقدیر شعر اگر دلربا اس بات کو تصدیق سے سمجھے کہ حساب دوستان دل مین ہوتا ہے تو مجہہ سے میرے دل کے زخمون کا حساب اصلا نہ پوچھے مطلب ظاہر ہے ہنسے ہے زخم خلاصہ یہہ کہ جب جراح نے زخم دل پر آکر ٹانکے لگائے تو جراح کی تدبیر زخم دل نے ہنسکر کہا کہ جراح کو کہدو کہ یہ جو تونے ٹانکے لگائے ہین اسکو ٹانکے نہ سمجھے بلکہ ان ٹانکون کو خندۂ دندان نما سمجھے گویا زخم دل جراح کی تدبیر پہ ہنس رہا ہے اور انہین کا مشار الیہ ٹانکے ہین محبت سے موم ہو یعنی

۱ چونکے چونکنا بیکبار از خواب بر خاستن ... آواز

۲ سموم زہریلی گرم ہوا ... ہین ۱۲

۳ چٹکنا یعنی غنچہ کی آواز جو شگفتگی کیوقت نکلتی ہے ...

۴ بخت ... نصیب ...

۵ نصیب کو پہنچنے والا اور بخت نارسا کے معنی جو اپنے نصیب اور بہرہ کو نہ پہنچے ۱۲

زم ہو مومیا یونانی لغت ہے فارسی والے مومیائی بولتے ہین اسکو
عضو شکستہ کے واسطے کھاتے ہین اسکے اثر سے بدن کی چوٹون کو آرام ہو
جاتا ہے یہہ دو نوع کی ہوتی ہی کانی اور عملی کہتے ہین کہ عملی آدمی سے بناتی
ہین اور لواح پارس مین ایک گانو ہی اوسکے قریب ایک پہاڑ ہی اوسمین ایک
تالاب ہے اوسمین ایک سال کے بعد چشمہ مین جوش آتا ہی لب تالاب کے
کنارون پر دسومت یعنی چکنائی رہجاتی ہی جب منجمد یعنی جم جاتی ہی تو حاکم کے
کارندے لیجاتے ہین اور یہ بہی کہتے ہین کہ پتھر کی مستی ہی یعنی جیسے گوند
درخت سے نکلتا ہی ویسی ہی پتھر سے نکلتی ہی بہر صورت مفید چیز ہی مگر آدمی
سے بنانا محض افترا ہی کیونکہ اگر یہ احتمال ہوتا تو اوسکو ہر شخص کا ہے کو کبہی ہاتھ سے نہ چہوڑتے
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب مطلب ظاہر عدو آیا ہے تقدیر
شعر اپنے نصیبو نکا لکھا ہی کہ عدو نامہ بر بنکر آیا ہی اس صورت مین مدعی[۱] سے خط
لیکے کیا کرینگے کیونکہ محبوب کا مدعا سمجھی ہین خلاصہ مطلب کہ جب محبوب نے دشمن
کے ہاتھ خط بہیجا ہے تو اس سے صاف محبوب کا مطلب سمجھا گیا کہ محبوب
عاشق کا دشمن ہی مجھے آتا ہے رند بیباک شرع سے آزاد بے قید
آدمی تے آشام شراب پینے والا رند مے آشام وہ رند کہ جسکا مصرع
ثانی بیان ہے مصرع ثانی مین جو عربی الفاظ ہین اوسکی اصل عبارت بطور
مجموعہ یہ ہی خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدِرَ ترجمہ تکرا یعنی لے وہ چیز جو صفا
اور بے عیب ہے اور چہوڑ دے اوس شی کو جو کدورت والی ہی خلاصہ مطلب
یہ کہ مجھکو اوس رند سے بڑا رشک ہی کہ شراب صاف اور غیر صاف سب پی ہی جاتا ہے
اور مجھکو ایک گھونٹ بہی نہین ملتا نہ آیا خاک یہ ظاہر ہے کہ جو کوئی رستہ
چلتا ہی اوسکے پاون کا نشان زمین پر پڑتا ہی اسیطرح کہتا ہی کہ جسقدر عمر گذرگئی

[۱] مدعی یعنی دعوی کرنیوالا
اس جگہ مراد ادوی عدو
یعنی دشمن ہی کی مدعا
یعنی مطلب ۱۲

اوسکا رستہ یعنی اوسکا گذرنا خاک بھی سمجھہ مین نہ آیا یعنی ساری عمر غفلت مین
برباد کی اسکے بعد انجام یہ سمجھے کہ یہ جو داغ معصیت ہی اس عمر گذشتہ کا نقش پا ہی
خلاصہ یہ کہ ایسا گنہگار ہون کہ سوائے نشان گناہان میرے وجود مین اور کوئی
نکوئی کا نشان نہین خبر سنتے ہی یعنی جب قاصد نے محبوب کی جانب سے یہ خبر
سنائی کہ محبوب سے امید وصال کی ترک کہنا گویا اس پیغام کو قضا سمجھی ہی
نحوست بھی نحوست نامبارکی بدشگنی سعادت نیکی۔ برخلاف نحوست
نیک بخت ہونا گلیم تیرہ بختی تیرہ بخت بدنصیب۔ بدقسمت خلاصہ یہہ کہ محبوب
کی زلفون کی محبت مین بدنصیبی کی کنبل میرے سر پر گویا ظل ہما ہے گشادہ
کار یہہ ظاہر ہے کہ جیسے ہاتہون کی انگلیون کے ناخن کام دیتے ہین ویسے
پیرون کی انگلیون کے ناخن کام مین نہین آتے کام لینے مین بیکار ہین اسلئی
کہتا ہے کہ ہمنے گشادہ کار کو پنجہ تقدیر کو سونپ دیا ہی کیونکہ تقدیر کے آگے خرد
کے تیز ناخن ناخن انگشت پا کی طرح بیکار ہین عقل کے ناخن عقل کی رسائی
اور تدبیر کا سوچنا ہی بلا اوس زلف یعنی اوس زلف کی مصرع مین مضمون
پیچیدہ ایک بلا ہی کہ جسکا کہلنا سخت مصیبت ہی جو یعنی ناز و ادا سمجھے یعنی مراد
عاشق کیونکہ جو خوبیان پیچ و تاب زلف مین ہوتی ہین عاشق کی سوا اور کون
جانتا ہی ہوائے زلف کو زلف کا چہیڑنا اوسکا ہلانا ہی لرزتا ہی یعنی ڈرتا
ہے کہ آزادا یعنی محبوب خلاصہ یہ کہ ہوا نے چہیڑا ہے اور ایسا نہو کہ عاشق کی ذمہ لگادے
سمجھے گا سوز کہتا ہی کہ اے گریہ تو مجکو ذرا آب دیدے کیونکہ ایک پل مین ورنہ
دل بجہہ جایگا اور اگر آگ مین تو نہین عذاب دیتا ہی تو تیرا اختیار ہی عذاب دیدے
گذرنے گریہ تقدیر شعر اے گریہ میرے سر سے اتنا آب تو گذرنے دے
کہ میرے سر پہ چرخ ہی جون حباب تو دکہلائی دے مطلب ظاہر صبا بگولہ آنکہ

تقدیر شعر اے صبا تیرے سے میری یہ آرزو ہے کہ اس یعنی مین اسیر لیف کی
خاک کا بگولہ بنے یعنی میری خاک کو بگولہ بنا کیونکہ میرے وجود کا پیچ وتاب
جو حالت زندگی مین غم والم کے باعث حاصل تہا بعد مرگ بہی معلوم تو دے
یعنی معلوم ہو کہ عاشق کی خاک کا بگولہ ہی بلا سے گم خلاصہ یہ کہ اگرچہ میر اسوز
جگر گریہ سے کم نہو اسکو بلا سے سمجہتا ہون لیکن یہ آرزو گریہ سے ضرور ہے
کہ اوسکی ذرا آتش عتاب تو بجہا دے شکار بستہ فتراک فتراک شکار بند
تسمہ جو زین کے پس وپیش لٹکاتے ہین شکار کو اوس سے باندہ دیتے ہین
اس شعر مین یہ لطافت ہے کہ فتراک زین سے باندہا ہوا ہوتا ہے اور زین کا
نیچے ہوتی ہی اس صورت مین بوسہ کا مقدور حاصل نہین کہتا ہے کہ اپنی قسمت
پر نہایت افسوس ہے کہ محبوب کے فتراک سے باندہا گیا مگر رکاب کا بوسہ
حاصل نہوا کہ جسمین محبوب کا پاؤن ہے جواب نامہ نہین جواب نامہ اسکی
تفصیل ہے کہ حدیث مین وارد ہی کہ جب لوگ مردہ کو دفن کرکے واپس پہرتے
ہین تو دو فرشتے کہ جنکا نام منکر نکیر ہے قبر مین آکر میت کو زندہ کرتے ہین
سوال کرتے ہین کہ مَنْ رَّبُّکَ وَمَنْ دِیْنُکَ اہل اسلام جواب دیتا ہی
کہ اَللّٰہُ رَبِّیْ وَدِیْنِیْ دِیْنُ الْاِسْلَامِ جب جواب وسوال قبر برحق
ہے اسواسطے اہل اسلام مین دستور ہی کہ میت کی الفی پر یا علیحدہ پارچہ پر بِسْمِ
اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ اور اَللّٰہُ رَبِّیْ وَدِیْنِیْ دِیْنُ الْاِسْلَامِ لکہکر قبر کی لحد مین
میت کے منہ کے سامنے لٹکا دیتے ہین اس مراد سے کہ اسکی برکت سے میت
کو جواب دہی مین یاد اور آسانی ہو اور جب میت زندہ ہو اوسوقت اوسکی نظر

۲ ترجمہ کون ہے رب تیرا اور کیا ہے تیرا دین جواب رب میرا اللہ ہے اور دین میرا دین اسلام ہے ۱۲

کلمہ شہادت پر ہو کر یاد آوے اور جواب مین آسانی ہو اس پارچہ اوالفی پر لکھے
کو جواب نامہ کہتے ہین مطلب یہ کہ جب اسے دفن کیا تو الو بیری قبر مین جواب نامہ
نہین تو بجائے جواب نامہ یار کے نامہ کو رکھدو کیونکہ جب قبر مین مجھہ عاشق سے وہ
ملائک اعتقاد کے بارے مین سوال کرینگی تو کچھہ جواب تو دے یعنی بجائے جواب
نامہ یار کا خط سامنے کر دون کہ میرا یہہ ایمان نامہ ہے **رکھے ہے حوصلہ**
حوصلہ پوٹا ۔ پرند جانور کا معدہ جو حلق کے نیچے ہوتا ہے جسمین دانہ جمع کر لیتا ہے
اور مجازی معنی مقدور وہمت اہل ہمت مراد اونکی خلاصہ یہ کہ دریا اہل ہمت کے
برابر سخاوت مین نہین کیونکہ دریا سے اتنا ہی نہین ہو سکتا ہے کہ حباب کا کاسہ
بھر دے یہہ ظاہر ہے کہ حباب کا اندر خالی ہوتا ہے **خنک ۔ لون کی خنک**
سرد خنک دل مراد عاشق جو فرط غم کے باعث آہین سرد بھرے دستور ہے
کہ اول آہین گرم ہوتی ہین کثرت کی جہت سی انجام سرد نکلا کرتی ہین پہھر یخ
رہونگا تقدیر شعر اے ذوق انجام منزل فنا پر پہونچ رہونگا اسصورت مین
مجہکو ایکبار محبوب کے قدمون مین مثال نقش قدم پا تراب کرنے تو دے پائے
تراب اوسکو کہتے ہین کہ سفر کے ارادہ مین اپنے مکان سے نکلکر کسی دوسرے
مکان مین جاوے اوسکو اول منزل شمار کرتے ہین خواہ اپنے شہر مین وہ دوسرا
مکان ہو جب کسی کو دوسرے دن یا تاریخ مین شک ہوتا ہے تو ایسا کرتے ہین
اور اس لفظ کی تحقیق یہ ہے کہ فارسی گویان ہند کی غلطی ہے اور اوستادون
کی کلام نظم اور نثر مین دیکھا نہین گیا مگر بعض ہندی اپنی کلام مین لائے ہین
جیسا کہ اس شعر مین بیت ۔ گرد خط نیست بر خسار تو اے جان دریاب +
میکنند حسن تو بر عزم سفر پائے تراب + اور بعض محققین نے لکھا ہے کہ پنترا
صحیح ہے اور عام نے پائے تراب کر لیا ہے پس مطلب یہ ہوا کہ انجام مرجانا

ہے اسصورت مین ایک دفعہ مجکو محبوب کے قدمون کے نیچے نقش قدم کیطرح محبوب کے پاؤن کے نیچے آنے دے کیونکہ میری منزل فنا کا یہی پاتراب ہے یہ صحیح ہے کہ جو محبوب کے قدمون کے نیچے آئے گو پائے تراب کرے اسکے برابر کوئی پاتراب نہین

ردیف یائے تحتانی غزل ۴

دل صاف ہو مطلب یہ کہ جو دل صاف ہو اوسکو معنی پرست ہونا چاہیئے کیونکہ ظاہر کی صفائی سے کچھہ فائدہ نہین اسکی مثال یہ ہے کہ ظاہر مین آئینہ صاف ہے مگر اسکی خاک صفائی ہے کیونکہ یہ صورت پرست ہے **درویش** ہے درویش فقیر اسکی اصل دردیز تہا زا کو شین سے بدل لیا اور دردیز اصل مین دریوزہ تہا یعنی آویزندہ از در یعنی بہیکہہ مانگنے والا ریاضت محنت کرنا مشقت کرنا اہل طریقت کی اصطلاح مین ریاضت کی معنی خداکی عبادت مین لگے رہنے کے ہین خلاصہ مطلب یہ کہ جو ریاضت مین چست ہو اوسکو درویش کہتے ہین اور وہ فقیر بہی تارک نہین جو راحت پرست یعنی آرام طلب اور دنیادار ہی **جز زلف سوجہتا** خفاش چمگادڑ شپر ظاہر ہے کہ جانور رات کو نکلتے ہین دن کو نہین دیکہہ سکتے اسواسطے ان کو ظلمت پرست کہا ہے کہتا ہی کہ اے مرغ دل تو کچھہ خفاش نہین کہ ہر وقت زلف کے خیال مین لگا رہتا ہے **دولت کی رکھ** تقدیر شعر مار سر گنج سے دولت کی امید نہ رکھ کیونکہ وہ موذی تجکو کیا دے گا جو خود وہ دولت پرست ہین یا اون یعنی جو موذی دولت پرست ہین وہ مثل مار گنج ہین

ردیف یائے تحتانی غزل ۵

زخم دل مشک سے زخم زیادہ ہوتا ہے نون یعنی نمک مطلب ظاہر

سلہ معنی پرست وہ ہے جسکو ذات حقیقت خداکی معرفت سے کچھہ خیال نہو آئینہ کا صورت

دل صاف ہونا یہ کہ دل مین رب کی صورت نظر آتی ہی ۱۲

قبر مین عاشق مطلب یہ کہ جب تیرا عاشق قبر مین مضطرب احوال ہے
اسلئے لوح تربت پر سورۃ زلزال کا لکھنا مطابق حالت اضطرابی مناسب
جانا کہ جان لین کہ عاشق مضطرب کی قبر ہے ہمنے جانا دوسری مصرع
کی تقریر یہہ ہے یعنی اب جو غور سے دیکھا تو سوائے ذلت ریا مال مطلب ہے ۔
ابر برسون مطلب یہ ہے کہ میرے وجود کے خاک کے ڈہیر پر ابر
برسون رو چکا یعنی ابر نے تر کردیا مگر میرا سوز غم ایسا تیز ہے کہ اب تلک
میرے ڈہیر کی خاک جل کر اوڑنے مین رال جیسی ہے اس مضمون مین
رال سے ہی ترقی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر رال کو بہگو دین تو وہ آگ سے
نہین اوڑیگی **میرے دود** مطلب یہ کہ زمانے کا سیاہ ہونا بصورت
عدم روشنی آفتاب یعنی آفتاب کے سیاہ ہونے سے زمانے کا سیاہ ہونا متصور ہے
اور زنگی کا سیاہ رنگ ہوتا ہے اور اسکا خال بہی سیاہ ہوتا ہے لہذا
کہتا ہے کہ میرے دود آہ سے یہان تک زمانہ سیاہ ہے کہ آفتاب زنگی
کے منہ کا خال ہے یہان سیاہ ہونے کے باعث زنگی سے مراد آسمان
یعنی آفتاب سیاہ آسمان پر بمنزلہ سیاہ خال کے ہے یعنی مہر دود آہ
سے آفتاب بے روشن ہے **مین وہ مجنون** تمام مصرع مجنون کی تصویر
کو کاغذ پر لکہتے ہین عیدی واضح ہو کہ اس حال سے پہلے کل استادون کمتب
کا یہ دستور تہا کہ عیدین کے عرفہ کے روز سب لڑکون کو عیدی بطور رباعی
متضمن معنی عیش و عشرت بنا کر لکہکر دیا کرتے تہے اور ہر ایک لڑکا استاد کو حسب مقدور
نقد دیا کرتا تہا پھر اونکو عید کی چھٹی ملجاتی تہی اب اسکا رواج بالکل اوٹہگیا
ہے کیونکہ پچھلے قاعدے مکتبون مین نہین رہے نمونہ کے طور پر ایک عیدی
کو پڑہکر سمجھہ لو ۔ عید ست نشاط و جشن سلطانی کن ۰ بر مسند عیش رب

خاقانی کن + از دیدن روئے تست حج اکبر + دشمن بکش بہانہ قربانی کن +
خلاصہ مطلب یہ کہ مین ایسا مجنون ہون کہ میرا کاغذ کہ جسپر میری تصویر ہے ہی بمنزل
عیدی باعث خوشنودی اطفال ہے یعنی میری تصویر کو لڑکے دیکھکر بجائے
عیدی خوشی کرتے ہین ظاہر ہے کہ جو نئی طرز کی شئ ہو اوسکا دیکھنا سب کو پسند
ہوتا ہے **جوش گریہ کا** یہ ظاہر ہے کہ جب کوئی رویا کرتا ہے تو کپڑے
رومال سے آنسو پونچھا کرتا ہے عاشق کہتا ہے کہ میرے آنسو صفا کرنے
کے لئے گریہ کا جو آب روان ہے وہی پونچھنے کے لئے کپڑا ہے مطلب یہ
کہ جب گریہ بند نہین ہوتا تو وہان رومال وغیرہ کیا کام آویگا اسلئے گریہ کے آب
روان کے لئے چادر آب روان کو رومال مقرر کیا ہے چادر آب
آب شار کے معنی ہے اور آب شار جھرنا۔ جہان پر پانی جھرتا ہو۔ پہاڑ کا
چشمہ اصل صورت آب شار کی یہ ہے کہ چوڑے پتھر کو کندہ کرتے ہین اوسمین
جو شگاف تہ و بالا ہوتے ہین اوسپر سے پانی جھرتا خوب معلوم ہوتا ہے **دل
یہ ہون گنج سوختہ** پانچوان خزانہ خسرو پرویز کے ساتوں خزانہ مین سے ایک
خزانہ کا نام ہے اسکے ترکیبی معنی گنج سنجیدہ کے ہین اسلئے کہ سختہ اور سوختہ سنجیدہ
کے معنی آئے ہین چنانچہ شاد آورد بس ایک خزانہ کا نام ہے کہ خسرو پرویز کے
سات خزانہ مین سے تہا کوہکن فرہاد جو شیرین پر عاشق تہا خسرو بالضم نام
پرویز بن ہرمز عاشق شیرین رقیب فرہاد کیا مال ہے یعنی ہیچ مال ہے
مطلب ظاہر **کھاؤن میں بیڑا** صحیح بیڑا غلط بیڑا پانکی گلوری یعنی وہ
پان جو کھانے کے واسطے کتھہ چونہ چھالیا ملا کر کھاتے ہین رگ پان جو
پان کی پتی مین باریک خط نمایان ہوتا ہے شیر کا سا بال مشہور ہے کہ بلی
کے بال مین یہ تاثیر ہے کہ اسکے کھانے سے انجیرون کی مرض پیدا ہوتی ہے

ایسا ہی شہر کے بال کی تاثیر ہے کہ موجد مرض ہے مرض انجیرہ وہ پہوڑے جو گردن پر نکلتے ہین اکثر یہ مرض مہلک ہے مطلب یہ کہ جب ہر رگ مین محبوب بال شہر ہے تو کیونکر محبوب سے علیحدہ پانکا کہانا میرے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہین جہان بید مجنون مطلب یہ ہے کہ جہان تمہارے کشتگان زلف کے مدفن ہین وہان نخل کی جگہ بید مجنون یا جال کا درخت ہے بید مجنون مین یہ ایما ہے کہ اسمین مجنون کا لفظ ہے جو لیلی کا عاشق تھا خصوصا اور عموما ہر عاشق کو مجنون کہتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ مدفن کشتون مین عشق کی تاثیر سے یہ درخت اسواسطے پیدا ہوتے ہین کہ معلوم ہو کہ کشتگان زلف کا مدفن ہے اور زلف سے ان پیڑون کی شباہت یہی ہے کیونکہ انکی شاخین مثل زلف خمیدہ ہوتی ہین اور جال کی یہ کہ زلف کو دام اور کمند سے تشبیہ دیتے ہین شوخ قاتل اعجاز مطلب یہ ہے کہ جب محبوب نے معجزات کا خون کرکے اوس خون سے اپنی لب لال یعنی سرخ کئے ہین تو میری شوخ قاتل کو پان کے رنگ کی کچھ ضرورت نہین جو ترک ادب کے مضمون شاعر بید پڑگیا بندہ دیتے ہین جواب اونکے ذمہ ہے اور معجزہ کا خون کرنا اوپر غالب آنا ہے لسبکہ ہے نوروز بادہ کو آفتاب مقرر کیا ہے نوروز ماہ فروردین کا اول روز یعنی جس روز کہ آفتاب نقطہ حمل پر آتا ہے حمل بارہ بروج آسمان سے ایک برج کا نام ہے نوروز سال بعد آتا ہے کیونکہ آفتاب کا دورہ ماہ فروردین کے اول روز تک بعد سال ختم ہوتا ہے کہتا ہے کہ لسبکہ ہے یعنی جو اپنا نوروز آفتاب بادہ ہے اسلئے اے ساقی ہمکو دور ساغر یک سال گردش ہے یعنی محفل عشرت مین دور ساغر کا وقت جو قلیل ہے ایک سال کے برابر ہے کہل گیا مضمون خلاصہ یہ کہ جب نامہ بر محبوب

بید مجنون ایک درخت ہے جسکی شاخین باریک ہوتی ہین اور جال بھی ایک جنگلی درخت ہے دفن جائے دفن یعنی قبرستان

اعجاز جمع معجزہ معجز عاجز کرنیوالا وہ امر کہ جسکے کرنے سے انسان عاجز ہو

مثلا عیسی علیہ السلام کا مردہ کو زندہ کرنا معجزہ ہے

نوروز ایرانیوں کے یہاں ایک تہوار ہے

وقوع یعنی ہونا

کی جانب سے جواب خط لایا تو اوسکا اسقدر یعنی بہت شکستہ حال دیکھکر تو بن خط کے پڑہے جو محبوب نے جواب لکہا تہا معلوم ہو گیا کہ میرے دل کے توڑنے کا مضمون لکہا ہے اسیران محبت تقدیر شعر اسیران محبت کے سینہ مین آگ بلا ہے کیونکہ شعلۂ جوالہ کی طرح طوق گلو تک لال ہے کہینچنی تصویر مطلب یہ ہے کہ جب میرے اعضائے بوسیدہ صرف تصور کرنے سے جدا ہو جاتے ہین تو اسواسطے تیرے مجنون کی تصویر کہینچنی اشکال یعنی شکل کی جمع اعضا جمع عضو بدن کے جوڑ بوسیدہ کہنہ۔ پرانا۔ گلا ہوا۔ سڑا ہوا تصور کرنے سے ظاہر ہے کہ جب مصور تصویر لکہنے کا ارادہ کیا کرتا ہے تو اول سراپائے تن کا نقشہ سمجہ کر لکھا کرتا ہے خلاصہ یہ کہ بدن کے اعضا ایسے ضعف ناتوانی سے بوسیدہ ہو گئے ہین کہ فقط خیال کرنے سے گر جاتے ہین اسلئے بدنکا نقشہ مصور کے خیال مین نہین آتا پھر تصویر کسطرح کہینچ سکے اور جب سب مصور مجنون کی تصویر ضرور لکہتے ہین اسواسطے یہ مضمون ثابت کیا ہے روز محشر تقدیر شعر اے ذوق اگر یہی طول نامۂ اعمال ہے تو روز محشر سے کئی دن دیکھنے کو چاہئین

ردیف یائے تحتانی غزل ۶

موے سر رشک سپہ سالار یعنی سارے لشکر کا افسر کہ جسکے اختیار مین کل فوج خلاصہ یہہ کہ جو محبوب کے سر کے بال ہین وہ سیاہ سانپ ہین اور جو سر مین مانگ ہے وہ سفید سانپ ہے آبلہ ہائے دوسرے مصرع مین تیرے لفظ کے بعد پڑا ایک صحیح ہے مطلب یہ کہ جو خیمہ کی مانند میرے سینہ پر پہپولے دکہلائی دیتے ہین گویا کہ میرے مزرعۂ دل

پر ایک غم کا لشکر آ کر پڑا ہے یعنی اوترا ہے خلاصہ یہ کہ دل کو قرزغہ[1] اور
سینہ کے چہالون کو خیمے اور غم کو لشکر مقرر کیا ہے **ہووے دل آ**
شعر مین رعایت معنوی سے کربلا[2] معلی مشہد حضرت امام حسین علیہ السلام
کو بیان کیا ہے اسطرح کہ حضرت امام مظلوم اور شہید ہین دشت بلا آفت
اور مصیبت کا جنگل کربلا کے بہی یہی معنی ہین شامیان شامی یزیدی کیونکہ
یزید شام کا حاکم تہا اس شعر مین عاشق نے زلف معنبر محبوب کو شامیون کا لشکر
مقرر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ جیسا نکہ کربلا مین سید الشہدا کو شہید کیا ہے ایسا ہی
سمجہہ عاشق کے دل کو زلف معنبر نے دشت بلا مین قتل کیا ہے پس کیونکر میرا
دل مظلوم نہو فرق اتنا ہے کہ قاتل شاہ شہیدان ملعون ہین اور زلف معنبر محبوب
لعین نہین کیونکہ عاشق کی زلف کی نسبت ارادت ہے اور جناب امام کی
ارادت نہ تہی کیونکہ یزید اور اوسکا لشکر قبل جنگ فاسق فاجر تہا کہ جنکی بیعت
حکومت عند الشرع جائز نہ تہی اسلئے آپ نے بیعت اطاعت قبول نہ کی

موذی زحمت تقدیر شعر جمع ضعیف زحمت کش موذی کو کیون ایذا
نہ دیوین کیونکہ اکثر زخم رسیدہ سانپ کا دشمن مور کا لشکر ہے خلاصہ مطلب
یہ ہے کہ جو ظالم ہوتے ہین اگر وہ کبہی مصیبت زدہ ہوجاوین تو مظلوم باوجود
ناتوانی اس موقع پر اپنا انتقام ضرور لیتے ہین جسکی مثال یہ ہے کہ زخم رسیدہ
سانپ کا دشمن لشکر مور ہوتا ہے اور موذی کو زحمت کش اسلئے کہا کہ اکثر
ظلم کرنیکے بعد زحمت مین پڑجاتے ہین نہ دیوین کا فاعل جمع ضعیف ہین
موذی زحمت کش مفعول بہ ایذا مفعول ثانی کیونکہ کلمہ استفہام موذی
دکہہ دینے والا ضعیف ناتوان ۔ ناطاقت ۔ بوڑہا جمع ضعیف ناطاقتون
کی جماعت زحمت تکلیف ۔ دکہہ ۔ رنج زحمت کش بیمار یہان موذی اذیت کش

[1] قرزغہ ظالم بر کہ اکثر لشکر کا رزغل جماعت کی جگہ ہوتا ہے اور لشکر جرار مین ہوتا ہے ۱۲
[2] کربلا اصل مین کرب بلا تہا کرب کے معنی غم و رنج

دکہہ کے معنی ہیں اور یہی بلا ہے ... تخفیف کرکے کربلا کہہ لیا ۱۲

موذی کے لشکر نے

کے معنی یہی موذی بیمار کے معنی ہین لشکر مور چونٹیون کا لشکر یعنی اونکا
بہت ہونا یہہ ظاہر ہے کہ بہ نسبت مار یعنی سانپ کی چیونٹی بہت ناطاقت
ہے **کعبہ توبہ خداہی** تقدیر شعر آج کعبہ توبہ کو خداہی قائیم رکھے کیونکہ
جوش ابر نہین بلکہ اصحاب فیل کا سایہ ایک دوش ہوا پر لشکر ہے توبہ کو
کعبہ مقرر کیا ہے سا کلمہ تشبیہ یعنی مانند دوش ہوا پر تیز آنے اور سر کے اوپر
کی طرف سے مراد ہے خلاصہ یہہ کہ آج مین توبہ کرتا ہون مگر گناہون کا
لشکر تیز آتا ہے لہذا خداہی توبہ قائیم رکھے کیونکہ اس لشکر کا جوش ابر سے
سے زیادہ ہے اصحاب الفیل ترجمہ ہاتہیون والے یعنی ہاتہیون کے سوار
جو ابرہہ کا لشکر تہا اسمین یہی ایما ہے کہ ابر مین اکثر میخواری کرتے ہین
اسیواسطے کہتا ہے کہ خداہی توبہ قائیم رکھے **مین وہ شاہ** تہیدستی ہشتہ
دولت ہے یعنی طفیل سے جون مانند تہمند روریائے شور لشکر ہے
یعنی وہ جو جوش اشک کے طفیل سے اشک کے پانی مین سمندر کی تہہ جہیڑ لی
ہین یہ لشکر ہے باقی تلازمات شعری او مطلب ظاہر **گاہ ہجوم یاس**
ہجوم انبوہ کرنا یاس بے امیدی گاہ کلمہ ظرف زمان ہجوم یاس ترکیب
اضافی یہ مردسپاہی مراد دل سے ہے نراس حسرت۔ ارمان کسی
چیز کے نہ ملنے کا افسوس لشکر لشکر یعنی یاس اور حسرت کے لشکر ہین
مطلب ظاہر **خال چشم تجمل شان** وشکوہ آنکہہ کے حلقہ کے گویا کہ جسپر
مژگان ہین اوسکو مچہلی قرار دیا ہے اس شعر مین فقط رعائیت مچہلی
کی ملحوظ ہے کیونکہ لشکر سلطان سکندر ایک وقت مچہلی کی پیٹہہ پر
زمین سمجہکر اوترا تہا ظاہر ہے کہ سمندر کی بعض مچہلی کا عظیم الجثہ ہونا ثابت ہے
اور خال کی مشابہت سلطان سکندر سے نہین کیونکہ خال سیاہ ہوتا ہے

اور جناب سکندر رومی سفید رنگ تھے البتہ پلنگر زنگیون کا سالار زنگی سیاہ لون تہا مطلب ظاہر مگر مصنف نے خال کو سکندر مقرر کیا ہے **ہووے امام** تقدیر شعر اے ذوق امام برحق پیدا ہووے تو اہی دیکہہ کہ اسلامیون کا لشکر مانند سبحہ گوہر گرد ہوتا ہے امام برحق ترکیب توصیفی ہوتا گرد ہے یعنی جمع ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ اعتقاد کے بارے مین کہتا ہے کہ اگر امام برحق یعنی حضرت امام مہدی پیدا ہون تو اوسیوقت اونکی اطاعت مین اسلامیون کا لشکر جمع ہو جاوے ظاہر ہو کہ مسئلہ ہے کہ قریب قیامت مین بارہوین امام حضرت مہدی علیہ السلام ہونگی اوسوقت سوا اسلام کا زور ہوگا

ردیف یائے تحتانی غزل ۷

میری خاکستر اخگر آگ کی چنگاڑی عشق کا شروع مطلب ظاہر **دل کو رکہدون** ڈہب ترجمہ طرز۔ روش۔ وجہ۔ طریق۔ طور تا علت کے لئے ہے مرکب ہے یعنی اسلئے رکہہ دون کہ یہ قربانی الخ **خال اے خورشید** خورشید رو باعتبار روشنی چہرہ محبوب سے مراد ہے تیرہ بختان جمع تیرہ بخت بے بہرہ و بے نصیب تیرہ بختان محبت مراد عاشق خلاصہ یہ کہ عاشقان سوختہ کوکب ہو جائین اور یہ کوکب بجائے خال ہو اس صورت مین خورشید رخ کی جو بی حسن کیا ہی خوب معلوم ہو ظاہر ہے کہ شے جل کر سیاہ ہو جاتی ہی خال سیاہ ہوتا ہے سوختہ کوکب مراد مدبر و بدبخت سے ہے **عشق تعلیم** تقدیر شعر اے عشق گر مجنون آکر لیلی کا ہم مکتب نہ بنے تو تعلیم نیاز و ناز یکجا کیونکر ہو مطلب یہ کہ جب مجنون اور لیلی پہلے ہم مکتب ہوئے تو عشق کی تعلیم سے باہم نیاز و ناز کا علم ظاہر ہوا اگر ہم مکتب نہ ہوتے تو کیونکر یہ صورت ظہور پاتی خلاصہ یہ کہ عاشق معشوق کا اتالیق حضرت عشق ہے جو عاشق مارا مارا پہرتا ہے اور معشوق آرام و چین سے ہے **جو نہون عقدے** عقدہ گرہ مشکل بات عقدے جمع بقاعدہ اردو واگشادہ۔ کہلا ہوا۔ جدا عقدہ

مطلب ظاہر ہے کہ مطلب کا عقدہ کہلنا چاہئے عاشق کہتا ہے کہ جو عقدے
تصویر کے غنچہ کی طرح کہلتے نہین ہین وہ ہمارے لئے عقدہ مطلب بنے ہین یعنی
نہ کہلنے والے مطلب سلئے ہماری قسمت پروائے یعنی افسوس کرنا چاہیئے ہے
سیاہ کاری سے سیاکار گنہگار روز محشر شب ہے خصوصیت کہ روز محشر
دو جہت سے ہے ایک یہ کہ روز محشر کے بعد شب نہوگی دوسرا قیامت کا دن
بہت روشن ہوگا کیون کہ اب آفتاب چوتھے آسمان پر ہے کہ جسکی دوری
چار ہزار سالہ راہ ہے باوجود اس بُعد کے دن اتنا روشن ہے جب قیامت
کے دن سورج زمین کے متصل اتر آئیگا تو دن کی روشنی کہانتک ہوگی
سرمہ چشم تقدیر شعر ایسا کاجل کہ جسمین سے اوسکا خال لب بنے یہ تعجبانہ
یا بطریق استفہام کہتا ہے کہ دود آہ سرمہ چشم کواکب کیون بنے ہے مطلب
یہ کہ آہون کا دہوان جو آسمان پر پہونچکر ستارون کی آنکہون مین بجائے سرمہ
پڑجاتا ہے یہ ستارون کے لائق نہین اس آہ کے دہوئین سے فقط خال لب
معشوق بنانا چاہئے کیونکہ محبوب کی لب زیبا اسکے لائق ہے کاجل دیوکی سیاہی
کہ جس سے روشنائی گوند ملاکر بناتے ہین **تربیت** سے تربیت پرورش۔
پالنا اہل لائق نااہل نالائق اس شعر مین نالائقون کی مذمت ہے **موذیون**
کو موذیونکا یہ نسخہ غلط ہے معدوم البصر نیست کی گئی بینائی اندہے کی معنی ہین
عقرب بچہو اسکی نظر نہین پہلے مصرع مین موذیون کے حق مین بد دعا ہے کہتا
ہے کہ خدا کی حکمت کاملہ اصل مین یہ تہی کہ عقرب کو نظر نہین آتا ورنہ اسکے
نیش سے کوئی نہ بچتا ایسا ہی جب کوئی موذی ہوا کرے اوسکی آنکہین بچہو
کی طرح اندہی ہوجائین **عشق ہے** اے شیخ صنعان ایک ولی کامل
گذرے ہین آپ کا سات سو مرید تہا اور خلق مطیع تہی آپ کی دعا قبول و کرامت

لفظ تربیت اسکی
تعلیم سے زار بے صدا
مع زند بے خوف آزاد
شیخ کا سنگ بے بنیاد
بر مذہب بنی
کافر ۱۲

مشہور تھی ایک عورت پر اسکے باعث آپ نے کفر اختیار کیا مریدون نے خدا کی درگاہ مین بہت گریہ وزاری کی انجام شیخ صاحب تایب ہوئے یہ قصہ بجائے خود منطق الطیر مولفہ جناب شیخ فریدالدین عطار مین بمفصل مرقوم ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۸

کچھ نہین تجہیز سامان کرنا۔ شادی کے جہیز کا دینا اور مردہ کا اسباب تیار کرنا ظاہر ہے کہ جب کشتہ سیماب کی طرح خاک ہوگیا تو خاک کو تجہیز تکفین نہین ہوسکتا اوسنے مارا چادر مہتاب اسلئے چاہئے کہ لوگ سمجھین کہ رخ روشن کا مارا ہوا ہے جو حسب حال ہے گل جہان سے جہان سے یعنی جس جگہ سے مطلب ظاہر چمن دہر سبزہ شمشیر تلوار کے جوہر سبزہ اسلئے کہ شمشیر کے جوہر جو اول درجہ کی لوہے کی ہوتی ہے اوسکے جوہر مثل سبزہ یعنی برنگ سبزہ لہرایا کرتے ہین زہر آب وہ پانی کہ جسمین زہر ملا کر تلوار کو تاؤ دیکر بجھایا کرتے ہین ایسی تلوار کے زخم سے آدمی جان بر نہین ہوتا کیونکہ اچھا نہین ہوا کرتا مطلب ظاہر ہین وہ مجنون بجائے کرتا تھا کرتا ہے صحیح ہے قبلہ و کعبہ لکہا یہ اسواسطے کہ مجنون کے نزدیک میرا رتبہ عشق کی منزل مین اعلی ہے اور باپ کو قبلہ و کعبہ لکھتے ہین پس مجنون اسلئے قبلہ و کعبہ لکہتا ہے کہ عشق مین مجھے بمنزلہ پدر سمجھتا ہے القاب وہ عبارت جو خط کے آداب سے اول پیشانی پر لکہی جاتی ہے چنانکہ میرے قبلہ و کعبہ سلامت اور مہربان دوستان زاد لطفہ وغیرہ ذلک مین نہ تڑپا قطعہ بند شعر مین کہتا ہے کہ اگر مجھکو عشق کا آداب نہو تو مجھے محبوب جو گل سے بہی سوا یعنی بہت نازک ہے اسطرح اون کے تلے داب لیوے یعنی کبھی نہ داب سکے یہ واضح ہے کہ جب ذابح مثلاً

کافر ہوگئے اور سلاطین ہوگئے

مہتاب چاندنی اصل مین ماہ تاب ہے چاند کا پرتو یعنی ۱۲ سبزہ ہریالی اور سبزہ خط جو چہرے پر ہوتا ہے ۱۲

قصاب وغیرہ ذبح کیا کرتے ہین تو پہلے مذبوح یعنی بکری وغیرہ کو زانو کے زور سے دبا لیا کرتے ہین

ردیف یائے تحتانی غزل ۹

لیتے ہی دل لیتے ہی گیا آئے گیا چلے یعنی میرے حق مین محبوب کا آنا جانا مساوی ہے گیا آئے گیا چلے محاورہ مین قلیل وقت پر استعمال کرتی ہین یعنی آگرا و سیوقت پھر جانا مساوی اسواسطے کہ کہا کرتے ہین کہ تیرا آنا نہ آنے کی مثل ہے آگ لینے آئے تھے یعنی جب دل کو لیکر چلدیا تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ آگ لینے آئے تھے تو دل کو جو آگ کی طرح سوزش مین ہے لیگئے **بل بے غرور** آفتاب کی روانگی روزمرہ ہے لیکن زمین پر اُسکی رفتار کا اثر مثل نقش پا نہین ہوتا کہتا ہے کہ محبوب غرور حسن کے باعث اسقدر جلدی میرے آگے سے نکل گئے کہ زمین پر سے اوڑتے چلے گئے **افسوس ہے** جانور زمین سے اونچا اوڑتا ہے اوسکا سایہ زمین پر ہوتا ہے یہی جدا ہوتا ہے **قاتل جو تیری** رُکنا ترجمہ دل تنگ شدن کا ہے عربی انقباض رُک رُک یعنی ٹھہر ٹھہر کے اسواسطے خنجر چلایا کہ ایذا پہونچے **آلودہ سرمہ** سے سرمہ سے فقط آنکھ سیاہ ہوتی ہے اور نگاہ جو ایک نور صاف ہے یہ سیاہ نہین ہوتی اور نور بصر ہمیشہ آنکھ سے نکلتا رہتا ہے کہتا ہے کہ اسیطرح جو اہل صفا ہین بلا کدورت بغض و کینہ جہان سے صاف چلے جاتے ہین **لیجا ہین ترے** دستور ہے کہ جب کوئی صمیمی دوست دوست سے رخصت ہوا کرتا ہی تو اُسکو علیحدہ ہونیکا نہایت قلق ہوتا ہے اسواسطے جب تک وسکی نظر دوست اُوسکی مکان پر پڑتی ہے تو تب تک وہ پھر پھر کر دیکھتا ہی جایا کرتا ہے مطلب ظاہر اے **ذوق** الحفیظ حفیظ اسمائے صفات باری تعالی مین سے ایک اسم ہے اسکے

لیتے ہی دل یعنی ۱۲
دل کو لیکے ۱۲
اس شعر مین اہل صفا
کی تعریف ہے کبھی
اور کنایہ محبوب کی
طرف اشارہ ہے واسطے
ترغیب دہی محبت
و اخلاص کے
۱۲ منہ

معنی نگہبان کے ہین اسجگہہ ہین خدا سے پناہ چاہنے کے معنی مراد ہین یہ تیری قضا یعنی نگاہ یار

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۰
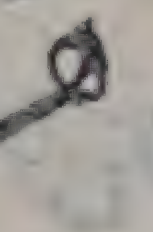
اگ تا ہونہ صحیح اور اگ تا ہووے غلط مطلب ظاہر **خبر لون جنون** یعنی اے جنون مطلب ظاہر **لگے ہے اس تقدیر** شعر میرے دامن سے ہر خار اس تمنا مین لگے ہے کہ اگر اک تار دامن سے عطا ہو تو مین دستار کردن خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عاشق کہتا ہے کہ میرے دامن سے ہر خار اسواسطے لگے ہے کہ ہر خار کی یہ تمنا ہے کہ اگر عاشق کے دامن سے اک تار عطا ہو تو مین اوسکو بجائے دستار کرون دستار کرنے یعنی دستار پہننے سے فضیلت حاصل کرنے سے مراد ہوتی ہے اس مضمون مین عاشق نے اپنے دامن کا شرف رتبہ بیان کیا ہے کہ عاشق کے دامن کا ایسا مرتبہ ہے **کیا تو نے** وحشت آدمیون سے نفرت جیسے جانورون مین ہوتی ہے گریبان ہمکنار یعنی ہم بغل ہونا یہ کہ گریبان چاک ہوکر دامن تک پہنچا ہے مطلب ظاہر **ترے جو سجدہ** نہ پوچھین یعنی صاف نہ کرین حور عین حا کی ضم اور عین کے کسرہ سے حور چشم اور حور بہشت یعنی محبوب کے در کی خاک کی ایسی فضیلت ہے کہ حورین اپنے دامن سے بھی نہ پوچھین **ہوا بے پردہ** یعنی اتفاقاً محبوب کا منہ ننگا ہوگیا پھر محبوب نے اسطرح منہ چھپا لیا کہ درمیان مین دیوار کی طرح اپنے دامن سے ایک دیوار بنا لیا یعنی دامن اوٹھا کر منہ کو ڈھانپ لیا **وہی زیبا ہے** مطلب یہ کہ اوسکے لئے وہی زیبا ہے کہ جسکی جو قطع یعنی جو مخلوق اپنی اصلی ہیئت پر وضع کیا گیا ہے وہ اوسی صورت مین زیبا ہے مثلاً ہاتھ پاؤن وغیرہ جو اصلی ہیئت پر نہون تو زیبا نہین علی ہذا القیاس ہر ایک چیز کی نسبت سمجھ لو **پھرون ہون کھینچے**

کہسار پہاڑ دامن کہسار وہ جو شروع پہاڑ کے نیچے کی طرف ہے جیسے
پہاڑ کی چوٹی وہ کہ جہان پہاڑ کی اونچائی ختم ہو تقدیر مصرع ثانی اگر میرے
دامن سے دامن کہسار باندہا جاوے تو مین اپنے زور وحشت سے پہاڑ
کو گوسون کہینچے پہرون اور دامن کا دامن سے باندہنا معلوم ہے جلنے لگے
آتش پاؤن سے حنائی رنگ کو آتش مقرر کیا ہے واضح ہو کہ بعض اگر گہہ
اسقدر لنبا پہنتے ہین کہ انگرکھے کی لٹکتی ہوئی آنچل سے پاؤن چہپے ہوتے
ہین گرمی رفتار مراد تیز رفتار یہ ضرور ہے کہ تیز چلنے مین گہیرا اوڑا کرتا ہے حاصل
یہ کہ اب جسوقت محبوب نے تیز چلنا شروع کیا اور پاؤن ننگے ہوتے گئے تو گہر
گہر جلنے لگے یعنی محبوب کے عشق مین برباد ہوجاینگے دکہائے صدمہ صدمہ
آسیب۔ دکہہ۔ رنج پہنچانا تہہ یعنی اسقدر دامن کا وزن یا سخت ہونا صدمہ
پہنچانے مین کچہہ حقیقت نہین رکہتا ہے باوجودیکہ دامن مثل لاشی ہے مگر مجنون
کے پاؤن کو زنجیر نے ایسا صدمہ پہنچایا ہے کہ اب رفتار کے وقت دامن سے
پاؤن کو صدمہ پہنچتا ہے **عزیز اصلا** سرمایہ ہمت کو کہدریا نے صحیح ہمت کو
یعنی اہل ہمت کو اہل ہمت سخی مصرع ثانی مصدق دعوی ہے مطلب ظاہر
مربی بہی نہین مربی پرورش کرنیوالا تربیت کرنیوالا۔ پالنے والا خلشگر
خلش بفتح اول وکسر دوم تیز چیز کے سر کا چیز مین نیچے جانا یعنی گہس جانا اور زخم
کرنا خلشگر زخم کرنیوالا مراد دکہہ دینے والا آرایش دینا یہ کہ خلش گر کو اوسکی
خلش کرنے سے بوجہ نصیحت آراستہ کرنا کہ ایسا کام نہ کرے مطلب یہ کہ جو
خلش گر ہین اونکو مربی بہی آراستہ نہین کرتے کہ دکہہ ندین اسکی مثال بیان
کرتا ہے کہ دیکہو کہ جسکو صحرا مین کانٹے لگتے ہین اونکو صحرا پوچہتا نہین یعنی
صحرا دامن سے کانٹے الگ نہین کرتا اور یہ ہی تقریر ہے کہ مربی بہی موذی

کو ہرگز آرائش یعنی زیب نہین دیتے ہین دوسرا مصرع علت ہی اسطرح کہ دیکھو
صحرا کو جسمین خار پیدا ہوتا ہے باوجود اس تعلق کے صحرا اپنے دامن سے خار کو
نہین پونچھتا یعنی آرائش نہین دیتا کہ وہ خلش گر ہے یہ ظاہر ہے کہ گرد آلود چیز
کو دامن سے صاف کیا کرتے ہین یہان پونچھنے کا لفظ بلحاظ سنان ہے
کہ سنان وغیرہ کو صاف کیا کرتے ہین **فرشتے ترے** پندار عز و مطلب
ظاہر **میرے پاؤن شکستہ دل** غمگین جو مراد سے ناامید ہو یعنی چھالے
اسلیے شکستہ دل ہوتے ہین کہ ہم مین خار کیون نہین اولجھا **ترے مجنون**
وہ جامہ عریانی تنی یعنی بدن کا ننگے ہونا رہنا یائے مصدری ہے دوسرا مصرع
جامہ عریان تنی کا بیان ہے ضمیر جسکو مجنون کی طرف عائد نہین اسکا مرجع جامہ
عریان تنی ہے **کہان وہ ہم** دامن سوار لفظ مرکب ہے اوس
لڑکے کو کہتے ہین جو دامن کا سرا اپنے دونون پاؤن کی طرف سے اوٹھا کر
بازی کرے اور آپ کو سوار تصور کرے یہ معلوم ہے کہ لڑکے دامن کو دبا
کر کے نقلی گھوڑے بنکر کودتے پھاندتے دوڑا کرتے ہین **توسن** ہوا
چالاک گھوڑا خلاصہ مطلب یہ کہ لڑکپن کا زمانہ جو عالم بیفکری کا ہوتا ہے اوسکو بطور
تاسف یاد کر کے کہتا ہے کہ ہم ذ ان سوارون یعنی لڑکون مین جو کھیلا کرتے
تھے وہ زمانہ کہان ہے اور بجائے کیا لیا صحیح ہے مراد **گمریہ** گل رخسار
محبوب سے مراد ہے **نیاو آلودہ** آلودہ دامن گنہگار **سبحہ** تسبیح نیکو
کارون کے دامن سے تار لیکر تسبیح بنا نا نیک ہے اور اس شعر مین اسکا الٹ
بیان کیا ہے کہتا ہے کہ مین ایسا گنہگار ہون کہ میرے دامن سے تار لیکر
تسبیح بنائین خلاصہ یہ کہ لوگ عاشق کو برا کہتے ہین اور عاشق کا ایسا رتبہ ہے
کہ اوسکے دامن سے فرشتے تار لیکر تسبیح پروئین پاک دامن جو گناہون سے پاک ہو

یہ صید ناتوان تقدیر شعر یعنی میں جو صید ناتوان مثل پر افتادہ ہون
اگر مجھکو نسیم دامن گلزار اپنے دامن سے لگائے تو اوڑ جاؤن گلزار کا دامن
وہی باغ کا احاطہ خلاصہ یہ کہ مین ایسا ناتوان ہون کہ اگر ہوا اوڑائے
تو مین گرے ہوئے پر کی طرح اوڑ جاؤن **نگاہ بوالہوس** تقدیر شعر
اے محبوب بوالہوس کی نگاہ تیری خاک اوڑائے گو ایک آندہی ہے
اسلئے اے محبوب تو اپنے چراغ شعلہ رخسار کو دامن سے چھپالے بوالہوس
جسکو ہوس زیادہ ہو مجازی عشق والے سے مراد ہے آندہی صرصر باد تند
کا ترجمہ ہے محبوب کے رخسار کے شعلہ کو چراغ مقرر کیا ہے اس اعتبار سے
کہ شعلہ روشن ہوتا ہی محبوب کا رخسار بھی مثل شعلہ تابان و درخشان ہوتا ہے
اور یہ بھی ایما ہے کہ شعلہ ہوا کے صدمہ سے جلد فرو ہو جاتا ہے یعنی بجھہ جاتا
ہے اسیطرح محبوب کا رخسار بھی نازک ہے جو بدنظر سے مرجھا جاتا ہے
اور یہہ ظاہر ہے کہ آندہی سے چراغ گل ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ ایسے بیہودہ
آدمی کی نظر محبوب کے رخسار پر پڑنی خوب نہین اور یہان کوئی شخص
بوالہوس کے معنی عاشق مراد نہ رکھے کیونکہ اس دیوان مین کئی جگہہ بوالہوس
کی مذمت بیان کی ہے علاوہ اسکے جہان بوالہوس کے لفظ کی استعمال ہوگی
تعریف کے موقع پر نہ ہوگی اور اس شعر کے مطلب کے بھی برخلاف ہے کیونکہ عاشق
محبوب کو کوئی صدمہ یا محبوب کے حسن کی بیرونقی کا خواہان نہین کیونکہ جب
چراغ گل ہو گیا تو ضرور حسن کی بیرونقی متصور ہے پس وہی تقریر صحیح ہے
جو بیان ہوئی کہ بوالہوس کی نظر محبوب کے چہرے پر پڑنی خوب نہین

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۱

ہون بہہ لاغر خس تنکا کبادہ نرم کمان جو ابتدا مین کمان چلانے سیکھنے کے

وقت استعمال اور ورزش کرتے ہین مطلب اوپر تقدیر یعنی مین اسقدر لاغر ہون کہ میرا قامت ایک خس کے بوجھہ سے کباده کی طرح لچکے ہے اور میرا قامت پائے نگس کے بوجھہ سے ہی کباده کی طرح لچکے ہے یہہ اسیری مین گران اکسر سے نرخ مین ارزان کے مقابل اور مقابل سبک کے وزن مین اور قوی کا ہی افاده دیتا ہے چنانچہ بخت گران اور بہت کے معنی مین ہی آتا ہے جیسا کہ گران سنگ یعنی بہت وزن اور ایسا ہی گران قدر گران پایہ گران تمکین گران خواب گران خوار اور دیر کے معنی مین بہی مستعمل ہے جیسا گران سیر و گران گوش اور بد و مکروہ مین ہی استعمال ہے جیسے دل گران و درد گران و سرگران پس یہان گران خاطر کے دل گران کے معنی ہین یعنی محبوب کے جانب سے جو غم و الم مین بہاری دل ہے قلابہ حلقہ ظاہر ہے کہ پنجرے کی چوٹی پر لوہے کا حلقہ یعنی کڑا ہوتا ہے جس سے پنجرے کو پکڑتے اور لٹکاتے ہین خلاصہ یہ کہ میرے گران خاطر ہونیکے باعث قفس کہ جسمین مقید ہون اسقدر بہاری ہوگیا ہے کہ اوسکے بوجھہ سے پنجرے کا کڑا ٹوٹ جاتا ہے باندہ دے قیس عرب مقدس مین ایک قبیلہ کا نام ہے جو قیس کی اولاد سے ہے اور مجنون کا لقب مطلب ظاہر اپنے دامن مین تمسکے سگنا پہننا ظاہر ہے کہ پہولون کو توڑ کر بعض اوقات دامن مین ڈالا کرتے ہین اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ دامن کی چیز کا بوجھہ چولی پر پڑتا ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۲

رخصت اے زندان زنجیر در باضافت یعنی دروازے کی کنڈی کڑی تلواتہ حجرہ کف پا کا ہے کہتا ہے کہ اے زندان اب تو میرے سے رخصت ہے یعنی اب مین زندان سے نکلتا ہون کیونکہ میرے نکالنیکے

لئے جنون زنجیر کھڑکاتا ہے اور خار دشت زندانی نکلنے کے بعد میری طرف سے تجھکو مژدہ ہو کیونکہ پھر میرا تلوا کھجلاتا ہے یعنی پھر جنگل کے جانیمین جوش ہے سر بوقت ذبح سرکا زیر پا ہونا اسجگہ یہ مراد ہے کہ جسکو ذبح کیا کرتے ہین اوسکا سر پاؤن کے نیچے دبا لیتے ہین اور جو مذبوح ہوتا ہے وہ تڑپ کر لوٹا کرتا ہے اور لوٹنے کے بہت معنی ہین جیسے ہاتھ پاؤن مارنے اور ابتر ہونا اور زیادہ ہنسی کے وقت جو لوٹا کرتے ہین اور لوٹنا خوشی کے وقت ہی ہوتا ہے یہان اسی خوشی کے معنی مراد ہین اللہ اکبر سبحان اللہ مقام تعجب اور تعریف مین مستعمل ہے یہان تعجب سے مراد ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر ذبح کے وقت پڑھتے ہین یا یہ ذبح کرنے کی نیت ہے اس شعر مین یہ سب الفاظ بتشبیہ مین خلاصہ یہہ کہ جب محبوب نے میرا سر ذبح کے وقت دبایا تو مینے اللہ اکبر تعجب سے کہا کہ یہہ میرے نصیب کیا خوش ہین واہ وا شور کلمہ واہ وا کا استعمال تعریف کے موقع پر ہے اور ہما جانور کی خوراک استخوان ہین تاان مدد مطلب یہ کہ طاقت تاان مدد کے یعنی طاقت کہتی ہے کہ مین مدد دیتی ہون اور میرا ضعف سے سینہ مین دم ہے اس حال مین دیکھیے کہ مجھے خدا لب محبوب تک کیونکر پہنچاتا ہے لب تک پہنچانا وصل محبوب سے مراد ہے بس کرم سوز درون کرم بکاف عربی بمعنی بخشش صحیح اور بس کر غلط بس کرم سوز درون یعنی اے سوز درون بس کرم کر رحم جوش گریہ یعنی اے جوش گریہ رحم کر چھاتی کا بھر آنا رونے سے مراد ہے مطلب ظاہر ہے بے استغنا بل بے تحسین کا کلمہ ہے اُف افسوس بیتابی بے صبری کا۔ بیطاقتی اس شعر مین محبوب کی استغنائی اور اپنی بے صبری کا حال بیان کیا ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۲۳

زخمی ہون مین ناوک تیر دزدیدہ نظر چور آنکھ سے دیکھنا کہ کسیکو معلوم نہ ہوکہ دیکھتا ہے یا نہین جانے کا نہین چور جبکہ مین اوس ناوک دزدیدہ نظر کا زخمی ہون اسلئے اب زخم جگر کا چور یعنی ناسور و نہین ہوگا زخم کا چور ناسور کو کہتے ہین ہم خوب ہین انداز ڈال ڈول - وضع یہان مراد کمر کی باریکی سے ہے تا مین موتی پروتے ہین کہتا ہے کہ اے محبوب تیری کمر کا انداز خوب معلوم ہے کہ یہان تک باریک ہے کہ کوئی یعنی کسی دل کے گھر سے پڑ ہوکر نکلتا ہے گر اب کے پھرے یہان پھرنے اعتقاد کے بدلنے سے مراد ہے مطلب یہ کہ اگر اب کے شیخصاحب حج کر کے واپس آگئے تو یقین جان لو کہ شیخ جی اللہ کے گھر سے پھرے ہین عاشق کے نزدیک یہ بات ہے کہ جب اللہ کے گھر چلے گئے تو پھر واپس آنا کیا بلکہ وہین بقعہ پاک مین جان فدا ہونا چاہیے تھا اور یہ بھی تقریر ہے کہ جب کوئی نہایت مرض اور تکلیف سے صحت یاب ہو تو کہتے ہین کہ یہ اللہ کے گھر سے آیا ہے یعنی قریب المرگ ہوکر صحت یاب ہوا اسکو نئی زندگی ہوئی کہتے ہین جبکہ شیخ جی بوڑھے ہین اور سفر کی تکلیفین سخت ہوتی ہین لہذا کہتا ہے کہ اگر اب کے واپس آئے تو یہ جانو کہ وہ خدا کے گھر سے پھرے وہ خلق سے خلق عادت - خو سبھاؤ - دوسرا مصرع مصداق دعوی ہے اسطرح کہ شاخ ثمردار سے پہلے گل نکلتے ہین کہ جن سے خوشبو آتی ہے اسکے بعد پھل لگتا ہے کہ جس سے لوگون کو فائدہ پہنچتا ہے اسیطرح جنکی نیک خلاق میں اول شیرین کلامی سے خوش و خورم کرتے ہین پھر کھانا کھلانے وغیرہ تواضع سے پیش آتے ہین حاضر ہین جلو کوتل گھوڑا کہتا ہے کہ جسطرح بادشاہ کی سواری کے ہمرکاب کوتل گھوڑے

جلو مین ہوتے ہین اسطرح میرے توسن وحشت کے ہمراہ کوہسار اپنے دامن کو کمر سے باندہے ہوئے چلتے ہین دستور ہے کہ جو نقیب وغیرہ بادشاہ کی سواری مین ہوتے ہین وہ کمربستہ ہوتے ہین **فریاد ستم کش** ستم کش مظلوم مراد عاشق سے ہے یعنی مظلوم کی فریاد وہ تلوار ہے کہ جسکا وار آسمان سے ہی　نر کے **اشکون مین** خلاصہ یہ کہ جیسے حاجی دریائے شور سے گذر کر حج کے واسطے جاتے ہین ایسا ہی ہم اشکون کے دریا پر سے گذر کر ہوئے دریا پار جاتے ہین کیونکہ دریا کے سفر سے مقصود کعبہ ہے

اُف گرمی اُف افسوس اسجگہ شدت گرمی کے باعث تعجب اور حیرانی کے باعث کہتا ہے ٹہوکرون ٹہوکر بالفتح اسجگہ ٹہوکر مارنے کے معنی ہین ٹہوکر مارنا ترجمہ پشت پا　وسر پا زدن چیز را شتر سے **کلمہ تشبیہ** ای مانند شتر مطلب **ظاہر گشتہ ہون** سیاہ مست یعنی بدمست جسکو بہت نشہ ہو مراد محبوب مستی نشتہ جوش شہوت اسجگہ جوش عشق سے مراد ہے جو شجر سے ظاہر معلوم ہوتا ہے چنانچہ درخت سے گوند **کھلتا نہین** دل کا کہلنا مراد خوش اور دل کا بند ہونا مراد ملول اور ناخوش ہونا اور یہان حقیقی معنی سے مراد مجازی ہین مطلب یہ کہ مین حیران ہون کہ تونے میرے دل مین کیونکر گھر کر لیا حالانکہ دل تو ہمیشہ سینہ مین بند رہتا ہے کہلتا نہین کہ تو آجائے اور دل کا منقبض ہونا ظاہر ہے **نالون کے اثر سے** پہوڑا سا پکتا ہے یعنی جگر ریم پیپ دوسرا مصرع دعوی یعنی جیسے آہن سے ریم ہمیشہ یعنی جب لوہے کو پگہلاتین ریم ضرور نکلیگی پہوڑے کا پکنا پیپ کا پہوڑے مین کہولنا **گیڑا اذرا** اسا کہتے ہین کہ پتہر کے اندر گیڑا ہوتا ہے عاشق کہتا ہے کہ گیڑا ادنی رتبہ کا جانور ہے اسکو پتہر کی ایسی انس ہے کہ اوس مین رہتا ہے

اور انسان جسکا کل مخلوق سے اعلی رتبہ ہے کیا یہ انسان دلبر کے دل مین
گھر نہ کرے گھر کرنا خانہ کردن کا ترجمہ ہے یعنی قایم شدن مکان گرفتن
واقامت کردن تیر اوس نگہ مطلب یہ کہ اگر پہلے اوس نگہ کا تیر دل مین گھر
کرے تو پھر اسکے بعد جو ناسور عشق ہے وہ زخم کے گھر مین گھر کرے پتلی
سیاہ بھونرا سیاہ زنبور جو لکڑی مین سوراخ کرکے رہتا ہے اور پھولون
پر بیٹھتا ہے گل عنبر غلط گل عبہر صحیح یعنی چشم مست محبوب کی سیاہ پتلی عجب
بھونرا ہے کہ یون یعنی اسطرح گھر کرے یعنی کر رہا ہے یون میرے
اونکی غلط اوسکی صحیح مطلب ظاہر بلبل کا تقدیر شعر عاشق کہتا ہے کہ بلبل
کا آشیانہ گلشن مین ہے اس صورت مین کیا تعجب ہے کہ اگر دل رخ محبوب
پر زلف معنبر مین گھر کرے آنکھہ آئی اوسکے عنکبوت مکڑی گل تر مین
گھر مین کرے غلط او گل تر مین گھر کرے صحیح یہہ ظاہر ہے کہ مکڑی گل
وغیرہ درخت پر جالا پرتی ہے دوسرا مصرع مثالیہ ہے مطلب ظاہر قاتل
میرے جب عاشق لہو مین اثر کرنا باعث سوزش عشق بہت جلد ہوتا ہے
تو اسواسطے کہتا ہے کہ جلد لہو کو دہو

ردیف یاے تحتانی غزل ۱۴۱

قاصد تو کب یا قسمت بطریق تمنا کہتا ہے او یا کلمہ ندائیہ ہے گر
قتل ہی لاحول ولا قوۃ کو واسطے دفع شیاطین پڑہا کرتے ہین اور بعض
محل مین اوسوقت پڑہتے ہین کہ جو بات انسان کے نزدیک مخالف حسب
مرضی او صحیح ہو چنانچہ یہان یہی بات ہے یان وعدہ تو ضمیر خطاب
وعدہ کا آنا اجل کا آنا یعنی موت بے بادہ لہو پینا مراد غم کرنا ساقی
محبوب دم وقت بالین پہ ہنگامہ او ہنگام بمعنی وقت محشر لوگون

لاحول اس کلام پاک کا نام ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فضل اسد عفی عنہ ۱۲

کے اکٹھا ہونیکی جگہ روز قیامت میدان قیامت کہین مراد کبھی بالکسر وقت
خلاصہ یہ کہ مین عشق کے صدمہ سے اسقدر بیہوش و بیخبر پڑا تہا کہ میرے
بالین پر میدان قیامت نے آکر کہا کہ لو حضرت کبھی تو اوٹہو یہ کیا دیر
لگائی ہے اوس کی لب حسرت ارمان کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس
کرنا اے ذوق اوسکو یعنی محبوب نے سبقت بڑہنا بڑہ ہوتری یعنی
محبوب نے کتنی عاشق شہید کرنے ہین اگر سب سے پہلے شہید ہونا ہے
تو چل کر شہید ہوا تمہین کیون دیر لگائی ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۵

خوب رو کا یعنی تمنے عنایتون کے سبب مجھے شکایت کرنے سے روک دیا
یعنی اب عنایتین شروع کردین تاکہ مین شکایتین نکرون کہتے کیا کیا
تقدیر شعر اے یار تو دیکھہ کہ تیری حمایتون سے مجھے اغیار کیا کیا کہتے ہین
یہہ بہی تقدیر خلاصہ مطلب یہ کہ اپنے نصیب کا لکہا ہے کہ اگر محبوب
خط بہی لکہتا ہے تو اوسمین کسی طرح کے ایسا لکہدیتا ہے کہ جس سے عاشق
کو من کل الوجوہ یاس ہوتی ہے واجب القتل وہ شخص کہ جسکو عند الشرع
قتل کا حکم بحکم قضا سے نافذ ہو آیتون جمع آیت قرآن مجید کی آیت کے
مطابق حکم روایتون روایت جو حدیث او فقہ کا حکم ہو مطلب ظاہر سمجھے
ہے دوست یعنی محبوب دشمنون کی رعایت سے مجھے واجب الرعایت
سمجھتا ہے واجب وہ امر جو اوسکا ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اور شرح شریف
مین واجب کے اور معنی ہین یہان مراد وجوب استحبابی ہے یعنی
جسکا کرنا لوگون کے نزدیک نیک ہو رعایت کسی چیز کی نگہبانی کرنا
مطلب یہ ہے کہ عاشق دشمن یعنی رقیب ہے تا کسی صورت مین رعایت نہین کرسکتا

لہذا کہتا ہے کہ مین اپنے رقیبون کے ساتھہ بھی رعایت کرتا ہون اسلئے دوست مجھے واجب الرعایت سمجھنے لگا کرنہ کرے مین کہتا ہے کہ اے چشم تو روئے مین کمی نہ کر کیونکہ مجھے ایسی کفایتون سے شوق نہین محاذ ۂ مین لفظ کم بھی حروف نفی مین شمار کیا جاتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے بندہ شراب کم بخورم لیکن عشق ہدایت رہنمونی کرنا۔ راہ دکہلانا۔ نہایت انتہا۔ انجام۔ حد جو اسکے بعد مطلوب نہ ہو یعنی سب نہایتون کے سرے تک پہنچادیا ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۶

الہی کس تقدیر شعر یا الہی قائل ہے کس ہکینہ کو کشتنی سمجھہ کے مارا کہ آج کراوسکے کوچہ مین شور بلے ذنب قتلتنی ہے زمین پہ نور نور قمر سے زمین پر گر نیکو قمر کی فروتنی مقرر کی ہے اسیطرح روشن ضمیر ونکا فروغ اونکی فروتنی سے ہے فروتنی تواضع کرنا اپنا رتبہ کم سمجھنا مطلب ظاہر بشر جو اس تیرہ خاکدان مراد دنیا کہتا ہے کہ بشر کا بود و باش زمین پر بشر کی فروتنی کے باعث ہے یعنی بشر کا اعلی رتبہ ہے باوجود اسکے اسکی فروتنی کی کہ زمین کی کر زمین پر آباد ہوا ورنہ اسکا تو یہ رتبہ ہے کہ قندیل عرش مین بھی اسکے جلوے کی روشنی ہے خلاصہ یہ کہ قندیل عرش مین اسکے جلوہ کی روشنی ہوتا یہہ کہ انسان کی خاطر سب کچھہ زمین و آسمان و ما فیہا یعنی جو کچھہ ان مین ہے پیدا کیا جیسے کہ حدیث قدسی مین وارد ہے کہ اے حضرت اگر آپ کو پیدا نکرتا تو زمین و آسمان وغیرہ کو پیدا نکرتا اور یہ بھی حدیث مین وارد ہے کہ شہیدونکی روحین سبز جانورون کے جوفون مین داخل ہو کر بہشت کے میوے کہاتی اور رات کے وقت جو عرش پر قندیلین لٹکتی ہین اون مین بسر کرتے ہین

الہی کا کلمہ وقت فریاد و درخواست طلب مراد و دعا یا کسی امر نا معلوم مین جو اونکی خبر نہو پکارا کرتے ہین یہان اسی آخری معنی کو مراد لی گئی ہے کشتنی جو لائق ہلاک کرنیکے ہو بھا بہی بآئی ذنب قتلتنی اصل مین قرآن مجید کی

ترتیب ... یعنی ... ذنب قتلت ... شرمندہ ... حسن ... مطلب ...

ہو گئیں تر کہتا ہے کہ ندامت کے گریہ سے میرے آستین و دامن اسقدر تر
ہیں کہ میری اس تردامنی کے اثر سے پاکدامنی عرق عرق ہے ہوئے ہیں
پہلے مصرع میں اختلاف ہے ایک کتاب میں ہم آشنا جنگ و آشتی میں لکھا
ہے دوسری میں ہم آشنا و آشتی سے ہے اول نسخہ کے معنی ثانی مصرع
کے مطابق ہیں کیونکہ اسمیں لفظ دوستی اور دشمنی کا واقع ہے پس تقدیر یہ
ہے کہ ہم اس اپنی سادگی سے آشنا جنگ و آشتی میں ہوئے ہیں اگر یہ ہو
یعنی سادگی نہ ہو تو پھر کسی سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی ہے آشنا یعنی جنگ و آشتی کے
آشنا ہیں اور دوسرے نسخہ کا یہ مطلب ہے کہ ہم اس اپنی سادگی سے آشنا اور
آشتی سے ہوئے ہیں یعنی آشنا ہی ہیں اور آشتی ہی رکھتے ہیں یہ بات مطابق
اس قول کے ہے یعنی با دوستان مروت با دشمنان مدارا اسمیں پہلا
نسخہ صحیح ہے دوسرا غلط ہے کیونکہ شعر میں سکتہ پڑتا ہے لگا نہ اس
مطلب یہ ہے کہ محبوب کو نصیحت کے طور سے کہتا ہے کہ اے محبوب جب
یہ بتکدہ انجام ٹوٹنا ہے یعنی فنا پذیر ہے تو یہ بہتر ہے کہ تو بھی عاشق سے
ٹوٹ کر مل کیونکہ کیسا ہی کوئی خوش شمائل صنم ہو آخر شکستنی ہے ٹوٹکر
ملنا نہائت شوق اور بیباک سے ملنا شکستنی وہ چیز کہ جسکو فنا ہونا ہے اور دوسری
تقریر یہ بھی ہو سکتی ہے کہ خود آپ کو سمجھاتا ہے کہ جب اس بتکدہ کو فنا ہے تو
اس حال میں چاہیے کہ ہر ایک سے نہائت شوق اور عجز و انکسار سے مل
کیونکہ دیکھ لے کہ اس دنیا میں کیسا ہی کوئی خوش شمائل صنم ہے اوسکو بھی
آخر فنا ہونا ہے ان دونو مطلب میں یہ بات ہے کہ جیسے کہا کرتے ہیں
کہ جب آخر فنا ہونا ہے تو چند روز دل جل کر بسر ہوں تو بہتر ہے یہاں یہ مطلب
نہیں کہ جب دنیا فنا پذیر ہے تو ملنا کیسا کیونکہ فنا پذیر کو بہر صورت ترک کرنا چاہئے

مطلب وہی ہے کہ جل جل کر بسر ہو اور ایک اور نسخہ ہے وہ یہ ہے مصرع لگا نہ اس بتکدہ مین تو دل یہ ہے طلسم شکستہ غافل یس اسکے معنی ظاہر ہین نہین ہے قانع تھوڑے پر صبر کرنے والا ظاہر مین کیمیاگر محتاج ہوتا ہی اور باطن مین دولت مند کیمیاگرون کا حال لوگ اسطرح بیان کرتے ہین کہ بظاہر بھیکھ مانگتے ہین یا بصورت گداؤن کی رہتے ہین اگر یہ ہے خداوند ایسی کیمیاگری کسیکو نصیب نہ کرے واضح ہو کہ دوسرا مصرع مثالیہ ہے

ردیف یاے تحتانی غزل ۱۷

خدنگ مژگان ظاہر ہے کہ آئینہ صاف ہوتا ہے ایسا ہی عاشق صاف دل ہو کر محبوب کے سامنے سپر سینہ پر تیر کھاتا ہے آئینہ کا سخت کہ حلب شہر کا آئینہ لوہے کا ہوتا ہے مطلب واضح ؎ ہونا اسواسطے ہ

ردیف یاے تحتانی غزل ۱۸

آنکھہ اوس آنکھہ کا لڑنا یعنی ایک دوسرے کا باہم دیکھنا فارسی در چار ہونا کشتی وہ جو پہلوان لڑتے ہین مطلب ظاہر شعلہ بھڑکے شعلہ روشنی۔ آگ کی لپٹ اور شعلہ کا بھڑکنا زیادہ تیز ہونا ہے ہوا سے لڑنا یہ ہوتا ہے کہ بعض آدمی جو دیوانہ ہوتا ہے جب اوسکو جوش دیوانگی غلبہ مین ہوا ادہر اودہر سے لگتی ہے تو خود بخود ہذیان کیا کرتا ہے کہ جیسے کسی سے لڑائی کرتا ہے اسکو ہوا سے لڑنا کہتے ہین اور شمع کا ہوا سے لڑنا ظاہر ہے کیونکہ ہوا کے چلنے سے شمع کی لپٹ ہر طرف حرکت کیا کرتی ہی خلاصہ یہ کہ جب شمع بلا محبوب محفل مین دیوانہ ہو کر ہوا سے لڑتی ہے تو شمع کا شعلہ کیونکر نہ بھڑکے حاصل یہ کہ شمع کی زیادہ روشنی اور حرکت کرنا محبوب کی انتظاری مین ہے قسمت اوس بت اسمائے محبوب کر ہے

محبوب سے قسمت عاشق کا لڑنا محبوب کی محبت مین پابند ہونا ہے کہتا
ہے کہ جب اپنی قسمت اوس بت سے جا لڑی تو جو دانا ہین وہ کہتے ہین
کہ دیکھو کہ قسمت کیا احمق ہے کہ خدا سے لڑتی ہے خلاصہ یہہ کہ محبوب سے
قسمت کا لڑنا ایسا ہے کہ جیسے خدا سے لڑائی کرنا اور جو خدا سے لڑیگا
انجام اوسکو وبال ہے **نہین مژگان** خلاصہ یہہ کہ جب دو بلاؤن
کی لڑائی مین تیسرا درمیان آگیا تو اوسکا تو پہلے ہی خاتمہ سمجھو تیسرا
عاشق ہے **شور قلقل** قلقل وہ آواز جو شراب کے ڈالنے کے وقت بوتل
سے نکلتی ہے رند انگور دختر رز شراب مطلب ظاہر **نگہ ناز** تقدیر شعر نگہ
نازاوسکے عاشق سے کس کس ادا سے چھوٹ لڑتی ہے چھوٹ لڑنا مراد تیز لڑنا
تیرے بیمار کے یہہ شعر قطعہ بند کے طور پر ہین یعنی جیسے موت شفا کی
لڑتی ہے ویسی ہی میری طبیعت ابتدا ہی سے شفا سے لڑتی ہے
اسکی تفصیل یہہ ہے کہ جب انسان بیمار ہوتا ہے تو مرض و صحت کی لڑائی ہوتی
ہے جسکو بحران کہتے ہین اگر مرض غالب ہو تو بیمار مرجاتا ہے اگر صحت غالب
ہو تو بیماری دور ہوجاتی ہے یہان عاشق کہتا ہے کہ موت شفا یعنی صحت
سے لڑتی ہے یعنی مار دینا چاہتی ہے مگر یہان موت کا کیا ذکر ہے کیونکہ
میری طبیعت اول ہی سے عشق کے باعث شفا سے لڑ رہی ہے اور طبیعت کا
لڑنا محاورہ مین طبیعت کی رسائی کے بھی معنی ہوتے ہین مگر یہان یہہ
معنی نہین کہ میری طبیعت ابتدا سے عشق مین رسا ہے **زال دنیا**
زال دنیا سے غلط زال دنیا نے صحیح اور دوسرے مصرع مین سدا سے صحیح
یعنی دنیا ہمیشہ سے لڑا کرتی ہے **تیری شمشیر** آب بقا یعنی آب حیات
کی یہ تاثیر ہے کہ اوسکے پینے سے اگر انسان کو بینا نصیب ہو تو مثل حضرت

یعنی شفا کے غم سے

خضر قیامت تک زندہ رہے چھینٹین چھینٹون کا لڑنا یہہ کہ ایک دوسرے پر پانی کی چھینٹین ماری جسکے محاورہ مین طعنے دینے کے معنی ہین یعنی شمشیر خون کی چھینٹون کے سبب یہ کہتی ہے کہ دیکھہ تو تو آب حیات ہی ہے اگر مین جسکے گلی پر چلی اوسے ہی بقائے دوام کا خلعت پہنا دیا سچ ہے
الحرب خدعۃ اَلحرَبُ خَدَعَۃٌ ترجمہ لڑائی فریب دینا دغا کرنا ہے یعنی لڑائی مین دغا اور فریب ہوتا ہے **دل کی معاش** معاش زندگانی کرنا۔ زندگانی دنیا اور وہ شی جس سے زندگانی کی جائے چنانچہ اکل و شرب کی چیزین یعنی رزق وغیرہ بدمعاش وہ جو فضول خرچ ہو کہتا ہے کہ دل سے ڈرتا ہون کہ بدمعاش ہے یعنی غم کی تلاش حد سے زیادہ کرتا ہے جب زیادہ غم کیا تو بچاؤ کی صورت مشکل متصور ہے **اس بتکدہ** یہ شعر ہمہ اوست کے معنون مین ہے **لبریز صد** تقدیر شعر میرے سینہ مین ناخن غم کی خراش برنگ ہلال عید لبریز صد نشاط ہے **ہوتے وبال** وبال سختی۔ گرانی۔ عذاب۔ بوجہہ مطلب ظاہر **دنبالے پر سرمہ کا**۔ دنبالہ و دنبال بضم جو چیز کے پیچھے ہو اور آنکھہ ابرو کا گوشہ اور دنبالہ دار کا استعمال مختلف معنون مین حسب موقع ہے جیسا کہ چشم دنبالہ دار اور نرگس دنبالہ دار یعنی وہ آنکھہ جو سرمہ سے دنبالہ رکھتی ہو سرمہ کا دنبالہ وہ جو چشم کے گوشہ سے قدرے سرمہ کا خط باہر کو کھینچ دیتے ہین جادوگر اور منتری لوگ ناخن کے دانون پر جادو وغیرہ کیا کرتے ہین **کہا شاد کو شاد** خوش و خرم **خفیف** مراد تخفیف جو کلمہ کو کم کرتے ہین جیسے بُد مخفف بود کا ہو شاباش بمعنی آفرین تحسین کا کلمہ ہے شاد باش بمعنی خوش رہو دعا کا کلمہ ہے مطلب یہ کہ خلقت کی زبان کلمہ شاد کو خفیف کرلی ہے کیونکہ جسکو شاباش کہتے ہین دراصل وہ شاد باش ہی خلاصہ یہ

کہ خلقت کسیکے خوش ہونے رہنے مین راضی نہین اوٹھے جہان سے صاحب فراش وہ جو بستر سے اوٹھہ نسکے فراش بکسر اول جامہ خواب اور فرش اور بساط کے معنی ہین خلاصہ یہ کہ جب مریض عشق بستر سے اوٹھے تو جہان سے اوٹھے یعنی مریض عشق کا بستر سے اوٹھنا سوائے موت متصور نہین اور جہان سے اوٹھنا مرگ سے مراد ہوتا ہے بُرندہ ایک تقدیر شعر اوس کج ادائے تیغ منحرف سے ہی سوا ایک اور برندہ تراش نکالی ہے تیغ منحرف تیغ خمدار اسکا زخم عمیق ہوتا ہے سوا علیحدہ یعنی اور بُرندہ کاٹنے والا۔ تراش کاٹ۔ کتنا وافتخا رآرائش۔ نفع اور تراشیدن کے معنی ساختہ اور ایجاد کرنے کے ہین چنانچہ کہا کرتے ہین کہ فلانیکی تراش یعنی ایجادکے مطلب ظاہر مسکن بچذیر مصرع اول میں آج ہی بیائے معروف پڑھین اور نہین ہے بیائے مجہول اور ثانی مصرع مین بجائے یہی نہین صحیح ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۲

ہے تیرے کان تقدیر مطلب کی محبوب یہ تیری زلف معنبر تیرے کان سے لگی ہوئی ہے کان سے لگنا کسیکا معتمد اور اعتباری ہونا اور کسیکے کان مین کسیکی نسبت کچھہ کہنا تقدیر مصرع ثانی یہ زلف معنبر لگی ہوئی کو بال برابر نہ کہیگی نہ رکھیگی کا فاعل زلف معنبر ہے یہ اسم اشارہ زلف معنبر مشار الیہ لگی ہوئی مفعول جانو کہ لگی ہوئی کے دو معنی ہوتے ہین ایک یہ کہ فلان شخص کی فلان سے لگی ہوئی یعنی دشمنی ہے دوسرا یہ کہ فلان آدمی کی فلان سے لگی ہوئی ہے یعنی محبت ہے چنانچہ اسی غزل مین یہ شعر نظیر ہے کرتی ہے زیر بر قمع فانوس تاک جھانک+

اسکے دوسرے مصرع مین پروانہ سے لگی ہوئی محبت سے مراد ہے خلاصہ
مطلب یہ کہ زلف جو تجھہ سے سرگوشی کرتی ہے دشمنی اور فساد کی باتین
جو میری طرف سے کہہ رہی ہے ایسی لہر کا دیگی کہ بال برابر یعنی قدرے
ہی محبت باقی نہ رکھیگی یعنی رہنے نہ دیگی اور مصرع ثانی مین جو کلمہ لگی
ہوئی ہے کان لگنے سے مراد نہین بیٹھے بہرے بہرے ہوئے اصطلاح
مین غصہ کی حالت مین ہونے سے مراد ہے مُہر کا منہ پر لگنا سکوت
سے مراد ہے مطلب ظاہر چاٹے بغیر چاٹ کا لگنا اوس مزہ کو
کہتے ہین کہ اوس چیز کے کہانے کے سوا طبیعت کو چین نہو چاٹنا ترجمہ
چیزے را بزبان لیسیدن کا ہے اور رگ تنگے مطلب ظاہر عیسی کی
بہی حضرت عیسیٰ اور خورشید جو چوتھے آسمان پر ہین مطلب ظاہر
تنکے ہے کیب پہانس اوس تنکے کو کہتے ہین کہ جسکا سر تیز ہوتا ہی
ناخن اور بدن مین گہس جاتا ہے سی کلمہ تشبیہہ　مطلب ظاہر کرگی
ہے زیر کرتی ہے کا فاعل شمع ہے شمع کا زیر برقع فانوس ہونا ظاہر
ہے کیونکہ فانوس کے اندر ہتی روشن ہوتی ہے یہان شمع سے فانوس
کی بتی اور چراغ مراد ہے تاک یعنی انتظار اور فرصت نگاہ رکہنا تاک
رکہنا اور تاک مین رہنا فرصت کی انتظاری مین رہنا جہانک اور جہانکنا
اوسکو کہتے ہین کہ کوئی دروازہ کے شگاف اور درزمین سے اور خیمہ
اور کھڑکی اور جہروکہ مین سے سر نکال کر دیکھے متفرد ضرور لگی ہوئی
یعنی لگنا یا لگاؤ ہونا محبت کے معنی مین مستعمل ہے پس مطلب یہ ہے
کہ شمع جو پروانہ کو جہانکے ہے ضرور اوس کو بہی اوس سے کچھہ محبت ہے
شعر عشق اول در دل معشوق پیدا میشود * گر نسوزد شمع کی شیدا میشود *

بیٹھے ہین تقدیر شعر ہزار ہا دل کے بیچنے والے اسلیئے بیٹھے ہین کہ اوسکی رائگذر پر گنذری لگی ہوئی ہے گنذری سنڈی بازار خاص کردہ جگہ کہ جہان کہ دوپہر کے بعد لوگ جمع ہوتے ہین یہان سنڈی سے مراد ہے موبہہ سے لگا ساقی کوثر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہین رسول پاک کا ساقی کوثر ہونا سورہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ مین مذکور ہے ترجمہ بیشک ہمنے تجکو کوثر دیا کوثر بہشت مین ایک نہر ہے اسکے کنارے سونے کے ہین اور ناودان موتی اور یاقوت کے اسکی خاک مشک سے خوشبو مین زیادہ ہے اور برف سے سفیدی مین زیادہ ہے اسکا پانی دودہ سے سفید تر اور خوشبو مین مشک سے غالب اوسکے کنارون پر کوزے ستارون کی مانند چمکتے ہوئے رکھے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اہل بہشت اوس سے پانی نوش کرینگے

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۲

لگتی مرچین سی تقدیر شعر میرے دل بریان سے سوز محبت کے مزے سنکر کباب یون کو کیا کیا مرچین سی لگتی ہین کیا کیا مراد بہت مرچین لگنا غصہ لگنے اور کرنے سے مراد ہے سی کلمہ تشبیہ مطلب ظاہر ملت عشق مین کاش اور کاشکے کلمہ تمنا ہین اسکے معنی خدا کرے اور امید یون کے ہین تناسخ ایک صورت سے دوسری صورت مین جانا اور روح کا ایک قالب سے نکل کر دوسرے قالب مین آنا یہہ اہل ہنود کی اعتقادی بات ہے اسمین عقلی و نقلی کوئی کامل دلیل نہین عاشق کہتا ہے کہ کاش اگر تناسخ ہو تو ملت عشق مین بھی ہو یعنی ہمکو بھی جانا...

کیونکہ تیرے سر ہائے کئی بار جدے جدے قالب مین آگر محبوب کے ہاتھہ
سے شہادت کے مزے اوڑاتین مگر افسوس کہ تناسخ نہین والا شہادت
کے مزے اوڑاتے دیکھکر اوسکو تقدیر شعر مین تو اوسکو دیکھکر عالم حیرت ہائے
مین گیا اور دوسرے مصرع مین لفظ لیک مین ہے مطلب ظاہر
سجدے ہین ہین صحیح مین غلط غنچہ خندان جب پہول غنچہ ہوتا ہے
تو اوسپر زرد رنگ خورد خورد دانے ہوتے ہین کہیلنے کی وقت وہ دانے
گرجاتے ہین اسکو زرگل کہتے ہین مطلب ظاہر جان شیرین یعنی فرہاد
کی جان شیرین ہوگئی حسرت ارمان کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس کرنا
ابر و باران اس شعر مین یہہ لطافت ہے ایک کہ دونو مصرعون مین
باران رحمت کا لفظ نکلتا ہے دوسرا اسکا مضمون مطابق اس مصرع فارسی
کے ہے کہ مستحق کرامت گناہگارانند + اور ابر و باران مین میخوارونکا
لطف اوٹہانا اسلیئے کہ موقع بارش مین اکثر میخواری کرتے ہین کچہہ جتا او
جتانا یعنی یاد دلانا محبت کے مزے چکہانا یہان عاشق کو سزا دینے سے مراد
ہے ذائقہ چاشنی ذائقہ۔ مزہ۔ چاشنی کہانے یا شراب کا تہوڑا سا مزہ
نہین خبر بے عاشق کے لیئے دنیا مین بے مزگی ہی مزہ ہے بتادیتے
ہین غلط بتادیتے ہین لون سے صحیح ہے غفلت بہول۔ چوک۔ چوک
جانا غفلت سے مراد غفلت دنیا ہے چنانچہ حضرت سعدی فرماتے ہین۔
مئے حرف وحدت کسے نوش کرد + کہ دنیا و عقبی فراموش کرد ۱۲ خنجر
ناز نے چاٹ لگنا چیز کا مزہ پڑجانا کہ اوسکے سوا صبر نکرسکے چاٹتا چاٹنا
ترجمہ چیز برایزبان لیسیدن کا ہے بے مزاجی بے مزاجی مرکب کلمہ
نہین بے مزا یعنی بے لطف جی یعنی دل یعنی میرے دل کو تیرے

ظلم وستم لاکھہ جی کو بے لطف کرین مگر وہ عنایت کے پہلے نرے کبھی
نہین ہو لینے کے پھر پہٹا بادۂ عشرت کے یعنی زخم کا انگو ہٹنا ایسا ہے
کہ جیسے شراب پیکر عشرت حاصل ہوتی ہے

ردیف یاے تحتانی غزل ۲۲

اول ہی سے جنین کو ماکے شکم مین ناف کے رستہ سے غذا پہونچتی ہی
مطلب ظاہر کب وہ گذرتے آشنا دوست۔ واقف۔ ملا ہی
اور لام اور گاف لاف وگزاف مین موجود ہے مطلب یہ ہے کہ جسکی
زبان لام لاف اور گاف گزاف سے آشنا ہے یعنی جو لوگ گپ بازی
مین دوست ہین وہ لاف وگذاف کے خیال سے گذرتے نہین ترک لاف
یعنی خیال لاف چل میکدے اعتکاف اوسکو کہتے ہین کہ عشرہ اخیرماہ
مبارک رمضان شریف مین دس دن یا تین دن مسجد مین گوشہ نشین
ہوکر خدا کی عبادت کرتے ہین ضرورت کے وقت مسجد سے نکلا کرتے
ہین مسجد مین ہی رہنا ہوتا ہے میکدہ شراب خانہ شیخ بوڑہا - صاحب
بڑا عالم اور شیخ سے یہان زاہد اور پارسا سے مراد ہے اور ماہ صیام
یعنی روزن کا مہینہ مطلب ظاہر نالون سے یعنی میرے نالون نے
پہینکے ہین کوہ قاف پہاڑ کا نام ہے جو روے زمین کی حد کے گردا
گرد محیط ہے کہتے ہین کہ زمرد کا ہے عاشق کہتا ہے کہ مین ایسا ناتوان
ہون کہ وہ محبوب ایک جنبش مژگان یعنی ایک دفعہ پلکون کے ہلانے
سے کوہ قاف سے رہے یعنی کوہ قاف کی دوسری طرف پہینک دے
خلاصہ یہ کہ اپنی بدن کا ہلکا پن بیان کرتا ہی کہ میرا عشق سے یہانتک نوبت پہنچی اسکے بعد سمجھو
کہ ہوا مین تموج ہوتا ہے تموج پانی کے لہر مارنے کو کہتے ہین اور ہوا کا تموج

کہ جنین نمیرسید زانسان بیرون ہے وہ جنین کہ ماکے شکم مین ہوتا ہے ۱۲

یون ہوتا ہے مثلاً جب منہ سے آواز نکلی منہ کے پاس کی ہوا کو آواز کا
صدمہ ہلا دیتا ہے جو پہلے ہوا ہلتی ہے وہ اپنے پاس کی ہوا کو ہلا دیتی ہے
اسیطرح ایک دوسری کے بعد ہلتے ہلتے دوسرے آدمی وغیرہ حیوان
کے کان تک یعنے موج زن پہونچ جاتی ہے اس وجہ سے آدمی وغیرہ دوسرے
کی کلام اور جو آوازہ ہوتا ہے سنائی دیتا ہے نہین دیکھتے ہو کہ جب دور سے
توپ چلتی دیکھتے ہین تو پہلے باروت نکلتا معلوم ہوتا ہے بعد اُس آوازہ
ہوتا ہے وہ یہی وجہ ہے کہ ہوا کے تموج کے بعد آواز پیچھے پہنچتی ہے
خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ جب محبوب مژگان کو ہلا دے تو اوس مژگان
کی ہوا میرے بدن کو لگے پس اوس ہوا کے دھکے سے مین کوہ قاف
سے پرے جا پڑون **ہے جوہر کمال پہ ننگ** ترجمہ برہنہ صحیح ہے
مطلب یہ کہ جس فقیر مین جوہر کمال ہے اگر وہ اس صورت مین ننگا
ہے تو وہ ایک تیغ تیز ہے کہ جسکو غلاف سے ننگ ہی ظاہر ہے کہ
تلوار غلاف یعنی میان مین بیکار ہے **گذری ہے چرخ** صحیح
مطلب و تقدیر یہ کہ اس میری کلک تیر نالہ گردون شگاف سے عمر
چرخ مشق سینہ شگافی مین گذری ہے یعنی چرخ جو سینہ شگافی لوگون
کی کرتا ہے میرے تیر نالون سے کرتا ہے اس سے ظاہر ہوا کہ عاشق
کا نالہ یعنی فریاد اور واویلا آسمان پر پہنچتا ہے واضح ہو کہ گردون شگاف
کو وہی چرخ جو مصرع اول مین واقع ہے ہم معنی نہ سمجھین کیونکہ گردون شگاف
نالہ کی صفت مین واقع ہے اور صنایع شعر و نثر مین ایسے بہت موقع
ہین کہ ہم معنی لفظ کو دوسری شکل مین لیجا کر اور مراد ہوتی ہے
فرقت کی مصاف جنگ - لڑائی - میدان صف باندھنے لشکر کا

جنگ گاہ

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۳

چاہیں گر یعنی اگر محبت والے یعنی عاشق علاج کرنا چاہئے ہیں تو جو سنگ
جراح والے ہیں یعنی جنکے پاس سنگ جراحت ہے جو زخم کو اچھا کر دیتا
ہے اسکے عوض عاشق کے پاس الماس بھیجیں ہیں جو زخم کو بڑہاتا ہی
ساقیا ہوں صبوحی صبح کے وقت شراب کہانا متوالا تر حمید ست
ترے متوالے یعنی عاشق خلاصہ یہ کہ تیرے متوالوں کو صبح کیوقت
شراب کہانیکی عادت پڑی ہوئی ہے اگر یہ عادت نہ ہو تو صبح محشر کو بہی
کبہی نہ اوٹہیں رہیں جوں شیشۂ ساعت پچہلے وقتوں میں وقت کے
اندازہ کے لئے شیشۂ ساعت یعنی گھڑی ڈگڈگی جیسی ہوتی تہی ڈگڈگی
اوسکو کہتے ہیں جو بندر والے بندر کے تماشا کے وقت بجاتے ہیں اس
شکل کی گھڑی اسطرح سمجہو کہ اوس گھڑی میں ایک پردہ ہوا کرتا تہا
کہ اوسمیں ایک باریک چہید ہوتا تہا اور اوسمیں ایک طرف ریت بہر دیتے تھے
جب وہ ریت چہید کے رستہ سے دوسری طرف جا پڑتی تہی تو ایک
گہنٹہ پورا ہوتا تہا اسیطرح پہر دوسری طرف اولٹا دیتے تھے بس یہاں
اسی شیشۂ ساعت سے مراد ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جیسا وہ شیشہ ریت
سے ہمیشہ مکدر رہتا ہے ایسا ہی دو شخص کدورت والے کبہی صاف
نہیں رہتے اسمیں اورنگ زیب کا شعر ہے ؎ غم عالم فراوان است
و من یک غنچہ دل دارم + چسان در شیشۂ ساعت کنم ریگ
بیابان را + حرص کے فراغت والوں کا تنگ رہنا اسواسطے کہ
اونکی حرص بند نہیں ہوتی بقدر وسعت یعنی جسقدر کسی کے پاس دولت

ہوا وسیقدر وہ حرص کرتا ہے اسلیئے دنیا مین فراغت والے یعنی
اہل وسعت تنگ ہی رہتے ہین خلاصہ یہ کہ اہل دولت کی حرص
پوری نہین ہوتی مولوی معنوی فرماتے ہین - کاسۂ چشم حریصان
پر نشد + تا صدف قانع نشد پر در نشد + اسلیئے ہر کوئی بقدر وسعت
حرص کے پاؤن پہیلاتا ہے ہائے رے یہ کلمہ عجز اور اضطراب
کے وقت کہتے ہین حسرت ارمان کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس کرنا
میری ہائے کو یعنی مین جو وقت اضطراب کے ہائے رے کہتا ہون کتابت
والے یعنی کاتب اس ہائے ہوز کو بصورت دوچشمی لکھتے ہین اسواسطے
لکھتے ہین کہ گویا میری حسرت دیدار کو ثابت کرتے ہین اسطرح کہ یہ عاشق ہمیشہ
اپنی آنکھون کو تمنائے دیدار محبوب مین کھلی رکھتا ہے خلاصہ یہ کہ
کاتب بہی اس میری حسرت دیدار کے شاہد حال ہین کیا تماشا تقدیر
شعر کیا تماشا ہے کہ شہرت والے اپنی حقارت کو مثل مہ نو اپنا فروغ
جانتے ہین خلاصہ یہ کہ جو شہرت والے یعنی جو بزرگ ہین وہ اپنی
حقارت یعنی فروتنی کو مثل ماہ نو کی اپنا فروغ سمجھتے ہین ماہ نو کا فروغ
یعنی اوسکی شہرت ظاہر ہے کیونکہ اوسکو ہر کوئی دیکھتا ہے اور یہ ظاہر
ہے کہ ماہ نو مین حقارت ہونا اوسکا کامل نہ ہونا ہے یعنی بدر چودہوین
رات کا چاند ہوتا ہے گویا جو ہونا اسکی عجز و انکسار ہے کہ جسکے باعث
شہرت والا ہوا **تو جو آجائے** درد محبت کی دوا محبوب سے مراد ہے
اس شعر کا مضمون اس حال کے مطابق ہے کہ چنانچہ زنان مصر زلیخا
کو نصیحت کرتی تہین جب حضرت یوسف علی نبینا و علیہ السلام کا پرتو
جمال اون پر پڑا تو یکسر بیہوش ہوگئین اور بعد افاقہ ہمدرد زلیخا ہوئین

تماشا سیر کرنا
باہم ملکر سیل چلنا
یہان تماشا کا ...

حقیر و ذلیل ... یعنی
بات سے ... حقارت
... حقیر ...
زیل ... ذلیل ...

چہوڑ دے جوں کلمہ تشبیہ قلم آتش باز آتش باز وہ شخص جو مہتابی
اور ہوائی اور گل ریز وغیرہ بناتا ہے قلم آتش باز ہوائی سے مراد ہے کیونکہ
ہوائی سے آتش باز کا ہاتھ جلتا ہوتا ہے اور ہوائی کو ہاتھہ مین سے چہوڑ دیتے ہین
کہتا ہے کہ کتابت والے میری تپش دل کی شرح کو قلم آتش باز کی طرح
اپنی قلم کو چہوڑ دیتے ہین اسواسطے لکہہ نہین سکتے کہ قلم تپش دل کی شرح
سے جلنے لگتی ہے تو ہاتہہ سے چہوڑ دیتے ہین کہ ہاتہہ نہ جل جائے
کبہی افسوس دوہی یعنی افسوس اور رونا عیادت بکسر بیمار پرسی
مطلب ظاہر تو میرے حال غافل بیخبر غفلت والا غفلت بہول
چوک - چوک جانا انداز ڈہال ڈول - وضع تغافل جان بوجہہ کر غفلت
کرنا یہان غفلت کرنے سے مراد ہے مطلب یہہ ہے کہ اے محبوب یہہ
میری قسمت کے نصیب ہین کہ تو میرے حال سے غافل ہی نہین تو اے
غفلت کیش تیرے انداز تغافل ہرگز غفلت والے نہین خلاصہ یہ کہ تو اوروں سے
غفلت نہین کرتا فقط میرے سے غفلت ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۴

کیا غمزہ تیرا غمزہ آنکہہ سے اشارہ کرنا بیداد ظلم ستم غضب غصہ
خفگی - رنج واضح ہو کہ غضب کا استعمال غصہ کے سوا اور طرح بہی ہے جیسا
کہا کرتے ہین کہ بڑے غضب کی بات ہے یعنی یہ بات غصہ دلانے والی
ہے اور غلبہ کے معنی مین بہی استعمال کرتے ہین جیسا کہتے ہین کہ بڑا غضب
ہے اور غضب بمعنی سینہ زوری اور دہگہ خوری کے بہی سمجھے جاتی ہین
جیسا کہتی ہین کیون غضب کرتے ہو یہ کہ غضب کرتے ہو یعنی سینہ زوری اور دہگہ خوری
اور تعدی کرتے ہو اس غزل مین مناسب مقام غضب کا لحاظ کہین

یعنی محبوب کا غمزہ ستم کے شیوہ مین ایک غضب ہے یعنی بڑا ظالم
ہے کیونکہ ہر سر بیداد شدن کے معنی ظلم کرنے کے ہین جیسا کہ برسر
حرف آمدن کے معنی بات کرنیکے ہین ایسا ہی برسر بیداد شدن و آمدن کے
معنی ظلم کرنیکے ہین ایسا ہی دوسرے مصرع مین سمجھو یہہ جلاد یعنی غمزہ
جو ہے ستم یعنی محبوب جو ستم و کینہ و بیداد کرتا ہے یہ سب
غضب ہین کہ جسکا اندازہ نہین بلکہ وہ ستم ایجاد یعنی ظلم کے پیدا کرنے
والا یعنی محبوب سر تا بقدم یعنی تمام بدن غضب ہے یعنی غصہ کا وجود
بنا ہوا ہے **ناز آفت** قہر زبردستی کرنا۔ زور کرنا مطلب یہ کہ محبوب
کا ناز آفت ہے اور چشم ستم ایجاد غضب ہے۔ اسکے بعد دوسرے مصرع
مین **تعریف** کرتا ہے کہ جو یعنی جب اوستاد غضب ہے تو اسکا شاگرد قہر
بھی موجود ہے **بلبل یہ ترے** غضب ہے یعنی بلبل کے حق مین
غضب یعنی نقصان ہے کیونکہ جب غضب ہوگا اوسکے حق مین نقصان
متصور ہوتا ہے دوسرے مصرع مین کہہ دیکہہ کے بجاے یہ کے کاف یعنی کہ
چاہیے صیاد غضب یعنی زبردست اور غالب ہے ایسا نہو کہ پکڑ لیجاے یا
جان سے کہو دے یہ بات ظاہر ہے کہ صیاد یعنی شکاری بلبل کو پکڑ لیا
کرتے ہین باغون مین تلاش کرتے ہین جب بلبل کی آواز سنی وہان
پہنچے ہین ورنہ درختون کی کثرت مین ملنا مشکل ہوتا ہے اوسکی آواز سے
پتہ ملتا ہے اسلیے کہتا ہے کہ اے بلبل نالہ نکر یہ نالہ یعنی فریاد اور واویلا
تیرے حق مین غضب ہے یعنی گرفتاری ہے کیونکہ صیاد بیرحم غضب ہے
یعنی ظالم ہے پکڑ لیگا اور یہ ظاہر ہے کہ بلبل گل کے عشق مین نالان ہے
اس شعر مین فقط ایک مضمون نہین ہے اور یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ عاشق سے حقیقین

۵ زیر گنبد نو چشم ستم ایجاد عضب یعنی مبتدا غضب خبر ہے کلام ایسا ہی ناز و آفت

مبتدا خبر مصرع ثانی مین بھی ہے صنعت ترصیع کی ہے [illegible]

سکوت بہتر ہے اذا سکے معنی یون ہی ہو سکتے ہین کہ محاورہ مین ایسے
موقع پر غضب کے معنی صرف خفگی کے معنی لئے جاتے ہین کہتا ہے
کہ اے بلبل تو فریاد کر کیونکہ صیاد خفا ہوا ہے وہ تجھے اور بھی تکلیف
دیگا نکلے ہے صدا پتھر پہ لوہے کے اوزار مارنے سے آگ نکلا
کرتی ہے فرہاد کا سوز دل غضب ہے یعنی کمال ہے خاکستر پروانہ
مطلب یہ کہ خاکستر پروانہ پر شمع اسواسطے روتی ہے کہ اگر خاک جگر سوختہ
کی برباد ہو تو غضب کی بات ہے یعنی بڑے نقصان کی بات ہے
شمع کا رونا اوس سے تیل کی بوندین ٹپکنا خاک کا برباد ہونا ظاہر
ہے کہ ہوا اوڑا لیجاتی ہے ہم چاہتے ہی یعنی محبت کرتے ہی سب کی
نظر سے گر گئے یعنی بے اعتبار اور بیقدر ہو گئے کیونکہ عشاق کا بیقدر
ہونا خلقت مین عشق کے باعث رسوا ہوا ہے چاہ کی افتاد خواہش
کرنا یعنی محبت مین پڑنا چاہ کا لفظ لانا خوب ہے کیونکہ چاہ کے معنی
کنوئین کے ہین اور کنوئین مین گر پڑا کرتے ہین اسلئے صنعت اشتقاق
کے قاعدہ سے لفظ چاہتے ہی سے چاہ کا لفظ نکلا ہے غضب ہے
یعنی بچاؤ کی صورت متصور نہین نظر سے گرنا بیقدر اور بے اعتبار ہونا
مراد ہوتا ہے کیون غنچہ تقدیر شعر غنچہ شگفتہ ہوتے ہی کیون پریشان
نہو غنچہ کا پریشان ہونا اوسکا مرجہانا ہے اس باغ مین یعنی دنیا میں
غضب ہے یعنی بری بات ہے کیونکہ جب کوئی دل شاد ہوا فوراً
اوسے پریشانی حاصل ہوتی ہے کہ دل شاد نہین اوس بت کا
تقدیر شعر تو اوس بت کا حسن خداداد نہ سمجھا بلکہ تو اوسکو یعنی حسن خداداد کو
یہ سمجھا کہ یہ حسن تجھے یہ خدا کا دل ناشاد غضب ہے مطلب یہ کہ حسن

محبوب کو حسن خداداد نہ سمجھو بلکہ تجھہ پہ جو خدا کا دل ناشاد تھا اوسکا غصہ ہے کیونکہ خدا کے غصہ سے انسان گرفتار بلا ہوتا ہے، جب خدا نے محبوب کو حسن بخشا اور اوسپر عاشق گرفتار محبت ہوا اور عشق کے باعث عاشق کو مصائب لاحق حال ہوتے ہین گویا یہ خدا کا غصہ تھا کہ بذریعہ محبوب عاشق کو دکھہ درد مین پابند کیا مختصر تقریر یہ ہے کہ اے دل ناشاد تو اس حسن کو حسن خداداد نہ سمجھہ بلکہ یہ ایک خدا کا غضب ہے ہوتا ہے سپند تو معلوم ہے کہ ہیزم وغیرہ سوختنی کو آگ مین جلانیسے آواز نکلا کرتی ہے، جیسے دانے بھوننے کے وقت چنون وغیرہ سے نکلتی ہے کہ سپند کا ایسا جلنا ہے کہ ایک ہی آن فنا مین خاک ہوجاتا ہے یعنی ایک ہی مرتبہ اوس سے آواز نکلکر جلکر خاک ہوجاتا ہے پس سپند کا یہہ حال دیکھہ کر کہتا ہے کہ سوختہ جانون کی یعنی عاشقون کی کیا فریاد غضب ہے یعنی سب سے بڑھکر ہے کہ دم مین جان دیتے ہین ظاہر ہے کہ سپند کو دفع بدنظری کے لئے جلایا کرتے ہین **توڑا کمر شاخ** غضب ہے یعنی نقصان پہنچانے والی **اے شوخ** غضب ہے خلاصہ مطلب یہ کہ قضا کہ جسکے معنی موت اور حکم الٰہی ہے جو سب پر غالب ہے اس حال مین کہتا ہے کہ محبوب کی چشم کے ہوتے جو سب سے بڑھکر غضبناک ہے قضا سے اپنا موت مین امداد لینا غضب ہے یعنی امر بیجا ہے اسلئے کہ محبوب کی چشم غضبناک ہماری موت کیلئے کافی ہے **الله کرے خیر** یہ کلمہ محل خوف مین بولتے ہین جس سے خدا کی درگاہ سے امن چاہنے کی امید ہوتی ہے غضب ہے یعنی غصہ مین ہے بھولا نہ غضب ہے یعنی سب سے بڑھکر ہے **اخوان شیاطین** اخوان یعنی شیطانون کے بھائی **مست مئے پندار** یعنی جو خودی اور خود پسندی مین مبتلا ہین انکو شیطانون کے بھائی مقرر کیا کیونکہ شیطان نے بھی تکبر کی اور خود

پسندی کی تھی جو راندہ درگاہ خدا سے ہوا پس کہتا ہے کہ حضرت آدمؑ کی اولاد جواخوان شیاطین بنگئے ہیں بڑے غضب کی بات ہے یعنی غصہ کرنیکی بات ہے یعنی غصہ کرنیکی جگہ ہے کہ حضرت آدمؑ کی اولاد ہوکر شیطانون کے بھائی بنتے ہین یہ بڑی نالائقی ہے کیونکہ پندار شیطان کی سرشت مین ہے پہر خاکی نہاد کو آتشی بننا غضب کی بات کے سوا اور کون بات ہی ہے برستے ہین غضب ہی یعنی بڑے بڑے انجم سے رخ دستو ہی کہ جب کوئی گرم جگہ مین ہو یا دہوپ یا آگ کے پاس بیٹھے تو اوسکو گرمی کے اثر سے عرق یعنی پسینہ آجایا کرتا ہی پس کہتا ہی کہ تیرے عاشق کی گرمی فریاد غضب ہے یعنی اسقدر غالب ہی کہ یہان زمین پر عاشق نے فریاد کی اسکا اثر گرمی آسمان تک پہنچا ہے کہ جس کی وجہ چرخ پر انجم سے عرق کی بوندین ہین یعنی یہ انجم نہ سمجھو بلکہ عرق کی بوندین جانو کہ عاشق کی گرمی کی تاثیر سے پیدا ہوئی ہین ہے سرو تو سرو ایک درخت کا نام ہے جو باغون مین سیدہا اُگا ہوا ہوتا ہی آزاد بے قید۔ بے عیب اور سوسن سفید اور درخت بکاین اور درخت بے میوہ کو بہی کہتے ہین اور آزاد کا کلمہ سرو کی تعریف مین لاتے ہین جیسے سرو آزاد۔ کہتا ہی کہ بڑی تعجب کی بات ہی کہ حالانکہ سرو غم بے ثمری مین پابند ہے باوجود اسکے پہر سرو کو جو غم بے ثمری مین گرفتار ہے اسکو آزاد یعنی بے قید کہتے ہین یہ صریح غضب کی بات ہے یعنی تعجب او رلغو ہے ہے عکس سے آئینہ چشم پر آب۔ چشم تر۔ ساغر جام شیشہ یہ سب منجملہ صفات اور تشبیہات آئینہ سے ہین رودا دکیفیت حال لکہا ہے کہ جب شہنشاہ سلطان سکندر نے سرحد فرنگ مین اسکندریہ شہر آباد کیا تو اس شہر کے دریا کے کنارے پر ایک منارہ اسلئے بنایا کہ اہل فرنگ

سے اطلاع پاتے رہیں اونھین یہ کمال کیا کہ ایک آئینہ حکمت اور طلسم سے
تیار کر کے اوس مینار پر رکھدیا اور ایک دیدبان مقرر کیا اسلئے کہ جب لشکر
اہل فرنگ کا تہیہ اور آمد معلوم ہو تو فوج سلطان سکندر کو آگاہ کردیا کرے
اس تدبیر سے دو بار شکست دی تیسری بار دیدبان نے غفلت کی
اہل فرنگ نے داخل ہوکر شہر اسکندریہ کو ویران کیا اور آئینہ کو دریا مین ڈالدیا
جب سلطان کو خبر ہوئی تو پھر آئینہ کو دریا سے نکال کر مینار پر نصب کیا
اسکے بعد اہل فرنگ نے تصرف کا قابو نپایا اور یہ جو آئینہ چہرہ نمای ہے یہی سلطان
ہی کی ایجاد ہے اسکے بعد مطلب یہ کہ جب روداد اسکندر رومی کی غضب
ہے یعنی نادر اور عجیب ہے اس اعتبار سے کہ ایسے طلسم اور حکمت کا موجد ہونا
ہر کسی کا کام نہین جبکہ نہایت عجیب و غریب بات ہی اسلئے سکندر کی رفاقت
مین آئینہ ہا دیدہ آب ہے یعنی آئینہ جو بصفت پر آب موصوف ہی اوسکی وہی
وجہ ہے جو روداد مرقوم ہوئی وہ کونسا غم دلکش بفتح کاف طلب
شوق انگیز یہ غم آباد یعنی دنیا مطلب یہ ہے کہ دنیا ایسی چیز ہی کہ اسمین سب
طرح کے غم موجود ہین باوجود بری جگہ ہونیکے یہ غم آباد یعنی دنیا دلکش یعنی
پسندیدہ ہے کہ لوگ اسے پسند کرتے ہین اور اسی مین رہنا چاہتے ہین
قامت کی تیرا سر و یعنی سرور جیساکہ سرکوہسار یعنی کوہسار پر اور سر
خاک شہیدان یعنی شہیدون کی خاک پر سر سرو قیامت مین سرو کا لفظ بلا
اضافت ہے طرہ ضم اور تشدید اور رائے مہملہ سے زلف کے معنی ہین اور
ماتھے کے بال اور ہر چیز کا کنارہ اسجگہ زلف سے مراد ہے شمشاد کسر سے
ایک درخت کا نام ہے کہ جسکی لکڑی نہایت مضبوط اور صفا ہوتی ہی یہ درخت
سیدھا اور موزون ہوتا ہی اور اوس کے پتے باریکی اور کثرت کے باعث

خوبون کے بالون سے مشابہت رکہتے ہین اور کبہی اوس سے بالون سے
مراد ہوتی ہے کہ جو بال محبوبون کے رخسارون پر ہوا کرتے ہین اور کبہی لقب
اور طرہ سے تشبیہ دیتے ہین بس یہ سب مجازی معنی ہین خلاصہ مطلب یہ ہے
کہ اے محبوب تیرا قد سرو پر ایک قیامت ہے یعنی سرو کے حق مین قیامت ہے یعنی تیرے
عشق مین سرو پابستہ ہے یا رشک کے اعتبار سے قیامت ہے اور دوسرے
مصرع مین بہی کا کلمہ شرکت کا ہے یعنی اے محبوب تیری زلف بہی شمشاد کی
زلف پر غضب ہے یعنی اوسکی پریشانی کا باعث ہے دین و ہوش بجائے
تمہارے یہ۔ تمہارے وہ صحیح ہے غضب ہے یعنی سب فسون سے بڑہکر ہین
یہ خانہ خانہ ہستی یعنی دنیا سستی بنیاد بنیاد کی ناپایداری غضب ہے
یعنی دنیا مین بہی غضب ہے کہ اوسکی پایداری نہین والا نگین ضرور ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۵

ہوئے وہ بجائے قاتل قائل ہمزہ سے صحیح ہے رویت دیکھنا یہان
رویت سے مراد دیدار خدا ہے جو قیامت مین ہوگا بلا سے گر حضرت
دانیال نبی تہے آپ کو علم جفر اور رمل تہا آپ اوسکے قاعدہ سے احوال
معلوم کر لیتے تہے رمل کے حساب مین اکثر نقطہ ہوتے ہین اور دل مین داغ
کہ جسکا نام سویدا ہے سیاہ نقطہ ہوتا ہے اب یہ علم مذکورہ منسوخ ہے کیونکہ
پیغمبرون کا اور رتبہ تہا جو اونکی حقیقت کو کوئی پہنچ نہین سکتا ہے بہار باران
تیر باران اور تیر بارش اون بہت تیرون کو کہتے ہین جو کمان سے چھوٹے
ہون مطلب ظاہر اگرچہ مین وہ یعنی محبوب

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۶

کیا مدنظر مدنظر جو چیز کہ نظر کے سامنے ہو یعنی دل کا مدعا مطلب ظاہر

حال دل بجائے کھا جائے تو کھا جائے جو صحیح ہے گیا کہتے ہو
کچھہ فتنہ یعنی یہ بات جب کہے کہ مزاروں سے فتنہ اوٹہا ہے ہون خلاصہ
یہ کہ آپکا اس بات سے یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ مزار ہی نہیں ہا جاگر فتنہ
اوٹہائین پھر قسم نہ تقدیر شعر کہ اگر آپ حضرت عیسیٰ سے یہ کہیے کہ وہ قسم
عشق کے مارون سے تو کہین تو پہر حضرت عیسیٰ کبھی قسم نہ کہین گے یعنی جب
عشق کے مارون پر قسم کا اثر نہین ہوئیگا تو حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ شرم
کے باعث پھر قسم کہنا چھوڑ دین گے کچھہ سوز حرارون حر حرارت گرمی
کے معنی مین ہین بقاعدہ اردو حرارون جمع ہے موقوف ہے پیر زرگارون
یعنی آن اور ادا جو پہلے مصرع مین ہین ادون سے مراد ہے اور پیر شگارون
اکا سردار ان دانتون ہمتاب یعنی چمک و صفائی مین برابر کہتا ہے
کہ محبوب کے دانتون کو موتیون سے تشبیہ نہ دو کیونکہ دانتون کے مقابل
موتی کچھہ مال نہین ہین بلکہ ستارون سے کہو یعنی ستارون کی مانند کہو شانیکا
شانہ کنگھی کہ جس سے سر اور داڑھی کے بال آراستہ کرتے ہین بجائے کس
واسطے یہ کس واسطے ان صحیح ہے سینہ فگارون سینہ فگار یعنی سینہ زخمی
مراد عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب آپ کو کنگھی کا دل چاک پسند آیا کس
واسطے یعنی کس دلیل سے ذرا اسکی دلیل سینہ فگارون سے تو کہیے کہ سینہ
فگار اپنے زخمون مین کس بات مین شانہ سے کم ہین کہیے نہ تمنا
دوسرے مصرع مین بجائے سینا سا صحیح ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۷

سہہ اقامت یعنی دنیا مین رہنا زال دنیا زال بوڑہا اور رستم کے
باپ کا نام ہے اسجگہ زال سے مراد زن مکارہ - علامہ بہت دانا دہریہ ایک

ذرہ ہے جو خدا سے منکر ہیں قائل ہیں کہ زمانہ خدا ہے مطلب ظاہر ہے تیرہ
بختی میری دہر دیتی ہی کا فاعل تیرہ بختی ہی بڑہتی جاتی اصلاح درست
کرنا مطلب ظاہر دیتی شہرت تقدیر مصرع اول اے محبوب تیری شہری
آنکہ کسے شہرت دیتی ہے تپ دل کافور سفید ہوتا ہے شمع کافوری ہی
ہوتی ہے اور سحر کے وقت شمع کو گل کر دیتے ہیں جب شمع گل ہوئی تو خود
شمع کی گرمی کم ہوئی کافور دنیا اوسکا سرد کرتا ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۲

غرض تھی ۱ آب پیکان اور آب تیغ انکی تیزی سے مراد ہے خلاصہ مطلب
یہ کہ اے محبوب تیرے تیروں کو عاشق کے مارنے کے لئے پیکان کو تیز
کرنیکی کچھہ ضرورت نہ تھی کیونکہ عاشق خود مردہ ہو رہا ہے تھوڑا ہی تیر ہتیار
کارگر ہو سکتا ہی لیکن آب پیکان سے یہہ غرض تھی کہ دل کو لگتے ہیں گویا تیروں
کا لگنا دل ہی کی زیارت کرنا ہی اور زیارت بے وضو خوب نہیں اسواسطے
پیکان کو جو آب دی ہے گویا یہ تیروں نے آب پیکان سے وضو کیا ہے
اور ظاہر ہے کہ آب سے وضو کرتے ہیں **یقین** ہے صبوحی جو صبح کے
وقت شراب پیتے ہیں سبو مٹکا یہاں خم شراب سے مراد ہے سمجھیہ دار
سولی رسن رسی کہتا ہے کہ منصور کو جو رسی سے سولی چڑہایا اسکو سولی
اور رسی نہ سمجھو بلکہ تاگا سوئی ہے اور منصور نے جو حقیقت کا پردہ چاک
کردیا اوسکو اوس سے رفو کرتے ہیں یعنی جو راز کو ظاہر کرتا ہی اوسکا یہی
حال ہوتا ہے سولی پر ایک لوہے کی تیز مُنہہ سیخ ہوتی ہے وہ انسان
مصلوب کے بدن میں گہس کر باہر نکلجاتی ہے پس سوئی سے مشابہت
ظاہر سراغ عمر مطلب یہ کہ جو عمر گذر گئی ہو اگر کوئی شخص اوسکا ہی بقیہ

عمر میں پتہ لگانا چاہے کہ کہاں گئی کچھ نشان نہ ملیگا اس صورت میں یہی بہتر ہے کہ اپنی عمر بھر میں سوائے نکوئی اور کوئی فعل بد اخذ بار نہ کرے

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۹

ناساز ہے ناساز یعنی ناموافق ساز سے مراد سازش ہے یعنی اتفاق خلاصہ یہ کہ عشاق کی کسی سے عداوت دشمنی نہین ہر کسی سے سینہ صاف ہین یا ناساز ہے جو ہمسے یعنی محبوب جو ہم سے ناموافق ہے اور یہ یعنی دل اوسی سے ساز ہے یعنی موافق ہے اوس سنگ وہ یعنی سنگ آستان یہ نماز ہے یعنی جبین نیاز دروازہ در توبہ باز ہے یعنی جو گناہ کرتا ہے اگر وہ پھر اوس گناہ سے توبہ کرے تو قبولیت توبہ کا دروازہ کھلا ہے خلاصہ یہ کہ شراب پیکر پھر توبہ کر لوگا خانہ خرابیان خانہ ساز یعنی گھر کی بنائی ہوئی دوا یہ دوا بہ نسبت بازاری دوا کے اچھی ہوتی ہے پس کہتا ہے کہ تو دل بیمار کی خانہ خرابیان دیکھ کہ جو خانہ ساز دوا ہو وہی اسکے لئے زیادہ ناموافق ہوئی ہے پہنچا ہے شب حرام زادہ کی رسی دراز ہے یہ ایک مثل ہے کہ حرامزادہ اپنے برے کامون مین بموجب عادت زمانہ کے ہمیشہ کامیاب ہوا کرتا ہے اسلئے وہ کہتا ہے کہ رقیب رات کو کمند لگا کر وہان پہنچگیا اسکا سبب یہ ہے کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہے مداح خال خدا کا نکتہ نواز ہونا یہ کہ ایک شخص کتاب لکھہ رہے تھے لفظ تر پر مکھی بیٹھکر سیاہی چوسنے لگی دل مین سوچا کہ سیاہی چوس کر اپنی خواہش پوری کر لے جب مکس سیاہی پیکر اوڑ گئی اوسیوقت اسرار ربانی او کشف کرامت کے پردے کھل گئے ولی کامل مشہور ہوئے خلاصہ یہہ کہ خدا کی یہ بےنیازی ہے کہ کبھی ادنی عمل پر بخشش کرتا ہے

اے ذوق اس شعر کے مصرع ثانی مین گنج ناز غلط اور گنج راز صحیح ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۰

نہین پروین یعنی انکو صرف ستارہ پروین ہی نہ سمجھو بلکہ فرشتے اوسکے عارض کا پسینہ اُس پروین کے ڈبہ مین بھر کے لائے ہین روز اوس دوسرے مصرع مین بجائے بینا بینا بہابہا ئے موحدہ صحیح ہے مطلب ظاہر خم پرجوش چھلکنا بجیم فارسی صحیح ہے مطلب ظاہر جام خالی دوسرے مصرع مین بجائے مینا پینا بپائے فارسی صحیح ہی مطلب واضح

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۱

عدوے نیش برج عقرب بارہ بروج آسمان مین سے ایک برج ہی جو بصورت عقرب ہے یہان برج عقرب عدوے نیش زن کے گھر سے مراد ہے مطلب ظاہر چھوٹے کیا الخ جدامجد جد دادا یعنی باپ کا باپ امجد بزرگتر جدامجد سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہین گندم گون رنگ ہونا حسن کی بہت خوبی مین داخل ہے حضرت آدم کا گندم کھا کر بہشت سے علیحدہ ہونا معلوم ہی مطلب ظاہر پرے جاکر جپا مقدار چار انگشت مطلب روشن خدا دے تصور دہیان۔ خیال دوربین وہ آلہ کہ جسمین شیشہ لگے ہوتے ہین اوس سے دور کی چیز نزدیک دکھائی دیتی ہی اس شعر مین اپنی چشم تصور کے واسطے دعا مانگتا ہی کہ چشم تصور کو ایسی صفائی حاصل ہو اور یعنی زیادہ تصور اوس خلاصہ یہ کہ آنسو شربت ہو کر نکلے اور خون رنگین ہو کر نکلے انگبین شہد یعنی شہد

کلمہ ہکک ... خط ... جیسا ... وغیرہ
انتخاب ... بابن ۸۱

ہوکر نکلے

ردیف یاے تحتانی غزل ۳۲

لیتے ہین وہ لب یہ یعنی محبوب مین ایسا کہین یاران عدم یعنی
عاشق جو عدم کو پسند کرتے ہین اور یاران عدم مُردون سے مراد نہین
معلوم نہین ہین ابر خفی پوشیدہ بھید مطلب ظاہر نبض، نملکی تقدیر شعرا ے
فلاطون میری نبض نملکی کہان چلتی ہے کیونکہ اب آدیہ ضعف ہے کہ یون
جیونٹی بہی نہین چلتی نبض نملی باضافت مطلب ظاہر کہولدے
آنکہین دستور ہے کہ جب بحکم حاکم کسیکو قتل یا سولی چڑہاتے ہین تو
پہلے اوسکی آنکہین باندہ دیتے ہین اسلیے کہتا ہے کہ اے ذابح یعنی اے
محبوب میری آنکہین کہولدے کیونکہ دم ذبح تجہے ہرگز نہ دیکہونگا فقط
یہی تمنا ہے کہ اپنی گردن پہ چہری دیکہون کہ کسطرح چلاتے ہو جب
مین خلاصہ یہ کہ بعد مرگ بہی حسرت شامل حال ہے دو یہ کبہ یا آن
کو جون وہ کرم جو آدمی کے بالون اور کپڑون مین چرک کے باعث
پڑجاتے ہین عربی مین قمل اور فارسی مین شپش کہتے ہین واضح ہو کہ سر
کی خبر نہ لینے سے اکثر جون پڑجاتی ہے مجنون کا لیلی کے عشق مین
مجنون ہونا معلوم ہے اس حال مین سرد ہونا کنگہا کرنا کہان نصیب
اور یہہ بات ظاہر ہے کہ سر کے بالون مین جب جون چلا کرتی ہے
تو اکثر اوقات معلوم نہین ہوا کرتا تاہم جب کان پر چلے توفی الحال
معلوم ہوجاتا ہے کیونکہ کان کی حس یعنی کان کا معلوم کرنا کان کی
متصل خصوصاً کان پر بہت جلد ہوتا ہے تقریر یہ ہے کہ جب لیلی
نے مجنون کے بالون کا حال ژولیدہ دیکہا اور گمان کیا کہ اس

حال مین ضرور جون پڑگئی ہونگی اسواسطے لیلی نے کہا کہ بالون کو دور کر کر
مجنون تو عشق مین ایسا محو اور بیخبر حال تن بدن سے تھا کہ اوسکے کان پر ذرا
جون نہین چلتی یعنی لیلی کی بات کو بھی حالانکہ محبوبہ مجنون تھی نہ سنا غرض
کہ اس سے اور کیا بات تعجب تر ہوگی کہ عشق کے غلبہ مین اپنی محبوبہ کی بھی بات
کی خبر نہین یا یہ کہ مجنون کو کان پر بھی جون چلتی معلوم نہین ہوتی جب
ایسا حال ہے تو سر مونڈ ڈالنے کا کیا خیال ہو القصہ عشق ایسا ہے کہ جس سے
مردون کی بھی کچھہ خبر نہین رہتی اور جون کے نہ چلنے سے مراد بیخبر اور بات کے
نہ سننے اور بہت غفلت کرنیسے ہے **مین تو اون بلا گردان** بلا بفتح
اول و تخفیف لام مطلقاً آزمایش کے معنی مین ہے لیکن بمعنی آفت و زحمت
و مکروہ مستعمل ہے بلیہ و بلیات اسکی جمع ہے اور بلا غول بیابانی کو بھی کہتے
ہین اور بلا کو عوام چڑیل بھی کہتے ہین اور ستم کے معنی بھی آتے ہین چنانچہ
قیامت کا لفظ جیسا کہ کہتے ہین چہ بلا وچہ قیامت ہی اور فارسیان بمعنی امر
عجیب و بیکار بسیار عمدہ فوق الطاقہ بھی استعمال کرتے ہین اور کسیکا
بلا گردان ہونا تصدق اور قربان ہونیسے مراد ہوتی ہے چنانچہ اس شعر مین
واضح ہو کہ آسمان کی گردش کو سب کی گردش سے سرعت اور اثر مین
زیادتی کہتے ہین خواہ کسی کے اقبال مین ہو خواہ ادبار مین پس عاشق کہتا ہے
کہ اے گردش گردون مین تو ایک ایسا ناتوان آدمی ہون کہ جسکی محبوب
کی آنکھون کی گردش کے سامنے قربان ہونے کے سوا کچھہ پیش نہین گئی
پس اے گردش فلک باوجودیکہ تو سب سے بالا دست ہی لیکن محبوب کے
سامنے تو بھی میری طرح ہے کہ کچھہ پیش نہین چلتی خلاصہ یہ کہ محبوب کے مقابلہ مین سب
کا قافیہ تنگ ہے گردن مین تحیر کی کمند ہے اور محبوب کی آنکھہ کی گردش

سے مراد غمزہ اور کرشمہ ہے دوسرے مصرع مین گردش گردون باضافت
پڑہا جاتا ہے ورنہ یون سکتہ پڑتا ہے اسلئے یہان منادی آسمان کی
گردش ہے غرض کہ اے گردش گردون مین ایسی گردش چشم کا قربان
ہون کہ جہان تیری بہی کچہہ نہین چلتی چلتے کو دیکہے تقدیر مصرع اول
سوار کشتی ساحل کو چلتے دیکہے ہے خلاصہ یہ کہ کشتی کے سوار کو ساحل
یعنی دریا کا کنارہ چلتا نظر آیا کرتا ہے دراصل کشتی دریا مین چلا کرتی
ہے اور کشتی کے سوار کو کشتی چلتی معلوم نہین ہوتی اسیطرح جو آدمی
دنیا مین ہے دنیا کو فانی جانتا ہی اور دراصل خود ہی فانی ہے لہذا اپنی
موت یاد کرکے نکوئی کا رستہ اختیار کیا کرے

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۴

نہین ثبات ثبات پایداری۔ قیام بلندی مراد رتبہ آسمان کی پستی
وہی ہی جو سمت الراس ہے نیچے ہر چہار طرف سے آسمان زمین سے ملا
ہوا معلوم ہوتا ہے مطلب ظاہر ہزار لطف ہین تقدیر شعر آسمان کے ساتھہ
ستم شریک کون ہوا جو ہماری جان کے لئے ہر ستم مین ہزار لطف ہین
ستم شریک وہ شخص کہ کسی دوسرے سے مل کر ستم کرے لطف خوبی۔ نرمی
نازکی خلاصہ یہ کہ عاشق کے حق مین جو ستم لطف ہی اسکا یہی سبب ہے کہ آسمان
کے ساتھہ ستم محبوب شریک ہی **فروغ عشق** سے یہان غلط چھپا ہان
صحیح ہے تیرہ خاکدان دنیا سے مراد ہے صبا جو آئی ہوا کے چلنے سے
خس و خاشاک اڑکر دور پڑ جایا کرتی ہین اور جانور خس و خاشاک سے آشیانا گہونسلا
بناتے ہین اسواسطے کہتا ہے کہ مینے یہہ چاہا تہا کہ گلستان مین رہنے کے
لئے آشیانہ بناؤن لیکن ایک تو ہوا چلنی شروع ہوگئی ہے اور دوسرا

قفس میں مقید ہوں دونوں امر سے مضطرب ہو کر دل پھڑکتا ہے ہوا
سے مراد فنا خس و خاشاک اسباب دنیا قفس وجود انسان گلستان حسن
دنیا ہے حب دنیا میں ثبات نہیں اسواسطے دل مضطرب ہے حجر
کے چومنے حجر لفظ عربی ہے اردو پتھر خانہ کعبہ یعنی بیت رب کہ
جسکی زیارت کے لیئے حاجی جاتے ہیں اوس گھر میں ایک پتھر ہے اوسکا
نام حجر اسود ہے اسود سیاہ رنگ یہ بہشتی پتھر ہے حاجی صاحبان اسکو چومتے
ہیں جو ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے اور سنگ آستان سے مراد محبوب کے
دروازہ کے پتھر سے ہے مطلب ظاہر نہ چھوڑ تو کسی عالم یعنی کسی حال
میں آپ پیر یعنی بوڑھے کے حق میں اسواسطے عصا ہے کہ اوسکا باعث
راستی ہر کوئی خدمتی معتقد ہوگا اور جوان کے لئے سیف اسلئے کہ اوس جوان
راست باز کی بات ہر کوئی قبول کریگا اور لوگوں میں عزیز اور بارعب
ہوگا جو پاس مہر و پاس یعنی سند لفظ انگریزی ہی جو اوس شخص کو ملتا
ہے جو اوسکی لیاقت رکھتا ہو اور چونکہ محبوب میں مہر و محبت نہیں ہے اسلئے
اوسکے لئے پاس کا ملنا نامناسب ہے بلکہ یہاں پاس مہر و محبت یعنی
کسیکی محبت کے خیال رکھنے سے مراد ہے مطلب یہ کہ اگر محبت کا پاس
اور خیال کہیں بکتا ہوتا تو ضرور اپنے دوست کے لئے خرید لیتے یہ اسلئے
کہا ہے کہ محبوب میں مہر و محبت نہیں ہوتی مطلب ظاہر خلش سے عشق
تقدیر شعر اس تیرے مجنون ناتوان کے لئے میرا ئن زار عشق کی خلش سے ہمیشہ
خار پیرہن ہے خلاصہ یہ کہ کانٹوں سے پیرہن پھٹ جاتا ہے عاشق کہتا
ہے کہ میرے پیرہن کے پھاڑنے کے لئے میرا تن زار جو کانٹا ہو گیا ہے
پیرہن کو ہمیشہ پھاڑتا ہے تپش سے سیماب کو اضطرابی او بیقراری سے

له خلش ... [illegible]
اور جہاں ... [illegible]
دل میں جو ... [illegible]

تشبیہ دیتے ہیں دوسرا یہہ کہ اگر سیماب استخوان میں اوتر جاے تو بدن
بگڑ جاتا ہے اکثر نادان لوگ خام کشتۂ سیماب کو کھاکر ہلاک ہوتے
ہیں مطلب ظاہر **مرے مزا** پر روے عرق فشان محبوب کے چہرے پر
عرق یعنی پسینے کا آنا محبوب کے حسن کی صفات میں سے ہے کیونکہ
عرق کی بوندیں مروارید سے مشابہ ہوتی ہیں مطلب ظاہر **الٰہی کان**
میں کان میں پھونکنا کہانی سنانا - پڑھانا - جھگڑے میں ترغیب دینا
جوش دلانا یہان کچھہ سمجھانے سے مراد ہے کان پر ہاتھہ رکھنا انکار
کرنا اذان جو نماز کے واسطے بانگ پڑھتے ہیں صنم بت مراد محبوب خلاصہ
یہ کہ اے خدا صنم یعنی محبوب نے لوگون کے کانون میں کیا پھونک دیا
جو سب اذان کہنے سے منکر ہو گئے یعنی تارک نماز ہوئے ہیں **نہیں ہے**
خانہ خانہ بدوش اسکے معنی مسافر اور پریشان بے ٹھکانہ آدمی کے ہیں کہ
جسجگہ چاہے رہ پڑے ایسے آدمی کے واسطے سامان کا ہونا دشوار ہے
اثاثہ اسباب خانگی گھر کا اسباب خانہ کمان جسمیں کمان رکھتے ہیں
دوسرا مصرع مثالیہ ہے یعنی جیسے خانۂ کمان میں سوائے کمان اور کچھہ نہیں
رکھا جاتا ہے ایسا ہی جو خانہ بدوش ہیں زائد اسباب کی انکو کچھہ ضرورت
نہیں اسیطرح عاشق بلا اسباب دنیاوی ہے **نہ دل** رہا واضح ہو کہ جب
غم لاحق حال ہوتا ہے تو اول دل کو صدمہ پہونچتا ہے اسلیئے رونے کی
حالت پیدا ہوتی ہے دل کے بعد جگر کو صدمہ پہونچتا ہے انجام دل و جگر
کی حرکت سے خونی آنسو نکلتے ہیں کہتا ہے کہ دل و جگر دونون عشق
کی آتش سے خاک ہوئے ہیں اب چشم خون فشان کے لئے سینہ میں
کیا رہا ہے یعنی کچھہ بھی نہیں رہا جو آنکھون سے خون نکلے **بسکہ** چشم

صریح ظاہر - آشکارا یعنی اے محبوب تیری چشم سخن گو[۹۰] میرے حق میں
گو ظاہر کرکے کہے یا نہ کہے لیکن میری طاقت و توان کے ہونے میں
جواب صاف ہے کیونکہ جب محبوب نے توجہ نکی تو انجام طاقت
و توان باقی نہ رہیگا چاہیئے میں دیر بتخانہ - مندر ارمغان تحفہ - انوکھی
چیز سوغات مُغان[۹۱] مغ کی جمع ہے آتش پرست لوگ شکست توبہ
توبہ کا توڑنا اسطرح ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص قسم کہا کر کہے کہ میں پھر یہ بات
کبھی اختیار نکرونگا پھر اوس بات کو اختیار کرلینا اسکو شکست[۹۲] توبہ کہتے
ہین شرع میں توبہ کے توڑنے والے کے حق میں کفارہ مقرر ہے اگر
کفارہ ادا کردے تو اوسکے گناہ سے بری ہو جاتا ہے خانقاہ کسی بزرگ
ولی کی مزار یعنی قبر اور عبادت خانہ اور شکست توبہ کو ارمغان مقرر کیا
ہے اور لئے یعنی تحفہ لیکے بیان درد محبت ظاہر ہے کہ غم والم دلکے متعلق
ہے اور جو دلکا ارادہ ہوتا ہے تو زبان بیان کرتی ہے اس سے معلوم
ہوا کہ زبان دل کی تابع ہے اور دل متبوع پس متبوع کا کلی حال بیان
کرنا تابع[۹۳] سے متصور نہیں ہو سکتا ہے اسلئے شاعر نے ایسا مضمون ادا کیا
ہے رہے ہے دل ہول خوف - ڈر اور ڈرانا برہم الٹ پلٹ -
خفا - ناراض کہتے ہیں یعنی مبادا یعنی ایسا نہو اونکے مزاجدان یعنی عاشق
پس یہ بات ظاہر ہے کہ عاشق کو محبوب کی مزاج کے برہم ہونیکا ہر دم خوف
رہتا ہے پس شاعر کہتا ہے کہ اونکے مزاجدان یعنی عشاق کے لئے دلکا ڈر
بجا ہے یعنی صحیح ہے بنایا آدمی کو دو جہان کے کام یعنی کاروبار
دنیاوی اور اخروی یعنی عبادت وغیرہ[۹۴] نکوئی

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۵

[۹۰] چشم سخن گو باعتبار اشارات چشم ۱۲
[۹۱] مغ اصطلاح میں شراب فروش کو کہتے ہیں ۱۲
[۹۳] تابع ہونا نوکر ہونا فرمانبردار ہونا
[۹۲] شکست توبہ بیان شکست توبہ اوپر ہو چکا ہے جو مراد ہے قسم کہا کر توڑ دینا اسلئے کفارہ لازم ہوا ۱۲

جو دل با قمار گعبتین قمار بازون کے جوا کھیلنے کی نرد کہتے ہیں کو جا چکے یعنی
نہین جائین گے بطور استفہام انکاری ہے آہا بجا ہے بلا سے ہماری یہان
ایک محاورہ ہے یعنی ہماری بلا سے یہ بات ہو یا نہو ہمین تو فلان بات
منظور ہے اور آچکے یعنی آجائے یہ انتظاری کی حالت مین بولا جاتا ہے
کہتا ہے کہ گو اوسکا آنا قیامت ہے مگر مین اوسکی انتظاری مین مرتا ہون وہ
ایک دن یعنی کسی دن ضرور آجاوے واضح ہو کہ یہان بلا سی مین سی
کا کلمہ تشبیہ کا نہین اور ایسا ہی آچکے کے معنی یہ مراد نہین کہ اب نہین آئینگے
کیونکہ پہلے مصرع مین اوسکا آنا قیامت سے کم نہین یہ چاہتا ہے کہ ضرور آوے
یاد آیا ہاتھ کے اکثر دستور ہے کہ رات کے وقت مہندی لگاتے ہین
اور بعض وقت بہر مہندی لگا رکھتے ہین مطلب ظاہر جب تک کہ
جب تک کہ سر ہے یعنی جب تک کہ سر موجود ہے ساتھ ہے یہ سر کبھی بار محبت کے
سے الگ نہین ہوگا تو ہو یعنی جو کچھ لاحق حال مع ساتھ ہے یہ سر کے یعنی
بار محبت مطلب ظاہر کیا دیکھتا ہے تقدیر شعر اسے جفا یون کیا دیکھتا
ہے بلکہ ایسی تیغ نگہ لگا کہ تمام عمر کا قصہ چکے یعنی یہ جھگڑا تمام ہوا اب
خاک ہوگئے ہین یعنی اب ہم خاک کے ڈھیر ہین یعنی بیفائدہ ہین
تو کیا ہوا کیونکہ پہلے تو ہم بہی بہت خاک اوڑا چکے ہین یعنی خاک اوڑانے
مین مشہور ہو چکے ہین باز آیا آتش رخ۔ آتش سیما۔ آتش جبین
محبوب کے ستمون سے ہے باز آیا کا فاعل دل ہے آنکھین دکہانا
یعنی ڈرانا دھمکانا چین بجبین ہونا مطلب ظاہر ہنکارہ واج
ہنکارہ بفتح یعنی آپ کو ضبط نہ کرنا اور بول اوٹھنا یہان چیخنین اور
چیخنین مارنے اور چیخنے سے مراد ہے کیونکہ کہا کرتے ہین کہ فلان

شخص بیکار او ٹھا یعنی آپ کو ضبط اور قابو نہ کر سکا - بڑ بڑ انا بے فائدہ بولنا

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۶

ابر تر آنسو تلملانا بیقراری کا ترجمہ ہے اسمین مثل مشہور ہے کہ فلان شخص ایسا تلملاتا ہے کہ جیسے جلے پاؤن کی بلی تیغ تو اچھی ہے ہم اگر ہتیار کارگر ہو تو دل کو حوصلہ نہین رہتا مطلب ظاہر جب کہا مرتا ہون جھوٹ کو سچ کر دیا یہ کہ عاشق نے سرا سیری کہا کہ مرتا ہون محبوب نے سر کاٹ کر سچ کر دکھایا سنکے آمد اونکی از خود رفتن بے اختیار ہونا پیشوا پیر و مرشد مراد محبوب تقدیر مصرع ثانی ہمسے کوئی پیشوا لینے کو جانا سیکھ جائے خلاصہ مطلب یہ کہ اور لوگ جو پیشوا لینے کو جاتے ہین تو باہوش رہتے ہین اور ہم بے خود ہو جاتے ہین یعنی اونکی آمد سنکے خود اپنے آپ سے چلے جاتے ہین جو سکھایا مطلب یہ کہ محبوب کو غیر نے کچھ نہین سکھایا جو کچھ سکھایا اپنی یعنی عاشق کی قسمت نے سکھایا ہے گیا ہوا اے مردمک آنکھ کی پتلی روسیاہ کالا منہ وہ شخص جو گنہگار ہو خلاصہ یہ ہے کہ گو ہم گنہگار ہین لیکن جیسا کہ ہم محبوب کی آنکھون مین سما جاتے ہین یعنی جیسا کہ ہمارا قدر و منزلت ہے اور کسیکا نہین

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۷

زبان پیدا کرون آسیا چکی جس سے غلہ کا آٹا پیستے ہین زبان آسیا چکی کی کھونٹی وہ میخ کہ جسپر چکی پھرتی ہے بر میخ چکی کے سینہ مین یعنی چکی کے درمیان ہوتی ہے غالب کا لفظ دوسرے مصرع مین غلط

ہے غایب بیا بعد الف صحیح ہے پس کہتا ہے کہ جیسے چکی کے سینہ مین زبان
ہوتی ہے ایسا ہی مین پیکان سے اپنے سینہ مین زبان پیدا کرون یعنی محبوب
جو تیر کی بہال یا برچہی کی بہال لگاوے تو سینہ مین رہجاوے کیونکہ
یان میرے دہن کا حال کیا پوچہتے ہو بلکہ یہان میرے گریبان سے سر ہی
غایب ہے یعنی سر نہین فقط دہڑ باقی ہے سو محبوب تیر یا برچہی مارے
اونکی پیکان سینہ مین رہجاے گی وہ پیکان بجاے زبان دہن ہو
جائیگی جس سے محبوب سے بات چیت کرونگا چکی سے تشبیہ یہ ہے کہ سینہ
بصورت چکی چوڑا ہوتا ہے اور چکی کی کہونٹی مضبوط ہی ہوتی ہے فقط
اوڑائے خوب گلچہرے دراصل گل چہر اور گلچہرہ محبوب کے اسما
سے ہے یہان فقط گلون سے مراد ہے شرار سنگ طفلان ہے گلفشانی
یہہ کہ یہہ بات ظاہر ہے کہ سنگ سے شرار نکلا کرتے ہین اور دیوانون کو
طفل پتہر مارا کرتے ہین یعنی اسقدر پتہر مارنے لگے کہ بباعث کثرت جو باہم
ایک دوسرے پر پتہر پڑے تو شرار نکلنے لگے پس وہ شرار گویا گل فشان
ہے گل فشانی وہ جو ایک دوسرے کیطرف پہول پہینکتے ہین خلاصہ
یہ کہ گلچہرے اوڑانا عیش و عشرت کرنے سے مراد ہے یعنی مجنون نے
زندان سے نکلکر خوب مزے اوڑائے اسلیئے کہ سنگ طفلان بجائے
گل سمجہے فلک کیا چشم فتان فتنا فتنہ انگیز محبوب کی چشم کی تعریف
مین ہے کہ یہہ بہی یعنی آسمان اوسکی مژگان سے یعنی محبوب کسی کی چشم کی
مژگان سے ایک سرمہ آلود آنسو گرا تہا سو وہ آسمان بنگیا ہے اس حال مین
آسمان چشم فتان سے فتنہ سازی ہین کیونکہ ہمیشہ اسکے شرارے متصل
سنگ ہی طفلون کا پتہر مارنا جو اسی صفحہ کے شعر مین لکہا ہے یعنی اوڑائے

سلہ شرار متصل وہ
چہوٹے بیچ مین اکثر

خوب گلچھرے اُڑانا مجنون نے زندان سے مطلب ظاہر اسی باعث لذت آشنا وہ آدمی جو کسی چیز کی لذت کو پسند رکھتا ہو دوران زمانہ مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۸

زلفین تری مطلب کہ اے محبوب تیری زلفین کافر ہین او نہین یعنی تیری زلفون کو میرے دل سے کیا کام ہے کیونکہ میرا دل بمنزلہ کعبہ ہے اور کعبہ مسلمان کے لئے جب تیری زلفین کافر ہین تو میرے کعبہ دل سے کیا کام ہے خلاصہ یہ ہے کہ بطور استفہام کہتا ہے کہ محبوب کی زلفون کا دل مین رہنا کسلئے ہے کیونکہ کافر کا خانہ کعبہ مین رہنا نا ممکن ہے دل مین رہنا زلفون کے تصور سے مراد ہے کیونکہ نہو شاعر کی مثال مرغ خوش الحان سے ہے جیسے اس مرغ کو لوگ پکڑ پکڑ کر قفس مین بند کر لیتے ہین ایسا ہی شاعر خوش سخن ہین یہ بھی جانور خوش آواز کیطرح شعر گوئی کی حالت مین قید فکر مین مقید ہوتے ہین پس یہ کچھ عیب کی بات نہین ترنغ خوش الحان بلبل اور قمری کو کہتے ہین ہے بادہ شراب خوار بارش کے ہوتے اکثر شراب پیتے ہین کہتا ہے کہ زاہد جو بارش کے لئے دعا مانگتے ہین گویا یہ دعا مانگنا عالم غیب سے بادہ کشون کے حق مین غیب سے تائید ہے جو زاہد دعا مانگتے ہین کہ باران ہو اپنون سے تنے آپسمین ہوا کے زور سے یا اور کسی باعث سے گھس کر آگ دیتی ہین تنے کے معنی اسد وین سرکنڈا ہے اور نے بانس کو بھی کہتے ہین اور بانسری کے معنی بھی ہین یہان بانس ہی مراد ہے اسلئے کہ بانس آپسمین گھسکر آگ دیتے ہین اور یہ بھی ہے کہ جب بانس پیدا ہوتا ہے تو زمین پر سے بڑے زور سے آواز نکلا کرتا ہے اس حال مین جو

پاس والا گھس کر آگ دیتا ہی

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۹

چنی تو نے چنی ترجمہ چیدہ جو صیغہ ماضی ہے چیدن مصدر اسکا ترجمہ چننا او
چگنا ترجمہ چیدا انتخاب کردہ برگزیدہ و برچیدہ کا ہے اور چننا اسکے معنی اپنے اپنے
موقع پر چیزون سے رکہنے کے بھی ہین چنانچہ چنا ہوا جو ترجمہ برچیدہ اور
انتخاب کردہ و برگزیدہ و منتخب کا ہی افشان اوسکو کہتے ہین جو چاندی سو
کو حل کر کے کاغذ وغیرہ پر نقش کرتے ہین اسکو عرف مین افشان اغبار کہتے
ہین اور اوس کاغذ کو بھی کہتے ہین کہ جسپر افشان کیا ہوا ور کاغذ افشان
و کاغذ افشان و کاغذ افشانی ہر چہار مستعمل ہین اور افشان کاغذ کی قسم
ہین بعض کو افشان سر موری اور افشان چشم مور کہتے ہین اور بعض کو پشہ
کہتے ہین بہر تقدیر لفظ داشتن شدن اور کردن کے ساتھہ مستعمل ہی مقیش
میم کی ضم قاف مشدد مفتوح اور سکون تحتانی اور آخر مین شین معجمہ سے
چاندی سونیکی تار کو کہتے ہین جو بہن یعنی چوڑائی مین ہو پس افشان چننا اسکو
کہتے ہین کہ مقیش کو کاٹ تراش کر پہلے پیشانی یعنی ماتھے پر گوند جما کر بعد ش
مقیش کتری ہوئی کو اوسپر جماتے ہین وہ ستارون کی سی چمکا کرتی ہی اور
پیہہ بھی مقیش کے پھول بنا کر گوندے جاتے ہین چنان اور چنین چنان بمعنی
ایسا مثل و سکی اصل اسکی چو آن ہے اور چنان چنین سے مراد کئی طرح کی
گفتگو سے مراد ہے خلاصہ یہ کہ جب ستارون نے محبوب کی افشان کو دیکھا
تو اپسمین کئی طرح سے گفتگو کرنے لگے کہ محبوب کی افشان ہم سے خوبی اور
چمک دمک مین بالادست ہے **وہ ہے پاس** تقدیر شعر وہ پاس
ہے اور یہہ میری بدگمانی ہے کہ مجہکو کہین سے کہین لئے پھرتی ہے لئے

پہرتی کا فاعل بدگمانی ہے اور اس شعر کا مضمون اسبات کے مطابق ہے یعنی خدا اس پاس پہہ ڈہونڈے جنگل مین نہ آک آہ کی اس شعر کا اول مصرع دو طرح پر ہے ایک یہ مصرع نہ آک آہ کی زخم سو سو اوٹہائے یعنی محبوب کے ہاتہہ سے سو سو زخم کھائے لیکن باوجود زخمون دردناک کے منہ سے ایک ہی آہ نکلی دوسری طرح کا مصرع نہ کی آہ سو زخم دلپر اوٹہائے خیر مآل ایک ہی ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۴۰

پیشوائی کو پیشوائی کسی کے آگے اوسکو لانے کو جانا کشش دل کشش کہینچنا۔ جذب کرنا کشش دل اوسکو کہتے ہین کہ کسی کی محبت کی تاثیر کسیکے دل مین اثر کرے یہان کشش دل یعنی اگر مجنون کی کشش دل پیشوائی کے لئے جاوے تو مجنونکی طرف ناقہ[1] سے محمل آگے دوڑے ناقہ محمل غلط ناقہ محمل صحیح گرچہ ہون وادی عنقا سے پرے ہونا اسلئے کہ عنقا کا سراغ کہین نہین ملتا اور یہ عاشق کی گمشدگی ہی ہے کہ عاشق محبوب کے وصال سے ناامید اور دور رہے تجہسا ناقص ناقص جسمین کچھہ کمی ہو۔ کم اوس وقت مین یعنی جسوقت ذوق اپنے وقت مین موجود تہا ہوچکے کامل یعنی شاعری وغیرہ فضیلت مین

[1] ناقہ اونٹنی محمل کجاوہ - اونٹ کا ہودہ ۱۲۱۲

ردیف یائے تحتانی غزل ۴۱

تو آنکہہ مین سرمہ دنبالہ دار سرمہ کا خط جو آنکہہ کے گوشے مین بناگوش کی طرف کہینچتے ہین سرمہ دادن آنکہہ مین سرمہ ڈالنے سے مراد ہے مفتون وفتنہ مین ڈالا ہوا مفتون چشم عاشق اور مفتون کے معنی شیفتہ مبتلا تیر مارنا مراد کرشمہ اور غمزہ ہے مطلب ظاہر چہیلا نہین چہلے کا گل اوسکو کہتے ہین کہ چہلے

کو آگ مین گرم کر کے بدن پر داغ دیدینا چنانچہ ایک اور شعر مین ہے ۵ گل کہاے ہین معشوق کے چہلون کے یہان تک * ہم ہوتے گمان ہے میرے طاوس کے پر کا * پس ظاہر ہے کہ طاوس کے پر پر گول ٹکیان ہوتی ہے اور چہلے کا داغ بہی گول ہوتا ہی اور چہلے کے داغ کی خصوصیت اسلئے ہے کہ ایک تو محبوب چہلا پہنتے ہین دوسرا چہلے کے داغ کی عاشق کو تکلیف اور داغ بنتے یادگار اور یادگاری ہی نشان کے معنی ہین مجازاً فرزند اور یاد کے معنی مین بہی ہین یہان مراد اول یہہ فارسی الفاظ ہین تیتائی اُردو مطلب ظاہر **دشنام ہوگئے** واضح ہو کہ ہی شی کے کہانے سے نشہ او تر ہاتا ہی اور ترشی غصہ کی حالت سی بہی مراد ہوتی ہی پس تقدیر مصرع اور تقریر یہ ہے کہ چاہے وہ محبوب ترش ابرو ہو کے ہزار دشنام دے لیکن یہان وہ نشے نہین ہین کہ جنہین ترشی یعنی محبوب کا غصہ اوتار دے یعنی دور کر دے **کیا خاک تجہپہ** خاک کا لفظ کسی کی حقارت مین اور غصہ کے وقت بولتے ہین دلکا غبار دل کی رنجیدگی سے مراد ہے خلاصہ یہ کہ جب تیرے دل کی رنجیدگی یعنی جب تو رنجیدگی کے باعث اپنے ہاتہہ سے مٹی تک نہین دیتا ہے تو کوئی جان نثار یعنی عاشق کسطرح جان نثار کرے مٹی دینا مردہ کو دفن کرنے سے مراد ہے **جولان سمند** جولان کودنا۔ محدود ہونا کاوا یعنی گہوڑیکا کودانا واضح ہو کہ گہوڑے کودانے سے غبار اوٹہہ کر آسمان کی طرف اوڑتا ہی اسلئے کہتا ہی کہ اے شہسوار یعنی ای محبوب تو میری نعش پر اپنے گہوڑے کو کودا اور کاوا دے اس صورت مین روندنے کے بعد میرے وجود سے سرمہ سا ہو کر غبار اوٹہی گا پہر وہ غبار آسمان تک پہنچکر ماہ کی چشم مین سرمہ پڑ جائیگا ایسا نہو کہ

تقدیر شعر اے قاصد ایسا ہو کہ جواب خط آتے ہی زندگی مستعار جواب
دے جواب دے کا فاعل زندگی مستعار ہے زندگی کو مستعار اسلئے کہتے ہیں
کہ آدمی کے اختیار میں نہیں ہے مستعار چیز ایسی ہی ہوا کرتی ہے عاریت چیز دینے والی
نے اپنی چیز طلب کی اوسیوقت واپس کرتا ہے ایسا ہی زندگی بمنزلہ عاریت
کے ہے جب مالکان قضا و قدر چاہتے ہیں فی الفور جان کو لیجاتے ہیں پس
بطریق تاسف قاصد سے کہتا ہے کہ ایسا ہو کہ جواب کی انتظاری میں جان نہ
نکل جائے اے شمع تیری عمر طبعی انسان کی عمر طبعی ایک سو بیس[۱۲۰] برس
کی ہے اور شمع کی عمر طبعی ظاہر کہ رات بھر جلتی ہے اسلئے کہتا ہے کہ اے شمع تیری
عمر ایک رات ہی اسکو ہنس کر یا رو کر گذار دے کیونکہ ایک ہی رات کاٹنی ہے کہ
خوشی میں بھی گذر جائیگی اور غمی میں بھی شمع کا ہنسنا اوسکا روشن ہو کر پھولن
کا گرنا ہے اور رونا جو اسمیں سے روغن ٹپکتا ہے خلاصہ یہ کہ انسان کا زندہ
رہنا شمع کیطرح ہے خوشی و ناخوشی میں چند روز گذر جاتے ہیں جب انجام
خاتمہ ہے تو شادی کی خوشی اور غم کی غمی ہیچ انسان کی عمر میں بجز احسان
و مروت کے اور کوئی بات نیک نہیں اسلئے محبوب کو چاہئے کہ عاشق
کے حق میں سلوک کرے کیونکہ اگر محبوب نے خوشی میں عمر بسر کی انجام دنیا
دون کو چھوڑ دینا ہے اگر عاشق کی عمر دکھ میں کٹی آخر فنا ہی بیت یوں
قضائے نبشتہ آمد پیش + فرشاہی و بندگی برخاست لے دام داغ تقدیر شعر میرے
داغ دل سے آفتاب سوزش دام لے پر روز حشر کے وعدہ پر کون ادا کر
دے واضح ہو کہ قیامت کے دن آفتاب کی سوزش بہت ہوگی عاشق
کہتا ہے کہ آفتاب کی سوزش قیامت کے دن میری سوزش عشق کے
برابر نہیں اسلئے آفتاب میری سوزش کو بوجہ اودہار مانگتا ہے لیکن قیامت

کے وعدے پر کون دے کیونکہ اگر سوزش کو قرض دیدیا تو میری سوزش
عشق کی لذت اوس مدت تک نہین رہیگی اسلیے اودہار نہین دیتا ہون
بے فیض گر ہے خلاصہ مطلب یہ کہ اگر چشمۂ آب بقا بے فیض ہے
تو کیا یعنی اس سے کچھہ فایدہ نہین کیونکہ اگر اس سے یعنی آب بقا سے ایک
قطرہ مانگو تو آئینہ کی طرح ایک قطرہ نہین دیتا اور آب آئینہ ظاہر ہے کہ
جس سے قطرہ آب نہین مل سکتا عاشق نہ بدلے نہ بدلے یعنی عوض
معاوضہ نہ کرے مطلب ظاہر پشہ سے پشہ کی آواز معلوم ہو جاتی
ہے اور جب نمرود اور اوسکے لشکر کو پشہ نے مارا تھا تو ظاہر اور آواز کرتے
ہوئے بھنبھناتے ہوئے آئے تھے خلاصہ یہ کہ چپ چپاتے چھپ چھپاتے
چورون کی طرح اگر مار ہار دانگی نہین اس جبر پہ جبر ظلم خلاصہ یہ کہ انسان
کو خداوند تعالی نے کچھہ اختیار نہین دیا باوجود اسکے کسقدر ظلم کرتا ہی اگر خدا اختیار
دیدے تو معلوم نہین کہ کیا کرے یعنی کہان تک نوبت پہنچاوے

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۴۴

ہین گرانبارہ گران بار جسکے پاس بوجھہ ہو اور پہلہ اردحنت کو کہتے ہین لیکن
اور اوس شخص سے مراد ہے کہ جسکے پاس بہت مال ہو اور گران خون وہ
کہ جسکا خون کرنا بھاری امر ہے کہ جسکا عوض نہین کہتا ہی کہ میرے پاس
محبت کا اسباب بہت ہی اور خون ہی بھاری ہے ان دونون کی ہوتے
سے میرا دل دبا کہتا ہی کہ اے محبوب تیری نازک گردن کسطرح اوٹھا سکیگی
یہہ اسلیئے کہا ہے کہ خون کرنے سے قاتل کی گردن پر بوجھہ ہے یعنی
عوض کہ جسکو قصاص کہتے ہین ہو گیا کاغذ پہ اس حسن نیتی وہ سکا کہ جسکا
تیز ہو اور ناخن اور بدن مین گھس جاتا ہی کاغذ سوزن زدہ و کاغذ سوزن دکاغذ

گردہ گردہ تصویر کاف فارسی کی فتح سے اوس کاغذ کو کہتے
ہین کہ جسپر پہلے کچھہ لکہتے ہین پہر اوس نوشتہ کے حرفون کے گرد اگرد سوزن
سے چہید کرتے بعدش اوس کاغذ کو طاق دیوار پر جماکر کوئلے کی راکہہ کو
کپڑے مین باندہ کر جہاڑ دیتے ہین پہر کاغذ کو اوتار کر پہ کی قلم سے حروف
قائم کر دیتے ہین کاغذ سوزن زدہ یہہ ہے جو معلوم کیا اور یہہ ظاہر ہے
کہ اوس کاغذ مین بہت چہید ہوتے ہین پس سینہ سے مشابہت ظاہر ہے
مطلب ظاہر چہوڑ کر شیون وہ نالہ و فغان جو مصیبت اور سختی کے
وقت کرین مطلب ظاہر

ردیف یاے تحتانی غزل ۴۳

فلک تو ٹیڑہا ہو کے فلک تو ضمیر خطاب نہین کلمہ ربط ہے تقریر یہہ ہے کہ یہ بات
ضرور ہے کہ فلک لوگون کے خراب کرنیکی نیت سے صبح سے تا شام ٹیڑہا
ہو کے چلتا ہے مگر اے محبوب تیری سیدہی نظر سے اپنا کام چلتا ہی خلاصہ یہ
کہ جس حال مین محبوب کی نظر عنایت ہو پہر کسیکے خلاف ہونے سے کیا فکر
بقول حضرت شیراز - دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ہمیشہ دور
کیفیت چگونگی - حالت اور وہ وصف جو کسی چیز مین حاصل ہو گیا ہو
یہان کیفیت سے مراد کیف ہے کہ جسکے معنی نشہ - اور مستی کے ہی لئے
جاتے ہین اک جام چلتا ہے یہہ ظاہر ہے کہ دن کو سورج اور رات مین
چاند چلتا ہے یہہ دونو کا نوبت وار چلنا ہر ایک کا ایک چلنا ہوا یعنی
باعتبار دن رات کے ایک چلتا رہتا ہے دوسرا بند ہو جاتا ہی اس سے
پایا گیا کہ ہمیشہ متصل دورہ نہین کہتا ہے کہ اگر محبوب اہل کیفیت ہو تو ہمیشہ دور
عشرت ہے یا یہ تقریر ہے کہ محبوب اہل کیفیت ہے اسلئے ہمیشہ دور

عشرت ہے یا خلاصہ تقریر یہ ہے کہ جب محبوب ہمیشہ دور عشرت مین
ہے اور ہم عشاق کے لئے مہروماہ کا ایک دور چلتا ہے یعنی سوا ے
مہروماہ کے ہمارے لئے اور کوئی دور شراب نہین ارادہ گر گرے
ناقص جسمین کچھہ کمی ہو۔کم۔ادہورا بام ماڑی۔بالاخانہ۔چوبارا یہہ ظاہر ہے
کہ اگر نابینا بالاخانہ کے کنارے یعنی منڈیر پر چلے توفی الحال گر جائیگا
ایسا ہی جو ناقص یعنی نالائق آدمی اعلیٰ رتبہ کی برابری چاہے تو انجام ندامت
زدہ ہو کر ذلیل و خوار ہی رہیگا مساوات غیر ممکن ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۴۴

کون وقت کون وقت گذرا یعنی بہت[1] وقت گذرا موت پڑتی
ہے یہہ کلمہ غصہ کی حالت مین اوسوقت کہتے ہین جو کسیکو بلایا جاوے
اور وہ آنے مین انکار یا کچھہ عذر کرے ایسے آدمی کے حق مین کہنا گو یا
اوسکی ہجو اور طیش دلانا ہوتا ہے جو غیرت کہا کر آجاوے مطلب ظاہر
آتش خورشید بام سے معنی عنقریب معلوم کر چکے ہو یہ بات ظاہر ہے
کہ آفتاب کی فقط روشنی ہے اوسمین دہوئین کا نام ونشان نہین ہے محبوب
سے کہتا ہے کہ تو بام پر کھڑا ہو کر بالون کو سکھلا جو خورشید سے دہوآن
نکلتا معلوم ہو کیونکہ خورشید سے مراد رخ محبوب ہے اور آتش چہرے کی
روشنی اور بال بجائے دخان کے سمجھو مطلب ظاہر وہ نہ جاگے تقدیر
شعر آخر تکو رات بہر زنجیر کھڑکاتے ہوئے گجر بج گیا اگر وہ محبوب بخت
خفتہ کی ضد سے نجاگے ضد برخلاف۔برعکس۔فرق یہان عداوت
اور دشمنی سے مراد ہے بخت بہاگ۔قسمت۔نصیب اور بخت خفتہ وہ
کہ جسکے بہاگ اچہے نہون گجر وہ جو گھڑیالی چار۔آٹھہ۔بارہ بجے کے بعد

[1] محاورہ مین کون وقت یا کتنا وقت گذرا یا کون وقت ہوا انتظاری کی حالت مین بولا کرتے ہین اس سے مراد زیادہ وقت گذرنے سے ہوتی ۱۴۴

پہر او تنے ہی جو جلدی جلدی بجادیتا ہے یہان اوس گجر سے مراد ہے
جو صبح کے چار بجے بجاتے ہین مطلب یہ کہ محبوب کے دروازے کی
زنجیر کہٹکہٹاتا اور ہلاتا رہا لیکن بخت خفتہ نے ایسی ضد کی کہ وہ یعنی
محبوب رات بہر نجاگے آخر فجر کی گجر بج گئی چاک آتا ہے چاک
آتا ہے یعنی صبح بہار کا پیراہن چاک نظر آتا یعنی پہٹا ہوا نظر آتا ہے ظاہر ہے
کہ جو شہید ہوتا ہے اوسکا بدن زخمی ہوتا ہے اور زخمون سے کفن خون
آلودہ ہوا کرتا ہے خلاصہ مطلب یہہ کہ جب صبح بہار نے کسی شہید ناز کو
یعنی عاشق کو کفناتے ہوئے دیکہا ہے اسلیئے صبح بہار کا پیرہن چاک نظر آتا
ہے یعنی اوس شہید کے ماتم مین صبح بہار نے یعنی خود بہار نے اپنا پیرہن چاک
کرلیا اور بہار کا چاک ہونا پہولون کے پتے کے پہٹنے سے مراد ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۵۹

سب کو یہ مردار یعنی دنیا مطلب ظاہر **گھر سے** اپنے گرمئی بازار
مراد رونق مطلب ظاہر کردیا گیا یعنی معشوق کی ابروئے عاشق کے
مار دینے کے لئے قضا کو اشارہ کردیا ہے اسلیئے قضا ہاتہہ مین تلوار لئے پہرتی
ہے جو کہین عاشق کو پاکر قتل کردیوے **جا کے اکبار** تقدیر شعر جہان یعنی
جس جگہ ایکبار جا کے نہ پہرتا تہا وہان مجہکو بیقراری نے کہ سو بار لئے پہرتی ہی
یہان عاشق اپنے عشق کی اضطرابی کا حال بیان کرتا ہی کہتا ہے کہ جہان
مین پہلے ایک دفعہ بہی نہ جاتا تہا وہان اب بیقراری سو سو دفعہ لئے پہرتی
ہے خلاصہ یہہ کہ عشق کے پہلے یہہ میرا حال تہا کہ محبوب کے کوچہ مین کبہی
بہی واکرنہ پہرا تہا یعنی کبہی میرا گذر وہان نہ ہوتا تہا اب عشق کی حالت مین
بیقراری کے باعث سو سو بار جاتا ہون

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۴۶

لائی حیات تقدیر حیات لائی تو ہم آئے یعنی ہم دنیا مین آئے قضا
لیچلی تو چلے یعنی ہم دنیا سے چلے خلاصہ یہہ کہ دنیا کی زیست ومرگ اختیاری
نہین ہمسا ہی اس بساط بدقمار قمار جو آپو قمار وہ جو جوا کھیلنے مین
نا راستی کرے بری چال کہ جسکی چال بازی مین راست نہو اس بساط
مراد دنیا باعتبار رہین خلاصہ یہہ کہ دنیا مین ہمنے کوئی نیک عمل نہین کیا
بہتر تو ہے دنیا سے دل لگنا یا لگانا دنیا کی محبت سے مراد ہے فارسی
مین دل بستن کے معنی ہین یا دل لگی آپسمین مل جلکر ادہر ادہر کی بات
چیت محبت کے طور سے کرنا ہو عمر خضر مطلب یہ کہ خواہ خضر[۱] جتنی عمر
ہو مگر پہر بہی وقت مرگ معلوم یعنی قیامت کیونکہ خضر بہی قیامت کے دن
فنا یاب ہونگے پس قیامت تک ہی جینا اسقدر سمجہو کہ یہان یعنی دنیا
مین ابہی آئے تہے ابہی یعنی اوسیوقت چلے گئے جب یہہ ہے تو دنیا
کی رنج وراحت مساوی ہے مہ مین کہان اور سقف کہن مراد آسمان
عنکبوت مکڑی عنکبوت کا پردہ اوسکا جالا سا کلمہ تشبیہ یعنی چاند آسمان جو
پر ہے وہ روشنی مین مکڑی کے جالے جیسا ہے یہہ ظاہر ہے کہ مکڑی کا
جالا چمکیلا نہین اور یہہ معلوم ہی کہ چاند مین سیاہی ہے دم کو ہمارے
یہہ ظاہر ہے کہ سینہ مین دم یعنی سانس کو مطلقاً سوتے جاگتے وقفہ نہین
یعنی ہر وقت آمد رفت مین ہے کہتا ہے کہ جسکو وطن مین مسافر کہتے ہین
وہ دم ہے جو سینہ مین چلتا ہے حرف آئے حرف آنے کے اصطلاحی
معنی عیب لگنے کے ہین چنانچہ حرف گیر کے معنی عیب گیر کے ہین سعدی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎ چو حرفم برآید درست از قلم + مرا از ہمہ حرف گیران چہ غم

[۱] خضر سلطان سکندر کے ملازم تھے ہمراہ سکندر کے گئے اسلئے کہ سلطان سکندر کو یہ معلوم ہوا کہ اس پہاڑ کے اندر آب حیات ہے حضرت خضر کو وہ پانی مل گیا اور سلطان سکندر کو نہ ملا اوس پانی کی تاثیر سے حضرت خضر قیامت تک زندہ رہینگے ۱۲

دیکھیئے ترجمہ بہ بینید کا ہے کس کس کے نام سے مراد بتون کے نامون
سے ہے رنگ اس لفظ کے اکتیس معنی ہین اول مشہور ہے کہ جسکو لون
کہتے ہین از انجملہ عیب - رنج - محنت - خجلت - شرم - طرز - سبب وغیرہ
یہان سبب سے مراد ہے عقیق یمن مین ایک پہاڑ ہے اور ایک سرخ
پتھر کا نام ہے جو مخطط ہوتا ہے پس تقریر یہہ ہے کہ یمن مین عقیق کا
دل اسلیئے خون ہے کہ وہ یہہ سوچتا ہے کہ دیکھیئے مجھپر کس کس کے نام سے
حرف آئے یعنی کس کس کے نام سے عیب لگے یہہ ظاہر ہے کہ عقیق
پر مہرین کھدوایا کرتے ہین اور مہر کا کندہ ہونا بظاہر حرف آنا ہی کیونکہ
نام حرفون سے لکھے جاتے ہین شاعر نے حرفون کے کندہ کرنیکو حرف آنے
کے معنی مراد رکھے ہین اسلیئے گویا نام لکھا جانا ایک عیب لگنا ہوا پس
عقیق کا دل اس سبب سے خون ہے اور عقیق کے دل کا خون ہونا
ظاہر ہے کہ عقیق سرخ رنگ ہوتا ہی رنگین ہوا ہے تو ازیادہ انکے غلط
اور ابکے بائے موحدہ کے ساتھہ صحیح ہے اس چمن ہین یعنی دنیا مین انگلابرگ
مراد شعر خلاصہ یہہ کہ ابکے یعنی اسوقت انگلابرگ جو زرد یعنی خزان زدہ ہی
ہے یعنی بیقدر ہے تو بہر بہی اسوقت کے گل نوبہار سے زیادہ رنگین ہے
الغرض شعرائے متقدمین کی برابری نہین ہوسکتی وہ دل جو زلف موصوف
شکن در شکن صفت خلاصہ یہہ کہ جو دل چین جبین کی تاب یعنی برداشت
نکرسکے اب وہ زلف کے شکنجہ مین دیا ہوا ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۷۴

ہنگام بوسہ گرم اک ذری تلخ ہوئے یعنی تھوڑے غصہ مین آئے پسینے مین
غلط ہے اور پسینے سے صحیح ہے خلاصہ یہہ ہے کہ پہلے معشوق کی لب جو فقط

شکر تھے جب غصہ کی حالت مین پسینا آگیا تو بجائے آب پسینا شکر مین
ملکر گویا وہ شکر تری ہو گئے واضح ہو کہ سفید شکر کو فارسی زبان ہندوستان شکر
تری کہتے ہین اور معشوق کے لب کو شکر کہتے ہین جیسے شکر لب بمعنی شیرین
لب اور معشوق کی لب سرخ ہوئی ہی اور شکر سفید ہونا اسطرح ہو گیا کہ پسینا
سفید ہوتا ہے جب لب پر پسینا آیا گویا شکر سفید ہو گئی اور شکر تری عمدہ
اقسام شکر سے ہے **جم جائے خاک** جم جائے غلط ہے اور جل جائے
صحیح ہے ترکیب جلجای فعل گھانس فاعل پہ جار خاک مضاف بسوئے وحشی
وحشی مضاف بسوئے چشم چشم مضاف بسوئے بتان پس مضاف در
مضاف الیہا ملکر مجرور ہوا جار کا جار مجرور ملکر متعلق فعل پس جملہ فعلیہ ہو کر
مستدرک ہوا لیکن کلمہ استدراک پس تقدیر شعر یہہ ہوئی کہ چشم بتان کے
وحشی کی خاک پہ گھانس جلجائے لیکن ہرن کھری بن ہرے ہوئے
نرہے وحشی چشم بتان وحشی اوس جانور کو کہتے ہین جو انسان کو دیکھکر
بھاگ جاتا ہے وحشی کی جمع وحش اور وحوش ہے اور وحشی شکار وحشی
طبیعت وحشی مزاج اور وحشی نگاہ محبوب کی صفات سے باعتبار نفرت کے ہے پس
چشم بتان کا وحشی عاشق سے مراد ہے اور واضح ہو کہ ہرن کھری بضم کاف
و ہائے مخلوط ایک بوٹی ہے چونکہ اوسکی پتی ہرن کے سم جیسی ہوتی
اسلئے ہرن کھری کہتے ہین اور یہہ بات ظاہر ہے کہ چشم بتان کو ہرن
کی آنکھون سے تشبیہ دیتے ہین پس حاصل تقریر یہہ ہوا کہ کہتا ہے کہ عاشق
کی خاک یعنی قبر پر گھانس جلجاتی ہے مگر ہرن کھری گھانس نہین جلتی
کیونکہ ہرن سے تشبیہ رکھتی ہی اور ہرن باعتبار آنکھونکی چشم بتان سے
نسبت رکھتا ہے اسلئے وہ ہرن کھری میری قبر پر بغیر ہرے ہوئے نہ رہیگی

یعنی ضرور ہری رہیگی ہری رہنے کی یہہ وجہ ہے کہ گھانس قبر پر اوگتا ہی قبر میں جو آتش عشق باقی ہے اوسکی تیزی سب گھانس کو جلادیتی ہی مگر ہر ن کھری بباعث مناسبت جو معشوق سے شبیہ رکھتی ہے عاشق کی آتش عشق ہرن کھری کو نہین جلاتی کچھہ ہوتے یعنی اگر محبوب آدمی ہوتے ان مین آدمیت ہوتی جب یہہ محبوب حور و پری ہوئے ہین اور حور و پری کو انسان سے نفرت ہے یعنی پری کو تو دراصل نفرت ہی اور حور مین اسلئے کہ حور بہشت مین ہین پس جب محبوب حور و پری ہین تو اسلئے ان مین آدمیت نہین

ردیف یائے تحتانی غزل ۴۸

فردوس مین پانیکا منہہ مین بھر آنا جی للچانا یعنی اوس چیز کی خواہش اور رغبت کرنا مطلب ظاہر **ممکن نہین** شمع کا پسینہ وہی جو حالت جلنے میں پگھلتی ہے اور پسینے کے آنے سے تپ ٹوٹ جایا کرتا ہے مطلب ظاہر- مطلع **چاہیئے** رز تبان موصوف سیم تن صفت باعتبار صفائی و خوبی حسن محبوب سے مراد ہے قلندر مست بے پرواہ جو فقیرون کا ایک قسم ہی مطلب یہ کہ سونا چاندی جو اسباب دنیاوی اور آرائش کے لئے ہے مجنون کیلئے زیبا ہے اور ہم جو قلندر فقیر ہین ہم کو یان دنیا مین کفن کے لئے بھی کوڑی نہین

ردیف یائے تحتانی غزل ۴۹

اے فلک آگ وہ بس ہے شرح غم کیواسطے تقدیر شعر اے فلک شرح غم کے واسطے آگ لبس ہے بجائے کلک فلک صحیح ہی گو ن صحاح و منتہی مین گلم سے مراد ہوتی ہی چنانچہ کسی نے کہا کہ فلان جگہ چیز مل سکتی ہے دوسرا بعض موقع کہدیا کرتا ہی کہ چلو جی کون ڈھونڈتا پھرے واسطے اسمین پائے نسبت ہے کیونکہ واسط

شہر کا نام ہے جو اس شہر کے نام سے قلم اسطرح مشہور ہے یہان کی قلم جیسی کہین بہی پیدا نہین ہوتی اور قلم کی نے کو نیزہ کہتے ہین مطلب ظاہر ہے توسنے لگا بفتح اول وثانی مشدد با الف آمیزش۔ علاقہ۔ رابطہ۔ توسل وسیلہ۔ آمیختگی کا ترجمہ ہے یہان لگا رکہنا بلا تشدید قایم رکہنے سے مراد ہے یعنی لگا رہنے دیتے ہین پس عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب تونی جو یہ میرے تن سے سر نہین اوتارا ہے اس لئے ہے کہ تو نے جہوٹی قسم کہانیکے واسطے لگا رکہا ہے کیونکہ محبوب اپنے دعدون پر میرے سر کی جہوٹی قسم کہا لیتا ہے کہ تیرے سر کی قسم کہ مین یون کرون گا یا یون کرونگا

ردیف یائے تحتانی ۵۰

نعل شکل نعل جوتی۔ پاپوش۔ کفش اور جو لوہے کو بصورت ہلال یعنی پہلی رات کے چاند کی صورت بناکر چوپایون کے پیر کو نعل باندہتے ہین مطلب یہہ ہے کہ نعل ہلال کی شکل ہوتا ہے اور گہوڑیکی تعریف فلک سیر ہے پس شاعر کہتا ہے کہ جب تیرے گہوڑیکو چاند جیسے چار نعل لگے اور وہ تیزی رفتار سے فلک پر مہ روشن تک پہنچگیا تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا مہ روشن کو چار چاند لگ گئے اور چار چاند لگنے ایک محاورہ ہے جو ترقی کے ہونے کے لئے بولا جاتا ہے یا یون کہ مہ روشن سے مراد محبوب یعنی جب محبوب نعل لگا کر سوار ہوا تو چونکہ محبوب بدر کامل ہے اور اوسکی رانون مین نعلون والا گہوڑا تہا ایسا معلوم ہوا کہ مہ روشن کے ساتہہ چار چاند اور ہو گئے تو تقدیر شعر کی یون نکالو کہ تیرے توسن کو چار مہ نو نعل شکل جب لگے کہ فلک پر مہ روشن کو اور چاند لگے ہو سے گے چتون ابرو چتون کا پہیرنا چین ابرو سے مراد ہے یعنی غصہ کی حالت کو کہتے ہین تعل لگے نعل لگنا اسکا محاورہ یہہ ہے کہ بعض وقت

کسی موقع گفتگو مین کہا کرتے ہین آہ کیا لعل لگے ہین یعنی کونسی انوکہی اور چنبے کی چیز ہے گو محبوب کے حق مین ایسی گفتگو ناجائز ہے مگر شاعر نے ایک عمدہ مضمون ادا کیا ہی بس تقدیر شعر یہہ ہے جب محبوب عاشق سے بوسے مانگتے ہی جیتون کو بہرنے لگے تو عاشق نے کہا کہ اب غیرت گلشن کو ایسے کیا لعل لگے ہین جو غصہ کرتا ہی آشیان ہو جیو آشیان برباد اسلئے ہو کہ دیوار گرد ن سے محبوبہ کو کسی وقت دیکہا جاتا ہے

اشعار متفرقات

رہی اسطرح ہوسنا کی آرزو و شوق۔ حرص شرابی نشئی جو شراب پیکر مدہوش بیہوش ہو کر عقل کا مارا ہو جاتا ہے تریاکی تریاق اور تریاک کسر سے ایک مرکب دوا ہے منجملہ تریاق سے تریاق فاروق اعلیٰ قسم ہے دونو یونانی کلمے مین اور افیون کے معنی بہی ایجاد کیے ہین مگر قدیم مین یہہ معنی مستعمل نہین ہین نجہے ابد افیونی کو تریاکی کہتے مطلب یہ کہ شرابی شراب سے تائب ہو کر مجبوراً عادت کے باعث افیون کہانا شروع کرتا ہے پس کہتا ہے کہ تارک ہو کر دنیا کی ہوسنا کی اسطرح رہی کہ جیسے شرابی توبہ کرکے افیون سے حرص پوری کرتا ہے۔ مطلع

مصروف چارہ خلاصہ مطلب یہہ کہ میرے زخم جگر کو جو مرحلین سی الگ رہی ہین تو کیا اسنے چارہ گر کو مصروف چارہ گری مین دیکہا کہ یہہ اسلئے کہا کہ عاشق کے زخم جگر کو چارہ گری سے نفرت ہوتی ہے

مطلع

جو دل نہ کشمکش اور کش کشان کے معنی فرمایش پے در پے کے ہین چنانچہ اس شعر ذیل مین دیکہو ۔ پیر میخانہ نمید او دختر رز ٭ بردر بتکدہ چون کش کشان گردیم ٭ مگر اصل جگہ کشاکش سے مراد ہے کہ جسکے معنی چہینا

جہیتی اور اینچا تانی کسے مین طرہ دوتا زلف خمدار سکان کا چہجا بلا بفتح آفت غول یعنی دیو۔ جن۔ بہوت۔ اور بلا چڑیل کے نام سے عرف عام مین مشہور ہے یہان مصیبت اور دکہہ سے مراد ہے غرض مطلب مقصود۔ حاجت مطلب یہہ کہ اگر دل کشمکش زلف مین نہ پڑے تو ہمین کیا ضرورت ہے کہ بلا مین پڑین یعنی اگر ہمین زلف کا عشق نہ پیدا ہوا تو پہر کیونکر ہم اوسکے زنجیر مین قید ہونگے اور۔ بلا کو غرض ہے کہ کوئی فلان کام کرے یہہ ایک محاورہ ہے یعنی پہر کسے غرض ہے

مطلع

مٹی سے مٹی صحبت مین ملگئی یعنی یہہ مراد تہی کہ مین جوہی ہو جاؤن تو معشوق کی صحبت مین ہو جاؤن بد نہ ہوے میری سنے یعنی میری نصیحت سنے لحد کو چاہیے تقدیر شعر پیر خم پشت کو چاہیے کہ یون لحد کو دیکہے کہ جیسے سراکو تہکا اونٹ دمبدم دیکہے ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ جب باربردار اونٹ وغیرہ منزل مین تہک جاتا ہے تو سراکو دیکہتا ہے کہ جلد پہنچکر آرام کرون ایسا ہی پیر خم پشت کو چاہیے کہ ہر وقت لحد کو دیکہے دیکہے فعل پیر خم پشت یعنی کبڑا۔ بوڑہا فاعل لحد مفعول کو علامت مفعول دوسرا مصرع پہلے مصرع کی مثال ہے یہہ ضرور بات ہے کہ بوڑہے کے پاؤن قبر مین لٹکتے ہین اور دنیا مین بوڑہے کے حق مین یہہ مثال بالا مشہور ہے لہذا بوڑہاپے مین چاہیے کہ یاد خدا اور پچہلے گناہون کی معافی کے سوا اور کچہہ نہ کرے بوہین ہو سی زٹلین نہ ہانکے اونٹ کی خصوصیت اسلئے ہے کہ اسپر سب زیادہ بوجہہ لادتے ہین پہرتے ہین خلاصہ یہہ کہ جو لکہے پڑہے ملک وجاہ کے سودے یعنی ملک وجاہ کے خیال مین پہرتے ہین یہہ لوگ

بسم اللہ کے گنبد مین طفل مکتب رہتے یعنی جیسے بسم اللہ شروع علم کے لئے
اول پڑھتے ہین ایسا ہی وہ لوگ جو طالب جاہ ہین اونکی حرص پوری
نہین ہوتی گو کسی علمی رتبہ پر پہنچ جائین مگر اونکی حرص کا ہنوز روز اول
ہے یعنی حرص مین ابھی مبتدی ہین **پاک رکہہ** تقدیر شعر جب تیری زبان
تیرے منہ مین مسواک سے کم نہین تو اسلئے اپنا دہن ذکر خدائے پاک سے
پاک رکہہ یہہ ظاہر ہے کہ مسواک سے منہ کی آلائش دور ہو جاتی ہے اور
زبان سے ذکر خدا ہوتا ہے پس منہ اور باطن کی صفائی زبان سے حاصل
ہوتی ہے **دل غش لب** غش عربی لفظ ہے اصل مین غشی یائے
تحتانی سے تہا فارسی والون نے یا کو حذف کر دیا اسکے معنی بیہوش ہونا
ہے یہان فدا ہونیسے مراد ہے خلاصہ یہہ کہ دل لب جان بخش پر فدا ہے
اور جان طرہ یعنی زلف پر فدا ہے اسکی مثال ثانی مصرع ہے کہ جیسے
عیسائی اپنے دین پر اور موسائی اپنے دین پر ہین اسیطرح دل اور جان کو
سمجہہ کہ دل لب پر فدا ہے اور جان زلف پر **گیا تاب لاگ** فارسی
کاف سے ہے یہہ لفظ ترجمہ تعلق و علاقہ ربط و بستگی کا ہے اور لاگ کے
معنی دشمنی عداوت بغض حقد کینہ کے بہی ہین یہان لاگ رکہنا مراد
تعلق اور علاقہ سے ہے یعنی تجلی کی یہہ تاب یعنی طاقت اور برداشت نہین
کہ ہم دل جلون سے جلنے مین مساوات کا علاقہ رکھے **یان کے آئی**
مقرر قرار کیا گیا۔ ٹہرایا گیا یعنی تعیین تقدیر شعر مع مطلب قاصد یعنی اے قاصد
وہ یعنی معشوق یان کے آنے کا دن مقرر کرے اسکے بعد جو تو مانگیگا
تجہے دونگا دوسرے مصرع مین خدا وہ دن کرے جملہ دعائیہ ہے
ذوق کہتا تہا جب کا عمل ایک علم ہے جو عامل لوگ اوسکو بطور چلہ

بڑی محنت سے پڑھتے ہین پہر وہ عمل مین ہوجاتا ہے اوسکے ذریعہ سے
جسکو چاہتے ہین اپنی تابع کرلیتے ہین کوئی اونکو یاد دلوا دے یعنی
ذوق کو ہوا وہ دن یعنی جمعہ کا دن ہوا گرے یعنی حب کا عمل کرے خلاصہ
یہہ جب وہ دن جمعہ کا ہوگیا ہے تو ذوق حب کا عمل کرے گردو ہی
تقدیر شعر گر کسیکے دل مضطر سے درد کہوتا ہے تو کسیکے سر پر سے پانی وار کے
پلا دو تم بیٹھے بغل رقیب نگاہبان - پاسبان - دو شخص جو ایک معشوق
پر عاشق ہون ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے۔ یہان اپنا اخیرہ معنی سے
مراد ہے بغل بُن باز و بغل کو عربی مین ابط کہتے ہین دغلی دغل فریب
کہوٹ فساد - عیب دغلی فریبی - فسادی عیبی گور بغلی گور دو طرح پر
ہوتی ہے ایک مین بغلی لگاتے ہین یعنی قبر کے قبلہ رو گڑہا طولانی مین
بقدر آدم کہود کر اوسمین میت کو لٹاکر دہانہ بند کرکے باقی قبر کا گڑہا مٹی
سے بہر کر قبر کی صورت برابر کر دیتے ہین اور دوسری قبر مین بغلی نہین لگاتے
ہین قبر کے درمیان دہانہ طولانی مذکورہ مین کہود کر اوسمین میت کو رکہکر
اور اس دہانے کو تختہ اینٹون کی جوڑائی بناکر پہر بدستور مٹی سے بہر کر اوپر
سے قبر کی شکل کر دیتے ہین عند الشرع بغلی درست دہانہ روا نہین مگر جہان
زمین نرم اور بالو کی ہو وہان دہانہ جایز ہے اور بغلی کے بارے مین حدیث
وارد ہے اَللَّحْدُ لَنَا وَالْخَسْفُ لِغَیْرِنَا ترجمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بغلی ہمارے لئے ہے اور دہانہ ہمارے غیر کے لئے ہے غیر
وہ جو اہل سلام نہون گرم کرنے کے دو معنی ہین ایک جوش و نشاط کی حالت
مین محبوب کو بغل مین لیکر فرحت و انبساط حاصل کیا دوسرا بغل کا گرم کرنا
جیسے آگ سے بغل جل گئی پہلے مصرع مین دوسرے معنی مراد ہین خلاصہ یہہ کہ

جب محبوب رقیب فسادی کی بغل مین بیٹھے تو ہمنے گو بغلی کی بغل گرم کی یعنی ؏ قبر کے آتشین عذاب مین پڑگیا ہون اور دونون شعر مین آخر مصرع کی یا یائے معروف سے ہے یعنی کی اے ذوق تبرے کے معنی نفرت کرنا - بری ہونا - بیزار ہونا واضح ہو کہ مذہب کے کئی ایک فرقے ہین یہان دو گروہ کے مذہب کا ذکر ہے ایک فرقہ اہل سنت والجماعت جو جملہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باعتقاد خالص مانتے ہین اور چار یاری کہلاتے ہین صحابہ کی حب مین بہت احادیث وارد ہین خصوصًا حدیث اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ ترجمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اصحابون کی مثال آسمان کے ستارون کی مانند ہے ہم تمکو اختیار دیتے ہین کہ تم سب کی پیروی کرو اسکے باعث ہدایت مین رہوگے دوسرا فرقہ شیعہ کا ہے اس گروہ مین چھپیس فرقے مختلف الاعتقاد ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت مہدی آخر زمان تک جو بارہ امام ہین ان حضرات کو ماننے ہین یہہ فرقہ امامیہ کہلاتا ہے اور اصحاب کبار کو گالیان دیتے ہین یہہ تبرا شیعہ مذہب کی عبادت ہے انکے مقابلہ مین خوارج کا مذہب ہے جو بارہ امام کو نہین مانتے ہین یہہ فرقہ ان حضرات کو برا کہتے ہین طرفہ تر یہہ ہے کہ شیعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین بھی رشک کرتے ہین چنانچہ کسی شیعہ نے کہا ہے ؎ جبرئیل کہ آمد ز رب قادر قیوم ✤ در پیش محمد شد و مقصود علی بود ✤ پس اس شعر مین کہتا ہے کہ جب حضرت علی مالک ذوالفقار کی محبت کی حمائل گلے مین چمک و دمک سے نور علی نور دل و جان بلکہ ایمان کو روشن کر رہی ہے تو پھر تبرے کی سیاہی سے اپنے ایمان کی منہ کو کالا کرنا کیا کام خلاصہ یہہ کہ اس شعر مین مؤلف دیوان نے اپنا سنی مذہب ہونا

بیان کیا ہے مقابل اوس دہول لگانا اور مارنا کف دست بر کسے زدن
اور سر چنگے زدن کا ترجمہ ہے یہہ دہول لگائی یعنی ایسی دہول لگائی کہ سحر
ہوجاے یعنی سحر تک روشن نہو یہہ ظاہر ہے کہ تیز ہوا کے چلنے سے شمع گل
ہوجاتی ہے ہمارے سینے فی النار والسقر ترجمہ آگ اور دوزخ مین
اس عربی کو محل ہجو اور بد دعا مین استعمال کرتے ہین چنانچہ جب کوئی برا آدمی
یا ظالم مرجاتا ہے تو اوسکے حق مین کہا کرتے ہین کہ فلانا فی النار والسقر ہوا
یا کوئی آدمی جب کسی بد آدمی کے مرنیکی خبر سنتا ہے تو مخاطب فی الحال کہا کرتا ہے
کہ فی النار والسقر یعنی خوب ہوا کہ دوزخ مین پہنچا نار آگ سقر دوزخ اور
یہان فقط جلنے سے مراد ہے کوئی کمر کو تقدیر شعر اگر کمر ہو تو تیری کمر کو کوئی
کمر کہے کر آدمی یعنی کیونکہ جو بات آدمی کہے ہے تو سوچکر کہے ہے خلاصہ یہہ
کہ جب محبوب کی کمر بباعث باریک ہونے کے نظر نہین آتی تو کوئی کیونکر
بیان کرسکے اور آدمی جو بات بیان کرتا ہے سوچ کر بیان کرتا ہے پس جب
محبوب کی کمر سوچ بچار سے باہر ہے اسلئے بیان نہین کرسکتا یا یہہ کہ جب
آدمی بات کہے تو سوچکر کہے کیونکہ جس حالت مین کمر نظر ہی نہین آتی تو پہر
کیون کمر کا وجود مقرر کرنا بلا سے ہووے بلا آفت ۔ غول یعنی دیو
جن ۔ بہوت اور غول بیابانی مشہور جو جنگل مین صورت بدل کر مثلا بکری
وغیرہ صورت ہوکر لوگون کو دہوکہ دیا کرتا ہے اور بلا سے اس کلمہ کا محاورہ
اوس موقع پر کرتے ہین کہ جہان حسب مرضی اپنا مقصود حاصل نہو تو کہا
کرتے ہین کہ بلا سے یہی بات حاصل ہو کیونکہ بلا کا اختیار کرنا گویا مصیبت
(بہار) امر ہے اور یہہ جو کہتے ہین کہ تیری بلا سے یعنی تو اس بات کو
بلا کے برابر سمجہہ کہ جسکو کوئی پسند نہین کرتا پس جب اصلی مقصود حاصل نہین ہوا

۷ اسی محاورہ مین سمجہو کہ جسکو کوئی بات گوارا نہوا اوسکو کہتے ہین کہ تیری بلا سے ۳

کرتا تو اوسکے سوا ادنی چیز مقصود کے بالعوض انسان منظور کرلیتا ہے یہان
بہی ایسا ہی سمجھو مرغ نامہ بر اوس کبوتر سے مراد ہے کہ خط کو اوسکے بازو پر
باندہکر ایک شہر سے دوسرے شہر مین بہیجدیتے ہین ایسے کبوتر پچھلے زمانہ
مین سوداگرون کے پاس ہوتے تھے بہونرا زنبور سیاہ جو لکڑی مین
سوراخ کرکے رہتا ہے اور پہولون پر بیٹھتا ہے اوسکو دیکھکے یعنی بہونرے
کو دیکھکے وہ یعنی محبوب منہ سے خوشخبر تو کہے یہہ ظاہر ہے کہ بہونرا بہ نسبت
کبوتر نامہ بری مین لاشے ہی اسلیئے بلا سے کہا ہے خلاصہ یہہ کہ عاشق
ہر طرح سے آرزو کرتا ہے کہ کسی کے ہاتہہ سے کسیطرح آرزو پوری ہو خواہ کوئی
بہی نامہ بر ہو ہر ایک شعر مین شعر بالکسر کلام منظوم اسکے اشعار جمع ہے
تر۔ بلند۔ رنگین شعر کی صفات مین سے ہے مطلب ظاہر۔ شعر۔

مطلع

اوٹہانا عشق مین کیون اے دلِ نادان جو کہون ہے
ابہی تو مال جو کہون ہے پہر آگے جان جو کہون ہے

اور دوسری کتاب کے دونو مصرع مین نکہون ہے واقع ہے جو کہونا اوٹہانا
نقصان اوٹہانا کیونکہ جو کہون واو مجہول سے زبان کے معنی ہین پس
مطلب یہہ ہے کہ اے دل نادان عشق مین کیون نقصان اوٹہا رہا
ہے کیونکہ ابہی مال جو کہون یعنی مال کا نقصان ہی پہر آگے یعنی اسکیے بعد
جان جو کہون ہے یعنی جانکا نقصان ہے ہمیشہ کام تہا پائمردی
بمعنی مددگاری۔ بل۔ زور اس شعر مین کہتا ہے کہ مجنون ہمیشہ صحرا نورد
رہا اور مین عاشق ایسا جوانمرد ہون کہ اپنے زور عشق کی مددگاری
اور زور سے زنجیر کے گہر کو آباد کیا ہے یعنی ہمیشہ پابجولان رہا ہون

اور پابجولان رہنا بہ نسبت صحرانوردی زیادہ تر دکہہ درد مصیبت مین
رہنا ہے کیونکہ ایک حالت مین مقید رہنا جان پر بہت بہاری ہوتا ہے
گویا اس شعر مین مجنون پر ترقی بیان کی ہے خانہ زنجیر خود زنجیر کے معنی
مین اور باعتبار حلقہ خانہ زنجیر کہا ہے جنون سے میرے جنون دیوانہ
ہونا بگولا گردباد اور دیوباد کا ترجمہ ہے بگولا اسطرح پیدا ہوتا ہے کہ گرمیون
کے دن جنگل مین چارطرف سے ایک جگہ ہوا کے گھومنے سے گرد و غبار
اوٹہکر وہ غبار بصورت ستون ہوکر آسمان کی طرف سیدہا چلا جایا کرتا ہے
بگولے سے بہاگنے کی اسلیئے تشبیہ دی ہے کہ بگولا نہایت جلد اور تیز اوٹہکر
آسمان کیطرف جاتا ہے ہیولا ہر شے کا مادہ ۔ ہر چیز کی ماہیت ۔ ہر شے
کا اصل ۔ صورت تصویر شکل واضح ہوکہ ہر جسم دو جہت سے بنتا ہے
یعنی پہلے ہیولا ہوتا ہے اسکے بعد جسم کو صورت لگتی ہے اسکی مثال یہہ ہے
کہ چنانچہ اول کمہار نے مٹی کو کوٹ کر پانی مین بگہو کر گوندہنے کے بعد ایک
مقدار چاک پر رکھا اسکو ہیولا سمجہو جب اس سے پیالہ یا اور کوئی برتن
بنایا تو پیالہ کی شکل بن گئی اسکو جسم کہتے ہین خلاصہ یہہ کہ جو چاک پر مٹی
رکہی تہی وہ ہیولا ہوا اور جو پیالے کی شکل بن گئی اسکو صورت کہتے
ہین الغرض ہر جسم ہیولا اور صورت سے تیار ہوتا ہے یہہ حکما کی اصطلاح
ہے اسکے بعد سمجہو کہ ہیولا بلا صورت بیکار اور بیفایدہ ہے یعنی جب تک مٹی
کو صورت نہ لگے محض بیکار ہے لہذا عاشق کہتا ہے کہ مجنون میرے جنون
سے خوف زدہ ہوکر بگولے کیطرح جلد بہاگ جاتا ہے دوسرے مصرع مین
ثبوت دعوی کی دلیل بیان کرتا ہے کہ مجنون کیون نہ بہاگ جائے
کیونکہ مین اصل وحشت کی صورت ہون وہ یعنی مجنون ایک محض

وحشت کا ہیولا ہے کہ ابھی تک اوسپر صورت لگکر وحشت کی شکل نہین بنا خلاصہ
یہہ کہ عاشق نے مجنون پر اپنی ترقی عشق بیان کی ہے **خاک** اوڑانا
بولائی بولا دیوانہ کو کہتے ہین یہان بولائی دیوانی کے معنی ہوے مطلب
یہہ کہ میری خاک اوڑانیکے مقابل بگولے کی کچہہ حقیقت نہین یہان یہہ حال ہے
کہ اگر آندہی مقابل ہو تو دیوانی پھرے یہہ ظاہر ہے کہ آندہی بگولیکی نسبت
غبار و گرد مین زیادہ ہے مطلب ظاہر گر **رخ کا** پنکھڑی پھول کی
ایک ہی مطلب ظاہر **فرہاد ضرب** تقدیر شعراے فرہاد ضرب تیشہ سے
ضرب غم سخت ہے مگر سچ پوچھیے تو چوٹ کڑی ہمین نے سہی ہے خلاصہ
یہہ کہ عاشق جو فرہاد کا منزل عشق مین ہم مشرب ہے اسلیے **فرہاد** سے ہمدردی سے کہتا ہے کہ ہم تمنے ہی چوٹ کڑی عشق کی سہی ہے **جو کوئی**
آبلہ مور چیونٹی۔ کیڑی یہہ ظاہر ہے کہ مور کا پاؤن بہت ہی چھوٹا اور
پتلا ہوتا ہی اس حال مین اگر مور کے پاؤن پر پھپولا نکلا تو وہ ایک لاشے ہے
عاشق اپنے آپ کو کہتا ہے کہ اگر کوئی آبلہ پاے مور ہی یعنی کوئی آبلہ مور
کے پاؤن کا بھی ہو تو تیرے ڈبونے کو مور کا آبلہ کافی ہے اوسکے پانی مین
تو ڈوب مرے کیونکہ عشق کے مصایب نے بدن کو ایسا خورد کر دیا ہے
کہ چیونٹی کے پیر کے آبلہ مین عاشق ڈوب سکتا ہے **تو طوفان** ہے **کیا**
کہون کیا کہون یعنی مین اپنے دل کا کیا ذکر کرون **ابرو پیوستہ** محبوب
کے ابرو کی تعریف مین ہے بس یعنی اختیار مین **ایک طعمہ** یعنی دل ایک
خوراک اور دو مچھلیان یعنی دونو محبوب کے ابرو آپسمین اوس ایک دل
کے لیے کشمکش مین یعنی لڑ رہے ہین **عربدہ** ناقہ شتر **غمزے** بیند ہینگے
ناز و انداز کو کہتے ہین کیونکہ جب اونٹ جہومتا ہو اور ہولی ہولی پاؤن دہرتا سفر

مین چلتا ہے تو اُسکے بدن کی بدصورتی کے سبب وہ انداز بے ڈول معلوم ہوتے ہین
اسلئے شتر غمزے مشہور ہو گئے پس کہتا ہے کہ اگر مجنون کو سار بانی ملجائے تو پہر
تم اونٹ کے غمزے دیکہنا کیونکہ معشوق کی ہر ایک بات عاشق کے لئے
بیفائدہ ایذارسان ہوا کرتی ہے **کہان غم** کہان ہم اور کہان غم یعنی ہم سے
غم بہت دور تہا اور ہم ہمیشہ خوشی مین تہے ہم کو غم سے کچہہ غرض مطلب یعنی ہمکو
غم سے کچہہ مطلب ہی نہین تہا یعنی کبہی غم خواب و خیال مین بہی نہین آیا تہا
جب غم لاحق ہوا تو کہتا ہے کہ اے حضرت عشق یہہ غم والم کی نعمت آپنے مہربانی
کی ہے خلاصہ یہہ کہ عشق ایسی چیز ہے کہ جسکو کوئی بہی غم نہو اسکی بدولت
غمگین ہو جاتا ہے **مقدم صدق** پر تقدیر شعر گرچہ کذب صدق پر مقدم ہے
لیکن صدق فائق ہے اسکی یہہ دلیل ہے کہ ہان دنیا مین پہلے صبح کاذب
ہے پیچہے صبح صادق ہے خلاصہ یہہ کہ اس فرد یعنی شعر مین صدق یعنی
راست گوئی کی تعریف کی ہے اسطرح کہ اگرچہ ہر کسیکو کذب پسند ہے
لیکن بہر حال صدق کا درجہ اول ہے جیسا کہ دوسرا مصرع علت ہی اور مختصر
تقریر یہہ ہے کہ دنیا مین صدق پر کذب مقدم ہے اگرچہ فوقیت اور شرافت
صدق ہی کو حاصل ہے جیسا کہ صبح کاذب صبح صادق سے پہلے ہوا
کرتی ہے **راتون** کو نہ ہوا اور حق یہہ دونو لفظ خدا کی بندگی اور خدا کے
ذکر کرنے کے ہین ہو عربی زبان کی ضمیر ہے جو خدا کیطرف راجع ہے گویا اللہ
صاحب کا اسم مقرر ہوا اور حق خاص نام خدا ہے مناجاتی مناجات سرگوشی
کرنا۔ کان مین بات کہنا مجازاً خدا کی جناب مین اس طور پر دعا کرنی کہ خدا کو
حاضر جان کر جسطرح باتین کیا کرتے ہین دعا مانگنا چونکینگے چونکنا سوتے سوتے حالت
سے آواز یا بلا آواز سے دفعتاً اوٹہہ کہڑے ہونا **قطرہ قطرہ** یعنی

آنسو قطرہ قطرہ ہے جسکی شدت یعنی قطرہ کی شدت طوفان طوفان ہے
اور پارہ پارہ دل ہے جسمین یعنی دل مین تودہ تودہ حسرت ہے مطلب ظاہر
اے ذوق اس شعر مین ہوا ورحق وہی دونو کلمے پاک ہین کہ جسکے معنی
صفحہ اول مین گذرے ہین مطلب ظاہر کیا ہم سخنی ہم سخن وہ جو کلام کرے یعنی
کسیکا شریک ورانباز ہو یعنی دوسرے کو اپنے مرتبہ کے برابر سمجھکر دلیری سے
کلام کرے یہہ کلمہ مثل ہمقلم او رہمکار کی ہی اوس گل سے محبوب سے مراد ہے
چٹکجانے چٹکنا اوس آواز کو کہتے ہین کہ جو دو انگلیون کو ملاکر آواز نکالتے
ہین جیسے چٹکانا اور چٹخانا انگلیون کو خم دیکر آواز نکالنی اور چٹک اوس
آواز کو کہتے ہین جو شگفتہ ہونیکے وقت غنچہ سے نکلتی ہے اور یہان دوسرے
مصرع مین چٹک جانا چلے جانے اور دور ہو جانے سے مراد ہے بیمار غم
جو تقدیر شعر جو اوسکا بیمار غم کھاکر زمین دیکھے تو وہ خوش خوش جاکر مقبرون
کی زمین دیکھے زمین دیکھنا محاورہ مین قے کرنیکو کہتے ہین اور دستور ہے
کہ جب کسی کو قے ہو تو اوسے فرحت کے لئے پھول یا گلدستہ یا کوئی باغ یا فرحت
ناک چیز دکھایا کرتے ہین اسلئے شاعر کہتا ہے کہ اگر تیرا بیمار غم کھاکر زمین دیکھے
یعنی قے کرے تو اوسے بجائے سیر باغ کے مقبرون کی زمین نہایت
خوشی سے دیکھنی چاہیے کیونکہ وہان اپنی موت کا نقشہ آنکھون کے سامنے
پھر جاتا ہے اور عشاق کے لئے مرنیکے سوا کوئی فرحت ناک چیز نہین
آتے ہی سُن لشنو کا ترجمہ ہے اور سن اوسکو بھی کہتے ہین کہ جاڑے برف
کے صدمہ سے آدمی کا وجود سرد ہوکر بے حس و حرکت رہ جاے اور سن
اوسکو بھی کہتے ہین جو کسی مصیبت یا غم والم کی حالت ہوکر چپ چاپ ہو
کر بلا حس و حرکت ہو جاے یہان یہی اخیرہ معنی مراد ہین مطلب ظاہر کہل گیے

گل تقدیر مصرع اول اے صبا کچھ گل کہلکے اپنی بہار دکہلا گئے کچھ یعنی تھوڑے بن کہلے یعنی ناشگفتہ ہونیکے سوا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ جو لوگ عمر رسیدہ ہوکر دنیا مین ہے رہ وہ اپنی عمر کی بہار دکہلا گئے اور جو بعض جوانی کی حالت مین ہی مر گئے اونکی نہایت حسرت ہے۔ حسرت افسوس ارمان آج تنہا تقدیر شعر جو یعنی جب گل کے وصل کے عالم نظر مین پہرتے ہین تو اسلیئے آج ہم تنہا گھر مین خفقانی سے پہرتے ہین عالم بفتح لام جہان اور عالم سے مراد قسم یعنی نوع سے بہی ہوتی ہے مراد وصل کے حالات خفقان سودائی دیوانہ مطلب ظاہر ہم اور غیر یہان غیر سے مراد رقیب ہے ہم نہون گے یعنی ایک جگہ ملکر نہ بیٹھین گے ہم ہون گے یعنی جہان ہم ہونگے وہ نہون یعنی جہان ہم ہونگے وہان وہ رقیب نہون گے وہ ہونگے یعنی جہان وہ رقیب ہونگے ہم نہونگے یعنی ہم وہان سے اوٹھکر چلے جائین گے خلاصہ یہہ کہ رقیب سے بہر صورت اتفاق نہو گا گیا البشر ہاروت ماروت دو فرشتے ہین جو چاہ بابل مین بحکم خدائے پاک مقید ہین انکا مفصل قصہ اس شرح مین اول آچکا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کے بہائیون نے کنوئین ڈالدیا تہا شاعر کہتا ہے کہ ہاروت ماروت کا کنوئین مقید ہونا عشق کے ہاتھون سے ہے ہاروت ماروت کا عشق کے ہاتھ سے مقید ہونا ظاہر ہے کیونکہ یہہ دونو ایک کنچنی پر عاشق ہوگئے تھے وہ لولی ان سے اسم اعظم سیکھہ کر آسمان پر اوڑ کر چلی گئی تہی وہ لولی وہ ہے جس ستارے کا نام زہرہ ہے اس گناہ کے بالعوض وہ فرشتے قیامت تک مقید ہوا رہین گے اور حضرت یوسف علیہ السلام محبس مین زلیخا کے ہاتھ سے مقید رہے ہین گویا حضرت یوسف علیہ السلام کا کنوئین پڑنا عشق کے ہاتھ سے تہا کیونکہ انجام آپ پر زلیخا عاشق ہوئی یہہ ظاہر ہے کہ حضرت

یوسف علیہ السلام عاشق نہین تھے بلکہ زلیخا کے محبوب تھے لیکن خواہ محبوب ہو خواہ عاشق عشق کی تاثیر کا اثر جانبین مین موثر ہے اس سے ثابت ہوا کہ دراصل حضرت یوسف علیہ السلام کو عشق نے ہی تو کنوئین مین ڈالا تہا جو بذریعہ قافلہ سوداگران مصر مین پہنچکر عزیز مصر کے حبالۂ بیع مین آئے اور آپ پر زلیخا عاشق ہوئی حضرت یوسف علیہ السلام کا مفصل قصہ سورہ یوسف مین ہی خط بڑہنا خط کا بڑہنا یعنی لنبے ہونا محبوب کے چہرے کی تعریف مین داخل نہین بلکہ عیب ہے لیکن یہان بڑہنے سے مراد خط کے اوگنے سے ہے کہ جسکو خط سبزہ کہتے ہین یہہ خط خورد خورد بال محبوب کے رخسارہ کے گرد پر زیبا معلوم ہوا کرتے ہین اور سبزہ کا اوگنا ابتدا مین لب کی پشت سے ہوتا ہی سرکار بادشاہی ۔ کچہری مجازاً حاکم ۔ ہندو دزد ۔ پاسبان ۔ غلام ۔ کافر باشندہ ہند پہلے مصرع مین خط زلف کاکل گیسو بتناسب رنگ سیاہ ہندو کہا ہے چونکہ ہندو کے معنی غلام کے بہی آئے ہین اسلئے حسن کو ایک سرکار فرض کرکے یہہ مضمون بندی کی ہے کہ اس حسن کی سرکار مین جتنے ملازم بڑہے ہندو ہی بڑہے کہ جس شخص کو حالت شرمندگی مین پسینہ آجاتا ہے اوسکے حق مین کہتے ہین کہ پانی ہوگیا یا جسکو شرم حاصل ہو خواہ پسینہ نہ آوے اوسکو بہی کہا کرتے ہین کہ فلان شخص پسینا پسینا ہوگیا جب یہ عاصی الف دیوان ذوق سے مراد ہے کیونکہ اپنے گناہون کے اقرار مین یہہ شعر لکہا ہے خلاصہ یہہ کہ کہتا ہے کہ مین اسقدر گنہگار ہون کہ گناہونکے باعث عرق شرم مین تر ہوجاؤنگا تو دوزخ کی آگ میرے عرق مین پانی ہوجائے گی یعنی سرد ہوکر عرق کے پانی مین ملجائیگی چنانچہ کہتے ہین کہ ۔ ہرچہ در کان نمک رفت نمک شد ہم نہین مرجائینگے یعنی خدا کے سامنے عرض کر دینگے کہ ہمکو محبوب نے نہین مارا معلوم ہوا نیعنی ناک اسکو تر اور الف

سے باعتبار سیدہا ہونیکے تشبیہ دیتے ہین اور ابرو کو کمان سے ملا آہے دو کمان سے
یعنی دو نو کمان سے کھنچا ہوا ہے مطلب ظاہر دل بچے کیونکر شوخ واو
مجہول سے ہے اسکے معنی دلیر۔ بے باک کے ہین شنگ۔ [illegible]۔ ہنرمند۔
نکار۔ شوخ۔ خو۔ ناز یہان مراد متکبر اسکے بعد تقریر اسطرح سنو کہ اگر کوئی شخص
سیکڑون کوس پر گھر سے نکلکر چلا جاتا ہے تو اوسکو اپنے گھر کا نقشہ بہول نہین
جاتا سارے گھر کا نقشہ من وعن سوجہتا ہے یعنی تصور مین ہوتا ہے کہ میرا
گھر اسطرح کا ہے لہذا عاشق کہتا ہے کہ جسطرح آدمی کو اپنا گھر سیکڑون کوس
سے سوجہتا ہے ایسا ہی مین عاشق کا دل دراصل محبوب کی نگاہ چشم کا گھر ہے
جو بوصف شوخ و شنگ ہے پہر بتاؤ کہ ایسی نگاہ سے میرا دل کیونکر بچے کیونکہ
محبوب کی نگاہ کا گھر میرا دل ہے او تغافل کیش تغافل کیش محبوب کی صفات مین سے
ہے ڈہنگ طور۔ طریقہ یعنی عاشق کہتا ہے کہ اے معشوق تو میرے دل کے
ڈہنگ سے خوب واقف ہے کہ اگر تو نہ آیا تو اب مطلقاً بچنے کا نہین اسلئے اے معشوق
جلدی سے آجا جل ہے باریکی آج کا کلمہ محل تعریف مین بولتے ہین اس
لفظ کی تشریح پہلے کئی دفع آچکی اوسکا ہر تار سخن یعنی محبوب کی سخن کی تار اور
سخن کو تار اسلئے مقرر کیا کہ سخن کو سلسلہ سخن بہی بولا کرتے ہین جنتری تار
کشونکا آلہ کہ جسکے چہیدون مین سے چاندی سونے لوہے وغیرہ کی موٹی
تار کو زور سے کہینچکر پتلی باریک بنا لیتے ہین یعنی شاعر محبوب کے دہن کے
بہت چہوٹے ہونے کی تعریف کرتا ہے کہ محبوب کا دہن اسقدر خورد ہے کہ جسمین
سے تار سخن اوس طرح کہ جیسے جنتری مین سے تار زور سے نکالتے ہین ایسی
ہی محبوب کی سخن باریک ہوکر نکلتی ہے اور سخن کی باریکی یہہ کہ اوسکا
سمجہنا کچہہ آسان نہو گویا اس شعر مین معشوق کی سخن کی باریکی اور

موزونی کلام اور دہن کا خورد ہونا بیان کیا ہے جو معشوق کی صفات میں سے ہے **ذوق زیبا ہے** جانو کہ شیخ کے لئے آب بنگ کا وسمہ اور شراب سرخ کی مہندی اسلئے تجویز کی ہے کہ وصل بعض شیخ بظاہر پارسا ہوتے ہیں اور باطن میں بدکار لہذا ایسے شیخ کے حق میں یہی وسمہ مہندی زیبا ہے ڈسا ہو کافر فا کی کسر سے ہے اسکی جمع کفار و کفرہ ہے فارسیاں فتح سے بھی پڑھتے ہیں سراد رزر کا قافیہ لاتے ہیں او اکثر کافر کا لفظ محل ظلم اور بیرحم اور شوخ میں مستعمل ہوتا ہے اور شرع میں منکر دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں لہذا فرق کے لئے فا کو فتح سے پڑھتے ہیں پس کافر فا کی فتح سے معشوق کے القاب میں سے ہے کھیلنا بازی کا ترجمہ ہے اور کھیلنا او سکو بھی کہتے ہیں کہ جب کسیکو سانپ نے کاٹا ہو تو بعض افسون گر منتر کے علم سے سانپ کے کاٹے کو یا آسیب زدہ کو اسطرح کھلاتے ہیں کہ وہ شخص منتر کے علم کے اثر سے سر کو ہلانے لگجاتا ہے اور جو کچھہ اوس سے پوچھتے ہیں وہ بیان کرتا ہی اگر آسیب ہوتا ہے تو حاضر ہو جاتا ہے اوسکو نکالدیتے ہیں یا جلا دیتے ہیں اور اسیطرح سانپ کو بھی حاضر کر لیتے ہیں پس کہتا ہے کہ سانپ کا ڈسا ہوا فسون کے اثر سے کھیلتا ہے اور جسکو دہان اور گیسوے محبوب نے ڈسا ہو وہ افسون گردن کی منتر سے نہ منہ سے بولتا ہے اور نہ سر سے کھیلتا ہے او اس شعر کے مطابق یہہ شعر بھی خوب ہے۔ شعر۔ ناگ کالا جسے ڈس جائے تو کچھہ دن جیئے زلف ناگن کا ڈسا مانگ کے پانی نہ پیئے + **گاہ تھی خلق کا حیران ہونا** اسلیئے ہوتا تھا کہ جب محبوب گھر سے نکلا تو خلق معشوق کی صورت کو دیکھتے ہی در محبوب پر حیران اور بلا آواز چپ چاپ کھڑی رہجاتی تھی اور جب گھر سے نہیں نکلتا تھا تو وہ خلق معشوق کے گھر سے باہر ایسا شور و غل مچاتی تھی کہ ایک دوسر کی آواز

سینے نہین پاتی تہی بیقراری کا یہہ بات ظاہر ہے کہ جب کسیکو کسی چیز کی امید
ہوتی ہے تو اوسکے وصول کی انتظاری مین اوسیکا دہیان لگا رہتا ہے اور جس
شے کی ناامید ہوتی ہے اوسکا دہیان مطلقاً نہین ہوتا اسلئے اس صورت مین
وہ شخص آرام مین ہوتا ہے کیونکہ جب چیز کی امید ہی نہین تو اوسمین بیقراری کرنا
عبث ہوتا ہے **میری طاعت سے** خلاصہ یہہ کہ میری طاعت یعنی بندگی
عبادت معصیت یعنی گناہون سے بہی بری ہے کہ جس سے گناہون کو عار یعنی
شرم آتی ہے اور جو مین توبہ کرتا ہون تو میری توبہ پر توبہ استغفار پڑہنی ہے
کہ ایسے شخص سے دور رہنا اچہا ہے **رہے خاطر** تقدیر شعر اپنی خاطر بے شغل
محبت بند نہ رہے کیونکہ اپنی فریاد قفل دل کے لئے مثل سپند کلید ہے حاشیہ
کی تحقیق سے مطلب واضح ہے **باقی ہے کہ شیخ** خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شیخ جو داڑہی
کو خطاب سے سیاہ کرتا ہے اسکو بہی اور گناہ کرنیکی حسرت یعنی افسوس رہا ہے
واضح ہو کہ سیاہی کو گناہ سے مشابہت ہے کیونکہ مثل مشہور ہے کہ فلانے کا نامہ
گناہون سے کالا ہے **عیان ہے** عیان اور ہویدا کے معنی ظاہر کے ہین
فلفل سے مراد فلفل گرد یعنی سیاہ مرچ ہے اشک سے فلفل کی مناسبت بلحاظ
گولائی ہے پس کہتا ہے کہ جب اپنا اشک سوختہ مانند فلفل آتا ہے تو اسلئے عشق
کی گرمی عیان اور سوزش دل ہویدا ہے مطلب ظاہر ہو گیا **مجہے گہوارہ ہی**
جب مین وہ جون طفل اشک آفت رسیدہ لڑکپن سے ہون تو اسلئے مجہے
گہوارہ ہی کشتی طوفان زدہ آسا تہا مطلب یہہ کہ لڑکپن سے میرا عشق مین
یہہ حال تہا کہ اوسوقت میرے اشکون مین گہوارہ کشتی کی طرح طوفان مین تہا
درد دل سے واضح ہو کہ درد کے لفظ کو اگر اولٹا کرکے پڑہو تو وہی درد
سے ہے مطلب ظاہر **دل گرفتار** عیاری چالاکی مطلب ظاہر **ابر رحمت ہے**

تقدیر شعر اے ابر جب تجھے اسدم رحمت ہے تو تو جھڑی لگا دے کیونکہ وہ محبوب
جانے کو کہتے ہین پھر جھڑی مین دیکھین تو کیونکر جائینگے مطلب ظاہر اگر ابر رحمت
کو اضافت سے پڑہا جاوے تو قسم کا لفظ محذوف نکالین یعنی اے ابر رحمت
تجھے قسم ہے کہ تو اسدم جھڑی لگا دے ہم بتون سے جذب دل یعنی محبت کا
اثر جو دوسرے کے دل مین اتر کر جائے اور دوسرے کو بہی محبت پیدا ہو پڑے
پتھر مین یعنی بتون کے دل بڑے بہاری او سخت ہین مطلب ظاہر قفل صد
خانہ دل تقدیر شعر اے محبوب جو یعنی جب تو آیا تو قفل صد خانہ دل ٹوٹ
گئے اور جو طلسمات کبہو نہ ٹوٹے تھے ٹوٹ گئے دل کا صد خانہ ہونا باعتبار
کثرت تفکرات کے ہے اور دل کو قفل لگنا یہہ کہ کسی طرف مائل نہونا یا باعتبار کثرت
غم کے دلکا بستہ رہنا طلسمات جمع طلسم یونانی لفظ ہے کسی چیز مین حکمت
کرنیکو کہتے ہین اور اسکے معنی تماشا کے ہین جو شکل عجیب و غریب نظر آوے واضح
ہو کہ طلسم کئی طرحکا ہوتا ہے ایک یہ کہ نیرنجات یعنی جادو اور منتر کے عمل سے
بناتے ہین مقصود یہہ ہوتا ہے کہ اوسطرف کوئی جا نسکے چنانچہ کہانیون کی کتابون
مین لکہا ہے مثلا حاتم نامہ وغیرہ مین اور ایسے طلسم کو کوئی توڑ نہین سکتا تہا
مگر جو شخص جادوگری مین اوس سے غالب ہوتا تہا پس عاشق کہتا ہے کہ جو طلسم کبہی
نہ ٹوٹے تھے وہ محبوب کے آنے سے سب کے ٹوٹ گئے دوسرے مصرع مین
ٹوٹنے کے بعد تھے کا لفظ ہونا صحیح ہے جاے ہے جائے معنی جگہ
خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ پہلے خاک کو چھان کر تمام کر دیا جب خاک نرہی تو
اسلئے اب مغیلون کے نیچے جگہ پکڑی ہے کہ جسکے کانٹے پاؤن مین چبہتے
ہین اوڑ اے طرز نالہ فریاد ۔ واویلا ۔ شور یہہ ظاہر ہے کہ جو شخص نالہ کریگا
وہ رویگا بہی اور رونے کی کثرت سے آنسو سرخ نکلا کرتے ہین اسلئے طرز

چونچ کو سرخ کہا ہے نہ شب آنکھون خال تل وہ سیاہ نقطہ جو بدن پر ہوتا
ہے افیون افیم حب گولی خلاصہ یہہ کہ محبوب کے تل کو افیم کی گولی مقرر
کیا جو عاشق اسکو دیکہکر افیمی کی طرح رات بہر بیدار رہا افیونی کو نیند کم آیا کرتی
ہے پینک مین بے عقل ہوجاتا ہے

غزل ناتمام

کہتے ہین لوگ تقدیر شعر یہہ جو لوگ کہتے ہین کہ جہوٹ کے پاؤن نہین
یہہ لوگون کی کہاوت جہوٹ ہے کیونکہ جہوٹے تو پاؤن توڑ کے ہی نہین
بیٹھتے ہین اول سمجہو کہ شاعر نے اس مثال کو جو مشہور ہے غلط کردیا ہے یعنی
اس شعر مین ایک خیال بندی کی ہے جو شاعر کو اصطلاح کے لفظ سے موقع مل
گیا ہے اسکی یہہ تفصیل ہے کہ پاؤن توڑ کے پا شکستن کا ترجمہ ہے اسکی اصطلاحی معنی
آنے جانے کو ترک کرنا ہے پس اس اصطلاح سے صاف پایا گیا کہ یہہ جو نقل
مشہور ہے کہ جہوٹ کے پاؤن نہین ہین پس پاؤن کا ہونا گویا پاؤن کا ٹوٹے ہونا
ہوا اور ٹوٹ ہونا اور توڑنا ترک کے معنی ہوئے اسلئے شاعر کہتا ہے کہ یہہ مثال غلط ہے کہ جہوٹ
کے پاؤن نہین کیونکہ اگر یہہ بات ہو تو جہوٹ کو ترک کردین حالانکہ خلاف
گو جہوٹ کو ترک نہین کرتے ہین **چلتا ہو ذوق** تقدیر شعر ذوق ہستی کی قید
سے جہوٹ کے چلتا ہو کیونکہ یہہ قید دم گہوٹ کے مار ڈالیگی مطلب ظاہر
کیونکر حباب حباب پانی کا بلبلہ بیکران کران کنارہ - انتہا بیکران
وہ کہ جسکا کنارہ اور انتہا نہو حباب کا دریاے بیکران ہونا اس خیال سے کہ
جب پانی پر بلبلہ ہوتا ہے تو بلبلہ کا جدا نام اور پانی کا علیحدہ اسم ہوتا ہے
جب بلبلہ نہو تو دریا ہی کہین گے خلاصہ یہہ کہ جب تک انسان دنیا کی ہوس
چہوڑکر آپ کو محبت اور توحید باری تعالی مین نیست و نابود نکرے تو

دیاے معرفت مین محو ہوگا

غزل ناتمام

پہر جاتی ہے دوسرا مصرع باعتبار اختلاف نسخہ کے دو طرح ہے ایک کہ - برگشتہ قسمت جو ہے میری بخت نگون ہے * دوسرا - برگشتہ جو قسمت ہے میری بخت نگون ہی - خلاصہ یہہ کہ جب قسمت برگشتہ اور بخت نگون ہے تو اسلیے آہ بہی پہر جاتی ہے یہہ ظاہر ہے کہ آہ کا پہر اندر لوٹ کر جانا بڑا دکہہ ہے کیونکہ طبیعت کی رکاوٹ سے انسان غم مین بہرا رہتا ہے دل کرتا ہے طاہر جانور - جانو کہ جانور سے اسطرح شگون لیتے ہین کوا وغیرہ جانور بیٹہا ہو تو کہا کرتے ہین کہ اے جانور فلان شخص یا اوسکا خط آتا ہے یا نہین اس حال مین اگر جانور اوسی دم اوڑ جاتا ہے تو آدمی اور خط کے آنیکا شگون سمجہتے ہین مگر اکثر کوے سے شگون لیتے ہین یہہ یعنی رنگ پریدہ سے فنا ظاہر ہے ایسا ہی اگر کسی جگہ جانیکا قصد ہوتا ہے تو اوسیطرح شگون لیتے ہین عاشق کہتا ہے کہ جب مین معشوق کے کوچہ کے جانیکا قصد کرتا ہون تو اپنے رنگ پریدہ سے شگون لیتا ہون اسطرح کہ اگر رنگ اوڑا ہوا یعنی زرد رنگ معلوم ہوا تو یہہ شگون ہوا کہ ملاقات محبوب سے بہرہ یاب ہون گا کیونکہ رنگ کا زرد ہونا کمال عشق کا نمونہ ہے قایم ہے قایم کہڑا ہونیوالا - کہڑا ہوا یہان ثابت اور مضبوط سے مراد ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ ستون کی پناہ سے مکان چہت پائیدار ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ میرے نالون سے درد کی بنا مضبوط اور قایم ہے یعنی ہر درد کے ساتہہ نالہ یعنی فریاد کرتا ہون قسمت برگشتہ برگشتن پہر جانا حکم نہ ماننا قسمت حصہ - بٹا ہوا قسمت برگشتہ وہ کہ جسکے نصیب کہوٹے ہون حیا شرم مژگان آنکہون کی پلکین عاشق کہتا ہے کہ اے لوگو میرے کہوٹے

نصیب کی طرف دیکھو کہ محبوب نے ادہر یعنی میری طرف ایک نگاہ کی
تہی پس وہ نگاہ پلکون کے سر تک آکر شرم کے باعث پہر آنکھون مین پہر گئی
یعنی ہٹ گئی یہہ ظاہر ہے کہ محبوب کو عاشق کیطرف دیکھنے سے شرم آیا کرتی ہی
الفت کا پہلے مصرع مین بجاے مزا دوسری کتاب مین نشہ کا لفظ ہے
مطلب آسان ہے کہتے ہین کہاے جاے ہے یہہ ایک اوس محاورہ کا
کلمہ ہے کہ بعض موقع کسیکے حق مین بولا کرتے ہین کہ یہان اوسکو کوئی کہتا
ہے یہہ مار دینے سے مراد ہوتی ہے گویا کسی کے بلا لینے کی ترغیب مین بولتے
ہین خلاصہ یہہ کہ عشق کی مصیبت کے باعث ہولنگا خواستگار ہے نہ تہی شب بجاے
کلمہ اک ایک یا سے صحیح ہے شب غم بجاے شب تپ تاے فوقانی سے
صحیح ہے دوسرے مصرع مین اور آتے تھے کی جگہ اوڑاتے تھے بہی لکہا ہے
اور سینون کا اوڑانا یہ کہ کئی دفعہ آیا اور پہلتا گیا کہان مین سب غلط
شب صحیح سو اس ظلمت کا پردہ باعتبار نیلگون ہونے فلک کے کہا ہے
حواس و ہوش شے کا قرینہ سے ہونا وہ ہوتا ہے کہ ہر چیز اپنے اپنے
موقع پر ہو جیسے حواس خمسہ باطنی اپنی جگہ دماغ مین ہین مثلاً اول حس مشترک
اسکے بعد خیال پہر متصرفہ واہمہ حافظہ اور حواس خمسہ ظاہری یہہ ہین ذائقہ باصرہ
شامہ لامسہ سامعہ اور بے قرینہ وہ جو اپنی جگہ پر نہو جب حواس بے قرینہ ہون
تو عقل وغیرہ مین فتور واقع ہوگا یہان یہی مطلب ہے میری سینہ سینہ زنی
ہاتہون سے سینہ کو پیٹنا دوسرے مصرع مین کلمہ ہین کی جگہ کلمہ تھے
دوسری کتاب مین واقع ہے اوٹہا یا اوٹہانا بیٹھانا سزا کا قسم ہے یعنی
وقت معین تک حکم کر دینا کہ بیٹھہ اور اوٹہہ سو آدمی اوسوقت تک بیٹھتا اوٹہتا رہتا ہے
اس حال مین اوسکو ذرا آرام لینے کا حکم نہین ہوتا جو قدرے آرام کرے اور یہان

عاشق کو بیتابی بیطاقتی اوٹہا بیٹھا رہی ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ حالت بیقراری
مین چین نہین ہوتا کہا جب الماس ہیرا یہہ جو مشہور قیمتی پتہر ہے اسکا ٹکڑ
کہانا زہر قاتل ہے جگر آنتون وغیرہ کو ٹکڑے کر دیتا ہے کہتا ہے کہ بلبنے الماس
کے بہت نگینے توڑ کر کھائے کچہہ اثر نہوا نگینہ کی خصوصیت اسواسطے ہے کہ ہیرے
کو نگینہ بناکر انگوٹھی مین جڑتے ہین اس لحاظ سے پاس تہا جو توڑ کر کہایا دوسرا
شعر جو قطعہ بند مین داخل ہے اوسمین جان کنی کا لفظ بڑی فصاحت کا ہے
کیونکہ جان کنی مین سے کنی کا لفظ نکلتا ہے جو ہیرے کے ریزے کو کنی کہتے
ہین اور جان کنی حالت نزع کو بہی کہتے ہین جان کنی کے معنی جان کا دکہا دینا
اور نزع کے معنی کہینچنا اور جان کا رشتہ قالب سے ٹوٹنا جانکا نکل جانا خلاصہ
یہہ کہ الماس کے کھانیکے بعد جان کنی نے بہت جان توڑی مگر مین ایسا سخت
جان ہون کہ جانکا رشتہ قالب سے نہ ٹوٹا بہت دکہا دوسرے مصرع مین
ہے کا کلمہ غلط اور نے کا کلمہ جو نفی کے لئے ہے صحیح ہے لگے پانی اہل اسلام
نزع کے وقت مرنیوالیکے منہ مین پانی چوایا کرتے ہین اور سورہ یاسین پڑہ کر
سنایا کرتے ہین اس سورہ کے یمن سے جان نکلنے مین آسانی اور موجب نجات
ہے پس کہتا ہے کہ پانی بہی منہ مین ڈالا اور سورہ یاسین بہی سنایا مگر میری زندگی
نے عمر کے تھوڑے سے دن باقی لگا رکہے تھے اسلئے میری قسمت سے میرے
خانہ کے قریب کسی نے مسجد مین اذان[۱] دیدی اور اذان کے ساتہہ ہی مین اور
فرخی نے مجہکو صبح وصل کی بشارت دی اور اسکے بعد کہتا ہے کہ اللہ اکبر ایسی
خوشی صبح وصل کی بشارت سے ہوئی کہ خوشی نے خود خوش ہوکر موذن کے حق
مین یہہ کہا کہ اے موذن مرحبا تو کیا بروقت بولا یعنی خوب وقت اذان
کہی جو میری جان نکلنے سے بچگئی اور محبوب کے وصل کی بشارت ملی اس

نیک عوض کے صلہ مین تیری آوار کے اور مدینے مین ہو یعنی تجھکو اذان کہنے کا رتبہ کے اور مدینہ مین ملے **کل ایک تارک** ناظرین یہ سمجھین کہ اس قطعہ کے پہلے دو شعر بطریق سوال ہین اور باقی جتنے شعر رباعیات تک ہین اس شعر کے جواب مین واقع ہین کہا یہ او سنے مست الست اوس کو کہتے ہین کہ جسپر اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا حال منکشف اور کہلا ہو الست بربکم اسکا یہہ مسئلہ ہے کہ جب خدائے تعالی نے روحون کو پیدا کیا تو اون سے سوال کیا کہ الست بربکم ترجمہ مین نہین ہون تمہارا رب روحون جواب دیا کہ أَنَا أَنَا ترجمہ ہم ہین ہم ہین یعنی اور کسیکو نہین جانتے ہین پھر السد صاحب سے وہی ارشاد ہوا پھر تو بالہام ربانی روحون کو عقل آگئی اور جواب مین عرض کیا کہ قَالُوا بَلٰی ترجمہ روحون نے کہا کہ ہان آپ ہمارے رب ہین پس جو اولیا ہوتے ہین اونکو بیہ حال عالم ارواح کا معلوم ہوتا ہے **اوٹھالے ہاتھ** جہان سے ہاتھ اوٹھانا جہان کے ترک اور چھوڑ دینے سے مراد ہے گردن کی جگہ دوسری کتاب مین کر ہے واقع ہے چھٹا جو پابست قیدی مقید خلاصہ یہہ کہ اگر دنیا چھوڑ دی فقیری مین پھنس گیا غرض یہہ کہ انسان متعلقات سے نہین چھوٹتا ہے خواہ دنیا کی ہو خواہ دینی کیونکہ یہی ایک تعلق ہے رہا وہ **خدمت** یعنی مرشد کی طاعت مین اسلیئے رہا کہ جو پہلے پیر پرست ہوگا تو حق پرست ہو سکتا ہے اور ان تینون شعر کے معنی قطعہ بند کے طور پر کرو **گر ایک عمر** خلاصہ یہ کہ اگر انسان بلند درجے پر جا پہنچے تو ہمت کو بلند کرکے اوس سے بہی اونچا رتبہ پیدا کرے کیونکہ منازل خدا اشناسی کا انتہا نہین **جو دستگاہ** ہوئی یعنی دستگاہ[1] **جو ہوشیار** اس شعر مین ہوشیار کے مقابلہ مین مست کا ذکر کیا ہے اگر ہوشیار سے اہل علم مراد لیا جاوے تو بہی درست ہے خلاصہ یہہ کہ ہوشیار شرع کا پابند ہے اور

[1] دستگاہ قدرت، جمعیت سامان ۱۲

جو ست ہے وہ کیفیتون میں پہنسا ہوا ہے دوسرے مصرع مین گر ہے صحیح ہے
کیا جاینگے جاینگے الف کے بعد نون صحیح ہے ہمزہ غلط ہے خاص و
عام مین واو بہی نہ چاہئے عوام جمع عام ضد خاص اعلی بہت بلند واضح ہو کہ صحیح
مسلم مین جو حدیث کی بڑی معتبر کتاب ہے واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل ع کی اولاد سے
شرافت مین چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی ولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد
کو قریش سے چن لیا اور مجکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف کنانہ حضرت ع کی چہوہوین
پشت مین ہین اون سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب
نضر بن کنانہ کا ہے حضرت کی چودہوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت صلعم کے
بڑدادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اولاد سے شرافت
مین افضل ہے پہر اون مین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل
ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت ساری عرب کے عطر
ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے
عالم سے افضل ہین اسواسطے کہ حضرت کی اولاد سوائے حضرت فاطمہ کے کسی سے
باقی نہین رہی حضرت کا نسب نامہ یون ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن
عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ
بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور تاریخ کا
عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم
بن ابو طالب اور ابو طالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور حضرت
فاطمہ علیہا السلام رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی بیٹی تہین جو حضرت علی علیہ السلام

دو انتر کی حالت بدلتی
ہا کہیان مراد حالات ہے

سے منسوب نہین حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام بن
حضرت فاطمہ زہرؑا تھے اب سمجھو کہ ان دونون رباعی اول مین ان حضرات
علیہم السلام کی نعت لکھی ہے مقام مراد - رتبہ میثاق کسر سے عہد - پیمان
استوار کی یہان میثاق سے روز میثاق مراد ہے یعنی روز ازل روز ازل وہ کہ
جسدن روحون نے خدا کے رب ہونے کا اقرار کیا تھا کہ جسکے حال مین آیۃ
اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی نازل ہے اور آیۃ کی تفصیل اس شرح کے متعلق
صفحہ ۲۵ اور ۱۰۶ مین دیکھو پس رباعی کا مطلب یہہ ہے کہ اے ذوق حضرت علی کرم
اللہ وجہہ کی امامت کا مقام یعنی رتبہ بجز خاص عوام لوگ کیا جانینگے یعنی
خاص لوگ جان سکتے ہین اور عام لوگون کا یہہ مقدور نہین کہ آپکا رتبہ معلوم
کر سکین اگر آپ کا رتبہ معلوم کرنا ہو تو اون سے معلوم ہو سکتا ہے جو خاص
لوگ روز میثاق مین صف اول مین کھڑے تھے پس اون سے جا کر پوچھے کہ وہ
یعنی حضرت علیؑ کیسا امام تھا واضح ہو کہ روز میثاق مین روحون کی صفین حسب
مراتب اپنی اپنی جگہ کھڑی کی گئی تھین مطلب واضح ہوا سبطین نبی سبط
قوم - قبیلہ بیٹی کی اولاد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین حضرت فاطمہؑ
کی اولاد ہین جو حضرت فاطمہ رسول خدا کی بیٹی تھین اسلئے حضرات حسنین کو
سبطینؑ کہتے ہین اور عربی مین اسم کے بعد یا اور نون ہو تو تثنیہ کے معنی ہوتے ہین
تثنیہ دو کو کہتے ہین اور عربی مین الف نون بعد اسم تثنیہ کی علامت ہے اور
تثنیہ کے صیغہ مین یا اور الف کا ماقبل یعنی یا اور الف کا پہلا حرف ہمیشہ زبر سے
پڑھا جاتا ہے جیسا کہ سبطین طوے کی زبر سے پڑھو نبی یعنی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور دونو حضرات یعنی سبطین کا جہان کے دیکھنے کے لئے
عینک ہونا اسواسطے ہے کہ آپکی محبت کے ذریعہ سے ہر دو جہان مین اہل اسلام

سے کے لیے روشنی ہے والا اندہیرے مین ہوگا اسکے بعد بوجہ ترقی کہتا ہے کہ آنکھون
کے لئے بجائے عینک سمجہنا عین ایمان ہے لیکن میرے نزدیک اے ذوق
یہہ ایمان کی بات ہے کہ اونکی نعلین آنکھون سے لگا نعلین دو جوتیان یہہ بہی
عربی مین تثنیہ کا صیغہ ہی اور یہہ بہی تقریر ہے کہ حضرت حسنین حضرت علی
اور حضرت زہرا کے لئے نور العین اور ہمارے لئے دو عالم کے دیکہنے کے لئے
اونکی نعلین بجائے عینک ہے جو کچہہ ہوا دوسری کتاب مین جو کچہہ ہوا
واقع ہے یہی صحیح ہے مطلب ظاہر دل اپنا اوچاٹ دل کا نہ لگنا یعنی ایک جگہ
کام مین یا بیٹہنے مین دلکا اوکہڑے رہنا اے ذوق پہلے مصرع مین آتا
ہے تو غلط ہے اسلئے مصرع اسطرح صحیح ہے اے ذوق فلک آپ ہی بارہ
حصے۔ واضح ہو کہ منطقۃ البروج کمر سے ایک دایرہ ہی جو آسمان کی بارہ برجون
پر واقع ہین اور اس دایرہ کی شکل کمربند کیطرح ہے جو ساتون آسمان اسکے
اندر ہین او واس منطقہ پر جو بارہ بروج ہین یہہ آسمان کے حصے ہین جو آسمان
کو بارہ حصون پر تقسیم کیا ہے باعتبار اختلاف نسخہ دوسرا مصرع دو طرح پر ہے
سو رہ ہونہ کیون زیر فلک بارہ باٹ۔ دوسرا نسخہ اسطرح ہے۔ سودا ہونہ
کیون زیر فلک بارہ باٹ + باٹ وہ پتہر کہ جسکو ترکڑی کے پلے مین رکہکر دوسرے
پلہ مین چیز رکہہ کر وزن کرتے ہین اور باٹ منزل اور رستہ کو بہی کہتے ہین اس
رباعی کا یہہ مطلب ہے کہ غم زمانہ سے دل کو مضطرب نہ کرنا چاہئے بلکہ جسطرح
مصیبت کے دن کٹین اوسیطرح کاٹنے یعنی بسر کرنے چاہئین کیونکہ اے
ذوق اسکی یہ دلیل ہے کہ جب فلک آپ بارہ حصہ پر منقسم ہے اور فلک
کی جانب سے اثر غم وغیرہ کا نزول ہوتا ہے تو زیر فلک کیونکر سو راہ اور
بارہ باٹ نہون سو راہ اور بارہ باٹ کثرت راہ اور منزل سے مراد ہے یہہ ضرور

ہے کہ جب کثرت راہ اور منزلون کی ہوئی تو رنج والم ضرور ہوگا ممکن
نہین آپ اوسے دنیا ترک یعنی جب تک اوسکو دنیا جان سے نہ بارے

رباعی

اے ذوق مناجات خدا کو حاضر ناظر جانکر اسطرح دعا مانگنا کہ جیسے کسی سے
باتین کرتے ہین بدست تہابدست وہ جو نشہ پیکر بالکل ہوش باختہ ہوجائے
پیر خرابات شراب پینے والونکا مرشد یعنی شراب پلانے والا اور اصطلاح
صوفیا مین پیر خرابات مرشد کامل کو کہتے ہین جوان بدست ترکیب توصیفی

رباعی

دکھلائے جو کافر بکسر فا ہے کفار اور کفرہ اسکی جمع ہے اور فارسی والے
فا کی فتح سے پڑھکر زر اور سر کے قافیہ مین لاتے ہین اور کافر بفتح محبوب کے
معنی مین باعتبار ظلم اور بیرحم کے شوخ استعمال کرتے ہین اور فا کی کسرے سے منکر
دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہین اسواسطے فرق کے لئے اعراب کو یعنی
کسر کو بدل دیا اور محبوب کے معنی مین کافر بفتح فا پڑھتے ہین کتابی اور کافر
کتابی ہم معنی لفظ ہین کافر کتابی وہ جو کسی پیغمبر کی امت ہو مثل یہود وغیرہ
اور منکر دین محمدی ہو اور روئے کتابی یا چہرہ کتابی اوسے کہتے ہین کہ جو
کچھہ اور صاف کتابون مین محبوب کی خوبی چہرہ مین لکھے ہین وہ سب اوسمین
موجود ہون پس کہتا ہے کہ اگر وہ محبوب اپنا کتابی چہرہ دکھلائے تو سب
مدرسہ کافر کتابی ہوجائے یعنی محبوب کے عشق مین مقید ہوجائین اور
اس شعر کے مطابق فارسی مین یہ شعر ہے ؎ زخط صفحہ روئش نظر نمیگیرم[لے] +
بکوئے عشق چو حسن کافر کتابی نیست + یہان کافر کتابی اسلئے کہ معشوق
کا رخ کتاب ہوا اور عاشق اوس کتاب کے قائل ہوئے رباعی

لے نظر گرفتن مراد از دیدن

باز نمیگیرم دیدن ۱۲

ان آنکھون سے دوسرا مصرع اسطرح صحیح ہے مصرع - اور پھر انکو یہ رنگ خون بھی دیکھا + کیا کیا دیکھا یون یعنی اسطرح وون یعنی اوسطرح یعنی جہان کا اختلاف کئی رنگ مین دیکھا رباعی - جب آئے روتے ہوئے آپ آئے تھے یعنی اورون کے دکھہ درد موت مین روتے تھے آپ جائینگے یعنی جب ہم دنیا سے جائینگے اورون کو رولا جائینگے یعنی ہم پر پچھلے روینگے اور یہ بھی تقریر ہے کہ جسوقت پیدا ہوئے تھے تو روتے ہوئے آئے تھے ظاہر ہے کہ جب لڑکا لڑکی پیدا ہوتا ہے تو حالت تولد مین رونے لگتا ہے خلاصہ یہ کہ پیدایش کے وقت سے حالت گریہ لاحق حال ہے نیمچہ جب نیمچہ چھوٹے کپڑے اور بالا پوش اور چھوٹی بندوق اور چھوٹی تلوار کو کہتے ہین بغل مین مار لیا یعنی لیا جو چڑھا منہ منہ چڑھنا محاورہ مین بہت اختلاط پیدا کرنا اور یہان سامنے ہونے سے مراد ہے مطلب ظاہر عشق کے قیس عرب مقدس مین ایک قبیلہ یعنی ایک خاندان کا نام ہے جو قیس کی اولاد سے ہے اور مجنون کا لقب ہے اور مجنون کا دشت مین پھرنا مشہور ہے فرہاد شیرین کا عاشق جسنے عشق کے زور سے پہاڑ مین سے نہر نکالی تھی جبل پہاڑ اس شعر مین لف ونشر مرتب ہے مطلب ظاہر کھینچکر عشق ازل جسکا شروع نہو اس سے وہ زمانہ مراد ہے کہ جب خدا نے روحین پیدا کی تھین خلاصہ یہہ کہ مین ازل سے عشق کا مارا ہون ہمنے جانا خلاصہ مطلب یہہ کہ جسوقت فرہاد نے جبل مین تیشہ مارا تھا تو وہین یعنی اوسیوقت ہمنے جانا تھا یعنی معلوم کر لیا تھا کہ اوسکو یعنی فرہاد کو عشق نے مارا یعنی اب یہ عشق فرہاد کو مار ڈالیگا گر دکھا دون عالم جہان اور عالم سے ہر شے کی نوع یعنی ہر قسم سے مراد ہوتی ہے جیسے عالم انسان وجن وعالم ملایکہ وعالم

غم و عالم عیش وغیرہ پس یہان حالات سے مراد ہے ہر تار مو یعنی بال کی
ہر تار موسیقار ہیم کی ضخم سے ایک ساز کا نام ہے اور لکھا ہے کہ موسیقار ایک
جانور کا نام ہے کہ اوسکی چونچ مین بہت سے سوراخ ہوتے ہین اون چہیدون
سے کئی طرح کی آوازین نکالتا ہے حکیمون نے راگ کا علم اسی جانور سے نکالا
ہے اور مشہور ہے کہ جب یہہ جانور عمر رسیدہ ہو جاتا ہے تو میدان مین لکڑی
جمع کر کے آپ اوسپر بیٹھہ جاتا ہے اور گوناگون آوازین نکالنا شروع ہوتا
جب اون آوازون مین سے دیپک راگ کا نکلنا شروع ہوتا ہے تو اوسکی تاثیر سے لکڑیون مین آگ لگجاتی ہے اور خود بہی جلکر بہسم
ہو جاتا ہے پہر قدرت خدا سے اوس راکہہ مین انڈا پیدا ہوتا ہے اوس انڈے سے
موسیقار کا بچہ پیدا ہو کر موسیقار ہو جاتا ہے اس جانور کی پیدایش اسی طرح
ہوتی رہتی ہے اس شعر مین ساز اور جانور یعنی ہر دو سے مراد ہو سکتی ہے مطلب
یہہ ہوا کہ کہتا ہے کہ اگر مین اپنے نالہ ہائے زار کا حالات دکہادون یعنی دکہانے
پر مستعد ہوون تو اپنے بالونکی ہر تار سے موسیقار کا کام لون یعنی ہر ایک بال
سے موسیقار کی آوازون کے برابر نالون کی آوازین نکالون دیتا ہے خانہ
کعبہ پر غلاف ہر رنگ سیاہ ہمیشہ اوڑہا رہتا ہے حضرات حاجی صاحبان تعظیم کی
جہت سے آنکہون سے لگاتے اور چومتے ہین آتشخوار اس مرغ آتشخوار
کبک یعنی چکور کہتے ہین کہ جب چکور جوان ہوتا ہے اوسوقت آگ کی
چنگاری ہو تو کہا لیتا ہے اور مرغ آتشخوار سمندر کو بہی کہتے ہین یعنی وہ کیڑا
جو آگ مین پیدا ہوتا ہے یہہ جانور بشکل موش ہوتا ہے اگر آگ سے باہر نکلے
تو مر جاتا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ ہما کی خوراک استخوان ہے سعدی شیرازی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ۔ ہمای بر ہمہ مرغان ازان شرف دارد ÷ کہ استخوان
خورد و طائر نیازارد ÷ مطلب ظاہر کرکے لکہون صریر یعنی بانگ یعنی آواز

قلم ملخ اور اسکا آواز کرنا یہان قلم کی آواز سے مراد ہے بانگ صور یعنی حضرت اسرافیل فرشتہ کی بانسری کی آواز پہلے قیامت کے دن اس بانسلی کی آواز سے سب خلقت مرجائیگی پس بانگ صور کا کام لینا یہہ کہ قلم کی آواز سے سامعین مرجائینگے **نزع مین بھی** نزع جان کندن ظاہر ہے کہ اوس وقت شربت پلایا کرتے ہین مطلب ظاہر **آخر کو فیض** وہ جو پیر مریدون کو تلقین کرتے ہین یعنی خدا کا رستہ بتاتے ہین بیعت مرید ہونا سبو ٹھلیا۔ گھڑا یہان شراب کے خم سے مراد ہے پیر مغان آگ کا پجاری معشوق یہان شراب کے پلانے والے سے مراد ہے **دل مرا** کہتا ہے کہ میرا دل ایک جام شراب ہے لہذا اس دل کو جام شراب کی ہوس ہے یہہ ظاہر ہے کہ جو شراب کا پیالہ ہوگا اوسمین شراب ڈالتے ہین اسلئے جب دل کو جام مقرر کیا اسلئے شراب کا خواستگار ہے **خال دل** سویدا ایک سیاہ نقطہ ہے جو دل مین ہوتا ہے کہتا ہے کہ یہہ سویدا یعنی سیاہ خال اوس دل کے جام شراب مین بمنزلہ مگس کے ہے کیونکہ اکثر اوقات پیالے مین مکھی پڑجاتی ہے خلاصہ یہہ کہ میرا دل مے نوشی کے حال مین شراب کا جملہ سامان رکھتا ہے **پھونچے اوس** خلاصہ یہہ کہ اگر میرے دل کو جام شراب پینے کی طاقت ہو تو اوس ہاتھہ مین یعنی محبوب کے ہاتھہ مین شراب کی ضرورت کے وقت پہنچ جائے یعنی اگر دل جام شراب بن سکتا تو اسیطرح اوس تک رسائی ہوجاتی **دیدہ آبلہ** آبلہ کا رونا اوسکا پانی نکلنا تقریر یہہ کہ میرا آبلہ پا اسلئے روتا ہے کہ میرے سبب سے کسی خار کو تکلیف نہ ہوئی ہو یعنی خار جو چبھتے رہے ہین کوئی ٹوٹ نہ گیا ہو اور اوسے تکلیف پہونچی ہو **ہوش کو** اسکا ہم معنی یہہ شعر ہے ؎ دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند ؛ آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش ؛ یعنی آدمی کو دنیا کے تفکرات وغیرہ کی ضرف

سے بے عقل ہو جانا چاہیئے آہون مین دوسرے مصرع مین ہوا ہو یعنی ہوا
ہونا بہت جلد بہاگ جانا مطلب ظاہر جگر اور دل تیر کا تراز و ہونا اور ایسا ہی
لب معشوق پر ہونا تیر کے نشانہ پر لگنے سے مراد ہوتی ہے جگر اور دل کا ٹھنا
یعنی دونو کا تیر سے چہد کر زخمی ہو کر خون کا بہجانا کیونکہ اسکی یہہ تفصیل ہے کہ
حوصلہ لوٹا اور پرند جانور کا معدہ جو حلق کے نیچے ہوتا ہے اوسمین جانور
دانہ جمع کر لیتا ہے مجازاً مقدور اور ہمت کے معنی ہین پس دل و جگر مین
حوصلہ سے مناسبت پوری ہے کیونکہ ان مین خون ہوتا ہے مگر یہان مقدور
اور ہمت سے مراد ہے عدو و نیش عدو دشمن نیش زن نیش نوک کی
تیزی جیسے چہری کی نوک ہوتی ہے بچھو اور سانپ کا ڈنک نیش زن ڈنک
مارنے والا اور نیش زنی محاورہ مین اوسکو بہی کہتے ہین کہ جو شخص کسی کے مخالف
ہو اور ہر جگہ موقع پا کر محفل وغیرہ جگہ مین اوسکی کلام کی رد کرتا ہو یا اوسکی ہتک
کی بات کرتا ہو کیونکہ یہہ بات مشہور ہے کہ فلان شخص کیا نیش زنی کرتا
ہے اور یہہ بات ایذا رسانی کا موجب ہے زہر کی گہانٹہہ جس شخص مین
بہت غصہ ہوتا ہے اور غصہ سے بہرا رہتا ہے اوسکو زہری اور زہر کی گہانٹہہ
کہا کرتے ہین اسطرح کہ دیکہو کہ فلان شخص کیا زہری اور زہر کی گہانٹہہ ہے
اور یہہ ظاہر ہے کہ بچہو بہت زہری ہوتا ہے اسلیئے دشمن کو بچہو بنایا ہے
خلاصہ یہہ کہ دشمن ہر دم درپئے ایذا ہے چو لو چہپے اول سمجہو کہ عقل دیوانگی
کی ضد ہے یعنی جہان عقل ہوگی دیوانگی نہ ہوگی اور جسمین دیوانہ پن ہوگا
اوسمین عقل نہ ہوگی اس شعر کا یہہ مطلب ہے کہ کہتا ہے کہ اگر مجہہ عاشق سے
عقل یہہ پوچہے کہ تیرا کیا نام ہے تو اوسکے جواب مین یہہ کہون کہ اسکو دیوانہ
چشم پریرو کہتے ہین اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جسکا کوئی نام دریافت کیا

کرتا ہے تو اوسکے جواب مین یون کہا کرتے ہین کہ اسکو مثلاً زید کہتے ہین پر یہ مراد محبوب کبھی شیرین تقدیر شعراے شیرین آیا کوہکن ۱۹ نے کوہ کو دل سے کبھی نہین کاٹا یعنی رغبت اور محبت سے نہین کاٹا کیونکہ کوہکنی محبت اور عشق کا کام نہین بلکہ اسکو زور بازو کہتے ہین خلاصہ یہہ ہے کہ شیرین نے کوہکن کے پہاڑ کے کھودنے کو محبت کی جہت سے سمجہا اور یہان اسلئے اس شعر مین کہتا ہے کہ شیرین نے اولٹ سمجہا ہے کیونکہ ایسے کہودنے اور کہاڑنے کے کام کرنا زور بازو کا وصف ہے کیونکہ زور کے باعث ہر کوئی ایسا کام کرسکتا ہے

مطلع

رخصت جو ہو کر خلاصہ یہہ کہ جب محبوب ہم سے رخصت ہو کر گھر جاتے ہین تو ہم گھبرا کر چلدیتے ہین اور محبوب کے گھر مین محبوب سے پہلے پہنچ جاتے ہین خلاصہ یہہ کہ عاشق کو پسند نہین کہ آنکھون سے باہر ہو

مطلع

جاتے ہین کوے یعنی کوچہ گلی بت مورت جو پتھر کی تراش کر بت پرست اوسکی پرستش کرتے ہین اور شعرون مین بت سے مراد محبوب سے ہوتی ہے اس شعر مین دو وجہ ہین ایک یہ کہ بت پرست حسب اعتقاد خود نہایت خوب صورتی سے بناتے ہین دوسرا یہہ کہ اوسکی پرستش اوسکو سب سے بہتر سمجہکر کرتے ہین ایسا ہی عاشق معشوق کو سب سے بہتر اور خوبی مین لاثانی اور اوسکی خیال مین پرستش کیطرح لگا رہتا ہے لالہ فام یعنی رنگت مین لالہ کے رنگ لالہ ایک پہول کا نام ہے جو رنگ مین بہت سرخ ہوتا ہے معشوق کے چہرہ کی لالہ سے تشبیہ دیتے ہین دار السلام نام بہشت اور ایسے موقع پر سلام کرنے کا استعمال ترک کرنے سے مراد ہوتی ہے

مطلع

کہے ایک خلاصہ یہہ کہ اس شعر مین کم گوئی سے مراد ہے اسکی دلیل شاعر نے

کا وصل حاصل ہوگا سو فرہاد سے زیر بنا دیا تہا جو ہنر بی مشہور ہے خسرو نام برویز بن ہرمز بن نوشیروان جو شیرین کا عاشق اور فرہاد کا رقیب تہا ۱۲

یہہ بیان کی ہے کہ خدا نے زبان ایک دی ہے اور کان دو دئے ہیں اس سے یہہ معلوم ہوا کہ زبان سے ایک بات کہے اور دو سنے **مطلع** لے نگاہ **تقدیر شعر** اے محبوب نگاہ مہر سے دل لے بچشم قہر مت دیکھہ کیونکہ اس بات کو دیکھہ کہ جو گڑ دینے سے مرے تو اوسکو زہر نہ دے دل کا لینا یعنی کسیکے دل کو اپنے عشق میں قابو کر لینا یہہ مشہور ہے کہ جو گڑ دینے سے یعنی نرمی اور محبت اور اخلاص سے مرے یعنی تابع اور مطیع ہو جائے تو اوسکو زہر سے مارنا یعنی سختی اور درشت مزاجی اختیار کرنا بے فایدہ اور بعید از عقل ہے مطلب ظاہر **اک خاک** اک خاک غلط اور ایک خال صحیح **تقدیر شعر** اے ماہ تیرے زیر زلف کے ایک خال سے سو طریقہ بد اختری میرے لئے ظاہر ہوئے آہ مراد محبوب خال جو بدن پر سیاہ نقطہ تل کے برابر ہوتا ہے اس سے محبوب کے چہرے کی خوبصورتی زیادہ ہوتی ہے بد اختری بد نصیبی میرے لئے یعنی میرے حق میں مطلب ظاہر **رسوا** نہوتے پردہ دری افشائے راز سے مراد ہے کیونکہ پردہ دریدن کے معنی راز کے افشا کرنیکے ہیں رسوا ہونا رسوا شدن کا ترجمہ ہے یعنی لوگوں میں کسیکے عیب کا ظاہر اور فاش ہونا جسکو عربی میں فضیحت کہتے ہیں مطلب ظاہر **ثبت** اوس ثبت لکہنا۔ تحریر کرنا بیاض چشم میں یعنی آنکہہ کی سفیدی میں خط سرمہ سے یعنی سرمہ کے خط سے اور ظاہر ہے کہ سرمہ کا نسخہ کئی ایک چیزیں ملا کر بناتے ہیں جو انتخاب نسخہ یعنی جسقدر نسخے انتخاب کئے انتخاب کرنا چننا۔ پسند کرنا افسون گری سحر اور منتر کرنا مطلب یہہ ہے کہ جسقدر جادو منتر کے نسخے چننکر جادوگروں نے پسند کئے ہیں گویا یہہ ایسے نسخے انتخاب کردہ محبوب کی چشم کی سفیدی میں لکہے گئے ہیں خلاصہ یہہ کہ محبوب کا سرمہ کئی ایک جادو کی تاثیر

رکہتا ہے **طالع ہوے** لکہتے ہین کہ جب ماہ اور مشتری کا ایک برج مین قِرانؔ ہوتا ہے یعنی جمع ہوتے ہین تو وہ وقت ساعت سعد یعنی نیک ہوتا ہے طالع بکسر لام سے چڑہنے والا اور بخت۔ دولت یہان بخت سے مراد ہے تقدیر مصرع اول یعنی اپنے بخت سعادت سے ہمقرِن ہوئے ہمیمن بمعنی نزدیک واضح ہے کہ جب دو ستارے یعنی ماہ اور مشتری ایک برج میں جمع ہوتے ہین تو وہ وقت سعد ہوتا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ ان دو ستارون کے قران سے اپنا طالع سعادت سے قرین ہوا نیر مشتری عاشق اور ماہ معشوق سے مراد ہوا کرتی ہے یعنی عاشق اور معشوق مین کبہی ملاقات نہین ہوئی مطلب ظاہر **وہ میرے طالع** واژون اوندہا۔ اولٹا۔ برگشتہ۔ نگون خم شدہ۔ کبڑا نگونسار مثل چشمہ سار کوہسار جو چشمہ اور پہاڑ کے معنی ہین سار کا کلمہ ان سب مین مزید علیہ ہے یعنی انکے بعد بڑہایا ہوا ہے **ایک صدمہ** صدمہ آسیب پہونچانا بلا مصیبت۔ دکہہ۔ درد یہہ ظاہر ہے کہ بلا اور مصیبت کو کوئی اختیار نہین کرتا کیونکہ بری چیز ہے پس بلا سے سی کلمہ تشبیہ کا ہے جب انسان بلا کو برا جانتا ہے تو اِسلئے بلا سے کا یہ محاورہ ہوا کہ تیری بلا سے یعنی جیسے بلا کو کوئی یاد نہین کرتا ہے اور نہ اوسکو کوئی اپنے پر لیتا ہے اسلئے کہتے ہین کہ تیری بلا سے یعنی تجکو ہماری درد و رنج کیا یاد ہے ایسا ہی یار کی بلا سے یعنی ہمارے درد و رنج کا اوسکو کچہہ فکر اور کچہہ یاد نہین خلاصہ مطلب یہ کہ اگرچہ میری جان پر درد سر کا صدمہ اور تکلیف ہے لیکن اسکی کیا پروا ہے کیونکہ جب یار نے میرا سر اپنے زانو پر رکہلیا یعنی اگرچہ درد سر ایک بری چیز ہے لیکن جب اسکے سبب سے یار نے میرا سر اپنے زانو پر رکہا ہوا ہے تو یہہ درد ہی راحت ہے **وہ دل کہ** یہہ ظاہر ہے کہ جسمین سوز دل

دو ستارون کا ایک برج مین جمع ہونا ۱۲

ہوگا اوسکی آہین شرار آمیز نکلین گی اور یہہ بہی معلوم ہے کہ پتہر مین سے آگ
نکلتی ہے مطلب ظاہر اثر ہونا نالہ نالہ فریاد - داویلا بیدرد جسکو درد نہو یہان
نالۂ بیدرد بلبل کے نالہ سے مراد ہے نالۂ بیدرد اسلئے کہا کہ محبوب کو اوسکے
نالہ کا اثر نہین بیدرد عوام لوگ جو عاشق نہین کہتا ہے کہ اے بلبل تیرے
نالہ مین اتنا تو اثر ہونا چاہیے کہ شبنم کی جگہ چشم گردون سے اشک انجم
ٹپکین یہہ عالم ہے یہہ عالم مراد دنیا خم خانہ اور خمکدہ شراب خانہ مراد ہوتی
ہے گر یہان عالم کو باعتبار لفظ فلاطون جو خم مین بیٹھا تہا خم خانہ مقرر کیا
دور گردون آسمان کی گردش یہان فلک کی تاثیر سے مراد ہے جو عالم
دنیا مین افلاک کی طرف سے نزول ہے اسلئے جو مصائب یا راحت اقبال
ادبار انسان کے لاحق حال ہوتا ہے فلک کی جانب سے گنتے ہین گل
حکمت اوسکو کہتے ہین کہ گہولی ہوئی مٹی کو کپڑے پر لیپ کر مٹی کے برتن یا
آتشی شیشی پر لپیٹ کر دوائی کا روغن نکالنے کے لئے آگ دیتے ہین
اس ترکیب سے وہ برتن آگ مین نہین پہٹتا خاک فلاطون سے یعنی یہ
ترجمہ از کا ہے یعنی فلاطون کی خاک سے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ فلک نے
اس دنیا مین فلاطون کی خاک سے کئی ایک خم گل حکمت کئے ہین یعنی
فلاطون جو خم مین بیٹھکر زمین مین چہپ گیا تہا انجام باہر نکل کر پہر مر گیا قبر مین
مٹی ہوگیا اوسکی مٹی سے اور کئی خم تیار ہوئے وہ بہی مٹی مین مل گئے الحاصل
کہ فلاطون کیطرح ہزارون زمین مین دفن ہوکر مٹی ہوگئے گل حکمت ہونیسے
یہی مراد ہے کہ قبرون مین بند ہوکر خاک ہوگئے اگر کلمہ سے تشبیہ کا ہوتا تو خوب
تہا اس صورت مین یہہ مطلب نکلتا کہ فلاطون کی طرح فلک نے کتنے ہی خم خاک مین
گل حکمت کئے یعنی خاک مین ملائے اور فلاطون کا قصہ کتب تواریخ مین اسطرح

لکہا ہے کہ جب فلاطون سن پیری کو پہنچا تو بڑے خم مین بیٹھہ گیا شاگردون
نے حسب وصیت اوس کلان مٹکے کا منہ بند کرکے پہاڑ کی غار مین گڑہا کہود
کر چہپا دیا جب شہنشاہ سلطان سکندر کا عہد پہنچا تو حضرت سلطان کو فلاطون کی
چہپ رہنے کی خبر ملی سلطان نے حکیم کی تلاش کا حکم فرمایا ایک پرانے زمیندار
باشندہ دہ سے جو اوس پہاڑ کی نواح مین رہتا تہا یہہ خبر ملی کہ اس پہاڑ کی فلان
جگہ مین سنتا ہون کہ فلاطون چہپا ہوا ہے جب وہان کی زمین کو کہدوایا تو
فلاطون کو نکلا ابہی ہلکے ہلکے سانس بہرتا تہا انجام خوراک سے توانا ہوکر مشیر
وزیر باتدبیر سلطان سکندر رہوا تیرے مجنون تیرے مجنون مراد عاشق قطع
ہے جامہ قطع اوسکو کہتے ہین جو درزی قطع کرکے یعنی کپڑے کو اپنی کاریگری
کے طور سے کاٹ کر بدن کے مطابق سیتے ہین عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب تیرے
عشق کا جو جامہ قطع کیا ہے وہ لاغری کا جامہ ہے یعنی لاغری ہی جامہ ہے اسلئے دو
پیرہن بید مجنون کے ایک برگ سے کرے ہے اور بید مجنون مناسب حال مجنون
ہے کہ جسکے لفظ مین جنون ہے اوڑائین پون پون بفتح بائے فارسی
جادو کے حملے اور پون اوڑانا جادو کے حملہ کرنا جیسے ہنڈیا اوڑانی یا ہنسی چلانی
شاعر کہتا ہے کہ جادوگر ہم پر سیکڑون حملے کرے ہم اوس سے نہین ڈرتے مگر
اوسکی چشم فسون گر کا جادو بری چیز ہے وہ بہت خوفناک ہے زبان
کہو　لینگے بدشعاری شعار وہ کہ انگرکہہ کے نیچے جو کپڑا پہنتے ہین یعنی وہ
کپڑا جو بدن سے ملا رہتا ہو مثلاً صدری اسی جگہ سے شعار کے معنی عرف مین
عادت خصلت اور خو کے لیتے ہین کیونکہ جس کو جس بات کی عادت پڑجاتی ہے
گویا اوسکے ساتھہ ملی ہوئی ہوتی ہے بدشعار مثل بدسرشت بدسگال بدطینت بدخلقت
ہے خلاصہ یہہ کہ جب مین بدزبان کے سامنے اپنی خاکساری یعنی عاجزی بیان

کرتا ہون تو گویا مینے اوسکے منہ مین خاک بہردی خاک کا منہ مین بہرنا
چپ کرا دینے سے مراد ہوتی ہے یہہ کلمہ حقارت اور خاموش کرا دینے کے
موقع پر بولتے ہین نہوتا وہ آئینہ دار کے معنی سر تراش اور حجام کے ہین
اور عرف حال مین اوس شخص کو کہتے ہین کہ جو آئینہ کو منہ کے سامنے رکہے
آئینہ داری کے معنی وہی ہین کہ آئینہ کو منہ کے سامنے رکھے مطلب یہ کہ
اگر محبوب سرگرم یعنی مستعد آرائش نہوتا تو خورشید فلک آئینہ داری سے
ہاتہہ اوٹہا لیتا یعنی کسی کی آئینہ داری کی خدمت نہ کرتا فقط محبوب کی خاطر آئینہ داری
مین ہے خلاصہ یہہ محبوب کی خاطر سورج نکلتا ہے کہ محبوب کی آرائش حسن
جلوہ ظہور مین ہو ہاتہہ کا اوٹہانا کام کا ترک کردینا مراد ہے خبر کیا دم
شماری وہ جو جان کندن کے وقت آخری دم آتے ہین دم شماری
اسلئے کہتے ہین کہ اوسوقت تہوڑے دم یعنی سانس باقی ہوتے ہین
پس دم شماری تہوڑے دمون سے جو بقیہ ہوتے ہین مراد ہی اور جو
غمگین ہوتا ہے وہ رات کے وقت تارون کو دیکہا کرتا ہے اسکو اختر
شماری کہتے ہین جو پوچھے اپنی دارو یعنی علاج مین کہون یعنی مین عاشق
یہہ کہون کہ مے پی یعنی اصل علاج یہہ ہے کہ شراب پی لے اور اگر وہ زاہد
خشک پرہیزگاری کی بات پوچھے تو پرہیزگاری سے کہون یعنی پرہیزگاری
کی باتین بتاؤن اور دراصل یہہ تقریر ہے اگر زاہد دوا پوچھے تو شراب
بتاؤن اور اگر پرہیز پوچھے تو کہون پرہیزگاری سے پرہیز کر یعنی پرہیزگاری
چہوڑ دے کبہی جو یہہ ظاہر ہے کہ اشک سر مژگان پر آکر زمین پر گرجاتا
ہے قفس کو قفس پرندون کا پنجرہ جسمین جانورون کو قید کر رکہتے
ہین صحیح شعر اسطرح ہے۔ قفس کو لے اوڑے اوسپر اسیر مضطرب تیرے

خبر گل کی سنی اوڑتی سی گر باد بہاری سے ؛ اوڑتی سی خبر اوسکو کہتے ہین کہ بعض
لوگون مین بات کا چرچا ہو گیا مگر ابتک اوسکو صحیح طور پر جو یقینی ہو تصدیق
نہ کیا ہو مطلب یہ ہے کہ اگر باد بہاری سے گل کی خبر یعنی محبوب کے گلشن
مین پہنچنے کی خبر اوڑتی سی بہی سن لی تو اوسیر یعنی اوس خبر پر اپنا قفس کہ
جسمین تیرا مضطرب جو قید مین ہے اوس قفس کو لے اوڑے یعنی اوڑا کر
گلشن مین لیجائے نہین جاتے تقدیر شعر اے سنگدل نانا و ہٹائے نہین
جاتے کاش [له] یعنی تمنا یہہ ہے کہ اونکے عوض یعنی ناز کے عوض میری چہاتی پر
دو چار بہاری سے پتہر ہوتے سے کلمہ تشبیہ نہین آتا دوسرے مصرع مین خوش
کو ہوتا ہے غلط اور خوش تو ہوتا ہے تاے فوقانی سے صحیح مطلب ظاہر

اشعار متفرقات مثنوی بتب اللہ تعالی کی تعریف مین

فلک اوسکی مطلب یہہ ہے کہ فلک اوسکی یعنی خدا کی قدرت کا ایک نمونہ ہے
کہ فلک ایک قلمدان ہے اور اوسمین ہزارون صنعت ہین دیا قمری کو قمری
مشہور جانور ہے فاختہ کی قسم سے ہے تقدیر شعر قمری کو مصرع نالا مصرع قد سرو
بالا پر دیا مطلب یہہ کہ قمری جو سرو پر بیٹھ کر نالا یعنی واویلا اور فریاد سرو کے عشق
مین کرتی ہے یہ ایک مصرع ہوا اور دوسرا مصرع جو سرو اکیلا کہڑا ہے وہ ہوا یہہ دونو
مصرع ایک شعر بنگیا مطلب ظاہر ہوا کی عطا تو خطون مراد محبوبان اور ناز
جو محبوب مین استغنائی ہوتی ہے اور کرشمہ و غمزہ وغیرہ ادا کو کلک مقرر کیا ہے
عرصہ فتح سے میدان کے معنی ہین اسلیے عرصہ شطرنج عرصہ آفاق او رعرصہ
بزم آیا ہے عرصہ مطلب تنگ نہ کرنا جلدی کرنے سے مراد ہے طاق سر
شیشہ وہ کہ جسمین شراب اور گلاب رکہتے ہین یہان شراب کی بوتل سے
مراد ہے کہتا ہے کہ شراب کی بوتل کو طاق سے اوتار کر پینا شروع کرا و کسی کا اندیشہ

[له] کاش کلمہ تمنا اور آرزو کا ہے اسلیے یعنی خدا کرے اور یہ یون کہتے ہین ۱۲

نکر طاق پر رکہنا چیز کے بہولا دینے سے مراد ہے جیسے طاق نسیان مین رکہنا مطلب ظاہر شیشہ مے کی دراز زبان باعتبار قلقل جو وقت مے ڈالنے کے پیالے مین بوتل کے منہ سے آواز نکلا کرتی ہے اس شعر مین تعجب سے بیان کرتا ہے کہ دیکہو بوتل یہہ زبان دراز ہو پہر یہہ اوسکے حق مین ستم ہے کہ منہ سے بوتل کا منہہ بند کردیتے ہین دستور ہے کہ بوتل کا منہ باندہ دیا کرتے ہین کہ شراب بوتل مین سے نہ بجائے مین ہون تقدیر شعر مین مانند ساغر لبریز جان بلب ہون جب یہہ صورت ہے تو جان بلب کو کیا پرہیز یہہ ضرور ہے کہ جو جان بلب ہوگا چاہے کچہہ ہی کوئی اوسکو پلادے خلاصہ یہہ کہ جب شراب پیتے پیتے اب جان بلب یعنی آخری دم ہے تو اب شراب سے کیا پرہیز جہوم جہوم جہومنا حالت مستی اور خواب اور سوائے اوس سے ٹیڑہا ہونا خم کھانا۔ کہڑا ہونا جیسے محبوب اور مست آدمی اس صورت سے چلتے ہین اور بادلون کا جہومنا ظاہر ہے کہ کثرت بارش سے نیچے اوپر دوڑے چلے آتے ہین لڑکہڑانا اوسکو کہتے ہین کہ مستی اور لاغری کے باعث جگہ پر پاؤن ٹہیک نہ پڑین اور لڑکہڑانا انکی فارسی لغزیدن کہ جسکے معنی پہسلنا ہے خلاصہ یہہ کہ جب بادل جہوم جہوم آنے لگے تو توبہ کے پاؤن پہسلنے لگے پہسلنے کا یہہ موجب ہے کہ بادلون مین شراب خور شراب کا دور گرم کرتے ہین جب بادل آنے لگے تو شراب پینے سے جو توبہ کی ہوئی ہتی بادلون کو دیکہہ کر پہر شراب کا شوق دامن گیر ہوا

قطعہ بند شعر

کردے یہان تک چور یعنی ریزہ ریزہ نشے کی حالت مین ریزہ ریزہ ہونا یہہ کہ اوٹہنے کی طاقت نہ ہے اور نہایت سستی سے مراد ہے دل کے سارے پہپہولے آبلہا کا ترجمہ ہے جو آبلہ کے معنی پہنسی اور پہولا

کے ہین نکتہ پاکیزہ بات جو پوشیدہ ہو یعنی جسکو ہر ایک نہ سمجہہ سکے نکتہ باقی نچہوڑنا یعنی کوئی دقیقہ اور سخن کی باریکی نہ چہوڑنی دل سے پہپہولے توڑنے اصطلاح مین دل کی آگ بجہنے اور تسکین پانے سے مراد ہے چنانچہ فارسی مین آبلہ دل شکستن کنایہ از فرونشستن آتش دل و تسکین یافتن ہے مین اور مانند خوشہ انگور دل کے سارے پہپہولے توڑنا دل کے سارے آبلون سے مراد ہے کیونکہ خوشہ انگور سارا توڑا جاتا ہے پس حاصل تقریر یہہ ہے کہ دل کے سارے پہپہولے توڑدون یعنی جسقدر دل مین غم و الم سوزش عشق کی جہت سے حاصل ہے اوس آتش کو بجہاؤن اور تسکین پاؤن اور واضح ہو کہ اس قطعہ بند مین عاشق کی التجا یا تو محبوب سے کرتا ہے یا مرشد یا کہ بدرگاہ باری تعالی کرتا ہے اور یہہ ہی ظاہر ہے کہ آبلہ سے پانی نکلکر تسکین حاصل ہوا کرتی ہے **کیون نہین** سیندہور کہا ایسے حلق بولنے سے رہجاتا ہے مطلب ظاہر شفق و سیندور کا ایک رنگ ہوتا ہے سیندور بازاری چیز ہے جو مرہم مین ملاتے ہین اور کام ہی آتا ہے **ہمان بیتاب** ہے وہ ہی یعنی جان گرم رو یعنی تیزرو **کالبرق** ترجمہ مانند بجلی کیونکہ عربی مین کاف معنی مانند کے آتے ہین **نبضین** **چہوٹی** نبضین اردو بولی مین نبض کی جمع ہے نبض کے معنی نارٹی ہاتہہ کی رگ کی حرکت کہ جسکو طبیب دیکہکر بیماری کی حالت تشخیص کرتے ہین نبض کا چہوٹے ہونا ضعف کے حال مین ہوتا ہے پہلے مصرع مین ہوئی واحد کا صیغہ نہین بلکہ ہوئین جمع کا صیغہ صحیح ہے خلاصہ یہہ کہ عاشق کے حق مین ایک فرقت یعنی یار کی جدائی ہزار بیماری کے برابر ہے تو نبض کیون نہ پڑ جائے طاری ہے **غالب کاٹ کہائے** کہاٹ کہانا مراد برا معلوم ہونا ہو چکی نگر مراد مگر نہیں ہے اسکی فارسی نہنگ اور عربی مین تمساح کہتے ہین

ہین آدمی کو نگل لیتا ہے تیر دشمنی دل کی امید ہو چکنا اسلیئے کہ دریا ہین
رہتے ہین اور نگر سے بیر ہے اسصورت مین دل کی امید کہان دوسرے
مصرع مین ہین کی جگہ رہوین صحیح ہے **ماہ بے مہر** بے مہر محبت الفت
نکرنیوالا یعنی نامہربان بلکہ دشمن مہر یعنی مہر یعنی آفتاب بہی دشمن ہے دشمن
بلا اضافت ہے ستم شریک اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین جو ستم کرنے مین
دوسرے کے ساتھہ شریک ہو پس مطلب یہ ہے کہ ہر ستم مین جو مجھپر ہوتا ہے
اوس ستم مین آسمان بہی ستم شریک ہے اور دشمن مہر اضافت سے ٹہیک معلوم ہوتا ہے
وقس علی ہذا دوسرے مصرع مین ستم شریک سپہر شریک بہی اضافت سے ہے
کہتا ہے کہ چاند بیمہر ہے بلکہ [illegible] ہے اور یہ ایک ظلم کرنیوالے آسمان
کے ساتھہ شریک ہے کیونکہ اکثر عشاق کو رات کو اضطرابی ہوتی ہے اور چاند کا
دورہ بہی رات کو ہوتا ہے اسلیئے اپنے کرب و بیقراری کو چاند کیطرف
نسبت کی ہے **فتنہ اوستاد** فتنہ انگیز کے معنی شر مین پڑنا۔ لوہے کا نرم
ہونا۔ کفر۔ رسوائی۔ عذاب۔ چاندی کا پگہلنا۔ گمراہ کرنا۔ دیوانہ ہونا۔
نرگس ایک پہول کا نام ہے جو محبوب کی آنکہہ کو اوس سے تشبیہ دیتے ہین فتان
فتنہ اوٹہانے والا یہان نرگس سے مراد محبوب کی آنکہہ ہے مژگان آنکہون
کی پلکین ہجوم انبوہ کرنا تقدیر مصرع اول نرگس فتان فتنہ اوستاد ہے فتنہ اوستاد محمول
بر قلب یعنی نرگس فتان فتنہ کی اوستاد ہے اسصورت مین اوستاد کا کلمہ بلا اضافت
ہے نرگس فتان کے گرد مژگان کا ہونا گویا ہجوم شاگردان ہے **رخ تعالی اللہ**
رخ منہ تعالی اللہ ترجمہ اللہ بلند کیونکہ تعالی کے معنی بلند ہونا ہے عربی مین
تعالی ماضی کا صیغہ ہے سو اللہ کی شان ایسی ہی ہے **صل علی** اصل مین اللہم
صل علی محمد ہے ترجمہ اے خدا رحمت بہیج محمد پر صلی اللہ علیہ وسلم سبحان

رَبِّیَ الْاَعْلٰی ترجمہ یاد کرتا ہون اپنے رب کو جو بے عیب اور بڑا ہے یعنی باعتبار
ذات اور صفات کے سب سے بڑا ہے اور واضح ہو کہ یہہ کلمات محل تعریف
او تعجب مین استعمال کرتے ہین پس سمجھو کہ سب کلمات پاک اسجگہ محل تعریف مین
واقع ہین قد یعنی قامت وہ کلمہ ضمیر اسجگہ بموقع تعریف واقع ہے یعنی کیا خوب
زلف جنبان براق چمکتا ہوا چمکیلا مشائیون مشائین کا ترجمہ
ہے میم کی فتح شین کی تشدید ہمزہ کی کسر سے جو چوتہا حرف ہے یہ حکما کا ایک
گروہ ہے کہ چیزون کے معلوم کرنے مین دلائل سے چلتے ہین یعنی دلیلون اور
علامتون سے مقصود کو پہنچتے ہین اور اشراق یعنی اشراقیان گروہ سے حکمائے
سلف سے ایک گروہ تہا کہ باطن کی روشنی ریاضت کے باعث حاصل کی تہی
تعلیم اور تعلم مکاشفہ اور مراقبہ سے کرتے تھے کسیکے پاس جانیکی حاجت نہین
رکہتے تہے اور حکمائے مشائین انکے برخلاف ایک دوسریکے پاس جاکر
معقولات یعنی دریافت حال اشیا کرتے ہین چنانچہ افلاطون بقراط اشراقین
کے زمرہ سے تھے یہہ ظاہر ہوا کہ باطن کی صفائی اور روشنی دلائل سے غالب
ہے لہذا کہتا ہے کہ محبوب کے رخ کی ایسی روشنی ہے کہ جو مشائی ہون
اونکو اشراقی بنا دے یعنی مشائیون کے وہم و خیال کی تاریکی محبوب کے
رخ کی روشنی سے روشن ہو کر اشراقی بنجائین گوانا ربکم آنا ربکم اصل آیۃ
شریف کا یہہ ہے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی ترجمہ مین تمہارا بڑا رب ہون اس
آیۃ شریفہ کا مضمون فرعون کا دعوی ہے کیونکہ فرعون اپنے تابعدارون کو
کہتا تہا کہ مین تمہارا بڑا رب ہون مو بال اور لفظ مو سے جو بمعنی
از ہے حضرت موسی علیہ السلام کی بہی طرف ضمنا اشارہ ہے گو یہان اسکے
معنی مراد نہین اور فرعون حضرت موسی علیہ السلام کے عہد مین تہا یہہ ایک

مصر کا بادشاہ تھا اسنے خدائی دعوی کر کے حضرت موسی علیہ السلام کا مقابلہ
کیا تھا خداوند تعالی نے اوسکو اور اوسکے لشکر کو رود نیل مصر مین ڈبو دیا۔
وحدت وجود کے مسئلے کے طور پر یہہ شعر تالیف کیا ہے یعنی آدمی گوانا
ربکم منہ سی نکہے لیکن اسکے بال کی ہر زبان سے وہی ذکر جاری ہے جیسا کہ
حضرت منصور کے وجود سے انا الحق کا دعوی اگر عام آدمیون سے مراد ہو تو بالان
کی زبان حال سمجھنا چاہیے یا یہہ مطلب کہ شاعر اپنے بالون سے مراد رکھتا ہو
غرض وحدت وجود کا مسئلہ ہے جو اس مسئلہ کی عوام کو بال برابر خبر نہین
مچھلی بازو کی مچھلی ایک دریائی حیوان ہے کہ جسکو لوگ بڑی محبت
سے شکار کر کے کہاتے ہین عربی مین سمک اور حوت نام ہے اور فارسی مین
ماہی مگر یہان یہہ معنی مراد نہین یہان مچھلی عضل کا ترجمہ ہے یہہ ایک سخت
گوشت موٹا آدمی اسکے بدن مین ہوتا ہے سے دیکہا جائے تو صورت مچھلی معلوم
ہوتا ہے اسکو ہر کوئی جانتا ہے مثلا ہتہ کے بازو مین بہی مچھلی ہے ذوالفین الف
اور لام سے غلط ہے بلکہ یہہ دال اور لام سے صراح باب الفا فصل الدال مین
لکہا ہے کہ دلفین ایک دریائی جانور ہے کہ ڈوبنے والے کو دریا کے غرق
ہونے سے نجات دیتا ہے یعنی اسطرح کہ اپنی پیٹھہ پر لیکر دریا کے کنارے پر
پہونچا دیتا ہے پس مطلب یہہ ہوا کہ محبوب کے بازو کی مچھلی دلفین ہے اسلیے کہ
جسکی دستگیری کرے اوسکو نجات دیتی ہے۔ اور اوسکی یعنی محبوب کی مردم
عین یعنی آنکہہ کی پتلی بحر خون سے نکالنے والی ہے کمر و ناف راز غلط
زار زائے منقوطہ اول سے صحیح ہے رشتہ کا رعقدہ دشوار مطلب کہ کمر اور
ناف دل کے دکہہ دینے کے لئے اس کام مین لگے ہوئے ہین کہ کاروبار
کے رشتہ مین دشواری کی گرہ یعنی گانٹھہ دیدی ہے یا یہہ تقریر کہ کمر و ناف دل

زار کے حق مین ایک رشتہ کار عقدہ دشوار ہے یعنی جیسے رشتہ کار مین عقدہ دشوار ہوتی ہے کہ جس سے کار رک کر بند ہو جاتا ہے ایسا ہی ل ب زار کے حق مین کمر اور ناف ہے کمر کی تشبیہ رشتہ سے باعتبار موئے کمر جو محبوب کی کمر کی صفات مین سے ہے ظاہر ہے

قطعہ

کیا وہ دنیا جسمین کوشش دین کیواسطے + واسطے وان کے ہی کچھ یا رب ہین کیواسطے
ذوق ماہی ہی تو اسکا خاتمہ کیجو بخیر + یا الٰہی اپنے ختم المرسلین کے واسطے۔

وہان سے مراد عاقبت کے واسطے ہین کے یعنی دنیا کے واسطے

تمت

بمنہ و کرمہ تعالیٰ جل شانہ بالخیر والعافیت

شکریہ بجناب باری عز شانہٗ

آج میری بلبل قلم کے حواس خمسہ باطنی کا دماغ کیا ہی باغ باغ ہو کر پھولا نہین سماتا کہ بہ دستیاری حواس خمسۂ ظاہری صفیر سنج نوائے تحریر حمد صانع حقیقی مین ہے کہ رنگا رنگ گل و ریحان اشعار باغ و بہار دیوان ذوق کی شرح کی خوشبوی رشک خطہ ختن ہے اور اس شرح کے عنبر کا اختتام ہو نا ۱۲ ماہ رجب المبارک سنہ ۱۳۰۷ ہجری المقدس مطابق ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۰ع دہلی مین ہوا

اطلاع

منجانب مہتمم مطبع ریاض ہند امرتسر

مین تعجب سے بیان کرتا ہون کہ شرح دیوان ذوق جو ایک امر عظیم ہی تالیف ہوئی
یہہ کتاب اس مطبع ریاض ہند مین ۲۷ رجون سنہ ۱۸۹۹ع مین اشاعت کے لیئے پہنچی
اسکے مصنف صاحب ایک عالی خاندان کے شریف سیادت و نجابت پناہ
جناب فضیلت مآب مولوی سید احمد شاہ صاحب جالندہری ہین کہ جنکی
کمالیت کا جوہر تصانیف سے آب و تاب ہے سوائے شرح دیوان ذوق
شرح دُرہ نادرہ و کتاب انوار الاسلام جو اس مطبع ریاض ہند مین زیر طبع ہین
یہہ ہردو کتب کسیقدر چھپ گئی ہین عنقریب تیار ہوجاوینگی شرح دُرہ نادرہ
بڑی ضخامت کی فارسی کتاب ہے جو امتحان منشی فاضل یونیورسٹی پنجاب
مین داخل ہے اسکی شرح مین آجتک کسی نے جرات نہین کی صاحب موصوف
نے اسکی شرح مین دریائے علم کی موج زنی دکہائی ہے ایسے دریائے ذخار سے
تین نایاب ہی شناور کا کام ہے دوسری کتاب انوار الاسلام ہے یہہ کتاب
دینی مسائل مین کئی فرقہ اور مولویون کی بحث مین ہے جسکی ضخامت قریبا (۳۰)
جزکے ہوگی اسکی طرز ایک عجیب ڈہنگ پر ہے یہہ کتاب بڑی فصاحت
و بلاغت اور تشبیہات و مناسبات مین لکہی ہے کہ سامعین کی طبیعت
نہین چاہتی کہ سننے سے سیر ہو اس بے مشترک کتاب کی رنگین عبارت و
لطافت کا بیان عنقریب اس کتاب کی زیارت سے روشن ہوگا خوبی
کتاب دیکھنے پر موقوف ہے سبحان اللہ کیا ہی ایک اور کتاب
جناب مولوی صاحب نے اعجاز احمدی بجواب رسالہ رہبر اسلام

حصہ دوم مصنفہ مولوی محمد حسین ملک بربہا لکہی ہے جسکی ضخامت
قریبا (۲۰) جز کے ہوگی یہہ جواب الیسا برجستہ عقلی نقلی دلایل کے ساتہہ لکہا
ہے جو قابل دید ہے اب عنقریب شایع ہوگا - اور جناب سید محمد شاہ
صاحب منشی فاضل مدرس مشن سکول جالندہر جو برادر حقیقی جناب مولوی
صاحب ہین انکی بہی تصانیف میرے مطبع مین چہپکر رایج مدارس ہوئین
جن سے طلبا کو بہت فایدہ پہنچا یعنی گلستان فضیلت و شمس الترکیب
وغیرہ انکی لیاقت تصانیف سے ظاہر ہے اور جو قصاید بطرح
قصاید عرفی شیرازی لکہے ہین اون مین سے چند قصاید مشمولہ شرح
ہذا ہین جب کتاب قصاید تیار ہو جاویگی تو کامل طور پر چہپکر شایع ہوگی

قصائد الطرح عرفی شیرازی مصنفہ سید محمد شاہ دلاور منشی فاضل مدرس مشن سکول جالندھر برادر حقیقی مولوی سید احمد شاہ

شارح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باز گلبانگ پریشان میزنم آتشے در عندلیبان میزنم	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
باز آتش در دل و جان میزنم	آتش اندر آب حیوان میزنم
رود خون خیزد ز دیدہ رود گی	زخمہ چون بر رود شریان میزنم
خون خوردن ملتِ ما چون شدہ	پشت پا بر عیش شاہان میزنم
زخمِ سوزان تا نگردد در کمی	ہر نفس دل بر نمکدان میزنم
بسکہ ام اے بیخود از دستِ جنون	شور وحشت در بیابان میزنم
بو سرم پیچیدہ سودائے جنون	بے سکون در دشت جولان میزنم
زان کشد تیغِ سیاست شاہِ عشق	بسکہ بیرون رازِ پنہان میزنم
چون شود تیمارِ مرض درد را	درد دل را با طبیبان میزنم
بسکہ ایذا دو ستم از فرطِ سور	زخمِ دل بر نوک پیکان میزنم
زان گذشتہ از فلک دریائے خون	بس ز دیدہ خون باران میزنم
اے دلِ من چون شدہ آتشکدہ	شعلہ در خرمن جان میزنم
بسکہ ام بدمست ساقی پر قدح	بر لب یاران صبحان میزنم
بگذرد از نہ فلک تا نظر	چون اتطیر نقش جانان میزنم

گر ز حسرت خون گریه میکنم — غوطه بین در آب طوفان میزنم

جام جم ساقی کجا بزمش کجا — حرف باد نیا پرستان میزنم

چون به بینم زشتی اعمال خود — گریه چه بر فرط عصیان میزنم

اے بصحرائے ہوس نفسم بہ بین — ہمچو رخش تند جولان میزنم

چه گرفته آتش دل با معصیت — بر نفس زان فال عصیان میزنم

جز ز آتش سوختن ناید ہمے — خنده بر آتش پرستان میزنم

منکرم در مذہب صبر و رضا — بوسه ہا بر پائے ایمان میزنم

در سخن موزونیت لبس از طبع — تر نفس زان دم خامان میزنم

چون مسخر گشت اقلیم سخن — تخت شہرت را بشروان میزنم

خاک عرفی لب بازند بر مرقدش — از سخن چون آب حیوان میزنم

مے نہم پا اوان در اقلیم سخن — پنج نوبت زان بایران میزنم

چون کشوده ام دیار نظم را — مہر سلطانی بتوران میزنم

از سر جا سار بر آرم مغز را — دست بر دوش انیسان میزنم

کس ندارد دست بر دست قدر — زان بغل بس چه حسودان میزنم

از معاند تا ندارم چشم خیر — تکیه بر اخلاص مصحبان میزنم

کے شوم ایمن ز خصم ناتوان — حمله گر بر پشت فیلان میزنم

میزنم آتش بجان کینه کیش — گل بدستار ندیمان میزنم

حلق بدخواه ترکنم از آب تیغ — باده عشرت با حریفان میزنم

چشم بدبین مے برآرم از سنان — بر دل و زخم بہ پیکان میزنم

برہ ذره نثارم اے حبیب — دشنه بر حرب عدوان میزنم

بس دلاور بانگ ہیبت گر زنم — لرزه بر ایوان ... میزنم

میکنم سینہ سپر اندر مصاف
سینہ زان بر شیر مردان میزند خم

بطرح غزل دیگر شیرازی

عشق گو تا خود را انداز د عود شوقی بمجمر اندازد	فاعلن فاعلن مفاعیلن
دردگو غم بدل در اندازد	زوج زوج را به بستر اندازد
خون بریزد ز رگ آماره	خصم نخوت ز پا بہ اندازد
سرگشد چون کسے بگرددش	بحر اخضر سبا غبر اندازد
دل گرفته بدرو گر خواہد	رگ زنی راز نشتر اندازد
دُر بریزد ز چشم خونبارت	آبداری ز جوہر اندازد
درد پرور اگر بدرد آید	اضطرابی با ختر اندازد
دردمندے اگر بوجد آید	دور گردون بمحور اندازد
نور حیت به بین چه مرغان را	پرزنی پر ز شہپر اندازد
اشک پر سوز را به بین تا بش	سینہ سوزی با خگر اندازد
اشک شادی اگر بریزد دل	رنگ ماتم ز عنبر اندازد
شاہدے گو ز خنجر غمزه	خون بہا گر دہد سر اندازد
زلف مشکین اگر نثر سازد	انتشارے به لشکر اندازد
گر ندارد نقاب بر عارض	مہر خود ر بخاور ... اندازد
گرفتند چشم او به نابینا	چشمہ آب گوہر اندازد
عکس در دش اگر فتند بر دم	خون خوردن به خنجر اندازد
حسن سبزش اگر بہ بیند گل	رنگ خود را بسبزا اندازد

پیکرش گر بخواب بیند دل — نقش بستن بصور انداز د
بیندش نقش رخ اگر داغنط — حیرت او راز منبر انداز د
صبح دل خنده اش اگر بیند — نفس خود را بمحشر انداز د
تاب زلفش چو موج زن گردد — موج دریا به لنگر انداز د
گر نماید رخت ہمین گوئی — تشنہ لب را بہ کوثر انداز د
دل دلاور صنم کدہ گشتہ — بسکہ در بت تصور انداز د
دل بداری ازین کہ اندیشی — مہرہ دل بششدر انداز د
چشم دل گر گشاد چون دریا — رحمت حق بمعبر انداز د
چشم صورت اگر کنی از دل — غیرت را ز منظر انداز د

تا کجا این و آن بگو داور
دفتر معصیت بر انداز د

در تعزیت برادر زادہ مغفور محمد افضل بطرح عرفی شیرازی

سرے در عہد ما سامان ندارد
کسے گر آب دامان ندارد

بحر ہزج مسدس محذوف
مفاعیلن مفاعیلن فعولن دو بار

نگفتم دل کہ جز حرمان ندارد — کہ نفس خود بعہد زندان ندارد
مدہ تن در ہوائے او کہ نامش — بغیر از گم شدن سامان ندارد
تو مبدی دل درین دار عدم زا — کہ او دار فنا دوران ندارد
نمے بینی اگر ہر کہ دورش آمد — چو دور آسمان آوان ندارد
نہ خندیدہ گل گلبن بہ بیگمے — کہ طفلان چمن نالان ندارد
بحیرت واشدہ چشمان نرگس — گر این خندہ زمین رضوان ندارد

بیا بنگر نظر کن سوے بلبل — کہ از دست خزان دستان ندارد
چہ دندان تیز کردی در جہان لن — کہ وقت مرگ جز ایمان ندارد
اگر در سر نداری این جہان را — بحشر داران دل لرزان ندارد
فلک اطلس بچرخ آید ازین رو — کہ فرقت را تبسم پایان ندارد
نمیداند کہ در گل ہرچہ گل شد — بجز نابودگی درمان ندارد
نبالی پاک دامن با صفا دل — کہ از جرم و خطا دامان ندارد
گرفتہ گم کسے دنیائے دون را — کہ غیر از نفس خود فقدان ندارد
چہ میگوئی بیا بر کام مطالب — کہ از ذکرش شنیدن جان ندارد
گرفتہ دل وفات نو غم افزا — کہ از یادش بخر ارمان ندارد
نیابم در جہان مثلش کسے را — کہ از نقلش جگر گیہان ندارد
بدانی او برادر زادۂ من — کہ از آتش جبان چشمان ندارد
جنون گردم غم او جا بدل کرد — کہ نازک تن بدن شیرمان ندارد
خدایا چہ بلا کردی کہ گل رخ — بجز افسردگی ہمیان ندارد
بکالسیدہ دل دیوانۂ من — کہ تاب خشی سیر فرزان ندارد
چہ مے پیچی بدہ کوچہ جنون را — کہ تاب سوز تو پیکان ندارد
چرا کوچہ نیابد در سر تو — کہ مغز درگ تو وجہ انسان ندارد
اگر زہرہ رخ نیشتر بہ بیند — بجز آئی رہ میزان ندارد
تو سیدائی دلاور است بر دل — نباشد آنکہ این و ژمان ندارد
بسے بسیم دیرین عالم کسے را — کہ خود را از الم ریان ندارد

سرت گردم اگر داری رضا دل
کہ این ور قیمت ارزان ندارد

منقبت جناب حضرت علی علیہ السلام بطرح عرفی شیرازی

دمیکہ لشکر غم صف کشید بجو نخواری
دم بنالہ دہد منصب علمداری

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

سپاہ غم چو زند بر دلم بجو نخواری
فغان و دود دلم میکند سپہداری

نگار بستہ ز خون دلم صنم بر دست
بہار دست کشیدہ ز طرح گلکاری

بجرم تم ز رخ مہ جبین جان پرور
الفقش بہنا کشیدہ نگار ناچاری

مبین کہ نرگس مستش بکار افتادہ
کشیدہ تیر نگاہ در کمین ہشیاری

صبا کہ کرد پراگندہ زلف مشکینش
ازان فتادہ بکار بہار دشواری

خدنگ غمزہ زدہ بسکہ آن کمان ابرو
دمیکہ جستہ ز فتنہ دوران خطاکاری

فلک بدور مہر و خور بگردش دوری
دگر فتادہ بدوران دلم ز بس زاری

چنان مزاد کنم اے متاع درد و غم
کہ ہیچکس نکند جرأت خریداری

ز خاک مرقد من چون برآید ای سبزہ
چو برق سنگ مزارم کند شرر باری

ز بیلشس مرگ مزارم قضا ازین بستہ
کہ تاب سوز ندارد کسے بغمخواری

دمیکہ زینت نکردہ فغان ز بیتابی
نفس بنالہ برارم بخواب بیداری

بہ قضا چہ صفا دادہ آبروئیش را
کہ آبگینہ ندارد چنین صفاکاری

ز چشم مست صنم آنچنان شدم مست
فتادہ کار بمستی نماندہ ہشیاری

نفس کشی ز گلو اے زنی بدان آتش
ز کام دور فتادی ز بس سیہ کاری

برار دست بزاری طالب شہ امداد
فلک بہ باب شہنشہ علی نگہداری

شہیکہ دید بدوران ز شوکتش گردون
فتد ز محور گردش ز جہد و [illegible] ری

قضا چو دید کہ زعشش کشیدہ دم از تیغ
ہزار بار دہد نازش کرم خیاری

اگر بجسم عنایش رود زمین لرزد — گہ خشم مرد خداست قہر جباری

بہفت دہ گر فتادہ چو زلزلہ ہر زی — ز ہیبتش نزدہ دم کسے بہ پیکاری

بروزگار ز عدلش نماندہ بیدادی — بگو کہ دید بعہدش نشان آزاری

ز تیر حسبت رسیدہ رسیدن آہو — خلش ز خار کشیدہ ز تیغ خونخواری

اگر بہ تیغ برد دست کافر حربی — ز تیغ آب نہ بیند بجز نگونساری

زبان دراز حمیت گرفت در عہدش — چنانکہ نیم زبان از رہ ادب داری

خزان ندیدہ چمن دل ز بستگی غنچہ — نہ زخم خار نہ از بلبلان فغان و زاری

ز قبضہ تیغ ربودہ ز تیغ بین جوہر — گریز رزم نمودہ ز فتنہ بیداری

زبون خصم ترا در جہان نماندہ ہم — نوید امن کہ دادی بشہباز بہاری

سخن طراز دلاور زبان کشی ز کام — ز کار فکر فتادہ ز طبع ناچاری

در صفت کہ تو سفتی ز بحر دان قطرہ — برای ز قطرہ زنی اسب بری سکہ باری

بطرح عرفی شیرازی

نوبہار آمد کہ افشاند ز حسن یار گل
چون وصال یار ریزد ہر خس و ہر خار گل

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گر بخشم چون رود گستہ جامہ در وصل یار گل — گہ ببیند ہمچو او در کشور گلزار گل

گر نسیم عنبر آمیزش ببستہ حلقہ زند — بر چمن چسپند ز تار رشتہ زنار گل

می برد باد صبا از خاکپایش در چمن — چون بدارد نشان بین سر بسے دیگار گل

رہ نیابد چون بباغ حسن او گہ خار چیز — ریش دارد در جگر ہر دم بنوک خار گل

حسن سبزش گر ببیند عندلیب مضطرب — خار دارد در جگر سازد بران ایثار گل

میکنند چو وصف بلبلش مرغ شبخوان در چمن — خون گریہ میکنند ان آتشین رخسار گل

داغ دارد لاله هم از سوز دردش بر جگر || سینه کوبی میکند چون مرغ آتشخوار گل

قطرهٔ شبنم مبین بر جامهٔ رنگین گل || اشکباری میکند از دیدهٔ نمدار گل

گر ز باغ حسن خود جلوه دهد مهین یار بر فلک || بر فشاند زهره از رقص نوای و تار گل

اشک نیسان بے بها در میشود اندر صدف || میشود خاشاک صحنش بر در و دیوار گل

چون جهانی کشتهٔ نازش بگی برد جان از عشوه || خار بندی میکند گوهر زبان از خار گل

چون شده نغمه طرازش خوش نوایان چمن || پیرهن بر میدرد در کوچه و بازار گل

عشوه سازی چون کند خوش نشینان چمن || خون بریزد تیر مژگان از پی شاخسار گل

گل فشانی چون کند ای نوبهار حسن او || بلبل خوش گو بریزد از پر و منقار گل

میکشد جانان مصور نقش گلها در چمن || بر دمد از نقش پایت در دم رفتار گل

عکس خود چون آئینه در روی تو بیند قمر || ریشخندی میکند بر آئینه دیوار گل

از فرافت زخم سوزان در جگر دارم چنان || میدهد مرهم بهاین بلبل غمخوار گل

از دل سوزان فغانم گر رود در بوستان || اعتدالی چون بماند بس شود بیمار گل

موئے آتش دیده ام از سوز عشقت مو کمر || مے زند آتش بخود چون مرغ موسیقار گل

اے دل من چون شده آتشکده از عشق تو || مے تپد سوز قیامت زان کند اظهار گل

مرغ نامه کی برد این آتشین مضمون خط || در چمن از سوز آن چون مرغ آتشخوار گل

از فرافت ناله دارم کو بگو اے سرو من || میکند بر حال زارم گریهٔ قمری وار گل

او که دیده از غمت دل چشم او نمناک نے || ابر گریان از غمت از جان شود بیزار گل

بسکه در تاراج داده ام متاع جان و دل || میکند پر جیب دامن از ز بسیار گل

چه سخن داری دلاور شیوهٔ عشاق نے || دم مزن خنده زند از همچنین گفتار گل

قصیدهٔ ذو مطلعین بحر ہزج مثمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دو بار

بطرح عرفی شیرازی

نه خود گر دیده بربندی جگویم کام جان بینی
همان کز اشتیاق دیدنش زادی همان بینی

اگر بندی بمعنی دل مقام جاودان بینی
دگر خود را تو گم گیری نشان بے نشان بینی

دلت گر تیره از عصیان بآب دیده روشن کن
برآے از جامهٔ هستی کزین ره نهان بینی

بنائے آز را برکن بیاد رجامهٔ قانع
برائی از قبائے خود گلیمش پس نہان بینی

اگر تر بنهان خواهی توفیق خدا یابی
باشک غم بشو دیده اگر خواهی جهان بینی

فشانی دست از دنیا اگر خواهی عیبت فنا را
اگر تو خود شکن باشی اچگویمه کام جان بینی

ندارد خود پرستی آنکه دارد مایهٔ طاعت
بتقوی پیر کن خود را اگر در جنت جوان بینی

ببر در رنگ معنی دست گر خواهی خم عیسیٰ
بشو قربان بجان خود اگر جانان بے زیان بینی

بده آتش دل خود را کز آن تابش ید موسیٰ
گر یزد بر چهارم بام رنگش زعفران بینی

نباشی بر زبان خود چه داری انکشاف دل
فلک اطلس گشد قامت چو هر تن عیان بینی

بکش میل خدا بینی بدیده دل زتاثیرش
ندائے غیرت خیزد همه جا همچنان بینی

اگر خون جگر داری بکن رنگین رخ خود را
هزاران گل شود قربان بهر جا بغفان بینی

بہ بند در شکم سنگ قناعت آنکه بهر توسن
بهم زین گر دمین منزل رسی خود را چنان بینی

چه نباشی گرد گلشن بیابم لب بای خود
چمن کن قلب خود را هر زمان او را چنان بینی

تو در ظلمت همین باشی که با منکر نبرد آرم
اگر با نفس خود آری جهاد اکبر آن بینی

تو سیه گردی که در عالم نشان عارفان یابم
اگر یابی تجرد خود شناسان رہ امکان بینی

ببین فرهاد شیرین جان عشق حسین داده
زنی تیشه بپائے جان که خود رکاروان بینی

نماند سو که عصیان بچشم تو بتری زان / که حمله را بسا آرد تو آن فیل دمان بینی
ببین هرگز که معصیت ضعیف و ناتوان رو دهد / گسسته حمله شیر چرخ آن شیر ژیان بینی
بنی آدم در همه عالم کشیده خوان یغما را / تو آن کش خوان که در جنت غذو مهمان بینی
چه میخواهی که مثل جم ببینم زنگ عالم را / گشا اقلیم معنی را که زین راز جهان بینی
اگر رضوان برای تو گشاید باب جنت را / تو زان باشی که بسته در که ضمیر لامکان بینی
ندارد خوبها آنکس که هستی را نشسته / تو این دولت بدست آری که وصل جان جان بینی
برد بر بدفن عرفی بخوانی این دگر مطلع / که بر خیزد بدان تو آن را ارج خوان بینی

مطلع دیگر

بکن طوفان ز گریه دل که جان را بر کران بینی / زنی آتش بر خست جان کرد دوزخ را جنان بینی

حنابندی را فلک بلعل گون کن دست برون / ز خون باشی جگر خالی اگر دل شادمان بینی
بدار از چرک دنیا دل لب را بر سر شادی / بخر غم را بلعل جان که آن را پاسبان بینی
بیا خوان کرم چیند که کفران نعمت گه / نه ندر سر از دولت هر جا شقاوت را نشان بینی
جگر داری بخوی این ز گرگ نفس اماره / بهر یک گر بدست آری مدام آن را شبان بینی
مزن ناخن برسر دل به پنجه شیر گرامی / رضای حق نگهداری که در چنگش امان بینی
چنین باید ترا هم که کفرستان قدم داری / حصار ایمن را بدرگه لا همه اسلامیان بینی
دم خنجر ندارد آب گر عکس رگت افتد / چنین سمندش اگر داری همین تعویذ جان بینی
هوای بخت زده و نامساعد تو مخواه هرگز / که دیده دل آسایش محن تو هم ازان بینی
چه دل هستی فرد شان را ببند نفس افتاده / که دانیم و بهوس باز دل شان کامران بینی
بچشم آز بیره گر برآید هفت گنجینه / غبا شد چه بگرد فنیکه آن را خاکدان بینی
نگردد [illegible] اگر یکدم بسر آری / مقام [illegible] بن یا بی [illegible] ان بینی

اگر دُرِ صفا در درجِ دل جای همی گویم — شب دیجورِ معصیت چراغِ آسمان بینی
زند بر مرغِ روحت بر مقامِ منتهی سدره — گر از دامِ ہوا رستہ گسستہ آشیان بینی
غزلخوان دم بدم اے دلاور این مقالے بیانی — بہشت باشی بخود آئی کہ حالِ رفتگان بینی
رسائی یا چہ برداری کہ در راہ سر باری — ز آئیدہ عدم آن را کہ ہوش و زاد و وان بینی
نیامد آن زرین گلشن کہ از دستِ خزان دردل — نداری ہمچو بلبل غم ہمہ نالہ کنان بینی

چہ غم زردہ رنگ ہستی ز اعمالِ سیہ روئی
کہ عہدِ مخبرِ صادق شفیع المذنبان بینی

تمام شد
قصاید

صحت نامہ اغلاط شرح دیوان ذوق معہ حاشیہ

صفحہ دیباچہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ شرح	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۱	اس	رس	۲	۲۱	لو	تو
۳ شرح	۱۰	مور	موی	۶	۸	سینہ میں دل ٹھہر اٹکے	سینہ میں ان ہیاکو ٹھہرا نکلے
۶	۹	شعلہ خود	شعلہ خو	۹ حاشیہ	۴	شعلہ رخ	شعلہ مزاج
۷	۸	محبت نہیں غیر	محبت نہیں دیکھنا غیر	۱۰	۱۲	لوی	سوائی
صفحہ	سطر حاشیہ نمبر ۳	بوتل نکلتی ہے	بوتل سے نکلتی ہے	۱۳	۷	رحم کر	رحم کہا کر
۱۳	۲۱	پردہ ہو	پردہ درمیان ہو	۱۷	۹	تو پہر پہر ک	لو پہر پہر ک
۱۴	حاشیہ ۳	کیونکر جدا ہے	کیونکر جدا رہے	۱۸	حاشیہ ۵	گندم کی ایک طرف شگاف ہوتا ہے	
۱۸	حاشیہ	پامال جو چیز پاؤں سے روندی جاوے اصطلاح میں مصیبت زدہ کو کہتے ہیں۔					
۲۱	حاشیہ نمبر ۴	جمائی	انگڑائی	۲۲	۲۱	آہین	آہن
۲۳	۵	او	اور	۲۵	حاشیہ ۴	العالم متغیر کل متغیر حادث العالم حادث	
۲۶	حاشیہ ۴	مراد	درد	۲۶	حاشیہ ۵	یعنی کس نے بلا	یعنی نہیں بلایا
۲۷	۱۳	الیاس	الیاس کا	۲۹	۷	متصو	متصور
۳۹	۱۵	اے مرے	اے ذوق مرے	۴۱	۳	بوتل سے	جو بوتل سے
۴۱	۱۱	تمیشں	تپش	۴۵	۹	فارسی کا ہے	فارسی ہے
۴۷	۱۰	ہونے کی	ہونے سے	۴۷	۱۵	اسے خار	اے خار
۴۷	۲۱	معلوم	معلوم ہے	۵۲	۵	نگاہے تر	نگاہے تیر
۵۵	حاشیہ ۱	چنانچہ شربت نیلوفر وغیرہ نوشدارو ایک قسم کی معجون ہے جو زہر اور زخم کو۔					
۶۲	۲	نہایت نازک ہے رم ہونیکا احتمال ہے		۶۴	۱۳	سیکی	سیلی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۴	حاشیہ نمبر	نسترن سفید خوشبودار پھول ہے ہندی سیوتی اور اوسکے قسم پانچ پتی اور سو پتی ہے					
۶۵	۹	پیشہ	تیشہ	۶۵	۴	غصہ	قصہ
۶۸	حاشیہ	مطلوب گو	مطلوب گو گئی	۶۹	۱۹	عبرت	عبرت
۷۴	۱۳	اپنا منہ	اپنا سا منہ	۷۶	۱	والا ہو	والا بیچے
۶	۲	گرم غزل	گرم سی غزل	۷۷	۴	کیا ڈہووے	کیا ڈہونڈے
۷۷	۱۵	واضح ہو کہ جو تیر بازگشتی کی نسبت تقریر لکھی گئی اس شعر میں وہی تقریر ہے اگر تیر بازگشتی سے جو اصطلاح میں ہے دہ معنی مراد ہوں تو اوس بموجب بھی وہی تقریر ہے تیر بازگشتی چپ یا چپ انداز کو کہتے ہیں اور تیر بازگشتی قفا انداز کو بھی کہتے ہیں پس تیر بازگشتی وہ ہوا جو پھر کر چلایا جاوے مطلب وہی ہوا جو گذرا۔					
۷۸	۱۳	جب دندان	جب تیرے دندان	۷۸	۱۹	وہ جانو	وہ جانور
۷۹	۱	اوڑتے	اوڑاتے	۸۰	۱۴	ہونا ہے	ہوتا ہے
۸۲		اس صفحہ کا سارا حاشیہ اسطرح صحیح ہے نمبر ۱ تو بہی یعنی پھر بھی یا تسپر بھی چلون وچلمن وہ پردہ جو کہ نے نیزہ کو مثل ریسمان باریک تراش کر ریسمان سے بنتے ہیں یعنی چک پہلین زیب زینت جلوہ نمبر ۲ دم وقت شعلہ بار شعلہ برسانا چنانچہ حسین ثنائی کہتے ہیں۔ در جوف آب کار غلنہ اگر کند * گردد بسان پنجۂ خود شعلہ بار دست - اس شعر میں شعلہ بار بمعنی شعلہ بارندہ کے ہیں مطلب شعر ظاہر اور شعر فارسی کا مطلب یہ ہے کہ جیسا پنجۂ محبوب سرخ ہے ویساہی محبوب کا ہاتھہ پانی میں شعلہ باری کرے ۱۲					
۸۲	۱۷	شعلہ کی کہیں	شعلہ کیطرح کہیں	۸۳	۱۰	خرد	خرد
۸۳	۱۳	اڑلیا	اڑایا	۸۵	۱۳	اور بہرہ	اور بے بہرہ
۸۶	۷	تو ہوا میں	تودہ ہوا میں	۸۷	۱۰	باوجو یکہ	باوجودیکہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	حاشیہ ۱۳	یوہ	یوم	۸۷	حاشیہ ۱۶	کہا بہرن	گیا بہری
۸۷	حاشیہ ۱۴	حب	حبت	۸۷	حاشیہ ۲۵	قیامت منکر	قیامت کی منکر
۸۹	اس صفحہ کی ۸ سطر کی یہ تقریر ہے کہ ناتوانی اور کمزوری کے باعث محبوب کے کوچہ مین نہین جا سکتے اسلیئے کا یعنی بطریق تمنا وامید کہتا ہے کہ گریہ کی طغیانی بہاکر کوچہ جانان مین بہجائے ۔						
۹۱	۱۰	و	وہ	۹۲	۵	پہلے معنی	پہلے کے معنی
۹۳	اس صفحہ کی سطر بارہ مین کرتی مین کا لفظ زائد ہے			۹۶	حاشیہ	نئے شو	نئے شود
۹۶	حاشیہ کی سطر ۲۳ مین یہ عبارت نہین لکہی یعنی شب وصال کے جو روز فراق آتا ہے شب وصال کے عوض مین الخ						
۹۹	۱۲	بیٹھے سے	بیٹھنے سے	۹۹	۱۶	اوسکے کنارے	اوسکے قدری کنارے
۱۰۰	۱۵	نہ لکھا	لکھا تھا	۱۰۱	۳	دلکا زخم	دلکا ہر زخم
۱۰۸	۹	سربازی سوا	سربازی کے سوا	۱۰۹	۲۱	محاورہ ملتھے	محاورہ مین ماتھے
۱۱۲	۱۵	گنہگنیا	گنہگنیان	۱۱۳	۱	کہ منہ مین	کہ گویا منہ مین
۱۱۳	۱۴	رنگ اس لفظ کے اکتیس معنی ہین اور لون کے معنی مین مشہور ہے اون مین سے رونق اور لطافت کے معنی بہی ہین اور رنگ کف اور رفندق یا ہونا رونق زیب وزینت وآرائش سے مراد ہوتی ہے کیونکہ حنا وغیرہ رنگ لگانے سے زیب وآرائش حاصل ہوتی ہے پس یہان عاشق کہتا ہے کہ محبوب کو مجہہ سے قدر سے رونق وآرائش نہین یا محبوب کے نزدیک میرا کچہہ بہی قدر ومنزلت نہین الغرض کچہہ بہی نہین ہون لیکن محبوب کے قدمون سے لگا ہون ۔					
۱۱۷	۱	قمری گردن	قمری کی گردن	۱۱۸	۱۵	ہمسکو معما	ہمسکو یہہ معما
۱۱۸	۲۱	لیکن حال	لیکن اصل حال	۱۱۸	حاشیہ ۱	سرسرنو ردن	سرسرخوردن
۱۱۸	حاشیہ ۱۴	سرمہ مسکو	سرمہ جسکو	۱۱۹	اس شعر مین بنایا تہا غلط اور بناتا تہا صحیح		
۱۲۰	حاشیہ ۲۶	ترجہ	ترجمہ	۱۲۲	۳	شعر ستم است گر ہوست کشد کہ بسیر سرو وچمن درآ	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
..		تو ز غنچہ کم نہ دمیدہ در دل کشا بچمن درا		۱۲۳	سطر ۹ حاشیہ	اس حاشیہ کے بعد یہ عبارت چاہیے	
		کہ جب فانوس کے اندر تصویریں وجو تین کے نور سے پہرتی ہیں تو مکان کی دیوار پر وہ تصویریں					
		روشنی معلوم ہوا کرتی ہیں		۱۲۶	۱۸	پاپا	پادیا
۱۲۹	۱۹	تبرک طمور	تبرک طہور	۱۳۲	۳	فراغ فراغ عیشر	فراغ یعنی فراغ عیش
۱۳۵	۱۰	اور کلام	اور وہ کلام	۱۴۱		اسکا حاشیہ یہ ہے سمندر ایک کیڑا ہی جو آگ میں	
		رہتا ہے اگر آگ سے باہر ہو تو ماہی بے آب کی طرح مرجاتا ہے کہتے ہیں کہ شکل موش ہوتا ہے مطلب ظاہر					
۱۴۴	حاشیہ	اڑہانا کہ کہین	اوڑہانا یہہ کہ کہین	۱۴۹	۷	کاٹنے مراد ہی	کاٹنے سے مراد ہے
۱۴۹	۲۱	محبوب نے	محبوب	۱۵۰	۱۲	ایک جا مقرر	ایک حد مقرر
۱۵۰	۲۱	یعنی کہتا ہے	یعنی یہ کہتا ہے	۱۵۰	۲۱	عشق کا پر	عشق کا بہر
۱۵۱	۱	دم ہرنا	دم بہرنا	۱۵۰	حاشیہ ۱۱	لب	اب
۱۵۰	حاشیہ ۱۶	ک	ناک	۱۵۰	حاشیہ ۱۹	ہوتی	ہوتی ہے
۱۵۰	حاشیہ ۲	وشت	وحشت	۱۵۰	حاشیہ ۱۲	سپر	جہپر
۱۵۰	حاشیہ ۲۶	سے بحکم الٰہی سب کچھہ		۱۵۲	۲	صاف ہاتھہ کرنا سارے گھر کو ویران کرنا	
۱۵۲	۱۰	بہبن	پہبن	۱۵۲	حاشیہ ۶	بیٹھہ جاتا ہی	بیٹھہ جایا کرتا ہے
۱۵۳	۶	تاثیر	تاثیر	۱۵۴	۱۷	ایسا ہی ایمان ہے تو سب کچھہ ہے یعنی	
		ایمان کا ہی بہد رتبہ ہے کہ ایمان کے ہونے سے سب کچھہ ہے ۔					
۱۵۵	حاشیہ ۱۲	طار ہے	خار ہے	۱۵۷	۱۰	چہنیا جہہٹی	چہینا جہپٹی
۱۵۷	حاشیہ	پہر منقبض	پہر دل منقبض	۱۶۰	۴	جو	جون
۱۶۰	۱۹	پر	پہ	۱۶۱	۲۰	بسب	حبب
۱۶۲	۴	زندہ ہو جاتا	زندہ ہو جاتا تہا	۱۶۲	۹	ذرا سمجھے واضح ہو کہ سمجھے صیغہ امر غایب ہے	

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۴	۱۱	کشا رکار	بکشاد کار
۱۶۵	۱۸	لا شریک لہ اسجگہ ایک زائد ہے	
۱۶۸	۲	اضطرابی	اضطرابی عاشق
۱۷۰	سطر حاشیہ	دفن	مدفن
۱۷۱	۴	پنجاہ ہزار دنیا کی	پنجاہ ہزار سال دنیا کی
۱۷۳	۷	حج دنوں میں	حج کے دنوں میں
۱۷۴	۱۳	جوبی حسن	خوبی حسن
۱۷۷	۲	زرو	زور
۱۷۸	۱۲	گریبان	گریبان کا
۱۸۳	۱	اور خار	اور اے خار
۱۹۳	۱۱	یہی	یہیں
۲۰۰	۱۷	ماہ جو	ماہ نو
۲۰۲	حاشیہ ۳	ہے کلمہ الیساہی	ہے کلمہ ربط الیساہی
۲۰۴	۸	نکلتی ہو کہ سپند کا	نکلتی ہی کہتا ہو کہ سپند کا
۲۰۸	۹	میر شکا	میر شکار
۲۲۵	۳	کرتی ہی عارت	کرتی ہی کیونکہ عارت
۲۵۵	۱۳	ہیچ	ہیچ ہے
۲۳۳	۱۴	مجبون	مجبون
۲۳۳	۲۰	جگہ چیز	جگہ چیز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۵	۸	رکات	رکاب
۱۶۷	حاشیہ ۱	سرے	سوائے
۱۶۹	۱۰	آبشا	آبشار
۱۷۱	حاشیہ	مدت میں روز	مدت برابر شد روز
۱۷۲	اس سطر مات میں سید الشہدا کو یزید کر لشکر نے شہید کیا صحیح ہے		
۱۷۴	۳	اے ذوق امام	اے ذوق گرامام
۱۷۶	۱۰	شمشبر	شمشیر
۱۷۷	حاشیہ ۲	کنا یسا	کنایتاً
۱۸۲	۱	فت	وقت
۱۹۲	۵	عدعتہ	خدعتہ
۱۹۴	۲۱	کے پروانہ ہشود	کے پروانہ شیدا مینشود
۲۰۲	۱۹	گرفتاری	موجب گرفتاری
۲۰۲	حاشیہ ۶	ہی	ہی
۲۰۶	۱۱	دیدہ آب	دیدہ پر آب
۲۲۰	۲۰	کیونکر ہمیں	کیونکر ہمہ
۲۲۵	۶	جو اسکی انتظار میں	جو اپنے کی انتظاری میں
۲۳۲	۲	وہ شکر تری	وہ لب شکر تری
۲۳۳	۱۹	کسی	کبھی
۲۳۷	۴	یعنی حرص میں ابھی مبتدی ہیں	

ہو کہ اسکے بعد یہ عبارت ہے یعنی بسم اللہ کا گنبد اسلئے کہا ہے کہ اگر چہ اپنی کتاب کی پیشانی پر بسم اللہ کو بصورت گنبد لکھے واضح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۳	حاشیہ ۱۲	عشق کی ابجبر یوں رنگ	عشق کی ضرب چوکہائی	۲۴۵	حاشیہ ۲	محبت	محنت
۲۴۶	۵	کہل	کس	۲۴۹	۶	اوہر رحم	ادہر بیرحم
۲۴۹	۹	اوسنو	اوسکو	۲۵۰	۱۱	خطاب	خضاب
۲۵۰	حاشیہ ۱۳	کہلاگیا	کہل گیا گویا	۲۵۱	۱۶	سب ٹوٹ گئے	بچے سب ٹوٹ گئے
۲۵۶	۱۵	کیونکہ یہی	کیونکہ یہہ یہی	۲۵۸	۶	۱۶۵ و ۶۶	۲۵۶
۲۵۸	حاشیہ ۶	لفظ جو	لفظ زہرا جو	۲۶۲	۷	راگ کا نکلنا	راگ کا سر نکلنا
۲۶۹	۱۴	نشہی	مشہی				

اعلان

یہہ کتاب رجسٹری شدہ ہی اس کتاب کا حق تصنیف ہر طرح سے محفوظ ہی کوئی شخص اس شرح دیوان ذوق مین کسیطرح تصرف نکرے چنانچہ کسی نے اپنے مفاد کے لئے اس کتاب کی اصطلاحات نکالکر یہ چاہا کہ انتخاب کے طور پر کتاب تالیف کی مفاد اوٹہاوٗن یا شرح ہذا کے اخیر ضمیمہ لگاکر یا بطریق حاشیہ متن یا بطریق اختصار یا شرح ہذا کی عبارت کسی دوسرے لباس مین یا مثلاً فارسی وغیرہ مین ترجمہ کرکے اپنے نام سے مشتہر کرے غرضیکہ ہر طور سے حق تصنیف محفوظ ہے فقط

اشتہار

جس صاحب کو ضرورت ہو بذریعہ منی آرڈر روپیہ بہیجکر کتاب منگوا لے اور جو کوئی لفافہ مین ٹکٹ بند کرکے بہیجے مین اوسکا ذمہ وار نہین اور کمیشن فی صدی پچیس روپیہ پانچ فی خریدار کو محصول ڈاک معاف قیمت کتاب شرح ہذا بلا محصول ڈاک ایک روپیہ —

المشتہر

مولوی سید احمد شاہ مولف شرح ہذا ساکن جالندہر محلہ سید کبیر صاحب و سید محمد شاہ منشی فاضل مدرس مشن سکول

جالندہر برادر مولف

قیمت فی جلد عـہ — محصول ڈاک ا ر